قمرِ حسن فعالِ امن کی عالی اللہ وجمل حضائہ

جلد اول

الحمد للہ کہ ترجمہ ملفوظات فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب

مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ المسمے ؎

الدر المنظوم

فی ترجمہ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۃ السالکین خلاصۃ المخلصین جناب سید نور الحسن

خانصاحب مجددی آفاقی سلمہ اللہ تعالی

در مطبع انصاری واقع دھلی

باداره مولوی [illegible]

حلیہ طبع [illegible]

سنہ ۱۳۰۹ھ

[illegible]

۸

۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی افضالہ	ثم الصلوٰۃ علی النبی وآلہ
وصحبہ الذین صاروا خلفا	من بعدہ لدونالواشرف

حمد وثنا کے لائق وہی ارحم الراحمین ہے جسنے بمقتضائے رحمت عامہ ورافت خاصہ
آدم ابوالبشر کو اپنے اسماے حسنے وصفات علیا کا مظہر بنایا لم یکن شیئا مذکورا
کی حضیض سے اٹھا کر فجعلناہ سمیعا بصیرا کے اوج پر پہونچایا نفخت فیہ من
روحی کا عز امتیاز بخشا وعلم آدم الاسماء کلھا کا تاج سریر رکھا ثم عرضھم
علی الملائکۃ کی مجلس میں فضیلت علم کا اظہار فرمایا انی اعلم مالا تعلمون کے
اجمال کا فی الجملہ پتا دیا انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے مسند پر
انت وزوجک الجنۃ کا محل رہنے بسنے کو دیا فکلا منہا رغدا حیث شئتما
کا اذن عام عطا فرمایا اس امر عام کو ولا تقربا ھذہ الشجرۃ کے نہی خاص
سے مقید کیا پہر بمقتضائے حکمتہاے گوناگون وشیونات بوقلمون فازلھما
ظہور ہوا پہر اھبطوا منہا کے خطاب [illegible] فرماکے سرزمین

اُنکے قدوم فیض لزوم سے شرف بخشا خلافت و نبوت کا منصب عطا فرمایا اور
حسب ضرورت و حکمت وقتاً فوقتاً اُنکے اولاد امجاد سے انبیاء و رسل کو پیدا کیا
اور سلسلۂ ارسال رسل کو جاری ساری رکھا تاکہ بمدد سے پستی جہل و نادانی
حیوانی سے نکلکر بلندی علم و دانائی و کمال انسانی پر پہونچین تحصیل معاش و
معاد کے اسباب کا ملکہ باحسن اسلوب و طرز مرغوب حاصل کرین پھر اس سلسلے کو
سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین حضور پرنور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ پر ختم فرمایا سارے کمالات انبیاء سابقین کے آپ کی
ذات مقدس آیات مین رکھی اور اُنکے سوا اور بہت کمال آپ کو عطا کئے ؎
حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛
شریعت سمحہ سہلہ بیضا آپکو عطا کی اگلی امتون پر جو سختیان تھین اُنکو آپکی امت
مرحومہ سے دور کردیا اسلئے آپکو ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا خطاب
عنایت فرمایا آپ کے دین قویم سے سارے ملل و نحل کو منسوخ ٹھیرایا اب قیامت
تک نہ آپکے سوا کوئی نبی ہے نہ اسلام کے سوا کوئی دین ہے ماکان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور کریمۂ ومن یبتغ غیر الاسلام
دینا فلن یقبل منہ اسکی دلیل ہے پھر آپکے بعد خلفاء راشدین و ائمہ مہدیین
رضی اللہ عنہم اجمعین کے واسطے سے شجر اسلام کو اطراف و اکناف عالم مین برگ
و بار بخشا آفتاب توحید و ماہتاب سنت کو چمکایا شرک و بدعت کے ظلمت کو صفحۂ عالم

سے مٹا با انہین مساعی جمیلہ اور صحبت نبوی کی برکت سے قرنِ صحابۂ کرام نے خیر القرون
و بی کا لقب پایا پھر جن لوگوں نے اُنکی پیروی اختیار کی اُنکی چال پر چلے اونکو
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم کا تمغا ملا تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین کے عہد سعادت مہد
مین احادیث شریفہ و آثار منیفہ کی تدوین شروع ہوئی عقائد حقہ عقائد باطلہ سے
جدا کیئے گئے ضعف و قوت احادیث پر بحث و قوع مین آئی قواعد و نصوص البطۂ شریعت
غرا محکم کیئے گئے اخلاص و احسان کے طریقے ضبط ہوئے ریاضت و ادب
نفس کی راہین ٹہیرائی گئین تا کہ بندگانِ خدا ظاہر و باطن شریعت سے بہرہ یاب
ہو کر رب الارباب کا قرب حاصل کرین اور مکائد نفس و شیطان سے رہائی
پائین پس جن حضرات نے اس قسم کی سعی و کوشش کی وہ علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل کے پورے پورے مصداق ٹہرے اور جن لوگون نے
اللہ پاک کے واسطے گفتار و کردار و رفتار مین حضور پرنور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی پیروی ظاہراً و باطناً اختیار کی تو اُنکو لنھدینھم سبلنا کا وعدۂ حتمی ملا ایسے
حضرات بابرکات ہر قرن مین امت مرحومہ سے عموماً اور اہلبیت رسالت سے
خصوصاً ہوتے چلے آئے کوئی مومن صالح ہوا کوئی ولی اللہ کوئی ابدال کوئی قطب کوئی
کوئی غوث کوئی قطب الاقطاب قطبِ عالم غرضکہ زمین ایسے لوگونکے وجود باجود سے کبھی
خالی نہین رہتی ہے یہ خاص رحمۃ للعالمین کا فیضانِ رحمت ہے کہ رب العالمین
ارحم الراحمین بسبب برکت بندگانِ امتِ مرحومہ کے زمین والونپر رحم فرماتا ہے

بلا کو ٹالتا ہے پانی برساتا ہے چنانچہ اثنائے سنہ ہجری بن اللہ پاک نے سید
السادات منبع البرکات حضرت سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیان جہاں گشت
کو قطب العالمی کا منصب عطا فرمایا تہا آپ کی ولادت باسعادت شب برات
سنہ ہجری مین ہوئی شیخ احمد بن محمود اکبر آبادی رحمہ اللہ تعالے نے
کتاب تذکرۃ السادات مین لکہا ہے کہ سلسلۂ انساب پدری سید عالی جناب
مخدوم جہانیاں جہان گشت کا امام ہمام زکی حضرت علی نقی علیہ السلام تک
اس طور پر پہونچتا ہے کہ مخدوم سید جہانیان جلال الحق والدین ابو عبداللہ الحسین
بن کبیر الدین احمد بن سید جلال الملۃ والدین سرخ بخاری بن ابی المؤید علی
بن جعفر بن محمد بن محمود بن احمد بن عبداللہ بن علی الاشعر بن ابو عبداللہ
جعفر الکذاب بن امام علی نقی علیہ السلام کما فی خزانۃ الجلالی اکثر ملفوظات
مین ایسا ذکر کیا ہے کہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال بخاری چہاردہ
خانوادون کے پیرون کے خلیفہ ہین آپ کے دادا سید جلال الدین سرخ بخاری
ہین انکا سلسلۂ نسب جعفر کذاب بن امام علی نقی علیہ السلام کی طرف پہونچتا ہے
سید جلال سرخ خلیفہ تہے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ
کے انہون نے خطۂ اوچہ مین سکونت اختیار کی اور متاہل ہوئے
انکے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک تو سید احمد کبیر دوسرے سید بہاء الدین
تیسرے سید محمد ان سب مین سے سید احمد کبیر کے دو فرزند بے نظیر پیدا ہوئے

ایک تو سید جلال الدین معروف بمخدوم جہانیان جہان گشت دوسرے سید
صدرالدین مشہور بشیخ راجو قتال جو کہ اپنے بڑے بہائی مخدوم مرقوم کے خلیفہ
ہوے حضرت مخدوم جہانیان نے اول خدمت مین شیخ رکن الدین نبیرہ
شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہما کی تربیت پائی پیران سہروردکا
خرقہ پہنا بعد اسکے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہوے وہانکے اکثر مشائخ کی صحبت
پائی جب مدینہ منورہ مین گئے تو واسطے زیارت کے روبروے روضۂ نبویہ
کے حاضر ہوے وہان کے لوگون نے منع کیا کہ بیوقت ہے تم لوٹ جاؤ سید
جلال مین آکر کہڑے رہے اور کہا السلام علیک یا جدی لوگ مجہے آنے
نہین دیتے ہین روضہ مبارک سے جواب آیا کہ علیک السلام یا ولدی
چہوڑ دو اور اسکو آنے دو اور مانع مت ہو کیونکہ میرا فرزند ہے مجاور لوگ اس
بات کے سننے سے تعظیم پیش آئے مدینہ منورہ کے بعض بزرگون نے حضرت مخدوم
کے صحبت مین تربیت پائی بعد معاودت کے مدینۂ مقدسہ سے حضرت علاء الحق
کے خدمت شریف مین بنگالہ کو تشریف لے گئے واسطے خاطرداری شیخ قطب عالم
کے چند روز وہان توقف فرمایا انسے نعمتین حاصل کین حضرت مخدوم کو ماحی
باقوم کا عمل یاد تہا آپکا مقبرہ منور اچہ شریف مین ہے اولاد آپکی بہت ہوئی
سید شمس سید ماہ سید صدرالدین سید بدرالدین انکی قبرین سکر بہکر ملک سندہ
ہین سادات بخاری غزنہ و غور و کابل و لاہور و بنگالہ و دکن و قنوج و اوچہ

مثل حضرت امام یافعی رضی اللہ عنہ شیخ نظام الدین شیخ عبداللہ مطری شیخ مدینہ قدس سرہ ۱۲

درمیان دوآب و پنجاب و دہلی و آگرہ مین آباد ہین نقل محمد قطبی نے ملفوظ قطبیہ مین
ذکر کیا ہے کہ اقلیم ہندوستان کی سرکار و صوبجات سے کوئی سرکار و صوبہ سادات
بخاری سے خالی نہین ہے یہ لوگ مثل آفتاب کے ہین انتہی حضرت مخدوم قدس
سرہ کے فضائل و مناقب بیحد و بیشمار ہین علماء نے آپکے حالات و اوصاف مین
کتب مستقل تالیف کیئے ہین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اخبار الاخیار مین آپکا ترجمہ خوب تحریر فرمایا ہے چونکہ جامع العلوم جسکا یہ ترجمہ
ہے خود آپ کے کمالات و علوم کا بیان و شرح ہے اسلئے یہان صرف بیان
نسب شریف پر اقتصار کیا گیا **اما بعد** خاکسار **ذوالفقار احمد** نقوی
عفا عنہ اللہ القوی عرض پرداز ہے کہ **سید علاء الدین** علی بن سعد
حسینی رحمۃ اللہ علیہ مؤلف جامع العلوم سنہ ۷۸۰ ہجری مین حضرت مخدوم قدس
سرہ کے مرید ہوئے جسوقت کہ دہلی شریف مین تشریف لائے پھر اوچہ شریف کو
واپس گئے سید موصوف کو خیال ہوا کہ مرید جب تک پیر کی صحبت مین ایک مدت
نہ رہے تب تک اُسکی ارادت کامل نہین ہوتی ہے اسلئے قصد کیا کہ اوچہ شریف
کو جائین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت مین رہین فیض صحبت حاصل کرین اس قصد
مین تھے کہ حضرت مخدوم قدس سرہ سنہ ۷۸۱ ہجری مین رونق بخش دہلی شریف
ہوئے قریب دس مہینے کے اقامت کا اتفاق ہوا سید موصوف نے اس مدت
کو غنیمت بارودہ سمجھا شب و روز اپنے پیر و مرشد کی خدمت مین رہے اچھی طرح

فیض صحبت حاصل کیا اور ملفوظات پیر کو لکھا چنانچہ اسکی تفصیل خود اُنھون نے
دیباجہ کتاب مین کی ہے اب مین اُنکی حسب وصیت دیباچے کو بلفظہ نقل کرتا ہون
تاکہ تحریر ملفوظ کی کیفیت پوری پوری معلوم ہوجاے اور حق اداے وصیت سے
بھی عہدہ برائی ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی سلکنی بسلک
ارادۃ المخدوم ومریدانہ ونصائحہ ورزقنی صحبۃ المخدوم وجعلنی من اصحابہ
ورفقائہ وشرفنی بتشریف جائزۃ بکمال الطافہ واحسانہ والائہ ووفقنی بتالیف
الفاظہ علی من نطق اقوالہ واحوالہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید الثقلین
وآلہ اما بعد فیقول العبد الفقیر المؤلف الراجی الی رحمۃ اللہ العلی ابو عبد اللہ
علاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی من کلام شیخہ و
استاذہ قطب العالم والعالمین واسوۃ السالکین والعارفین الا وھو السید
الجلیل الکامل المکمل الواصل الموصل الی المعنی ابو عبد اللہ جلال الدین
حسین بن احمد الحسینی البخاری ادام اللہ بقاءہ وزاد عمرہ وافاض علینا و
علی العالمین فیضہ وھو ھذہ ہر چونکہ باشد بعد حمد خداوند وصلوۃ مصطفی صلی اللہ
تعالی علیہ میگوید بندۂ ضعیف فقیر مؤلف مذکور از کلام شیخ خود مذکور بملازمت صحبتہ
وفقہ اللہ تعالی ازان افتادہ این فقیر دیدہ بود در بعض رسالہ کہ من وصل الی شیخ
واقام عندہ اسبوعا او عشرۃ ایام متواترا یکون زائرا ولا یکون مریدا یعنی
ہر کہ پیوند کند بشیخے و باشد او یک ہفتہ و یا دہ روز متواتر یعنی پیاپی زائر باشد مرید نباشد

بیچاره کسی که این هم حاصل نکرد و او ادعوی دیگر حرام باشد بنا برین خواستم در آنچه مبارک
روم و صحبت پیر بزرگوار خود حاصل کنم و در زمرهٔ مریدان در آیم بکرم حق تعالی هم درین
عزم بودم که قدم مبارک شان شهر دهلی را مشرف گردانید صد هزار شکر مر حضرت حق را
و بادشاه مطلق را بجا آوردم و شرف ملازمت صحبت بمراد حاصل کردم قوله علیه السلام
ان الله تعالی ملکا سوق الاهل الی الاهل اذا اراد الله تعالی بعبد خیرا سوق
اهل الخیر الیه او یسوقه الی اهل الخیر فیرشده و بارها از زبان گهرافشان سماع
دارم لا اعتبار لاخذ الخرقة وانما الاعتبار لاخذ الصحبة یعنی اعتبار نیست مر
گرفتن خرقه را بلکه اعتبار مر گرفتن صحبت پیر است **ایضا** میفرمودند امام حسن
نوری نور الله مرقده میگوید ایاکم والعزلة فان العزلة مقارنة الشیطان وعلیکم
بالصحبة فان الصحبة رضاء الرحمن قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و
کونوا مع الصادقین ای صحبة الصالحین هم قوم لا یشقی جلیسهم من اهتدی
بهم اهتدی ومن انکرهم ضل واعتدی وقوله ایاکم ای احذروا یعنی حذر
کنید از گوشه نشستن که گوشه نشستن پیوستن بشیطان است وقوله وعلیکم بالصحبة
ای الزموها یعنی لازم گیرید صحبت پیر را که صحبت خوشنودی رحمن است زیرا که خدای تعالی
در قرآن امر کرد که ای مومنان بترسید از خدا و باشید با صادقان ایشان گروهی
اند که بدبخت نشود همنشین ایشان قوله فان الصحبة خیر من العزلة زیرا که رسول
علیه السلام فرمود المومن الذی یخالط الناس ویحمل اذاهم خیر من الذی لا

مخالط یعنے مومن کہ بیامیزد با مردمان و تحمل کند بر نجانیدن ایشان بهترست از
مومنی کہ نیامیزد زیرا کہ ہر کہ با مردمان بیامیزد و امر بمعروف کند و نہی منکر کند بعضے
قبول کنند و بعضے ابا آرند پس او را رنجے حاصل شود و تحمل کند او را دو ثواب باشد
یکے از امر معروف و نہی منکر دوم از تحمل و عزلت ذکر را از یاد رہاند و صحبت ذکر را
یاد دہاند و عزلت پندار آرد و صحبت انکسار قولہ علیہ السلام الصحبۃ تؤثر یعنے صحبت
مؤثرست ہر چونکہ باشد نیک و یا بد لاسما صحبۃ الشیخ خاصہ صحبت پیر خود کہ ہیچ صحبت
بدان نرسد و ازین صحبت نہ ہر صحبت مرادست بلکہ جلوس جلیس صالح مرادست
چنانکہ شیخ در عوارف گفتہ است وحدۃ المرء خیر من جلیس السوء عندہ
وجلوس الخیر خیر من وحدۃ وحدۃ یعنی تنہائی مردم را بہترست از نشستن
نزدیک یار بد و نشستن نزدیک یار نیک بہترست از نشستن جائے نیک بہ تنہائے
وہذا الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین صحبوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واخذوا فوائدہ ورووا واسندوا وسموا صحابۃ چون التزام صحبت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کردند و فوائد گرفتند و راوی روایت شدند بدین خطاب مشرف
گشتند قولہ علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم بالہم
واعنی الہم قولہ تعالی وبالنجم ہم یہتدون یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمود یاران من بمانند ستارگان اند ہر کدام ازین صحابہ اقتدا کنید راہ
بیابید و بالنجم الف و لام جنس ست یعنے بستارگان روندگان قافلۂ شب راہ

بیایند و گم نکنند از بهر این بمدت ده ماه از استقبال بست هشتم ربیع الآخر روز یکشنبه
تا غایت هفدهم محرم روز سه شنبه سنة اثنین و ثمانین وسبعمائة بشرف ملازمت
صحبت مخدوم جهانیان حاصل شد الحمد لله علی ذلک و دو اعتکاف اربعین مجدد
کرده آمد یکے اربعین ماه رمضان و دوم اربعین موسی علیه السلام چنانکه فوائد
آن در محل آن گفته آید ان شاء الله تعالی و جمع کردن ملفوظ مبارک بعد عنایت
حق جل و علا ازان افتاد که این فقیر دیده بود که بعضے مریدان ملفوظ پیران
خود جمع کرده و دیگر آنکه هر کسے از علما و فقها تصنیفے و تالیفی دارند پس خواستم
تصنیفے و تالیفے جمع کنم هیچ تالیفے بهتر از ملفوظ ندیدم و در جمع کردن آن جد و اجتهاد
سخت کردم چنانکه یاران نزدیک میدانند منتظر مے بودم تا از زبان مبارک
چه بیرون آید آنرا در قلم آرم چنانکه مرغ گرسنه منتظر طعمه مے باشد چونکه خدمت
قطب عالم در هر علم متبحر و متکلم بودند از هر علم جمع کردم برین فهرست علوم۔

علم قراءت	علم تفسیر	علم احادیث	علم فقه	علم اصول فقه	علم فتاوی
علم احکام	علم کلام	علم معانی	علم خلافیات عقائد	علم منطق	علم نحو
علم صرف	علم لغت	علم عروض	علم فضل	علم فرائض	علم حکمت
علم طب	علم نجوم مقداریکه فریضه است برای شناختن اوقات نماز				علم مناظره
علم دراست	علم معیشت	علم سلوک	علم توحید	علم معرفت	علم استدلال
علم مشاهده	علم اصول	علم اخلاق	علم احسان	علم تحمل	علم صفت سالک

علم لباس	علم تعویذ	علم دعوات ادعیه	علم اسمای اعظم و شرح آن		علم تربیت
علم ارشاد	علم تزکیه	علم تصفیه	علم مقامات	علم ترغیب	علم تحریض
علم اجتهاد	علم مذاهب	علم تخصیص	علم روایت	علم املاء	علم متاوله
علم اجازت	علم کفایت	علم تعلم	علم طالب اجازه نسبت بی شیخ		علم قطع علائق
علم علوم	علم ماهیت علوم	علم تصنیفات	علم تالیفات	علم نفسانی	علم روحانی
علم ماهیت بشر	علم ماهیت جن	علم ماهیت حیوانات	علم وصال	علم فراق	علم موهبت
علم خاصیت	علم تاثیرات	علم اخبار	علم آثار	علم تاثیر صحبت	علم خلوت
علم اعتکاف	علم مجاهده	علم مکاشفه	علم سر مکاشفه	علم اشتغال	علم ضیافت
علم وعظ	علم نصیحت	علم وصیت	علم اوصاف	علم حقوق	علم استحقاق
علم قصص	علم حکایات مناسب	علم واقعات	علم معجزات	علم متابعت	علم سنت
علم ندا من ابعد	علم تحصیل	علم صحو	علم محو	علم اراده	علم حل مشکلات
علم دیانت	علم افاده	علم ادراک	علم افهام	علم ساعات مستجاب	علم مصادر
علم اسرار	علم استار	علم اظهار	علم فکر	علم ملکوت	علم جبروت
علم لاهوت	علم تواضع	علم تکبر	علم افتقار	علم اختیار	علم اضطرار
علم حالات	علم وجد	علم فکرت	علم تجربه	علم مقصود	علم جزئیات
علم عشق	علم محبت	علم شوق	علم ذوق	علم ترقی	علم اعمال قبول
علم اعمال جوارح	علم ایمان و اسلام	علم ماهیت ایمان و اسلام		علم ماهیت فرائض و نوافل	

علم ماهیت صوم	علم ماهیت تلاوت	علم ماهیت امر و نهی	علم ماهیت صلوات	علم ماهیت زکوات	علم ماهیت حج
علم تسبیحات	علم خوف	علم رجا	علم سفر	علم حضر	علم اراده
علم بیعت	علم ولایت	علم تصرف	علم قطبیت	علم محبوبیت	علم توکل
علم تاکل	علم تشرب	علم صبر	علم شکر	علم نورانی	علم ظلمانی
علم احیاء	علم اماتت	علم رؤیت	علم من لدنی	علم سر قدر	علم قربت
علم بعدیت	علم تربیت	علم اربعینات	علم امانت	علم خلاف	علم اجماع
علم اتفاق	علم مانع وصول	علم شریعت	علم طریقت	علم حقیقت	علم مجاز
علم اوراد	علم اذکار	علم مجالست	علم ادب	علم محاسبه	علم کرامت
علم استقامت	علم مکاسب	علم مواهب	علم علوی	علم سفلی	علم معرفت
علم ابتداء	علم انتهاء	علم انابت	جمله علوم ۱۸۸ علم		

حاصل این چند علم داخل ست در علم سلوک و سبب اظهار این ست که این علم همه درین ملفوظ ظاهر ند ازین علوم چون در ذات آن صاحب علوم بود آن همه جمع آورده ام چنانکه در محل تاریخ هر یکے ازین گفته آید هر کرا ازین علوم مذکوره بهره خواهد بود هم فهم خواهد کرد حق تعالی همه را فهم و ادراک بخشد آمین رب العالمین و لفظ ایضا را فرق نهادم بین الکلامین و تواریخ و اوقات بنا نهادم و ماه و هفته و روزینه چون تهجد و بعد اشراق و بعد چاشت و بعد ظهر و بعد عشا مشقت کلی کردم و حلاوت طعام و خواب از خود برگرفتم زحمت بسیار دیدم اکنون امیدوار رحمت

پروردگار ہستم کہ برحمت بدل گرداند کہ نقش زحمت و رحمت یکے ست سبحان اللہ
بعد عسر یسرا لفظ سین برائے تاکید ست سرانجام بگرداند خدا تعالی بعد دشواری
آسانی را چنانکہ صاحب جامع صغیر گوید ؎ وروح فانی قد تعب سطمہ ؛
وبت کمانات السلام مسہلا ؎ تا بردہ رنج گنج میسر نمیشود ؛ مزد او برد
جان برادر کہ کار کرد ؛ قولہ تعالی وما اسالکم من اجران اجری الا علی
رب العالمین قولہ تعالی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین وقولہ تعالی ان اللہ
لا یضیع اجر من احسن عملا وقولہ تعالی وہل جزاء الاحسان الا الاحسان
وقولہ تعالی ومن جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا قولہ علیہ السلام من سن
سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا الی یوم القیامۃ قولہ علیہ السلام
اجرک علی قدر تعبک وچہار کتب قراءت کردم یکے در علم فقہ شریعت
ویکے در علم احادیث نبوی و دو در علم سلوک و طریقت حقوق پیرے بود و حقوق
استاذی نیز واجب شد حقبن واحیین وچند کتب سماع کردم اول کلام اللہ تعالی
کتاب باریتعالی کہ نبیرۂ مخدوم اسمہ حامد میگزشت در علم احادیث مشارق
ومصابیح واوراد ویاربعین صوفیہ کہ مخدوم در مکۂ مبارک جمع کردہ بودند و در علم
فقہ منتقی ومجمع البحرین وچیزے قدوری وچیزے
ہدایہ و در علم اصول فقہ چیزے حسامی وچیزے بزدوی
و در علم کلام چون عقیدۂ نسفی وقصیدۂ لامیہ باشرح و در علم تفسیر چون

ط اصل میں اسی طرح ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ لفظ [illegible] ۱ [illegible] معنی [illegible] ومداری کے یہاں دار العلوم ۱۲-۱۲-۱۱

مدارک و در علم سلوک چون **عوارف** و **تعرف** و **رسالۂ مکیه**
و رسائل دیگر و شرح **چهل و یک اسمای اعظم** و شرح
نود و نه نام هر دو شرح هم شرح کبیر و هم شرح صغیر و در علم اوراد به
اوراد شیخ الشیوخ و اوراد **شیخ کبیر** و اوراد **خواجگان**
چشت و اوراد **مخدوم** فوائد کتب همه جمع آوردم مجمل تواریخ گفته
آید و این ملفوظ مبارک را **بخلاصة الالفاظ جامع العلوم** نام کردم و
بالله التوفیق و چیزیکه این فقیر بملازمت صحبت آن پیر برگزیده برگرفت هرگز در
هزار سفر حاصل نشود اگرچه سالها رود و آنچه یافتم هم در ملفوظ جمع آوردم بر خود
نداشتم و تقصیر نکردم که احد الخیر الخیر المتعدی یعنی بهترین خیر آنست که بدیگری
رسانند و چون مخدوم عالمیان را معلوم گشت و بضمیر منیر خویش دانستند که این فقیر
ملفوظ جمع می آرد چون فوائد و احادیث صحاح و مسائل غریب و یا اشعار عربی
و یا فارسی و آنچه بدین مانند بودے روے مبارک بفقیر مے آوردندے و میفرمودند
که فرزند من بنویس بارها در مجلس مے نبشتم و یا آنکه چون در حجره می آمدم می نبشتم و چند
وصایا نبشتم که آنرا رعایت کنند **وصیت اول** آنکه هر که را ازین ملفوظ چیزے
مشکل افتد و حل آن نماند باید که بر کلبۂ این فقیر جوار مسجد جامع دهلی قدیم ست از
فراشان مسجد مذکور بپرسد ایشان برحال خواهند نمود تا آن مشکل ازین فقیر حل شود
اگر حیات باقی باشد و الا حق تعالی آن مشکل را حل کند بفضله و کماله **وصیت دوم** آنکه

ہر کہ این ملفوظ را مطالعہ کند باید کہ با طہارت باشد و تدبر و تفکر و حضوری دل لازم
شمرد تا از کلمہ ازین کلمات ینابیع و فوائد کثیرہ پدید آید و ذوق آن معانی دریابد پس
چنان باشد کہ صحبت صاحب ملفوظ مخدوم دامت برکاتہ بودہ باشد **وصیت**
سوم آنکہ در شب و روز مطالعہ کند و خاندان خود را و آیندگان را ازین نصیحت
بکند و بیاگاہاند و اگر سالک نباشد باید کہ پیش سالک بخواند و ہر عابد و متعبد را
سالک نشمرد کہ مرتبۂ اول سالک قطع علائق ست ہر تعلقے کہ باشد چون ختم مقابر
و درس مدارس و امامت مسجد و کتابت مکاتب و کسب مکاسب و تعلیم صبیان و عہدہ
دیوان چون قضا و احتساب و حجابت یعنی دربانی و تجارت و اجارہ و آنچہ بدین ماند
کہ ہمہ را تعلق گویند موانع سلوک اند چنانکہ بعضے مشائخ گفتہ اند کہ السالک ہو المتوکل
علی اللہ والمستغرق فی اللہ بصفۃ اصحاب الصفہ قولہ تعالی واصبر نفسک
مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ای دائم زہے
عالی ہمت کہ او برائے ذات او طاعت کنند نہ طمع بہشت و نہ خوف دوزخ قولہ تعالی
ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ ؎ چون گلشن بہشت نیاید بچشم شان
کے سر درون گلخن دنیا در آورند قولہ علیہ السلام فی صفۃ اصحاب الصفہ
لا الی ضرع ولا الی زرع یعنے این اصحاب صفہ شیردار نبودندے یعنے گاؤ و گوسفند
و نہ کشت و زراعت کردندے ہمہ وقت مستغرق بودندے **وصیت چہارم**
آنکہ در شبا روزے مطالعہ کند و با خود دارد و یا یک وقت کند در شبا روزے کہ دران

وقت این را مطالعہ کند خاصہ مرکسے راکہ فرزند مخدوم باشد و باید کہ خانہ بخانہ و محلت بمحلت و ہر کہ بطلبد برائے نسخ یعنے نوشتن بدہد و تقصیر نکند کہ غرائب و عجائب بسیارست تا ایشانرا نیز فوائد حاصل آید کہ اخیر الخیر الخیر المتعدی کہ بہترین خیر متعدی ست کہ بدیگرے برساند و اگر کسے برین فقیر بگزراند خوب باشد زیرا نچہ این فقیر نیکو میداند کہ جمع آوردہ ست فوائد آن مناسب تقریر کردہ شود **وصیت پنجم** آنکہ ازین دیباچہ کم و بیش نکند تا بر صواب افتد و این فقیر را بدعائے ثبات ایمان و عاقبت خیر کرم کند خدا یتعالے ختم کار این فقیر باجمیع مسلمانان بر سلمانی گرداند بمنہ و کمال کرمہ آمین رب العالمین

ے بماند سالہا این نظم و ترتیب ؞ زما ہر ذرّہ خاک افتد بجائے ؞ غرض نقشے ست کز ما یاد ماند ؞ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ؞ مگر صاحبدلے روزے برحمت ؞ کند در حق این مسکین دعائے ؞ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون تمام ہوا دیباچہ اصل کتاب کا۔

سبب تحریر ترجمۂ جامع العلوم

بعض بزرگان دین نے ایک قلمی نسخہ جامع العلوم کا مہر در رکرم گستر جان علم کان فضل امیر کبیر حضرت سیدنا **نوّاب سید محمد صدیق حسن خان صاحب** مرحوم ومغفور کی خدمت شریف مین ہدیۃً بھیجا خاکسار نے جسوقت اُسکو دیکھا تو بغایت پسند آیا بہر علم وفن

کی تحقیقات سے اُسکو مملو پایا خصوصاً علم سلوک کے عجائب وغرائب
امور اُسمین ایسے دیکھے کہ دوسرے کتب مین نہین دیکھے خاکسار
نے جناب نوابصاحب مرحوم سے عرض کیا کہ یہ کتاب مستطاب آپکے
جدامجد حضرت مخدوم قدس سرہ کی ملفوظات کی ہے اور ابھی تک
چھپی نہین ہے آپ پر حق ہے کہ چھپوا دی جائے تاکہ خاص وعام اسکے
فیض سے مستفیض ہون اور مین جو عرض کرتا ہون سو مجھپر بھی ایک نوع
کا حق ہے کیونکہ آپکا سلسلۂ پدری حضرت مخدوم تک پہونچتا ہے اور میرے
دادا کی والدہ بھی اسی خاندان عالی کی ہین آپ اگر اصل ہین تو مین
فرع ہون آپ گل ہین تو مین خار ہون ع جس گلستان
کے ہو تم گل تر ؎ خار اُس بوستان کے ہم بھی ہین ؎ وجہ
بیگانگی نہین معلوم ؎ جہان کے تم ہو وہان کے ہم بھی ہین ؎ آپ نے
فرمایا کہ اسکی تلخیص کیجائے اُسکو ہم طبع کرا دینگے مین نے عرض کیا
کہ یہ کتاب قابل تلخیص کے نہین ہے یہ تو دس مہینے کے شب و روز
کا روزنامچہ ہے ہر وقت جو امر پیش آیا وہی قلم بند کیا گیا ہے اسمین سے
جسقدر کم ہوگا اسی قدر اصل مطلب جاتا رہیگا خوبی اسکی یہی ہے

حاشیہ: بن سید جلال الدین جہان گشت بن سید احمد کبیر بن سید علی موید بن سید جعفر ... بخاری بن جعفر زکی ... بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن فاطمۃ الزہرا ... محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ۱۲ ... مخدوم جہانیان ... ذوالفقار احمد بن سید ...

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۱۹)

کہ پوری کتاب طبع ہو جاے عرضکہ اتنی بات ہو کر رہگئی پہر اُنکی وفات کا حادثۂ
جانگزا پیش آیا غفر اللہ لہ مغفرۃً ظاہرۃً و باطنۃً لا تغادر ذنبا بعد چند ماہ کے
ایک دن حضرت نوابصاحب مرحوم کے فرزند اکبر اخی مکرمی **سید**
نور الحسن خانصاحب طال عمرہ و زاد قدرہ سے ملاقات ہوئی
باتون باتون مین ملفوظ کا ذکر نکلا تو اُنہون نے فرمایا کہ ہمنے مطبع انصاری مین ملفوظ
کا چہپوانا شروع کرایا تہا دو تین جزو اُسکے چہپے مگر ہمکو پسند نہ آئے اسلیئے
اُسکا چہپوانا موقوف کر دیا مین نے کہا میان آپنے مجہسے فرمایا ہوتا تو مین اپنے
ہاتہ سے ایک نسخہ اُسکا لکہتا اور مہا امکن تصحیح و درستی کرتا پہر آپ اُسکو چہپواتے
تو بہتر ہوتا اسپر میان صاحب موصوف نے فرمایا کہ اسکی فارسی بطرز قدیم ہے
اگر اردو زبان مین اسکا ترجمہ ہو جاے تو ہم اُسکو چہپوائین چنانچہ یہ کام خاکسار
کے حوالے ہوا ہر چند اس کتاب کے اور نسخے تلاش کیئے مگر میسر نہ آئے ناچار
نسخۂ موجودہ پر قناعت کی گئی اگرچہ عدم تیسر نسخ دیگر اور قلت بضاعت و عدم لیاقت
اس کام سے روکتی تہی مگر اس کتاب نایاب کے اشاعت کا شوق و ذوق اُبہارتا تہا
پس بلحاظ الامر فوق الادب او بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اوائل ماہ شوال سنہ ۱۳۱۰ ہجری
سے ترجمہ کرنا شروع کیا حسب امکان تصحیح و تہذیب کی ہر بات کا عنوان بخط جلی لکہا
تاکہ وہ بات جلد ملجاے دیکہنے مین خوشنما معلوم ہو جسجگہہ سمجہہ مین نہ آیا وہان بعینہ عبارت
فارسی رہنے دی یا اصل کتاب کے موافق ترجمہ کردیا تاکہ سمجہنے والا سمجہہ لے یا کوئی اور نسخہ

ملجاے تو اُسکو درست کرلے کیونکہ فہم وادراک کا تفاوت ضرور ہی ہوتا ہے اور استیلاء النقص علی الکمال کا مشاہدہ ہر دم رہتا ہے غرضکہ اواخر ماہ صفر سنہ ۱۳۰۸ ہجری تک تحریر جاری رہی پہر بسبب بعض امراض و نیز امور دیگر لکہنا ملتوی رہا بدر الشریعہ شمس الطریقہ برہان الحقیقہ مصدر کرامات مظہر کشفیات مرجع خلائق ہادی طرائق کامل و مکمل واصل و موصل حجۃ الدنیا والدین متبع سنن سید المرسلین عالم ربانی عارف صمدانی سیدنا وشیخنا حضرت پیر و مرشد مولانا فضل رحمن صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائہ وافاض علینا سحائب فضلہ وعطائہ کی خدمت شریف مین اس کتاب کی اتمام و قبول کے دعا کے واسطے عرض کیا گیا تو آپنے دونون باتون کی دعا فرمائی چنانچہ حضرت صاحب قبلہ کی دعاے برکت اثر سے یہ ترجمہ بستم ماہ صفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری کو تمام ہوا اور اسکا نام **الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم** رکہا گیا اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے اور مؤمنین و مؤمنات کو اس سے نفع دے اور جو سہو و خطا مجہسے اسمین ہوا ہو اُس سے درگزر فرماے اور عاقبت دارین و حسن خاتمہ روزی کرے ختم اللہ لنا بالحسنے واذاقنا حلاوۃ رضوانہ لا بسوے امین یا رب العالمین ؎

یارب زگناہ زشت خود منفعلم	وز فعل بد و خوی بد خود خجلم	فیضے بدلم زعالم قدس رسان
تا محو شود خیال باطل ز دلم	؎ اللہ بفریاد من بیکس رس	لطف و کرمت یار من بیکس بس
ہر کس بکسی و حضرتے می نازد	جز حضرت تو ندارد این بیکس کس	؎ افعال بدم زخلق پنہان میکن
دشوار جہان بر دلم آسان میکن	امروز خوشم بدار و فردا با من	انچہ از کرم تو می سزد آن میکن

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

الحمد للہ کہ ترجمۂ ملفوظاتِ فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیاں
رضی اللہ عنہ المسمّٰی بہ

الدُّرُّ المنظوم

فی ترجمۂ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۃ السالکین خلاصۃ المخلصین جناب سید نور الحسن خاں صاحب مجددی آفاقی
سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دہلی

باہتمام مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

سنہ ہجریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب یسر و تمم بالخیر و صل علے سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ وسلم
سید ابو عبد اللہ علاء الدین علی حسینی رحمہ اللہ تعالی مؤلف جامع العلوم ملفوظ حضرت مخدوم رضی اللہ
عنہ فرماتے ہین کہ سید السادات مخدوم جہانیان سلمہ اللہ تعالی بکرم جل و علا شہر معظم دہلی مین
اُچہ مبارک سے اول بار ۷۶۱ ہجری مین تشریف لائے حق تعالے کی باعثۂ ازلی سے اس
فقیر کے دل مین واقع ہوا اور سلسلہ واسطہ کا جنبش مین آیا سال مذکور مین بروز عاشورا بعد ادائے
نماز ظہر یہ فقیر اور مولانا عبد اللہ الدین سلک بندگان مخدوم مین منسلک ہوئے اُس وقت
ایک عزیز خدمت مخدوم مین مشارق کا سبق پڑہتا تہا حدیث شریف
یہہ تہی قال علیہ السلام مَنْ قال لا الہ الا اللہ ومدّھا ھدمت
لہ اربعۃ آلاف ذنب من الکبائر یعنے جو شخص کلمۂ طیب کہے اور لائے
نفی مین مد کرے تو چار ہزار گناہ کبیرہ اُسکے دفتر سے دور کرین ورنہ تو ایک بار کہنا ہی باقی کا
اسی پر قیاس ہے بعد اسکے فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ اگر کسیکے اُسقدر گناہ نہون فلا ھل
بیتہ وان لم یکن فلا قربائہ وان لم یکن فلا حبابہ وان لم یکن فلجیرانہ وان لم یکن فلا ھل

جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور لا کی نفی میں مد کرے تو اسکے چار ہزار گناہ کبیرہ دور کرین

محلہ وان لم یکن فلاھل بلدہ وان لم یکن فلاھل دینہ وان لم یکن رفع لہ درجۃ
بمقدارھا یعنے جس کسیکے چار ہزار گناہ کبیرہ نہون تو اُسکے گہر والون سے دور کرین اور اگر گہر والون
کی بہی نہون تو اُسکے اقربا سے دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے دوستون یارون سے دور
کرین اور جو اُنکی بہی نہون تو اُسکے پڑوسیونسے دور کرین اور جو اُنکی بہی نہون تو اُسکے محلے والونسے
دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے شہر والونسے دور کرین اور جو اُنکی بہی نہون تو اُسکے اہل دین سے
دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرین بمقدار اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ
اگر کوئی مخلوق دیکہتا ہو تو تو اُسکی شرم سے ہرگز گناہ نکرے اور خدا یتعالی کہ خالق ہے اور ناظر ہے
کیونکر گناہ یاد آئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے ایک دیوانے سے یہ دو بیتین سُنی ہین
شرم نداری کہ گنہ میکنے ٭ نامۂ خود را چہ سیہ میکنے ٭ سگ نکند با سگ بیگانگان ٭ انچہ تو با حضرت ذات الله
حق میکنی ٭ اور حاضرین سے فرمایا کہ لکہو اور یاد کرو اس بات کی چند بار تکرار کی شاہزادہ ظفر خان
خدمت مین حاضر تہا اُسنے بہی لکہا اور اس فقیر نے دل مین لکہا بعد اسکے بندے کی طرف متوجہ
ہوئے پوچہا کہ میرے فرزند تو کچہہ پڑہتا ہے اور کون علم پڑہتا ہے مین نے عرض کیا اُن دنون
یہ فقیر علم صرف و نحو کا شغل رکہتا تہا وہی عرض کیا خوش ہوئے اور فرمایا فقہ بہی پڑہتا ہے
مین پڑہتا تہا اور ترتیب یہ تہی کہ سونے کے وقت دو آیتین آخر سورۂ بقر کی یعنی اٰمن الرسول
بعد اُسکے تین بار استغفار اسطرح پڑہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی
القیوم واتوب الیہ کہ حدیث صحاح ہے قال علیہ السلام من قرأ قبل ان ینام
اٰیتین من اٰخر سورۃ البقرۃ وثلث مرات استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم

وانوب اليه حفظ من الآفات والبليات یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص پڑہے
پہلے اس سے کہ سوئی دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کے اور تین بار استغفر اللہ الخ تو وہ آفتون بلاؤن سے محفوظ
رہیگا اور پچھلی رات کو زندہ رکھو اور تہجد ادا کرو اسلئے کہ بارہ رکعتین سنت ہین اور رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر فرض تہین قولہ تعالی فتهجد به نافلة لك ای ائدة لک علی خمس صلوات یعنی اللہ سبحانہ
نے آپکو خطاب فرمایا کہ اے محمد تو تہجد ادا کر اور معنی تہجد کے قیام بعد المنام ہین یعنے بعد سونے کے
اٹھنا اسلئے کہ اللہ پاک نے تہجد گزارون کے وصف مین یون فرمایا ہے تتجافی جنوبهم
عن المضاجع يدعون ربهم خوفا وطمعا ای تہجدون معنی تہجد کے یہ ہین کہ اٹھنا بعد سونے
کے کہ یہ زیادہ ہے پانچ نمازون پر بعد اسکے اس فقیر نے قدمبوسی کی اور میرے برادر مولانا بدر الدین نے
بہی قدمبوسی کی اسدن پانی بہت برسا تہا اور ہمارے پاس کچھہ وجہ نتہی ہم گہر کی طرف روانہ ہوئے
اور نوبت نماز دیگر کی بجا رہی تہی ہمنے نماز دیگر بند چندن دریا مین ادا کی وہانسے روانہ ہوئے
بے وقت ہوگیا تہا ہم ڈرتے تہے کہ مبادا شہر کا دروازہ بند کردین دل مین اس فقیر کے ایک باعث
ہوا کہ مین کہتا تہا کہ ولایت مخدوم دامت برکاتہ سے زمین ہمپر کوتاہ ہوجاے تاکہ ہم جلدتر دروازے پر
پہونچجائین الغرض واقعہ حال یہی تہا کہ حق جل وعلا کے فضل اور مخدوم کی برکت سے مغرب کے وقت دروازے
پر پہونچ گئے بیوقت ہوگیا تہا آخر وقت مین مغرب کی نماز ہمنے ادا کی برادرم مولانا بدر الدین نے کہا کہ آہستہ
چلین اب تو ہم شہر مین پہونچ گئے ہین چنانچہ وقت بجنے نوبت سونے کے ہم گہر کو پہونچ گئے اور جو کچھہ
کہ مخدوم نے فرمایا تہا ہم اسکے ملازمت کرتے تہے یعنے وصیت مذکور کی اور اس فقیر نے علم مین
شروع کیا مخدوم کے نفس مبارک کی برکت سے یہ فقیر عالم ہوگیا الحمد للہ علے ذلک بعد ارادت

ذکر شیخ خضر علیہ الرحمۃ

بندگی مخدوم دامت برکاتہ کے بماہ صفر سال مذکور خدمت مین شیخ بزرگوار شیخ خضر کے شب جمعہ کو
گیا نماز تسبیح بجماعت ادا کی اور حلقی مین ہمراہ یارون کے ذکر بلند کہا بحکم اس آیت شریفہ کے
قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین دوسری یہ بات ہے کہ مین نے
سُنا کہ مخدوم جسجگہہ سنتے کہ فقر مین کوئی درویش ہے تو اُسکا قصد کرتے اور اُس سے ملتے بلکہ خرقہ پہنا تے
اور بوکالت خرقہ پہنانے کے اجازت دیتے تہے بعد اسکے شیخ خضر نے اس فقیر سے پوچہا کہ مخدوم زادے
تمنے پیوند ارادت کا کہان کیا ہے یعنی تم کسکے مرید ہوئے ہو مین نے کہا کہ خدمت مین مخدوم جہانیان
شیخ قطب العالم سید السادات جلال الحق والشرع والدین کے فرمایا کہ وہ اور ہم ایک ہین تمکو چاہیے
کہ شب جمعہ وغیرہ مین ملازمت کرو تمہارے پیرون کا طریقہ ہے اس سبب سے پہر مین جمعے کی
راتونمین اور پیر کی - اور اور دنونمین پیرونکے جیسے دوشنبہ و چہارشنبہ اخراب مدت پانچ برس
تک جاتا تہا چنانچہ اُنکے ساتہہ محبت زیادہ ہوگئی چنانکہ ہر بار تا غایت درخانہ این فقیر می آیند
و در حق من لبس انفاس بسیار و بزرگ گفتند یہ فقیر ماہ رمضان کے عشرۂ آخر مین مسجد مین
معتکف تہا ایک رات جمعے کی فوت ہوگئی جانا نہوا خادم سے فقیر کا حال پوچہا کہ وہ تو کوئی وقت
فوت نہین کرتا تہا خادم نے کہا کہ وہ معتکف ہے بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ وہ شیخ کا چراغ روشن
کریگا خادم آیا اور میرا ہاتہہ چوما اور کہا کہ تجہکو آج شیخ نے نفس کہا یعنے وہ بات مذکور مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین کس لائق ہون اور ایک دن شیخ نے یہ بہی کہا کہ اتنے آدمی نزدیک اُنکے
واسطے نماز و تسبیح و ذکر کے آئینگے چنانچہ وہ ہمیشہ آتے ہین نزدیک میرے بے ناغہ انشاء اللہ تعالی
اسیطرح ہووے اور ایک جمعے کے دن شیخ نے اس فقیر کو پوچہا کہ مین تجکو نمکدان دیتا ہون انشاء اللہ

تعالے مائدہ یعنی خوان بہی ہوگا و نیز شیخ خضر کے مریدونسے ایک مرید تہا اُسنے کچہہ خطا
کی تہی اس فقیر کو شفیع لایا مین نے شفاعت کی فرمایا مین نے قبول کی تم کل قیامت کو اتنے آدمیونکی
شفاعت کروگے اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی ؎ وَمَرجُوٌّ شَفَاعَۃُ اَھلِ خَیرٍ
لاصحاب الکبائر کالجبال ؎ یعنے نیک لوگونکی شفاعت امید رکہی گئی ہے واسطے کبیرہ گناہ والونکے
جنکے گناہ مثل پہاڑونکے ہونگے ایک دن شیخ نے اس فقیر سے یہ بہی کہا کہ اللہ تعالی تمکو سید السادات
سید جلال الدین کا خلیفہ کریگا واقعہ مذکور اسیطرح تہا الحمد للہ علی ذلک بعد اسکے ایک رات جمعے کی
راتونسے بندہ برسم قدیم گیا تہا حضرت شیخ جیسا کہ ذکر کرتے اور مشغول ہوتے تہے بندے کو اُسوقت
مین دخل تہا کسی اَور کو کمتر اُسی جگہہ حضرت شیخ نے پوچہا کہ تمہارا خاندان بہی صحت و سلامت سے
ہے عادت تہی کہہ بار بار پوچہتے تہے بعد اسکے فرمایا مخدوم زادے مین نے سنا ہے کہ سید السادات شیخ
جلال الدین آتے ہین مین نے پوچہا کہ آپنے کس سے سنا فرمایا میرے فرزند محمد نے کہا کہ وہ تو نزدیک
پہونچے ہین مین نے اللہ تعالی کا شکر کیا بعد اسکے اتوار کے دن بعد اشراق کے اٹہائیسوین ماہ ربیع الآخر
سنہ ۷۸۱ کو مین نے استقبال کیا اس فقیر نے اور اس فقیر کے بہائیون نے مولانا کبیر الدین و مولانا
شمس الدین و برادرم اسمعیل و سید تہوا و بشیر غرضکہ ہم سات یار بارادۂ استقبال روانہ ہوئے اثنائے
راہ مین ہمنے سنا کہ حضرت مخدوم دامت برکاتہ گانون مین پہونچ گئے اور چند آدمی آتے اور کہتے تہے
کہ ہم ایک جگہہ آئے ہین ہم پیشتر روانہ ہوئے اور اُنہون نے گانون مذکور مین منزل کی شہر سے سولہہ
کوس ہے ہم خوش خوش روانہ ہوئے دشواری راہ کی آسان ہوگئی ہمنے غایت خوشی سے بعد ادائے نماز
پیشین کے اُسی دن شرف پاے بوسی کا حاصل کیا اور اس فقیر کا بہائی بسلک بندگان منسلک

ہو گیا خاندان شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی مین خرقہ پایا اور وصیت مذکور کی بعد اسکے فرمایا مین نے
سنا ہے کہ خلق بارش مانگتی ہے اور ڈیڑہ مہینا برسات کا گزر چکا ہے اسطرح پر دعا فرمائی اللھم
انزل علی اہل ھذہ البلدۃ وبلاد المسلمین غیثا نافعا اور اول آخر مین درود شریف پڑہا
یعنے اے اللہ تو اتار اس شہر والونپر اور مسلمانون کے شہرونپر ایسا پانی کہ سود مند ہے اور فرمایا کہ کتاب
مین لکہا ہوا ہے شرط استجابۃ الدعاء ان یرفع الداعی یدیہ حتے یبدی ضبعیہ یعنے
قبولیت دعا کی یہ شرط ہے کہ دعا کرنیوالا اپنے دونو ہاتہ اٹہائے یہانتک کہ کشادہ کرے اپنے دونو
بغلونکو بعض لوگون نے کہا کہ اگر مخدوم دامت برکاتہ کے قدم مبارک آنے سے بارش برسی تو ہم کرامت
جانین انکی برکت ولایت سے اسی دن پانی برسا حوض اور بند آب یعنے تالاب پر ہو گئے اور خلق خوش
ہوئی اور غلے کی گرانی اتری بعد اسکے دیہہ مذکور سے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے گانون
مین ایک دوست تہا وہین منزل کی پہر کی رات کو بہت سے یار دوست وہان پہونچ گئے تہے اور اور
خلائق مسلمان اور مرید ہوتے تہے بعد تہجد کے وہانسے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے حظیرۂ فیروزخان
مین نزول فرمایا اور اقامت کی نیت کی پیر کے دن چاشت کے وقت دسوین تاریخ ماہ مذکور کو مقیم ہو گئے
دعا روز جمعہ
جمعے کے دن نماز ظہر جامع مسجد کوشک شکار مین ادا کی پہر لوٹ آئے فرمایا جو شخص کہ جمعے کے دن
بعد ادائے نماز عصر کے کسی سے بات نکرے اور جو ورد کہ آیا ہے اسکو تمام پڑہے اور بعد فارغ
ہونے کے ورد سے یا اللہ یا رحمن یا رحیم سورج ڈوبنے تک کہے جسوقت ڈوبجاے سجدہ مین
چلا جائے تو اسکی حاجت پوری ہو جائے گی کتاب مین اسیطرح روایت ہے ایک آدمی نے جیسا
فرمایا تہا ویسا ہی کیا اور اس فقیر نے بہی کیا اس سے پہلے مین نے سنا تہا کہ مخدوم اسیطرح کرتے ہین

تو یہہ فقیر بہی بلاناغہ کیا کرتا تہا الحمدللہ کہ زبان مبارک سے بہی سُن لیا سنیچر کی رات چودہوین
تاریخ ماہ ربیع الآخر کو یہ فقیر خدمت میں اُس پیر کے حاضر تہا بعد ادا ے نماز عشا کے فرمایا کہ مین نے
چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے بعضے دس بارہ کم وبیش واسطون سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
پہونچتے ہین ولیکن مین نے ایک ایسا خرقہ پہنا ہے کہ درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ایک واسطہ ہے وہ خرقہ مہتر خضر علیہ السلام کا ہے اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پہنا ہے انشاءاللہ تعالےٰ مین بعض یارون کو پہناونگا آپنے اُسدن ایام بیض کا روزہ رکہا تہا
بعد ادا ے نماز خفتن طعام سے افطار کیا اور بعد فراغ کے فرمایا کہ اس بار بسبب سید شمس الدین
مستو کے شہر مین آنا ہوا اور اُنکے طرف اشارہ کیا کہ مزاحم ہوکے لائے اور جو فتوح کہ پہونچتی ہے اُنکا
حصہ بہی کرتا ہون اور باقی واسطے وظیفے قرابت والون اور دوستون کے پہونچتی ہے بعض یارون
نے کہا سعادت یہ تہی کہ قدم مبارک اس شہر مین پہونچا کیونکہ اطراف کی خلق اور اس شہر کے
ہزارہا گناہگار شرف بیعت سے مشرف ہوتے ہین اور واسطے ملاقات کے اوچہ مبارک کا ارادہ
رکہتے تہے سید نے کہا سچ ہے اسیطرح ہے بعد اسکے چاشت کے وقت فرمایا کہ دعاگو کی بہتر مین
کہا ہے کہ یہان تیرا آنا زیارت کعبہ سے بہتر ہے کیونکہ اتنے درماندون کی دینی دنیاوی حاجت
برآئیگی اور اتنے گناہگار توبہ کرینگے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ و مدینہ مبارک کے بعد ہند کی زمین عظمت والی فضیلت ملک ہند
ہے جیسا کہ کتاب مین ہے اول ارض مسہا قدم اللبے ادم ھی الھند وادراک الخضر
علیہ السلام فی الھند کثیر وکثیر الابدال فی الھند والحجر الاسود محادی الھند وھو
افضل ارکان الکعبۃ یعنے جبکہ آدم علیہ السلام بہشت سے اُترے تو اول قدم اُنکا ہند مین

کوہ سراندیپ پر پہونچا دوسرے حضرت علیہ السلام کو ہند میں بہت بھاتے ہین تیسرے ابدال ہندہی مین اکثر آتے ہیں
اوران بتخانون میں مشغول ہوتے ہین ہند بن ہا ہین ہے کوئی اُنکے وقت کا مزاحم نہیں ہوتا ہے جو تھے
حجر اسود مقابل ہند کے ہے اور یہ کعبے کے رکن میں پہر ہے سکی ہے یعنے مینون رکنوں سے کن ہند ایک
معظم جگہہ ہے **بیسوین تاریخ** ماہ مذکور کو جمعے کے دن نماز جمعہ برابر رکاب سعادت کے کونتک کار
میں ادا کی گئی بعد ادائے نماز خطیب و واعظ نے پابوسی کی۔

ذکر اُن باتونکا جنسے تقرب حاصل ہوتا ہے

آخر شب جمعہ میں فرمایا کہ ان چند چیزونکے چہوڑنے سے مقرب ہوتے ہیں ترک الماکولات والمشروبات
والملبوسات والمنکوحات والمطعومات والمباحات التی لیس فیہا حاجۃ اسے چہوڑنا بہت کہانے کا
اور بہت پینے کا اور اچہے پہنے کا اور چہوڑنا عورتونکی صحبت کا اور ترک کرنا اُن مباح چیزونکا جسکے طرف کوئی حاجت
نہین ہے کتاب سلوک میں ذکر کیا ہے ترک الحرام فریضۃ و ترک المباح فضیلۃ و ترک الحلال قربۃ
یعنے حرام کا چہوڑنا فرض ہے۔

بیان جماعت نماز

اور مباح کا چہوڑنا فضیلت ہے اور حلال کا چہوڑنا قربت ہے اکیسوین ماہ مذکور پیر کے دن چاشت کے وقت حضور
مین حاضر تہا فرمایا کہ مین سفر مین کبہی مصاحب ہوتا اور کبہی تنہا جاتا تہا جب وقت نماز کا آتا تو بسبب جماعت کے
حیران ہوجاتا تہا کیونکہ جماعت میں چار روایتیں ہیں اور یہ طریق متفق پڑہی ہے وبالجماعۃ الصلوۃ
حیلۃ واجبۃ او سنۃ مؤکدۃ او فرض عین او کفایۃ علی احسن خلاف ورد وقاعدۃ
والاصح انہ سنۃ یعنے کہتے ہین کہ جماعت فرض ہے حاضرین مجلس سے ایک شخص دانشمند تہا اُسنے کہا کہ نزدیک

امام داؤد طائی رحمہ اللہ کے فرض عین ہے فرمایا ہان اور بعض کہتے ہین کہ جماعت واجب ہے اور بعض نے کہا کہ جماعت
سنت مؤکدہ ہے اور یہی قول صحیح تر ہے جبکہ واقع اسطرح پر ہے تو جس حدیث پر عمل کرنا تھا کہ ثواب جماعت کا
حاصل ہوجائے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الاثنان فما فوقہما جماعۃ قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ اثنان سوی
الامام وقال الآخرون اثنان مع الامام یعنے دو نفر اور جو اُنسے زیادہ ہے جماعت ہے امام اعظم رحمہ اللہ نے
فرمایا کہ دو نفر سوا امام کے اور دوسرے لوگ کہتے ہین کہ دو نفر مع امام کے اور اسلئے کہتے ہین کہ دو نفر جمع ہو گئے
جماعت ہوگئی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم من صلی باذان واقامۃ صلت معہ الملائکۃ
یعنے جو شخص کہ اذان و اقامت سے نماز پڑہے تو اُسکے ساتھ فرشتے نماز پڑہتے ہین پس مین نماز کی اذان کہتا اور اقامت
کرتا تھا مین تکبیر کہتا دیکھتا تھا کہ ایک جماعت ابدال کی میرے ساتھ اقتدا کرتی ہے جسوقت مین نماز سے فارغ ہوتا
تو وہ سب ابدال مجھسے مصافحہ کرتے تھے اس فقیر نے اپنے جی سے دلیل کی کہ حضرت مخدوم قطب عالم ہین اس
دلیل سے کہ ابدال قطب کا اقتدا کرتے ہین ؎ شرفِ ذات او ہمین نسبت او کو رسول خدا برانسب ست

ذکر ختم

اور یہ بھی فرمایا کہ ختم کو لازم کرو سورۂ لم یکن سے آخر تک اور ہر سورت کے تمام پر اللہ اکبر کہنا چاہیے جیسے
ابتدا بسم اللہ سے ہونی چاہیئے اور روایت ابن کثیر کے قول پر سورۂ والضحی سے ہے آخر تک تا کہ قرات باتفاق ہوجائے
اور درمیان عشائین یعنے مغرب و عشا کے تین نفر سورۂ یٰس پڑہین اور اُسطرف ایک جماعت پڑہتی ہے
تین نفر بھی جماعت ہے قول صحیح یہی ہے قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الاثنان فما
۹ فوقہما جماعۃ یعنے دو اور جو اس سے زیادہ ہے جماعت ہے جسوقت تمام کرین تو سو بار یا کبیر
کہین اُس شہر کے ساری آفتون بلاؤن سے محفوظ رہین اور یہ حضرت مخدوم کا معمول ہے۔

بدرقۂ ایمان

یہ بہی فرمایا کہ بدرقۂ ایمان کا ہر پانچ نمازمین اور ۳۳ آیتین ہین ہر صبح و شام انکی ملازمت کرے کیونکہ اورادمین ہین اور یہ معمول ہے

صلوۃ التوبہ

یہ بہی فرمایا کہ ہر رات بعد عشا کے دو رکعت صلوۃ التوبہ کی ادا کرے اور واسطے ثبوت توبہ کے ہر رکعت مین پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہے بعد اسکے فرمایا کہ ہر نماز حاجت کے کہ جسکی قرات معین نہو اگر رات ہے تو پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہی اور جو دن ہو تو سورۂ اخلاص دس بار پڑہے اور بعد فارغ ہونے کے دو رکعتون سے یہ دعا پڑہی جو کہ حدیث مین مروی ہے فضیلت اس نماز و دعا کی یہی حدیث شریف ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اراد اللہ تعالی ان یتوب علی آدم طاف بالبیت سبعا والبیت یومئذ ربوۃ حمراء فلما صلی رکعتین قام و استقبل البیت و قال اللھم انک تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤلی و تعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللھم انی اسالک ایمانا دائما یباشر قلبی و یقینا صادقا حتی اعلم انہ لن یصیبنی الا ما کتبت لی و رضاء بما قسمت لی فاوحی اللہ تعالی الی آدم انی قد غفرت ذنبک و لم یاتی احد من ذریتک یدعونی بمثل ما دعوتنی الا کشفت ھمومہ و غمومہ و نزعت الفقر من بین عینیہ و اتجرت لہ وراء کل تاجر و جاءتہ الدنیا و ھی راغمۃ وان کان لا یریدھا یعنی اللہ تعالی نے جسوقت چاہا کہ آدم صفی علیہ السلام کی توبہ قبول کرے تو انہون نے سات بار کعبۂ شریفہ کا طواف کیا اور کعبہ اسوقت ایک سرخ ٹیلہ تہا پس جب انہون نے دو رکعت نماز پڑہی تو کہڑے ہوئے اور بیت اللہ کی طرف مونہ کیا اور کہا الٰہی بیشک تو جانتا ہے میرے چہپے اور کہلے کو سو تو میرا عذر قبول کر اور تو جانتا ہے میری حاجت کو

سو تو مجھے میرا سوال دے اور تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے سو تو بخشدے میرے لئے میرے گناہ
الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون ایمان ہمیشہ رہنے والا کہ میرے دل میں رلا ملا رہے اور یقین سچا یہانتک کہ مین
جان لیجئون اس بات کو کہ ہرگز نہ پہونچیگی مجھکو مگر وہی چیز جو تونے لکھہ رکھی ہے اور مانگتا ہون مین تجھسے رضا
ساتھ اس چیز کے جسکو تو میرے واسطے بانٹ چکا ہے پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف آدم علیہ السلام کے بتحقیق
بخشدیا مین نے تیرے گناہ کو اور نہ آویگا میرے پاس تیری اولاد سے کوئی ایک کہ پکاریگا مجھکو جیسا کہ
تونے مجھے پکارا یعنے یہ نماز و دعا مگر دور کرونگا مین اسکے ہموم و غموم کو اور کھینچ الونگا محتاجی کو درمیان سے اسکی دونو
آنکھون کے اور تجارت کرونگا مین واسطے اسکے ورا ہر تاجر کے اور آئیگی اسکے پاس دنیا اس حال مین کہ وہ رغبت
کرنیوالی ہوگی اگرچہ وہ اسکو نہ چاہیگا یعنے یہ چار چیزین اسکو عنایت ہونگی یہ بہی حضرت مخدوم کا معمول ہے

ہر رات سو بار یا باقی کہے

یہ بہی فرمایا کہ ہر رات سو بار یا باقی کہے اور اسطرح توسل کرے اللھم انا توسلنا بھذا الاسم الاعظم
ان تجعل اعمالنا مقبولۃ یعنے اے ہمارے معبود ہمنے توسل کیا ہے ساتھ اس نام بڑے عظمت والے کے کہ
تو ہمارے عملونکو مقبول کر اور اول آخر مین درود شریف پڑہے اسکے سارے اعمال اس
دن کے قبول ہونگے یہ بہی حضرت مخدوم کا معمول ہے اور اکثر وقت بعد عشا کے کہا کرتے تہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

آپ ٹوپی سے نماز پڑہتے تہے ایک عزیز نے حاضرین مین سے پوچہا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ
یعنے ٹوپی پگڑی نہین ہے فرمایا کہ شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ سب وقت ٹوپی پہنتے تہے
اور نماز ٹوپی سے پڑہتے انسے پوچہا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ فالعمامۃ للرجال و لست برجل

یعنے اُنہون نے فرمایا کہ پگڑی خاصہ مردونکا ہے اور مین مرد نہین ہون ایک شخص نے حاضرین مین سے پوچھا کہ وہ تو واصلین مین سے تھے یہ کیا بات ہے فرمایا وہ تواضع وانکسار کرتے تھے یعنے مین کون ہون کہ مردون سے ہون دوسری یہ بات ہے کہ وصال کی کوئی حد ونہایت نہین ہے ہرچند کہ جاتا ہے وہ آگے ہے پس بضرورت ایسا کہا یہ شعر عربی فرمائی

شعر

لاشیٔ عندی کل من طلب الدنیا ٭ والقاہرون نفوسہم ابطال ٭ للطالبین تشابہ برجالہم والواصلون الی الحبیب رجال ٭

یعنے قائل کہتا ہے کہ جس کسی نے دنیا طلب کی وہ میرے نزدیک کچھہ چیز نہین ہے اور مرد وہی ہین جنہون نے اپنے نفوس کو توڑا ابطال جمع ہے بطل کی یعنی شجاع اور طالبین حضرت قدس کو ایک مشابہت ہے ساتھہ مردون کے اور جو لوگ طرف دوست کے پہونچے ہوئے ہین مرد وہی ہین

شعر

طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ٭ عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایان را ٭

ستائیسوین ماہ مذکور روز جمعہ کو خان جہان نے قدمبوسی کی اُس سے فرمایا کہ کامون کو موافق شریعت کے عدل واحسان پر کرے نہ برعکس اسکے کیونکہ یہ وبال ہے وہ چلا گیا بات مشغولی کے بیان مین یہی فرمایا کہ سالک کو چاہیے ایسا مشغول ہو کہ وظیفہ اسکا کسی طرح ترک نہوئے خلا وملا وجمع وتنہائی مین یعنے صحبت وخلوت دونو مین اپنے وظیفے کو ترک نکرے خلق کو مثل جماد کے جانے جیسا کہ جماد کو کوئی ارادہ نہین ہے انکو بھی نہین ہے وہ نفع وضر نہین پہنچا سکتے مگر حقتعالے کے ارادے سے بعد اسکے فرمایا کہ خلق کی جہت سے عمل وظیفے کو ترک کرنا نہ چاہیے قال بعض المشائخ الصوفیۃ رحمہم اللہ تعالے ترک العمل لاجل الناس ریاء یعنے لوگون کے واسطے عمل کا چھوڑنا ریا ہے اسلیئے کہ وہ انکو درمیان مین دیکھتے ہین اور یہ شرک خفی ہے بعض چلنے والے راہ

نہین جانتے ہین غلط کرتے ہین اور خلق کی جہت سے عمل چھوڑ دیتے ہین سالک کو تو چاہیئے کہ ایسا مشغول
ہوئے کہ غیر حق دل مین نگذرے اور یہ منتہیونکا مجاہدہ ہے اسلئے کہ قلب المؤمن حرم اللہ تعالی
فحرام علی حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ تعالی یعنے مومن کا دل محرم ہے اسرار الٰہی کا سوا اللہ تعالی کے حرم
پر حرام ہے کہ اُس حرم مین غیر خدائے عزوجل گہسے ع یا خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست
یعنے یا تو گہر سامان و اسباب کی جگہہ ہو یا دوست کی خیال کی بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ کب حاصل ہووے
جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے کہا ہے الطہارۃ فصل و الصلوٰۃ وصل فمن لم یفصل فی الطہارۃ عن الکونین
لم یصل فی الصلوٰۃ الی صاحب الکونین یعنے وضو کرنا جدا ہونا حدث و نجاست سے اور نماز ملنا ہے حضرت صمدیت سے
پس جو کوئی وضو کر نہین دنیا و آخرت سی جدا نہوا یعنے اُسکی خاطر مین گذر رگیا تو وہ نماز کے وقت مین صاحب
دنیا و آخرت کے طرف نہ پہونچیگا یعنے اُسکو اللہ عزوجل کے ساتہہ کچہہ حضور نہوگا اس باب مین ایک
حدیث شریف ہے قال علیہ السلام لا صلوٰۃ الا بحضور القلب یعنے آپنے فرمایا کہ نماز نہین ہے
مگر ساتہہ حضور دل کے اور جو کوئی چاہے کہ واصلین سے ہو جائے تو وہ امر و صیت کو نگاہ رکہے اور ہمیشہ
اللہ تعالی کو خود پر مطلع جانے اور یہ مجاہدہ منتہیونکا ہے بعد اسکے فرمایا کل عمل لا ثمرۃ لہ فی الدنیا فلا حظ
لہ فی الآخرۃ یعنے کوئی عمل ہو جبکہ دنیا مین پہل نہدے تو عقبے مین کچہہ حصہ یعنے ثواب اُسکا نہوگا اور پہل
یہ ہے کہ اُسکا حظ ہو اور یہ آیت شریفہ پڑہی قولہ تعالی ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعنے
بیشک نماز باز رکہتی ہے حرام و مکروہ و نافرمانی سے۔

واسطے قبولیت عمل کے تقوی شرط ہے

بعد اسکے فرمایا کہ مین نے فتاوی مین اس عبارت سے دیکہا ہے مین کہتا ہوں ہر عمل کہ ہے ساقط

ہے کرنے سے یہ نہین کہتا ہون کہ قبول ہوگا کیونکہ واسطے قبولیت کے تقوی شرط ہے وشرائط التقوی عظیمہ یعنے تقوی کی شرطین سخت ہین اور یہ آیت شریفہ پڑہی قولہ تعالے انما یتقبل اللہ من المتقین بہ حصر ہے ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقی لوگوں سے ؎ تن برون نماز دل بیرون ۞ کشتہ ایم زند بہمانی ۞ اینچنین حالت پریشان ۞ شرم بادبمار مسلمانی ۞ بعد اسکے بندے نے التماس کیا کہ یہ چار عورتین حضرت مخدوم سے خاندان شیخ کبیر مین تعلق کرتے ہین یعنے مرید ہوا چاہتے ہین فرمایا کون کون بندے نے کہا والدہ اور دو بہنین اور بہابی فرمایا کہ تمہاری والدہ کو مین نے ساتہ بہنا پے کے قبول کیا اور یہ تینون کہ چہوٹی ہین انکو ساتہ دختری کے قبول کیا یعنے تمہارے مان بمنزلہ بہن کے اور یہ تینون بمنزلہ بیٹیون کے ہوئین حسن خادم سے فرمایا کہ چار دامنی چار گز کی لا خادم لایا آپنے مونڈہے مبارک پر انکو ڈالا استعمال کیا تہوڑی دیر کے بعد بندے کو دیدین اور فرمایا کہ مینے اپنی طرف سے تجہکو وکیل کیا تین بار استغفار تلقین کر اور دامنیون کو پہنا دی مین نے قبول کیا۔

چوتہی تاریخ ماہ جمادی الاولے

کو جمعے کے دن ہمراہ رکاب سعادت کے جمعے کی نماز کوشک شکار مین ادا کی گئی اور یہ فقیر حضرت مخدوم کے عقب مین تہا بعد فراغ کے واعظ منبر پر چڑہا اور وعظ کہنے لگا مقری نے یہ آیت شریف پڑہی وانزلنا من السماء ماء واعظ نے کہا کہ پانی تو ابر سے ہے آسمان کے ساتہ مقید کرنا کیون ہے کہا کہ عرب مین جو چیز بلند ہوتی ہے اسکو سماء کہتے ہین آپنے فرمایا اور اپنا مبارک چہرہ اس فقیر کی طرف کیا کہ یہ لغت مستخلص مین ہے السماء آسمان یہ واعظ منبر سے اوترآیا اور قدمبوسی کی آپ ہان سے

لوٹے اور بندہ بہی ہمراہ اُنکے رکاب کے لوٹا آخر شب جمعہ مین بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک
عزیز مولانا ضیاء الدین صُنّامی رحمہ اللہ کی رشتہ دارون مین سے التماس تعلق کا خاندان مین شیخ
نجم الدین صنعانی کے کرتا تہا اس فقیر نے تعریف کی کہ مولانا ضیاء الدین کی قرابت والون مین سے ہے
فرمایا کہ مین نے اُنسے بہی خرقہ پہنا ہے اور اجازت پہنانے کی رکہتا ہون یعنی شیخ نجم الدین سے اُسکو خرقہ
دیا بعد اسکے اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ شمار کرو مین نے چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے
ہم شمار کرتے وہ فرماتے تہے **اول** خرقہ سیادت پناہی کا مخدوم والد سید کبیر رضی اللہ عنہ سے
ساتہہ جملہ آباء و اجداد کے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تک اور اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے پہنا **دوسرا** خرقہ شیخ بہاء الدین کا والد سے پہنا **تیسرا** خرقہ شیخ رکن الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے
خواب مین پہنایا اور مین نے بعینہ وہی ٹوپی بیداری مین اپنے سر پر پائی مین نے اُسکو بحفاظت رکہا لڑکون کی
مان کے پاس ہے **چوتہا** خرقہ شیخ نظام الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے بہی خواب مین پہنایا لیکن بیداری مین
سر پر نہ پایا **پانچوان** خرقہ شیخ فوام الدین خلیفہ شیخ رکن الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے اجازت نامہ اپنے
خط سے لکہکر دیا **چہٹا** خرقہ شیخ قطب الدین منور رحمہ اللہ کا اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکہکر دیا
ساتوان خرقہ شیخ نصیر الدین رحمہ اللہ سے **آٹہوان** شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ سے **نوان** خرقہ
شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ سے **دسوان** خرقہ شیخ قطب عدن فقیہ بصّال رحمہ اللہ تعالے سے
گیارہوان خرقہ شیخ مرشد ابو اسحق گازرونی رحمہ اللہ تعالے سے **بارہوان** خرقہ شیخ امام الدین
برادر شیخ امین الدین علیہما الرحمۃ سے کہ اُنہون نے واسطے دعاگو کے خرقہ و عصا و مقراض و سجادہ رکہا تہا
تیرہوان خرقہ سید جہد حمید حسنی رحمہ اللہ سے **چودہوان** خرقہ شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری

رحمہ اللہ تعالی سے یہ خلیفہ تھے شیخ شیوخ کی بھی ایک واسطہ ہین درمیان میرے اور شیخ شیوخ کے
یہ تسبیح یار تھے شیخ کبیر کے حسدن مین نے اُنکو پایا تو وہ ایک سو نبیس برس کی عمر کی تھی **پندرہوان**
خرقہ سیدی احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالی سے بعد اسکے فرمایا کہ وہ صوفی تھے مُولَّہ نہ تھی لیکن ایک پوتا
اُنکے پوتوں سے مجذوب ہو گیا تھا مُولَّہ وہ تھا دیوانہ وہ لوگ اتباع اُسکا کرتے ہین اُسکا نام بھی دادا کا نام
سید احمد تھا بعد اسکے فرمایا کہ مولہ بکسر لام خطای محض ہے نہ کہنا چاہیئے کیونکہ یہ صفت ہے حق کی اسم فاعل
ہے معنی اُسکے ولہ کرنیوالا ہین اور مولہ بفتح لام اسم مفعول بمعنی ولہ کردہ شدہ کے ہے اور یہ صفت ہے مخلوق
کی یہ کہنا چاہیئے **سولہوان** خرقہ شیخ نجم الدین صنعانی رحمہ اللہ تعالے سے **سترہوان** خرقہ شیخ
نجم الدین کبری رحمہ اللہ تعالی سے **اٹھارہوان** خرقہ مہتر خضر علیہ السلام سے کہ درمیان میرے
اور درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی واسطہ ہین **اُنیسوان** خرقہ عم اوحد الدین حسینی
رحمہ اللہ تعالی سے **بیسوان** خرقہ شیخ نور الدین رحمہ اللہ تعالی سے یہ جزیرہ دریا مین تھے یہ سب
بیس شیخ ہین قدس اللہ روحہم کہ مین نے سب سے خرقہ پہنا ہے اور بجہت وکالت اجازت پہنانے کی کہتا ہون

اصفہانی

پانچوین تاریخ ماہ مذکور

کو سنیچر کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تھا عقیدۂ نسفی کا سبق فرماتے تھے اسکو
صاحب منظومہ نے علم کلام مین تصنیف کیا ہے بات کرامت مین تھی الکرامۃ حق فتظہر الکرامۃ علی
نعض خارق العادات فصاحب الکرامۃ یطیر فی الھواء و یمشی علی الماء و یطوی الارض لہ و السماء
و ینظر الی العرش و الکرسی و اللوح و القلم و غیر ذلک من الاشیاء و ینطق لہ الجمادات و یجیٔ لہ طعام
الجنان و الاثواب و فی زمان قلیل یطوف بالمشرق و المغرب و یرجع و یزور الکعبۃ فی مدۃ یسیرۃ

[illegible]

ویرد البلاء بدعائہ فہذا کلہ کرامات لواحد من امۃ النبی علیہ الصلوۃ والسلام ولا یکون ولیا
ما لم یکن متبعا لنبیہ قولا وفعلا وحالا یعنے کرامت حق ہے سو کرامت ظاہر ہوتی ہے بنقض عادت
کے پس صاحب کرامت کا ہوا مین اوڑتا ہے پانی پر چلتا ہے جیسے صحرا پر اور زمین آسمان کی رگین واسطے اُسکے
کہینچ دیتے ہین اور ذراسی مسافت کر دیتے ہین یہانتک کہ زمین کعبی کی اُسکے نظر مین مثل مسجد محلے کے
نزدیک ہو جاتی ہے چند قدم رکہتا ہے چلا جاتا ہے اور عرش و کرسی لوح و قلم وغیرہ اشیاء کو دیکہتا ہے
آسمان کے طبقے مثل نردبان کے کر دیتے ہین پانون رکہتا ہے اوپر چلا جاتا ہے اور بہشت مین پہنچتا ہے
کہانا کہاتا ہے پہر لوٹ آتا ہے اور جمادات یعنی غیر حیوانات جیسے پہاڑ پتہر ڈہیلے درخت دیوار اور مانند
اسکے اُس سے باتین کرتے ہین اُسکے واسطے جنتون کا کہانا آتا ہے اور کپڑے آتے ہین اور زمانہ قلیل مین
مشرق و مغرب کا گشت کر لیتا ہے اور لوٹ آتا ہے اور ذراسی مدت مین کعبے کی زیارت کر آتا ہے
اور اُسکے دعا سے بلا ٹل جاتی ہے پس یہ ساری کرامتیں واسطے ایک کے ہین امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور ولی نہین ہوتا ہے جب تک کہ اپنے نبی کا پیرو نہو قول و فعل و حال مین بعد اسکے فرمایا **حکایت**
کہ ایک مرد عزیز ہمارا یار تہا جب اُسکو بہوک لگتی تو لکڑی کا پیالہ دیوار مین ہاتہ اُسوقت کہانے سے بہر جاتا
اُسکو تناول کرتا تہا اور جسوقت کرامت والے کو حاجت ہوتی ہے تو بہشت کا کہانا پانی کپڑا اُسکو پہونچتا
ہے تاکہ وہ فارغ دل ہووے اُسی ضمن مین **حکایت** بیان فرمائی کہ بعض یار دعاگو کے بہشت مین
پہونچتے ہین اور بہشت کی نعمتین تناول کرتے ہین ایک دن میرے واسطے لائے مین نے اُسکو کہایا اور
اچہ مین بہی لایا تہا خرمہ و نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک
داداد دعاگو کے یعنی مخدوم سید جلال رحمۃ اللہ کے ایک پیالہ لکڑی کا تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین

مشغول ہوتے تو وہ پیالہ بہی ذکر مین مشغول ہوتا تہا شیخ صدرالدین رحمۃ اللہ تعالی سے پوچہا کہ اندر حجرے کے
دوسرا سید کون ہے کیونکہ مین دوسرے کا ذکر بہی سنتا ہون شیخ نے کہا کہ اُنکے پاس ایک پیالہ ہے لکڑی کا وہ
ذکر کرتا ہے یہ ہے جماد کا بولنا اور زمانہ قلیل مین مشرق و مغرب کا گشت کرتا ہے اور لوٹ آتا ہے
بعد ازان مناسب اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان فرمائی کہ ایک دن
علی کہوکہری درویش مرید شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ تعالے کا نزدیک اُنکے آیا اُسنے خانقاہ مین کچہہ بی ادبی
کی وہ بے ادبی یہ تہی کہ اُسنے کرامت کا اظہار کیا ایک روز شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ تعالے سو رہے تہے
اور وہ پنکہے سے شیخ پر ہوا کرتا تہا اُسکے جی مین آیا کہ نماز نفل مین مشغول ہوؤن اور اُسنے پنکہے کی طرف
اشارہ کیا وہ پہرنے لگا جسوقت شیخ بیدار ہوے تو دیکہا کہ پنکہا پہر رہا ہے اور علی درویش نماز مین مشغول ہے
شیخ نے کہا ماعفو دماعفی ریاعفو دانبیاء کو کرامت کا اظہار واجب ہے اور اولیاء کو چہپانا واجب ہے
اُسنے واجب کا ترک کیا شیخ اُس سے ناخوش ہو گئے اُسکو اسیوقت بہوک نے آلیا جو کچہہ کہاتا سیر نہ ہوتا
تہا بہوک زیادہ ہوتی تہی اُسکے دل مین یہ بات پڑی کہ نزدیک شیخ جلال الدین کے جاؤن اور اپنا احوال
کہون جسوقت گیا تو اپنا احوال بیان کیا شیخ جلال الدین نے فرمایا ذرا بیٹہہ جا وہ بیٹہہ گیا اور خود مراقب
ہو گئے پہر سر اُٹہایا اُسیوقت ہاتہ کہینچا اور کہانے پس خوردہ شیخ بہاء الدین کا کہانے اُسنے کہا لیا
اُسیوقت اچہا خاصا ہو گیا بہوک اُس سے جاتی رہی یہ ہے قطع مسافت کا زمانہ قلیل مین کہ زمین کوتاہ
ہو جاتی ہے جیسے کہ یہ دونو یکجا ہو گئے یعنے شیخ جلال الدین اور شیخ بہاء الدین رحمہما اللہ تعالے اور
ہاتہہ ڈالا اور طعام پس خوردہ لے آئے اُسوقت شیخ جلال الدین سنارکام مین تہے اور شیخ بہاء الدین
ملتان مین بعد اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین اوچہوی رحمۃ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ

ایک دن سبق دے رہے تھے اور ہمیشہ سبق دیتے تھے اور دعاگو حاضر تھا اثنائے سبق مین مراقب
ہوئے سر نیچا کر لیا ذرا دیر پھر سر اُٹھایا جو شاگرد کہ سبق پڑھتا تھا اُسنے کہا کہ مین اُسوقت پڑھونگا کہ آپ
مراقبے کا سبب بیان فرمائین شیخ نے فرمایا تو تو پڑھ تو کہان درویشون کے کامومین پڑا ہے وہ نہین
پڑھتا تھا بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ یہ متعلم لوگ عجب گروہ ہین شیخ نے فرمایا کہ اس درویش کے بعض
معتقدون کا جہاز دریامین غرق ہوتا تھا وہ لوگ اس درویش کو مدد لائے تو مین نے ہاتھہ ڈالا جہاز
کو کھینچ لیا اور آستین بتائی وہ تر تھی یہ بھی قطع مسافت ہے کہ اپنی جگھہ مین بیٹھے رہے اور ہاتھ
دریامین لے گئے اور جہاز کو کھینچا بعض یارون نے تاریخ لکھہ لی بعد چند دنون کے اُس جہاز والے
شیخ کی زیارت کو آئے اور قصہ بیان کیا تاریخ پوچھی تو واقعہ ویسا ہی تھا دوسری بات یہہ ہے
کہ عرش و کرسی لوح و قلم وغیرہ کی طرف اپنی جگھہ بیٹھے ہوئے نظر کرتے ہین بعد اسکے **حکایت**
شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے بیان فرمائی کہ مین ایک دن اُنکی خدمت مین حاضر تھا ایک
لشکری یعنے سپاہی آیا اور التماس بیعت کا کیا شیخ قبول نہین کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تو کچھہ
اور اپنا تزکیہ کر بعد اُسکے بیعت کرنا اور وہ بہت الحاح کرتا تھا برادر شیخ صدر شیخ اسلام مولانا عماد اللہ
اسمعیل نے کہا کہ مخدوم وہ الحاح وزاری کرتا ہے آپ قبول کرین شیخ نے فرمایا کہ مین کیونکر قبول
کرون مین تو دیکھتا ہون عرش و لوح محفوظ مین لکھا ہے کہ وہ چند وقت اور گناہ کریگا اور یہ بات
ایسی بلند فرمائی کہ سب مجلس والون نے سن لی بعد اسکے مخدوم دامت برکاتہ روئے اور انکے رونے
سے بعض یار بھی روئے کہ کیا بندے ہین ایسی چیزونپر اطلاع پاتے ہین عرش و کرسی و لوح
و قلم اُنکے سرپر بمقدار ایک بالشت کے ہوجاتا ہے ۔

بیان معنی کرامت

بعد اسکے فرمایا کرامت وہ ہے کہ عقل کو اسمین مدخل نہو اور یہی جو مین نے کہا اگر پیغمبر ہے تو معجزہ کہتے ہین اور اگر درویش ہے تو کرامت کہتے ہین لیکن بشرط پیروی قول و فعل و حال اپنے پیغمبر کے کہ یہ اسکی امت کا ولی ہوتا ہے اور اگر اسکے مخالف ہے تو ولی نہوگا اول اتباع و پیروی ظاہر کی چاہیے تا کہ اتباع ظاہر کی برکت سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے حاصل ہو جائے اگر اس مخالف مین کوئی چیز ظاہر ہووے تو دو حال سے خالی نہین ہے اگر وہ فاسق ہے تو اسکو معونت کہتے ہین اور اگر وہ کافر ہے تو اسکو استدراج کہتے ہین اور ایسا عالم مین بہت ہے۔

پندرہوین تاریخ ماہ جمادی الاولے

منگل کے دن بعد نماز پیشین کے بندہ خدمت مین حاضر تہا ذکر صبر کا نکلا فرمایا الصبر علی ثلثة انواع صبر العام و صبر الخاص و صبر اخص الخاص فاما صبر العام فحبس النفس علی ما تکرہ و صبر الخاص تجرع المرارة من غیر تعبس و صبر اخص الخاص التلذذ بالبلاء یعنے صبر تین طرح پر ہے ایک تو صبر عام کا دوسرا صبر خاص کا تیسرا صبر اخص الخاص کا سو صبر عام کا بند کرنا روکنا نفس کا ہے اس چیز پر جسکو وہ ناخوش رکہے اسکو دشوار معلوم ہو اور صبر خاص کا پینا ہے کڑوی چیزون کا بغیر ترش روئی کے اور صبر اخص الخواص کا لذت لینا مزہ اٹہانا ہے بلا سے جیسا کہ حقتعالے صبر سے حضرت ایوب علیہ السلام کی خبر دیتا ہے واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ

صابرا نعم العبد انہ اواب یعنے ہمنے ایوب کو بلا پر صابر پایا وہ یہ تہا کہ ایک دن کیڑا اُنکے بدن مبارک سے گر پڑا اُسکو پہر اپنے بدن مین رکہہ لیا قولہ علیہ السلام ان اشد البلاء علی الانبیاء ثم علے الاولیاء ثم علی الامثل فالامثل یعنے سخت تر بلا نبیونپر ہوتی ہے پہر ولیونپر پہر امثل فامثل پر ایسے بعد ولیون کے پہر جو افضل و بہتر ہوتا ہے اُسپر بلا کی سختی ہوتی ہے ؎ داری سرِ یاد گرنہ دور از برِ یار ما دست کشتم تو نداری سرِ ما ۔ پہر آپ اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا یہ تین وجہ صبر کی جو مین نے بات کہی انکو لکہہ لے یہہ غریب و نادر ہین۔

فائدہ اسم شریف المَلِکُ

ایک عزیز شرح نود و نہ نام کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا بات اسکہ نہی الملک فرمایا کہ جو کوئی ایک مجلس مین تین دن متواتر اس نام کو ہزار بار پڑہے وہ بادشاہ ہو جائے مین نے عرب مین شرح عربی کا سماع کیا ہے بعد اسکے فرمایا اگر درویش صوفی ہو تو بادشاہی دنیا کی اُسکو مطلوب نہوگی تو وہ اولیاء کا بادشاہ ہو جائیگا اور قطب ہو جائے گا بعد اسکے فرمایا کہ اس شرح کے مؤلف نے یہ معنی کیون بیان نہ کئے اسلئے کہ ہر آدمی بادشاہی کی طمع رکہتا ہے اسواسطے یہ معنی نہ کہے۔

فائدہ آبِ زمزم

ایک عزیز آب زمزم کا تحفہ خدمت مین لایا فرمایا کہ آبِ زمزم جس حاجت کے واسطے پئین وہ حاجت برآئے قولہ علیہ السلام ماء زمزم قصاء لما شرب لہ بعد اسکے فرمایا کہ اگر بہوکا پیئے

توسیر ہو جائے دعاگو مکۂ مبارک مین جسوقت بہوکا ہوتا تو آب زمزم پی لیتا سیر ہو جاتا تہا
لیکن شرط یہ ہے کہ کہڑے ہو کر پئین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا میرے فرزند یہ فائدہ
الملک اور فائدہ آب زمزم کا مع حدیث صحاح کے جو مین نے بیان کیا لکھہ لے غریب ہے۔

ذکر تولد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ پیدائش دعاگو کی شب برات مین ہے ۸۰۸ھ ہجری اور وہ دن ۱۵ شعبان کا تہا
کہ اس فقیر نے شمار کیا اور اُسوقت کہ آپنے یہ فرمایا آپ کی عمر ۷۵ برس کی تہی۔

ذکر اذان کے وقت بات کرنے کا

بعد تہجد کے بدہ کی رات سولہوین ماہ جمادی الاولی کو بندہ خدمت مین حاضر تہا اور مؤذن
نے اذان کہی فرمایا کہ اگر ایک شخص حاضر ہے تو اُسپر انصات یعنے خاموشی وجب نہین ہے اگر بات کرے
تو روا ہے کیونکہ اُسنے فعل سے اجابت کی ہے کتاب مین مسئلہ ہے کہ اجابۃ الفعل اولی من القول
یعنے اجابت فعل کی اولی ہے اجابت قول سے **معنی مراقبہ** گفتگو مراقبے مین ہو رہی تہی
فرمایا کہ اصطلاح مشائخ کی ہے معنی مراقبے کے یہ ہین کہ المراقبۃ علام دوام العلم بان اللہ مطلع علیہ
یعنے مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کا جاننا کہ بیشک اللہ تعالے اُسپر مطلع ہے اُسکو دیکہتا ہے اور معنی
مراقبے کے لغۃ بایکدیگر چشم داشتن ہین مفاعلہ کا وزن ہے واسطے مشارکت کے بعد اسکے فرمایا
مراقبہ یہ نہین ہے کہ سر کو زانو پر رکہین اور بیٹہہ جائین بعضے گمان کرتے ہین اور نہین جانتے
ہین چاہیئے کہ کسی حال پر ہو اللہ تعالی کو خود پر ناظر جانے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے
فرمایا فرزند من اس مسئلہ اجابت فعل اور فائدہ مراقبہ کو جو کہ مین نے بیان کیا ہے لکھہ لے۔

بیان نفس اَمّارہ و لَوّامہ

فرمایا کہ جو کچھہ نفس حکم کرے اُسپر راضی نہوئے وہ تو خود اَمّارہ بالسوٗ ہے اور فتنہ وہی ہے اَمّارہ فَعّالہ ہے امر سے واسطے مبالغہ کے یعنے بہت حکم کرنیوالا جیسے کہ لَوّامہ لوم سے ہے یعنے بہت ملامت کرنیوالا اور امارہ بالخیر بہی ہے بعد تزکیہ کے بلکہ مین نے سُنا ہے کہ وا اسد روح سے بہتر ہوجاتا ہے فرمانبردار ہوجاتا ہے بلکہ حق کا اسیر یعنے قیدی ہوجاتا ہے ہ اسیر العدا یعدی اهلہ وما لاسیر الغانیات فداء؛ یعنی دشمنونکے قیدی کا تو فدا ہے اور مرغوب عورتونکے قیدی کا فدا نہین ہے عدا جمع ہی عدو کی جیسے رجال جمع ہے رجل کی اور غانیات مرغوب عورتونکو کہتے ہین۔

تکبیر و تسمیع مین جزم چاہئے

فرمایا کہ اللہ اکبر مین حرف را کو جزم کرین اور سمع اللہ لمن حمدہ کا مین حرف ہا پر جزم کرین اسلئے کہ حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام التکبیر جزم والتسمیع جزم خواجگان چشت رحمہم اللہ تعالیٰ کا مختار یہی ہے لیکن شیخ کبیر قدس اللہ روحہ نے بضم حرف ہا اختیار کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین دو طریقے سماع رکہتا ہون ایک یہ ہے کہ جزم حاصل ہوجاتا ہی اسلئے کہ آخر واو ہے اور وہ مجزوم ہے دوسرا یہ ہے کہ بعد ہر حرف کے ثواب ہے مکہ مبارک مین ایک لاکہ مدینہ منورہ مین ایک ہزار جامع مسجد مین پانسو محلے کے مسجد مین پچیس اور انکے سوا بعد ہر حرف کے دس کا ثواب ہے بعد اسکے فرمایا کہ جزم بہی حاصل ہوجاتا ہی کیونکہ آخر حرف ہا کا واو ہے اور مجزوم ہے اور حدیث پر بہی عمل ہوجاتا ہے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مین مکہ مبارک مین تہا ایک عزیز نے امامت کی اُسنے سورہ فاتحہ مین مٰلِکِ یَومِ الدِّین بغیر الف کے پڑہا قرات ابو عمرو پر جسوقت نماز سے فارغ ہوا تو شیخ مکہ حضرت عبداللہ یافعی رضی اللہ عنہ حاضر تہے اُس امام سے فرمایا او قصدت

قراءۃ مالک یوم الدین یعنے تو نے الف کو کیون حذف کر دیا کہ ثواب ایک حرف کا ایک
لاکہہ ہوتا ہے اگر امام مالک یوم الدین الف کے ساتہہ پڑہتا تو مین ایک لاکہہ کا ثواب ایک
حرف سے پاتا بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مس لکہہ لے مین نے لکہہ لیا

سولہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

بدہ کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا میری طرف موںہہ کیا فرمایا
میری فرزند کچہہ سبق پڑہ مین نے عرض کیا کہ فقہ اکبر خدمت مین پیش کرون فرمایا مبارک
بعد اسکے فرمایا وہ کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تصنیف کی ہے مین نے عرض کیا جی ہان
پس مین نے شروع کیا ترتیب کلام کی اسمین تہی کہ ھذا الکتاب فقہ الاکبر مما صنفہ
سراج الامۃ وامام الملۃ ابو حنیفۃ نعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ عنہ
قال لا تکفر احداً بذنب ولا تخرج احداً من الایمان وھذہ مسئلۃ مختلف فیہا
قالت الخوارج اذا ارتکب المؤمن کبیرۃ من الکبائر فانہ یکفر ویزول عنہ الایمان
والخوارج قوم یقرون بابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم ولا یقرون بعلی
رضی اللہ عنہ بل ینکرونہ وخلافتہ وقالت القدریۃ والمعتزلۃ یخرج
بالذنب الکبیرۃ من الایمان ولا یدخل فی الکفر ویکون بین الکفر والایمان
فاذا تاب تاب اللہ علیہ ای قبل توبتہ واذا رجع عنہا فانہ یدخل فی
حیز الایمان واذا مات قبل ان یتوب دخل فی حیز الکفر ویخلد فی النار

ف [illegible]

والقدریۃ قوم یقولون الخیر من اللہ والشر من الشیطان وھؤلاء سکروا القدر وزعموا بوجود الھین ویقولون احدھما یزدان والاخر اھرمن وھو باطل واحتجت الخوارج والقدریۃ والمعتزلۃ ان الایمان یزول بالکبیرۃ بقولہ تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا آخر اللہ تعالی انہ یخلد فی النار والخلود المطلق انما ھو للکافر بعد اسکے فرمایا میرے فرزند تو ترجمہ جانتا ہے مین نے عرض کیا کہ مخدوم سے جواہر معانی کا التماس کرتا ہون فرمایا کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ہم کافر نہ کہین کسیکو گناہ کرنے سے اور نہ باہر نکالین کسیکو ایمان سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے خارجی کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور زائل ہوجاتا ہے اُس سے ایمان خوارج جمع ہے خارج کی جیسے کہ موانع جمع ہے مانع کی یعنے وہ سنت وجماعت سے باہر نکل گئے ہین اور قول اُس گروہ کا باطل ہے اور روہ ایک گروہ ہے کہ اُنہون نے حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کا اقرار کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اقرار نہین کرتے ہین بلکہ منکر ہین اُنکے اور اُنکی خلافت کے اور قدریہ ومعتزلہ کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گناہ کبیرہ کرے تو وہ ایمان سے باہر آجاتا ہے اور کفر مین داخل نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی درمیان کفر وایمان کے رہتا ہے اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ تعالی اُسکی توبہ قبول کرتا ہے اور مکان ایمان مین آجاتا ہے اور اگر بے توبہ مرجائے تو کفر مین داخل ہوتا ہے اور ہمیشہ آتش دوزخ کے عذاب مین رہتا ہے قول اس گروہ کا بھی باطل ہے اور یہ قدریہ ایک گروہ ہے عرب مین یہ کہتے ہین کہ خیر خدا

سے ہے اور شر شیطان سے اور تقدیرات کے منکر ہین اور یہ گروہ گمان کرتی ہین کہ خدا
دو ہین ایک تو یزدان نام دوسرا اہرمن نام اور یہ زعم اس گروہ کا باطل ہے اس قول
سے اللہ پاک کے انما اللہ الہ واحد اور اس قول سے انما الہکم اللہ واحد یہ حصر ہے
ای لیس الہکم الا اللہ واحد یعنے نہین ہے معبود تمہارا مگر ایک معبود اور اس قول سے
اللہ تعالی کے لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا ای غیر اللہ یعنی اگر ہوتی زمین
و آسمان مین اور معبود سوائے اللہ کے تو وہ دونو بگڑ جاتے اور یہ تینون گروہ یعنی خوارج و قدریہ
و معتزلہ کہتے ہین کہ گناہ سے ایمان اُٹھالیا جاتا ہے اور اس آیت کریمہ سے حجت پکڑتے ہین
و من یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اللہ تعالی نے خبر دی کہ وہ
ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور ہمیشہ دوزخ مین رہنا کافر ہی کے واسطے ہوتا ہے یہ گروہ اور
انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے اسی درمیان مین سید ابوبکر بدولی نے کہانے کا خوان لڑکون
کے ہاتہہ بہیجا خدمت مین حضرت مخدوم کے لائے فرمایا اذا جاء الطبق دفع السبق
یعنے جسوقت کہانا آجائے تو سبق اُٹہالین اور فرمایا کہ السبق بفتح الباء کما ان الطبق
بفتح الباء یعنی لفظ سبق بفتح بائے موحدہ ہے جیسے کہ طبق بفتح با ہے اور بجزم با خطا
ہے پس بندیکو اور یاران دیگر کو کہانی مین اصرار فرماتے تہے جب فارغ ہوئے تو شیخ
جمال الدین انجہوی رحمہ اللہ تعالے کی **حکایت** کا ذکر نکلا کہ وہ عام سبق پڑہاتے
تہے اور اگر کوئی جگہہ مشکل ہوتی تو ذرا دیر سر جہکاتے اور مشکل کو حل کردیتے تہے اُنسے
پوچہنے کہ آپ نقل کہین تو فرماتے لکہہ نقل من اللہ تعالی اور کسی کتاب مین نہ ہوتی عجب

[illegible]

[illegible]

علم تہا جو وہ رکہتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ عام سبق پڑہاتے تہے یہانتک کہ اگر کوئی نحو یا صرف پڑہتا تو پڑہاتے تصریف جدولی اُنکی تصنیف ہے اور شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ سبق عوارف کا پڑہاتے اور شیخ بہاؤالدین رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کو سبق پڑہاتے اور دادا دعاگو کی سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ و دامت برکاتہ خلیفہ تہے شیخ کبیر کے اور شیخ جمال الدین خلیفہ تہے شیخ عارف صدر الحق والدین کے قدس اللہ ارواحہم

ذکر حضرت سلطان الاولیاء قدس سرہ

اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ نظام الدین رضی اللہ عنہ کے پاس جو کوئی جاتا اُسکو کچہہ کہلاتے ایک شخص خراسانی دانشمند تہا شیخ کے پاس بارہا جاتا تہا ایکدن اُسنے کہا کہ مین ہر بار کہ تمہارے پاس آتا ہون تم کچہہ کہلاتے ہو اور مین چندبار نزدیک شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے گیا ہون اُنہون نے مجہے کوئی چیز نہین کہلائی شیخ نے فرمایا کہ مین اس حدیث پر عمل کرتا ہون من زار حیا ولم یذق منہ شیئاً فکانما زار میتا یعنے جو شخص کہ زیارت کرے کسی زندے کی اور نہ چکہے اُس سے کوئی چیز تو گویا اُسنے زیارت کی کسی مردے کی بعد اسکے خراسانی دانشمند نے کہا کہ یہ حدیث شیخ رکن الدین کو نہین پہونچی ہے کہ وہ عمل کرین شیخ نظام الدین نے اُس سے کہا کہ شیخ رکن الدین

ذکر ذوق

عمل معنوی کرتے ہین ذوق روحانی چکہاتے ہین اور ذوق دو طرح پر ہے ایک تو روحانی اور دوسرا ذوق جسمانی ذوق روحانی وعظ و نصیحت ہے اور ذوق جسمانی اکل یعنے کہانا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مکۂ مبارک مین اس حدیث کا بیان مشائخ سے سُنا ہے کہ ذوق کہا اکل نہ فرمایا اسلئے کہ ذوق عبارت ہے چکہنے سے خواہ ذوق معنوی یعنی

روحانی ہو خواہ ذوق نفسانی یعنے جسمانی رہا اُکل سو اُس سے فی الجملہ کہا نامراد ہے لیکن
ایک دن خراسانی دانشمند نے شیخ رکن الدین سے کہا کہ مین نزدیک شیخ نظام الدین کے
تہا اُنہون نے کہا شیخ رکن الدین ذوق روحانی دیتے ہین اور مین ذوق جسمانی دیتا ہون
تو شیخ رکن الدین نے فرمایا کہ برادرم نظام نے تواضع کی ہے کیونکہ اُنہیں یہ دونو معنی ہین
وہ ذوق روحانی بہی دیتے ہین اور ذوق جسمانی بہی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزند من یہ دونون وجہین ذوق کی جو مین نے بیان کین لکھہ لے۔

جو شخص ظہریہ ہمیشہ پڑہے وہ خضر علیہ السلام سے ملے

روز مذکور مین بعد ادائے نماز ظہر بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ ظہریہ دس
رکعتین ہین تین سلام سے کیونکہ دن مین اولے یہ ہے کہ نفلی نماز چار رکعت پڑہین
جو کوئی ہمیشہ بے ناغہ ادا کرے وہ مہتر خضر علیہ السلام کو پائے وہ مکہ مبارک مین ہر روز
صبح کی نماز میزاب کے نیچے ادا کرتے ہین اُسقدر مصلی اُنکا نامزد ہوا ہے اس نماز کے
پڑہنے والے کو خدا اُسی جگہہ لیجائے تا کہ اُنکو پائے یا یہ ہے کہ وہ ہندوستان مین جسوقت کبہی
اولیاء کی زیارت کو آتے ہین تو اُنکو پائے اور چاہیئے کہ بیٹہکر نہ پڑہے کہڑے ہو کر پڑہے
تا کہ دس رکعتین ہون ورنہ پانچ ہونگی اور اُسکے نامۂ اعمال مین اُسکا آدہا ثواب لکہینگے
قولہ علیہ السلام صلوٰۃ القاعد نصف صلوٰۃ القائم یعنے بیٹہے ہوے کی نماز آدہی
ہے نماز کہڑے کی ایک عزیز نے پوچہا حدیث صحیح مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میری ملاقات کرتا جواب فرمایا کہ اس حدیث مین مین نے
دو طریق سُنے ہین ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ نے یہ حدیث ملاقات سے پہلے فرمائی ہے
دوسری وجہ یہ ہے کہ خضر نام ایک صحابی تھے اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ولایت اقطاع مین بہیجا تہا کچھہ زمانہ گزرا کہ وہ نہ آئے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنکی شان مین فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میرے پاس آتا یہ دونو وجہ مین نے مکہ و مدینہ
مبارک کے طرف سے سنی ہین ہرگز ہندوستان مین نہ سُنی نہین پہر اس فقیر کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا فرزند من لکھہ لے غریب ہے مین نے لکھہ لیا **دعائے فراخی رزق**
یہ بہی فرمایا کہ جو کوئی بعد پانچون نمازون کے ان تین کلمونکو کہے روزی اُسکی فراخ
ہو جائے حدیث شریف مین آیا ہے من قال دُبُر کل صلوۃ حسبی اللہ
من المربوبین حسبی الخالق من المخلوقین حسبی الرازق من المرزوقین
حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم وسع رزقہ
بعد اسکے فرمایا کہ یہ کلمہ عیالداروں کو کہنا چاہیئے مین بہی کہتا ہون اور میرا معمول ہے
پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند لکھہ لے کام آئیگا مین نے لکھہ لیا **ذکر دستار**
دستار لائے فرمایا کتنے گز ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ چھہ گز ہے فرمایا کہ دستار
طاق مسنون ہے **ذکر نام رکھنے کا** ایک عزیز آیا التماس کیا کہ بندے کے
گہر مین لڑکا پیدا ہوا ہے اُسکا نام رکھہ دیجئے فرمایا کہ حدیث مین ہے خیر الاسماء
ما حُمّد وعُبّد یعنے بہتر نام وہ ہین جنمین حمد و عبد کا ذکر ہو محمد یا محمود یا عبد یا حامد

یا احمد یا حمّاد ان نامون مین سے رکھین یا عبد اللہ یا عبد الرحمن اور مثل اسکے نام رکھین کہ بہترین نام یہ ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مین نے جو کہا لکھہ لے مین نے لکھہ لیا۔

فقرا اغنیا سے پہلے جنت مین جائینگے

ذکر فقر و غنا کا نکلا فرمایا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقراء کو فل اعبائکو سصف یوم یدحلون الجنۃ یعنے آپنے فرمایا کہ تمہارے درویش تمہارے توانگرون سے آدہی دن پہلے جنت مین داخل ہونگے و دلک الیوم خمسین الف سنۃ و کل یوم عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اور ہر دن اُسکا ہزار برس کا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر سوار راہ مین جاتے اگر کوئی فقیر ہوتا تو اُسکے واسطے اُتر پڑتے اور اُسکو سلام کرتے عجب خلق ہے اگر سالک کسی راہ یا بازار مین گزر کرے تو جو فقیر گوشہ نشین ہو اُسکے پاس اُترے اُسکی زیارت کرے تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہو جاوے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکھہ لے مین نے لکھہ لیا **ایضا** عبد السلام گجراتی مولی الاسلام یاد کرتا تہا حق مین اُسکی دعا کی کہ تو مثل عبد اللہ کے ہو جائے انشاء اللہ تعالی تم جانتے ہو کہ عبد اللہ کون تہا مین نے کہا آپ فرمائین فرمایا کہ یہ عبد اللہ گجراتی زنّار دار تہا وہ نزدیک دعا گو کے

اسلام لایا تہا تعلق بہی کیا تہا یعنے مرید بہی ہوا تہا دعاگو کی جماعت خانی مین پڑہتا تھا
کلام اللہ کا حافظ ہو گیا اور احکام شریعت کے سیکہے بعد چندی دعاگو سے کہا کہ آپ مجہکو
احکام حج کے سکہاؤ مین حج کو جاؤنگا مین نے سکہا دیئے حج کو گیا حج کرکے پہر لوٹا نزدیک
دعاگو کے آیا بعد چند دن کے دعاگو سے کہا کہ آپ مجہے اجازت دین تاکہ مین گجرات
کو جاؤن اپنے گہر والون اور قوم کو مسلمان کرون مین نے اجازت دیدی **ایضا** پانزدہم
ایک عزیز نے پوچہا کہ جس جگہہ تسبیح کے دعاؤن مین ذکر کثیر ہو تو کتنے بار پڑہے جواب
فرمایا کہ مین نے اسکو تین طرح سنا ہے کمتر تو ستر بار کہے اور اوسط بمقدار اعضا کے رگونکے
کہے یعنے تین سو ساٹہہ بار کیونکہ آدمی کے بدن مین تین سو ساٹہہ رگین ہین اور اسکے اکثر
کی کوئی حد نہین ہے مگر معمول دعاگو کا یہی ستر ہے پس اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
لکہہ لے مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا میرے فرزند سبق پڑہ
مین نے شروع کیا بات اسمین تہی کہ قالت الخوارج والقدریة والمعتزلة اذا
ارتکب المؤمن کبیرة فانه یخرج من الایمان واحتجت بقوله تعالی ومن
یقتل مؤمنا متعمدا فجزآؤه جهنم خالدا فیها اخبر الله تعالی انه یخلد فی
جهنم والخلود المطلق للکافر الا انا نقول لهم انما احتججتم بهذه الآیة
لمعاداتکم ومخالفتکم فلو ساعدتکم سعادة لما ابتدعتم وخالفتم الصحابة
رضی الله تعالی عنهم اجمعین لان الصحابة ومن بعدهم من اهل التفسیر اجمعوا
علی ان المراد من هذه الآیة الاستحلال بالقتل فهکذا اقول ربما بین المفسر بن عبد الله

فا معنی خلود

ابن عباس رضی اللہ عنہما وھو ترجمان القرآن علی ان الاسلام ان الخلود یعبر بہ عن الامد وانما یعبر بہ عن طول الزمان فقال خلّد الامیر فلانا فی السجن ای اطال الحبس لہ وقال اللہ تعالی حین اخبر عن بلعم ولکنہ اخلد الی الارض ای اطال فیہا ومال الیہا واطمأنّ بہا یعنے خوارج وقدریہ ومعتزلہ گروہ ہیں عرب مین وہ کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کرتا ہے تو بیشک ایمان اُس سے نکلجاتا ہے اور اس آیت شریفہ سے حجت پکڑتے ہیں یعنے جو شخص مار ڈالے کسی مومن کو عمداً یعنے قصداً نہ سہو سے کیونکہ سہو میں دیت ہے عمداً کی قید لگائی تاکہ سہو نکلجائے پس جزا اُس مار ڈالنے والے مومن کی عمداً دوزخ ہے ہمیشہ رہے دوزخ مین اللہ تعالی نے اُسکی خلود کی خبر دی اسلئے کہ اطلاق خلود کا خاص کافرون کے واسطے ہے اور مار ڈالنا مومن کا گناہ کبیرہ ہے قول اس گروہ کا عقلاً و نقلاً باطل ہے ہم یعنے اہل سنت وجماعت اُنکو جواب دیتے ہیں کہ تمنے جو اس آیت شریفہ سے حجت پکڑی ہے سو صرف واسطے عداوت سنت وجماعت کے اور واسطے مخالفت اصحاب کرام کے کیونکہ صحابہؓ و تابعین اہل تفسیر نے اسپر اجماع کیا ہے کہ مراد اس آیت کریمہ سے حلال جاننا قتل مومن کا ہے

فا معنی ترجمان

اور ایسا ہی ہے قول سردار مفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور وہ قرآن شریف کے ترجمان ہین ترجمان بروزن فعلان بمعنی فاعل مشتق ہے ترجمہ سے اور ترجمہ بیان کرنا ہے ایک زبان کا دوسری زبان سے یہ جواب تو نقلی تھا ہم عقلی جواب بھی دیتے ہین وہ یہ ہے کہ ہم اس بات کو بھی مانتے ہین کہ خلود کی تعبیر ابد سے کیجاتی ہے اُسکی

تعبیر کو طول مدت سے کیجانی ہے محاورہ ہین کہتے بولتے ہین کہ قید کیا اسنے فلان
کو قیدخانے مین یعنے قید کو اُسمین طول دیا اور اللہ تعالی نے ملعم سے یون خبر دی کہ
وہ دیر تک رہا دنیا مین یعنی چار سو برس اور دنیا کی طرف میل کیا اور اُس سے قرار
وسکون وچین پکڑا تو وہ ملعون ہیدہ لوگونسے ہو گیا جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎
گہ صوفِ شوق از برِ بلعم برون کشد ٭ گہ جامۂ صفا بسگ پاسبان دہد ٭ یعنے کتا
اصحاب کہف کا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فارغ ہونے تک حق مین اس فقیر کے تہی

شب پنجشنبہ سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

کو تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا حسن خادم سے واسطے کہانے
کے کوئی چیز مانگی غرضکہ قرص لائے اور ہمارے ساتہہ کہائے ایک عزیز نے اذان کہدی
ہمارے طرف متوجہ ہوئے پوچہا صبح ہو گئی اذان کا وقت ہو گیا ہمنے جواب دیا کہ صبح
نہین ہوئی ہے فرمایا کہ بے وقت نماز کے اذان کہنا درست نہین ہے اور اگر کہدین تو
اعادہ کرین اور قاضی امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ
وقت تہجد کے نماز کی اذان کہنا درست ہے تا کہ تہجد پڑہنے والے اُٹہین اور تہجد ادا کرین
اسواسطے کہ خبر مین آیا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ تہجد کے وقت نماز کی اذان کہتے تہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جہت سے اسلئے کہ آپ پر تہجد فرض تہا لقولہ تعالی فتہجد
بہ نافلۃ لک الا ان الاذان للفرائض لا للنوافل یعنے اذان واسطے نماز فرض کے ہے نہ واسطے
نفل کے اور مجتہدین عام کہتے ہین کہ اذان نماز کی کہنا وقت تہجد کے روا نہین ہے مگر واسطے

در اذان بے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تہجد آپ پر فرض تہا اور امت پر سنت ہے اور اگر اذان
کہدی گئی تو پہر کہین کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ واسطے نماز صبح کے اور اذان کہتے تہے اسلئے
کہ ولا یجوز الاذان للصلوۃ قبل دخولہا ای قبل دخول وقتہا یعنے قبل دخول وقت کے
اذان درست نہین ہے کتاب نمین ہے الاذان فی الوقت لا فی غیرہ لان الاذان فی
الاوقات الخمس سنۃ وقیل واجبۃ والصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے اذان وقت مین
ہے نہ غیر وقت مین اور پانچ وقتون مین سنت ہے بعض علماء کہتے ہین کہ واجب ہے
صحیح قول یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے اور بعض علماء نے کہا ہے الصلوۃ بغیر الاذان
لا یجوز لمخالفۃ الفریضۃ والصحیح انہ یجوز ویکرہ لمخالفۃ السنۃ یعنے بعض کہتے
ہین کہ نماز بغیر اذان کے روا نہین ہے واسطے مخالفت فریضہ کے یہ قول صحیح نہین ہے
صحیح قول وہی ہے کہ نماز بے اذان کے مکروہ ہے قبول نہین ہوتی رد ہوتی ہے بسبب
مخالفت سنت کے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مکہ مبارک و مدینہ مشرف
مین صبح سے پہلے نماز کی اذان کہتے ہین جسوقت صبح نکل آتی ہے تو اعادہ کرتے ہین تاکہ
اس ثواب سے محروم نرہین حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی باذان
واقامۃ صلت معہ الملائکۃ یعنے جو شخص اذان و اقامت سے نماز پڑہتا ہے تو اسکے ساتہ
فرشتے نماز پڑہتے ہین اور یہ وقت مین شرط ہے واسطے فریضہ کے نہ غیر وقت مین اسی
محل مین ایک عزیز نے پوچہا کہ موذن عالم چاہیئے تاکہ وقت و غیر وقت کو پہچانے اور
اسکی حدون کو نگاہ رکہے جواب فرمایا کہ کتب فتاوی مین ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا

ف الصلوۃ بغیر الاذان

ف [illegible]

یعنے لایق یہ ہے کہ موذن مفتی ہووے ایک عزیز نے پوچھا کہ مراد مفتی سے کیا ہے جواب
فرمایا کہ موذن اعلم ہو یعنے خوب جانتا بوجہتا ہو یہ مراد ہے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے
فرمایا فرزند مین یہ فائدہ لکہہ لے جو مین نے کہا غریب ہے مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا کہ
اسطرف یعنے مکہ و مدینے مین سارے مؤذن اہل علم و محدث و مشائخ ہین موذن مدینہ مبارک
کے شیخ عبد اللہ سطری رحمہ اللہ تعالی تہے بعد اسکے انکے اوصاف بیان فرمائے کہ وہ قدر
بزرگوار اور میرے استاذ تہے دعاگو نے عوارف تمام ایک سال نزدیک انکے پڑہی ہے
جبکہ مین مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک چلہ معتکف تہا تو وہ واسطے دعاگو
کے سحر کے وقت ایک ہاتہ مین کہانا اور دوسرے ہاتہ مین چراغ لاتے اور حجرے ہی مین
سبق پڑہاتے اسی محل مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدینہ کوئی لڑکا نہین رکہتے تہے کہ
خود طعام و چراغ لاتے تہے فرمایا واسطے تعظیم دعاگو کے اور بسبب شفقت کے کہ جو وہ کہتے
تہے گہر سے نزدیک میرے آتے تہے انہون نے روضۂ مقدسۂ نبوی مین آواز سنا تہا کہ مین
سید ہون تو کہتے کہ تو تو سید ہے جس وقت انہون نے سنا کہ میرے حق مین رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا ولدی لا تقویاں ولدی زواری یعنے اے میرے
لڑکے تو مت کہڑا ہو آگے میرے زیارت کرنیوالے کے تو اس سے بہی زیادہ اعتقاد کیا اور
وہ اسدن تہا کہ دعاگو نے نزدیک دیوار روضۂ مقدسۂ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سلام کیا اور اسی جگہہ مشغول ہو گیا زیارت کرنیوالے میرے عقب مین بتکلف گذر کرتے تہے
مین نے آواز جواب کا سنا کہ یا ولدی لا تقوین بدی زواری مین نے تحقیق کر لیا کہ آواز

مؤذن مدینہ منورہ شیخ عبد اللہ سطری رحمہ اللہ تعالی

آواز آنحضرت از روضۂ مقدسہ برائے حضرت مخدوم قدس سرہ

حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے یعنے تو کہڑا مت ہو آگے میرے زیارت
کرنیوالونکے مین اُس جگہہ سے پیچہے ہو گیا ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدینہ نے جسوقت یہ آواز
سُنا تو وہ حاضر تہے جواب فرمایا کہ وہ حاضر نہ تہے یہ بات اُنہون نے مکاشفہ سے دریافت
کی تو وہ آئے اور میرا ہاتہہ پکڑا اور ایک جگہہ لے گئے کہ تو یہان مشغول ہو اور سلام کر کہ
شیخ قطب عالم رکن الحق والدین اس جگہہ سلام کرتے اور مشغول ہوتے اور ہر شب جمعہ مین
حاضر ہونے اور شب و شنبہ مین بہی آتے اور مقام شیخ نصیرالدین رضی اللہ عنہ کا تا بائین جانب شیخ
رکن الدین کے رحمۃ اللہ تعالیٰ دعاگو دونو شیخونکے مقام کے عقب مین مشغول ہوتا اور سلام کرتا تہا

جس شخص کی ولایت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ و شب عیدین کو مکۂ مبارکہ و مدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے

ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ نصیرالدین بہی حاضر ہوتے تہے جواب فرمایا
کہ ہان ان راتون مین جاتے ہین کتاب قوت القلوب مین ہے کل من
صحت لہ الولایۃ یحضر فی لیلۃ الجمعہ والعیدین بمکۃ المبارکۃ و مدینۃ
المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ مکۂ مبارکہ و مدینۂ مشرفہ مین حاضر
ہوتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت اُوچہ مین ہے ہر شب جمعہ کو
خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ عورت زندہ ہے جواب فرمایا کہ
ہان بار ہا واسطے دعاگو کے تنکے کے قرص اور نبات مصری لاتی ہیں یارون کا حصہ
کرتا اور کہاتا تہا اور اُس عورت نے نزدیک والدہ لڑکون کے عوارف پڑہی ہے اور وہ

عاملہ ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ اُوچہ مین ایسا مرد بہی ہے جواب فرمایا کہ نادر ہے پہر پوچہا
کہ دہلی مین بہی ہے جواب فرمایا کہ نادر و کم ہووے اور یہ شعر فرمایا ع آن زن
کہ بہ از ہزار مرد ست توئی بُوَد وان مرد کہ از زنے خجل ماندہ منم بعد اسکے فرمایا کہ ہمنے

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ شیخ رکن الدین قطب سند ہین اور
شیخ نصیر الدین قطب ہند جسوقت اُن دونون نے وفات پائی تو شیخ نے کہا ما بقی
الشیخ فی السند والھند یعنے سند و ہند مین شیخ نہین رہا اُسی درمیان مین ایک
عزیز نے پوچہا کہ شیخ نصیر الدین کی وفات مین مخدوم حاضر تہے جواب فرمایا کہ مین
چاہتا تہا کہ حاضر ہوؤن لیکن مین معتکف تہا بسبب اعتکاف ماہ رمضان کے حاضر
نہ ہوسکا ولیکن شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ حاضر تہے اول دعاگو کو خبر دی کہ ما بقی
الشیخ فی السند والھند واغلق الباب وصل من ھنا صلوٰۃ جنازۃ انت

نماز بر میت غائب

معتکف یفسد الاعتکاف بالخروج فلا تخرج والا اذھب لک دعاگو نے وقت
اشراق کے اٹھارہوین ماہ رمضان کو مسجد مین ہمراہ یارون کے نماز جنازہ ادا کی
ایک عزیز نے پوچہا کہ نماز میت غائب کی درست ہے جواب فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ
تعالی کے قول پر درست ہے حجت یہ ہے کہ جسوقت نجاشی بادشاہ حبش نے وفات
پائی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یارون سے فرمایا ان اخاکم قد مات فقوموا
وصلوا علیہ حدیث صحاح ہے یعنے بہائیو تمہارے بہائی نجاشی نے وفات پائی ہے
سو تم اٹہو اور اُسکے جنازے پر نماز پڑہو لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے

پردہ اُٹھا دیا تھا اور غائب مثل حاضر کے ہو گیا تھا اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ فی الجملہ
غائب تھا پس مین نے تاریخ وفات شیخ نصیر الدین کی لکھ لی واقعہ ویسا ہی تھا **ایضا** فرمایا
کہ محمد تقی بیابانی شیخ امین الدین گازرونی کا پوتا نہایت دانشمند مرد اور بخت فاضل
ہے اور اُوچہ مین وعظ بھی کہا ہے اور مقام ولایت مین پہونچا ہے سعادت اس شہر
کی ہے کہ وہ یہان پہونچا ہے ولیکن خلق سے بھاگتا ہے کوہ یابیابان یا ویرانے مین
رہتا ہے اور عالم طیر بھی رکھتا ہے یہان میری زیارت کو آیا ہے اُوچہ گیا دعاگو کو
نہ پایا یہان آکر سنا کہ دعاگو اسجگہہ ہے ایک عزیز مجلس مین حاضر تھا عرض کیا کہ برکت
مخدوم کی ہے کہ وہ یہان آپ کے پابوسی کو آیا ہے **ایضا** فرمایا من اقال نادما
اقال الله عثراته یوم القیامہ یعنے جو شخص اقالہ کرے درگذر فرمائے کسی نادم سے
تو اللہ تعالیٰ درگذر فرمائیگا اُسکی لغزشوں سے دن قیامت کو **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا
مااَنَا بِمُصْرِخِکُمْ کے کیا معنی ہین جواب فرمایا کہ معنے اُسکے یا غیاثَ المُستَغیثین
ہین یعنے اے فریاد کے پہونچنے والے فریاد چاہنے والونکے الصریخ فعیل بمعنے مُصْرِخ
یعنے صریخ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے یعنے فریادرس

سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

جمعرات کے دن شیخ نظام الدین قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لیگئے تھے جب بعد
ظہر کے لوٹے تو پھر متوجہ ہوئے فرمایا یارو مین آج شیخ نظام الدین کی زیارت کو گیا تھا
بعد زیارت کے ایک عزیز سے وعدہ تھا وہ آکر اپنے گھر لیگیا وہ ایک مہمان رکھتا تھا الغرض

سموار ١٦ جمادی الاولیٰ ١٢٠٦ھ

یکشنبہ ١٧ جمادی الاولیٰ ١٢٠٦ھ

ف ذکر سماع

وہاں ایک جمعیت تہی قوال گا رہے تہے بعض حاضرین شعر مجاز کی حقیقت سے تاویل
کرتے تہے جوکہ ممنوع ہے دعاگو نے قوالونکو بلایا اور کہا یہ چار بیتین کہو کہ بے تاویل
ہین مین نے تلقین کی وہ یہ ہین ~ بنہاے لقاے خود مہجور ٭ مشتاق تو ام نہ
طالب حور ٭ من عاشق دوستم نہ فردوس ٭ من تشنۂ ساقیم نہ کافور ٭ شیدائے تو
ہر کجا کہ عاقل ٭ رسوای تو ہر کجا کہ مستور ٭ گرمی کُشتی بکش بیکبار ٭ تا چند ز خویش دارم

ف معرفت الٰہی

دور ٭ اس فقیر نے آخر مصرع کو پوچہا اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی و نحن اقرب الیہ من
حبل الورید یعنے ہم قریب تر ہین طرف بندے کے جان کی رگ جان سے جواب فرمایا کہ
اقرب علما و قدرۃً یعنے بعلم و قدرت نزدیک تر ہے اور اسجگہہ مراد طلب وصال ہے
جو کہ نہایت دور و دراز ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے یہ بیت عربی ہے ~
وکلت الی الحبیب امری کُلّہ ٭ ان شاء احیانی وان شاء اتلفا ٭ یعنے مین نے اپنا

ف رویت الٰہی بالقلب

سارا کام دوست کو سونپ دیا ہے وہ چاہے جلائے چاہے مارے **ایضا** فرمایا عن
علی کرم اللہ وجہہ انہ قال لا اعبد ربی ما لم ارہ ای اعمی بالقلب یعنے حضرت امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ مین نہیں پوجتا ہون اپنے رب کو جبتک
کہ مین اسکو نہ دیکہون یعنے دل سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندان چار بیتونکو
جو مین نے کہین مع بیت عربی اور اس مقولہ امیر المومنین کے سبکو لکہلے واسطے حجت کے

ف ترک نماز قصداً

اسلئے کہ غریب ہے **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو پس مین نے شروع کیا کلام ائمین
نہا فان قیل روی عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من ترک الصلوۃ متعمدا

فقد کفر وقال فی حدیث آخر الفرق بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ فقلنا تاویل الحدیث
کما ویل لانہ علی ما بینا ای من الاستحلال علی ان الایمان لا یرتفع بالکبیرۃ بدلیل
قولہ تعالی ان جاءکم فاسق بنبأ ای بخبر فتبینوا امر من المیل فی نبأ الفاسق
وعلی قراءۃ فتثبتوا امر بالتثبت فلو صار کافرا او مرتدا لنھی عن قبول شھادتہ
وجاء تہ ما عرابیا مدلل علیہ لما اقر بالزنا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فلو صار مرتدا لامر بقتلہ ولا یسرجعہ الی حد الاسلام والمعنی فیہ
وھو ان الایمان محلہ القلب والمعاصی محلھا الاعضاء وھما فی محلین مختلفین فلا
سنافیان یعنی اگر کوئی سائل کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے
فرمایا کہ جو شخص متعمدا نماز کو ترک کرے وہ منفرد کافر ہو گیا اور دوسری حدیث مین
یون فرمایا ہے کہ فرق درمیان کفر وایمان کے ترک نماز ہے تو ہم اُس سائل کو جواب
دینگے کہ اگر وہ ترک نماز کو حلال جانے یا فرض نہ جانے یا ساقط وغیر ساقط نہ پہچانے
تو کافر ہو جائیگا ورنہ فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے
رہے امام شافعی رحمہ اللہ سو اُنکے قول پر تارک نماز کافر ہے بسبب انہین حدیثون کے
تم جان رکہو کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ایمان مومن سے مرفوع نہین ہوتا ہے
بسبب گناہ کبیرہ کے اور اسپر آیت مذکورہ دلیل وتمسک کرتی ہین کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تبین کر دیا تثبت
کرو بنا بر دوسری قرارت کے اور اگر فاسق مرتد یا کافر ہو جاتا تو آپ ضرور اُسکے

قبول خبر سے نہی فرماتے اور حادثہ ماعز کا بہی اس عدم کفر پر دلالت کرتا ہے ماعز
ایک شخص کا نام تہا جبکہ اُسنے روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زنا کا اقرار کیا
سو اگر وہ کافر یا مرتد ہوجاتا تو ہر آئینہ آپ اُسکے قتل کا حکم دیتے لیکن آپ نے زنا کی
حد کا حکم دیا جب وہ مر گیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اگر وہ مرتد یا
کافر ہوجاتا تو آپ ہرگز انا للہ وانا الیہ راجعون نہ فرماتے اور فی النار والسقر کہتے
معنی اسمین یہ ہین کہ ایمان کا محل دل ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اولئک کتب
فی قلوبھم الایمان اور محل معاصی کا جوارح واعضا ہین پس یہ دونو باہم متنافی
نہونگے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک جن ہین اس فقیر کے تہی۔

اٹھارہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی شب جمعہ

کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا **حکایت** بیان فرماتے تہے کہ حضر
مام میرا ایک دوست ہے سیوستان مین رہتا ہے اور دعاگو سے کچہہ قرابت بہی ہے
مجہسے تعلق پیوند رکہتا ہے وہ گروہ لانکاہ چاہتے تہے کہ عالم اباد مین بغاوت کرین اُس
ولایت کے لوگ دعاگو کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو آئے اور عالم اباد کے باہر بیٹھے
تو وہ جسوقت تجہے دیکہینگے تو بہاگ جائین گے اور خوف کرینگے ورنہ سب خون مارینگے
مین نے قبول کیا عرض کہ مین رات کو ہمراہ یارون کے باہر آیا حصار کے باہر اترا وہ نہ آئے
دعاگو واسطے تہجد کے اُٹہا تہجد پڑہ رہا تہا کہ اس اثنا مین ایک عزیز پیالہ شربت بہرا ہاتہ
مین لایا اور میرے ہاتہ مین دیا اُس سے خوشبو آتی تہی اور کہا کہ مین فرشتہ ہون اللہ تعالی کے

حکم سے آیا ہون اور یہ بہشتی شربت ہے خضر نام تیرا دوست بیہوش پڑا ہے اُسکو دے
تاکہ وہ ہوشیار ہو جائے اور مجھے اس حال سے خبر نہ تہی مین نے جی مین کہا اور تحقیق کرلیا
کہ یہ آدمی نہین ہے رات کو دروازے بند کر دئیے ہین مین نے یقین کرلیا کہ یہ آنیوالا فرشتہ
ہے اور یہ بہشتی شربت ہے اللہ تعالی نے واسطے معونت و مدد خضر کے بہیجا ہے مین نزدیک
خضر کے گیا تو دیکہا کہ وہ بیہوش پڑا ہوا ہے مین نے اُسکو اُٹہایا اور اُس شربت کی پیالے
سے اپنے ہاتہ سے پلایا وہ ہوشیار ہوگیا پہر مین پیالہ ہاتہ مین لیکر لایا مین نے دیکہا کہ وہ
آنیوالا ہنوز کہڑا ہے مین نے کہا اے عزیز خدا تو یہ پیالہ پہر لیجائیگا اُسنے کہا کچہہ حکم
نہین ہے لیجاؤن یا چہوڑ جاؤن مین جاتا ہون مین نے کہا تو ابہی ایک چیز کر حضرت صمدیت
مین التماس کر کہ یہ حق مین خضر کے استدراج نہو وہ آگے سے غائب ہوگیا پہر اُسی وقت
آگیا مین نے پوچہا کیا جواب لایا کہا حکم ہوا ہے کہ ہنوز باقی رکہتا ہے یعنے ہنوز تہجد باقی
ہے استدراج نہین ہے بعد اسکے مین خضر کے پاس گیا تو دیکہا کہ اُسنے نیا وضو کیا ہے
اور جو تہجد کہ باقی رہا تہا وہ ادا کرتا ہے اثنائے تہجد مین اُسکو کسی چیز کا مکاشفہ ہوا وہ
بیہوش ہوگیا وہ عالم تہا جانتا تہا کہ اغماء یعنی بیہوشی وضو کی توڑنیوالی ہے بعد اسکے
مین نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تو بیہوش ہوگیا تہا یہ شربت جو تو نے میرے ہاتہ سے
پیا تو جانتا ہے کیا تہا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے کہا کہ یہ شربت بہشت کا
تہا کہ تو نے پیا اور ہشیار ہوگیا اور خود مجہکو اس حال سے خبر نہ تہی فرشتہ بصورت
آدمی شربت لایا تہا اور کہا کہ خضر کو پلا جب یہ مین نے اُس سے کہا تو اُسپر گریہ و لرزہ ہوگیا

یعنے وہ رونے اور کانپنے لگا کہ مبادا استدراج ہو مین نے اُس سے یہ کہا کہ ہنوز باقی ہے
تاکہ ڈرتا رہے اور بیخوف نہو جائے مین بے نہ کہا کہ یہ ہوگا ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ زندہ
ہے جواب فرمایا کہ زندہ ہے ابتک ویسا ہی استقامت پر ہے اُسکا باپ کچھہ روٹی
رکہتا تہا جب اُسکے باپ نے انتقال کیا تو اُسنے وہ روٹی ترک کردی اور کبہی مجہسے نکہا
کہ میرے واسطے کچھہ کرا بتک ویسا ہی متوکل ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ومن یتوکل
علی اللہ فہو حسبہ **ایضا** ایک عزیز پیوند کرتا تہا یعنے مرید ہوتا تہا اُسکو طاقیہ
یعنے ٹوپی پہناتے تہے اُسنے ہاتہ مارا فرمایا مت لے اس لیئے کہ اول پہنانا طاقیہ کا تہا
سے پیر کے ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ اول اپنے ہاتہ سے پہناتے تہے
ایضا آخر شب جمعہ مذکور کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرچ مائدہ
کے بات اُس طرف کی ضیافت مین نکلی جو کہ ہوتی ہے فرمایا کہ ضیافت اس بلاد کی کچھہ
نہین ہے ضیافت اُس طرف کی جو ہوتی ہے تو کیا کیا الوان و اقسام کے کہانے اور اچار
آگے لاتے ہین کہ یہان ہرگز نہین ہوتے جسوقت کہ دعاگو کو واسطے ضیافت کے بلاتے تو
میرے سارے دوستون کو صوف دیتے اور تکریم بہت کرتے تہے اُس طرف ایک دن
بیس دستر خوان کہانے کے واسطے دعاگو کے آتے برابر یار تہے کہاتے تہے اور کہانا فاضل
باقی رہتا تہا مین خلق خدا کو بلا دیتا اور مسکینونکو کہلاتا تہا

لہ یعنی پچھم طرف وطعام خوان ۱۳۱۲

اونیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

سنیچر کے دن بعد ادائے اشراق ایک عزیز آیا اور رقعہ واسطے خواست یعنے سوال کے طلب کیا

حسن خادم نے کہا کہ مین سوال کے واسطے نہین دیتا ہون فرمایا کاتبون یعنی منشیون سے کہدو
وہ رقعہ لکہدین اور یہ حدیث فرمائی جوکہ صحاح سے ہے قال علیہ السلام من فتح
باب مسئلۃ فتح اللہ لہ سبعین بابا من الفقر یعنے جو شخص کہولے ایک دروازہ واسطے
سوال اپنے کے یعنے واسطے تکدی گدا گری کے تو کہولتا ہے اللہ واسطے اُسکے ستر دروازے
محتاجی کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من اس حدیث کو لکہہ صحاح سے ہے
مین نے لکہہ لی بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑہو سنیچر کا دن ہے پس مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر واجب لقولہ تعالی یامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر والخطاب بمعنی الامر وھذہ مسئلۃ مختلف فیہا بیننا
وبین الجاریۃ الاتری ان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر واجب واحتجت
بقولہ تعالی لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم قلنا الآیۃ فی نفس المضرۃ وبہ
نقول فان مضرۃ المعصیۃ لا تعد وغیر العاصی قولہ تعالی ولا تزر وازرۃ
وزر اخری فاما وجوب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فالآیۃ التالیہ وھی
قولہ تعالی تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر الخطاب بمعنی الامر فلامر اللہ
تعالی یعنے امر بمعروف ونہی منکر یعنے نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے باز رکہنا واجب ہے
اسلئے کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین امر فرمایا ہے کہ تم نیکی کا حکم کرو اور بدی سے
باز رکہو اور اس مسئلے مین اختلاف ہے درمیان اہل سنت وجماعت کے اور درمیان
جبریہ گروہ کے کہ وہ امر بمعروف ونہی منکر کو واجب نہین جانتے ہین اور اس آیت شریفہ سے

حجت کرتے ہین کہ لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم یعنے نقصان نہ پہونچاے گا تمکو وہ
شخص کہ گمراہ ہوا ہے جسوقت کہ تم راہ یاب ہو ہم انکو یون جواب دیتے ہین کہ یہہ آیت
شریفہ نفی مین نفس مضرت کے ہے کہ مضرت معصیت کی غیر عاصی سے تجاوز نہین
کرتی ہے یعنے اسکا ضرر عاصی ہی کو پہونچتا ہے غیر کو نہین پہونچتا اس لیئے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے اور نہین اٹھاتا ہے نفس گنہگار بوجھہ دوسرے کا یعنے ایک کا گناہ دوسرے کو
نہین پہونچتا ہے رہا وجوب امر بالمعروف ونہی منکر کا سو وہ دوسری آیت سے ہے
وہ آیت یہ ہے یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر یعنے تم نیکی کا حکم کرو اور بدی
سے باز رکھو یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ہی **ایضا**
اسی درمیان مین سید رفیع الدین ومعین الدین سید ابوبکر بدولی کے بیٹے اور امام مخدوم داماد
زادہ محمود نے التماس کیا کہ قدم مبارک ہمارے گھر مین لائین قبول کیا فرمایا کہ سلام کہین
اور چلین یا تمہارے گھر مین کہین انہون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار ہے جیسا کہ ہم ہر
روز بعد چاشت کے کہتے ہین اور ہمکو فرمایا کہ تم اس طرح کہو السلام علیک یا رسول اللہ درسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ
السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید المرسلین
السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک
یا شفیع المذنبین صلے اللہ علیک وعلی جمیع اخوانک من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وعلے جمیع اصحابک الطاہرین واہل بیتک الطیبین المطہرین

وار واحک امہات المؤمنین واولیاء امتک المقربین واشہد انک قد بلغت الرسالة
وادیت الامانة ونصحت لامتک وجاہدت عدوک وعبدت ربک حتی
اتاک الیقین جزاک الله عنا خیرا افضل ما جزی نبیا عن امته بعد اسکے صحابہ رضوان
الله علیہم اجمعین پر اس طرح سلام کہے السلام علیک یا امیر المؤمنین یا ابا بکر الصدیق
رضی الله عنک جزاک الله عنا خیرا افضل ما جزی صاحب النبی عن امته السلام
علیک یا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنک جزاک الله خیرا افضل
ما جزی صاحب النبی عن امته السلام علیک یا امیر المؤمنین عثمان بن عفان
رضی الله عنک جزاک الله عنا خیرا ما جزی صاحب النبی عن امته السلام
علیک یا امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنک جزاک الله عنا خیرا
ما جزی صاحب النبی وابن عم النبی صلی الله علیه وعلی آله واصحابه الذین
رضیت عنهم ان تغفرلی وتقضی حاجتی بعد اسکے اس طریق سے توسل کرے
اللهم انا توسلنا بنبیک وحبیبک محمد صلی الله علیه وعلی جمیع اخوانه من النبیین
والصدیقین والشهداء والصالحین واصحابه وخلفائه واهل بیته وازواجه
واولیاء امته الذین رضیت عنهم ان تجعلنا من المقربین لدیک والواصلین
الیک بوصلتک فی کرمک یا مولانا وسیدنا اور کبھی کبھی اسپہ زیادہ کرنے اور کہے کہ وان
تختم امورنا بالایمان وان تجعل عاقبتنا بالخیر وان تقضی حوائجنا وحوائج
المسلمین المشروعة وان تعافینا وتعافی مرضانا ومرضی المسلمین بفضلک

ف: بحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وکرامتہا مولانا وسیدنا بعد اسکے اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند

من لکھو اور یاد کرو اور ہر روز بعد اشراق یا چاشت کے قیلولی سے پہلے کہو بلا ناغہ

کیونکہ مین بہی بے ناغہ کہتا ہون مین نے قدمبوسی کی اور لکہا **ایضا** روز شنبہ مذکور

اُنیسوین ماہ جمادی الاولے کو بعد ادای ظہر یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا

فرمایا کہ اُسطرف گازرون و مکہ و مدینہ مبارکہ مین اور دوسری جگہون مین بہی چار

مدرسے چار مذہب کے بنا کرتے ہین کسی کو اَوْراد نہین دیتے ہین اور نہ بتاتے ہین جبتک ذکر مدارس مذاہب اربعہ

کہ اُسکو علم نہین ہوتا ہے اور اگر جاہل ہے تو آنے والے سے پوچہتے ہین کہ تو کون مذہب

رکہتا ہے وہان چار مذہبون سے جس مذہب کا کہتا ہے اُسکو اُسی مذہب کے مدرسے مین بہیجدیتے

ہین اور کہتے ہین کہ علم پڑہ جسوقت وہ فقیہ ہوگیا تو اُسکو اَوْراد یاد کرنے کا حکم دیتے ہین

اسلئے کہ اَوْراد بمنزلۂ عمل کے ہے جبتک کہ علم نہو عمل کو کیا جانے اختلاف و اجماع

واتفاق کو کیونکر پہچانیگا بعد اسکے فرمایا کتاب مین ہے کہ لا تکن من جہال الصوفیۃ

فانہم لصوص الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان گلیم پوشون سے

مت ہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین **ایضا** فرمایا کہ قال قول حضرت جنید رضی اللہ عنہ

سید الطائفۃ جنید البغدادی قدس اللہ روحہ لیس العبرۃ للخرقۃ وانما

العبرۃ للحرقۃ یعنے خرقہ پہننے کا اعتبار نہین ہے بلکہ اعتبار حرقہ و پیشہ کا مراد ہے پہر

یہ بیت فرمائی **بیت** از دست دوست بیادگار دروے دارم ٭ کان رد بصد

ہزار درمان ندہم ٭ **ع** درمان طلبان ز درد او محرومند ٭ **ع** درد ار باش ای

برادر دردرا؛ اسی اثنا مین ایک دانشمند واسطے زیارت کے آیا بات بارقت کہی السلام علیک
یا سید الدارین و یا انسان الثقلین جواب سلام کا دیا اور تعظیم و تکریم بہت کی وہ بیٹھ گیا
اور شروع کیا کہ مین بیچارہ ضائع رہا ہوا ہون آپ میری دستگیری کرو مین نے سارا علم
پڑھا ہے کچھ نفع اُس سے نہین پایا ع علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ۔ جواب فرمایا
کہ سالکان طریقت نے مقامات رکھے ہین اُنپر رہنا چاہیئے تا کہ دل روشن ہو جائے
اُس آدمی کو کہ یہ طلب درکار ہوئی البتہ وہ پہونچیگا مناسب اسکے یہ بیت عربی فرمائی
؎ لو لو ترد نیل ما ارجو و اطلبہ ۔ من جود کفیک ما علمنی الطلبا
یعنی اگر تو نہ چاہتا پانا اُس چیز کا جسکو مین طلب کرتا ہون تو تو ہرگز اُسکی طلب دل مین نہ ڈالتا

ذکر سلوک و سیر

بعد اسکے فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے سلوک جانا ہے اجساد یعنے جسم سے اور سیر جانا ہے
دل سے ان دونو مرتبو مین اور مرتبے بہی ہین ہر چند کہ بیشتر جاتا ہے مقصود کو پہونچتا ہے اور
اُسکو وصال کہتے ہین پس آنچہ دل غائب کے خلق حاضر سے بات سنتے ہین ؎ غائب
ز خود بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛ بعد اسکے فرمایا کہ جب ایسے ہوتے ہین
تو صاحب ولایت ہو جاتے ہین اُنکے واسطے سے خلق کی حاجت برآتی ہے جیسے کہ شیخ کبیر
سند کی ولایت رکھتے تھے اور شیخ قطب الدین بختیار رضی اللہ عنہما ولایت ہند کی
جس وقت کہ شیخ قطب عالم رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما نے وفات پائی تو
شیخ مدینہ عبد اللہ مطہری دامت برکاتہ نے دعاگو کو لکہا کہ مانقی الشیخ فی السند و الہند

یعنے سند وہند مین شیخ سندہا پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا فرزندمن یہ فوائد جو
مین نے کہے مع نظم عربی کے سبکو لکہہ مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا فرزندمن سبق پڑہ مین نے
شروع کیا بات آمین تہی کہ قوله علیه السلام واعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك
وما اخطأك لم یکن لیصیبك وهذه مسئلة مختلف فیها بیننا وبین المعتزلة
والقدریة فانهما ینفیان ارادة الله ومشیئته عن فعل العبد اذا کان معصیة فی
یقولون معصیة العاصی وکفر الکافر لیس بمشیئة الله تعالی وارادته لانه اذا
اراد معصیة العاصی وکفر الکافر ثم عذبه علیهما کان ذلك جورا منه وحاشا
ان یوصف الله تعالی بالجور والظلم عن هذا سمونا اهل الجبر وسموا انفسهم
اهل العدل قلنا لهم هذا من غفلتكم وجرأتكم علی الله تعالی حیث غلبتم
ارادة المخلوق علی ارادة الخالق بل ارادته غالبة ومشیئته نافذة ای جاریة
ولا یجوز ان لا تکون معصیة العاصی وکفر الکافر بارادته لانه بین لهم طریق
الهدی والضلالة وبحدث الاستطاعة ثم المذهب الصحیح هو مذهب اهل
السنة والجماعة قلنا افعال العباد علی وجهین منها ما هی طاعة ومنها ما هو معصیة
فالطاعة بمشیئة الله تعالی وارادته وقضائه وحکمه ورضائه وامره
والمعصیة بهذا کله دون رضاه وامره فان قیل قوله تعالی ما اصابك من
حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك قلنا انا لا نضیف الشر
الی الله تعالی مراعاة للادب عند الانفراد ولکنا نضیف عند الجملة قوله تعالی

اختلاف اہل سنت و معتزلہ در ارادہ و مشیت الٰہی

قل کل من عند اللہ وان کان حصول ذلک من العبد بتخلیق اللہ ایاہ جب
سبق اس فقیر کا یہان پہونچا تو یہ بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی ؎ مرید الخیر و
الشر القبیح ؛ ولکن لیس یرضی بالمحال ؛ قبیح صفت شر کی ہے ای شرعا وسمی الشر المحال
شرعًا لاطبعًا اے بالشر اے بالکفر والقبائح والمعاصی وہو مرید لہا مانہ غیر مصطر فی ایجادہا
بل اوجدہا اختیارا لحکمۃ بلیغۃ تحتہا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جان اور آگاہ ہو کہ جو کچھ تیرے نام پر لکھ لیا ہے وہ تجھسے نہ چوکے گا تجھے پہونچیگا اور جو
تیرے نام پر نہین لکھا ہے وہ تجھسے چوکے گا تجھے نہ پہونچیگا جیسے رزق و فراخی و تنگی
وصحت و مرض اور جو اسکے مانند ہے بھلائی برائی سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان
ہمارے اور معتزلہ و قدریہ کے وہ کہتے ہین کہ ارادہ حقتعالے کا خیر مین ہے شر مین نہین ہے
اور کہتے ہین کہ اگر معصیت عاصی کی اور کفر کافر کا بارادۂ حق تعالی ہو پھر وہ عاصی و کافر
کو اُنپر عذاب کرے تو یہ اُس سے جور و ستم ہوگا حالانکہ خدا یتعالی جور و ظلم سے منزہ و پاک
ہے اسی جہت سے وہ اہل سنت و جماعت کا نام اہل جور رکھتے ہین اور خود کو اہل عدل
کہتے ہین قول اس گروہ کا عقلا و نقلا باطل ہے ہم اس گروہ کو یون جواب دیتے ہین
کہ یہ جو تم کہتے ہو تمہاری کم عقلی و بے ادبی و دلیری سے ہے حق تعالی پر اسلئے کہ تمنے
غالب کر دیا ارادۂ مخلوق کو خالق کے ارادے پر حالانکہ حق تعالی اس سے منزہ و پاک ہے
کہ خالق کے ارادے پر مخلوق کا ارادہ غالب کیا جائے بلکہ اُسی کا ارادہ غالب ہے اور اُسی کی
خواست و چاہ نافذ و جاری و روان ہے اور یہ بات روا نہین ہے کہ معصیت عاصی کی

اور کفر کافر کا اُسکے ارادے سے نہو کیونکہ اُسنے تو رستہ ہدایت و راستی و گمراہی و بے راہی
کا واسطے لوگونکے بیان کر دیا ہے اور استطاعت کو پیدا کر دیتا ہے پہر صحیح مذہب سنت و
جماعت کا ہی مذہب ہے اور دوسرا مذہب باطل سنت و جماعت مذہب والے کہتے ہین کہ
افعال بندون کے دو طرح پر ہین یا تو طاعت معبود کی ہے یا معصیت ہے سو طاعت تو
اللہ تعالی کی چاہ و ارادہ و قضا و حکم و رضا و خوشنودی و امر و فرمان سے ہے اور معصیت
اُسکے چاہ و ارادہ و قضا و حکم سے ہے مگر خوشنودی و امر و فرمان اُسکا نہین ہے پہر اگر
کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس آیت کے ما اصابك من حسنة الخ کے کیا ہین تو ہم
جواب دینگے کہ نسبت شر کی طرف بارگاہ پاک اللہ تعالے کے نکرنی چاہئیے واسطے رعایت
ادب کی نزدیک انفراد کے یعنے جبکہ شر تنہا ہو لیکن ہم نسبت کرتے ہین شر کی وقت جملے کے
قول ہے اللہ تعالی کا قل کل من عند اللہ یعنے ہر چیز اللہ کے نزدیک سے ہے گو حصول شر کا
بندے سے بتخلیق الٰہی ہے بعد اسکے بیت مذکور قصیدۂ لامیہ کی پڑہی یعنی کفر و معاصی و
بُرائیان حق تعالی کی خوشنودی سے نہین ہین لیکن ارادہ اُسکا ہے باین معنی کہ وہ کفر و
معاصی کے پیدا کرنے مین مضطر نہین ہے بلکہ اُسنے باختیار اُنکو موجود کیا ہے واسطے حکمت بلیغہ
کے جو کہ اُنکے نیچے ہے بعد اسکے فرمایا ایک حکمت یہ ہے کہ اُسنے دوزخ پیدا کیا ہے اُسکو بہرنا
چاہئیے واسطے اُسکے دوزخی پیدا فرمائے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من ان
فائدون کو جو مین نے کہے لکھ لے مین نے لکھ لئے یہہ ساری ترتیب آغاز سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

فائدہ صلوۃ حرز

فرمایا من صلی صلوة الحرز بعد الاوابین وبعد الاشراق وقرأ فی الرکعة الاولی آیة الکرسی مرة وقل یا ایها الکافرون مرة وفی الرکعة الثانیة لو انزلنا الی آخر سورة الحشر مرة وقل هو الله احد ایضا مرة فاذا فرغ یقرأ هذا الدعاء ویصلی علی النبی صلی الله علیه وآله وسلم اولا وآخرا اَللّٰهُمَّ اکْسِرْ شَهْوَتِیْ عَنْ کُلِّ مُحَرَّمٍ وَازْوِ حِرْصِیْ عَنْ کُلِّ مَأْثَمٍ وَامْنَعْنِیْ عَنْ اَذٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حدیث مین اسی قدر ہے وَمُسْلِمَةٍ دعا گونے زیادہ کیا ہے حفظه الله من الذنوب اللازمة والمتعدیة یعنے جو شخص صلوۃ حرز پڑہے بعد فراغ اوابین کے اور بعد فراغ اشراق کے اور پڑہے پہلی رکعت مین آیة الکرسی اور قل یا ایہا الکافرون ایک ایک بار اور دوسری رکعت مین لو انزلنا آخر سورہ حشر تک اور سورۂ اخلاص ایک ایک بار جب نماز سے فارغ ہو تو یہ دعائے مذکور پڑہے اور اول وآخر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے اللہ تعالی اُسکو لازم ومتعدی گناہون سے محفوظ رکہیگا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ لازمہ ومتعدیہ کیا ہے فرمایا ذنوب لازمہ وہ ہین جو کہ درمیان اُسکے اور درمیان اللہ تعالی کے ہین یعنی وہ معصیت جو کہ درمیان بندے اور خدا کے ہے اور متعدیہ وہ گناہ ہین کہ اُنسے لوگون کی معصیت ہو یعنے کسیکو رنجیدہ کیجائے غیبت سے یا فساد سے اور مانند اسکے اللہ تعالی اُنسے اُسکو محفوظ رکہیگا بعد اسکے فرمایا وازو امر کا صیغہ ہے زاویہ سے یعنے گوشہ و کونا بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نماز حرز کا لکہ لے غریب ہے

تجھکو اور تیرے یارون کو کام آئیگا مین نے لکھہ لیا بعد اسکے دعاؤن کا ذکر چلا۔

دعای علم

فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہ قدس اللہ سرہ نے روایت کیا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو بعد ہر فرض کے پڑھے تین بار وہ عالم و مجتہد ہو جائے مین جو عالم و مجتہد ہوا اسی دعا کے برکت ملازمت سے اور دعا گو بعد ہر فریضہ کے متصل پڑھتا ہے اور اول و آخر مین درود شریف پڑھے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُ بِکَ عَلٰی طَاعَتِکَ بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بھی واسطے تقویت دین کے مروی ہے

دعاے تقویت دین

بعد ہر فریضہ کے تین بار پڑھے اور دعا گو بعد ہر فریضہ کے پڑھتا ہے اول و آخر مین درود پڑھے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ قَوِّنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ یعنے اے اللہ تو مجھے قوی کر دے اپنی راہ مین

دعاے اداے قرض وغیرہ

بعد اسکے فرمایا کہ یہ دعا بھی واسطے اداے قرض وغیرہ کے مروی ہے تین بار صبح و شام پڑھے اور بعد تہجد کے بھی اول و آخر مین درود پڑھے دعا گو نے اسپر مواظبت و ہمیشگی کی ہے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یعنے اے اللہ تو میری کفایت کر ساتھ تیرے حلال کی تیرے حرام سے اور غنی و بے پروا کر دے مجھکو اپنی ماسوا سے

دعاے غنا

بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بھی واسطے غنا کے مروی ہے بعد تہجد کے تین بار پڑھے اول و آخر درود شریف پڑھے اور دعا گو بھی پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ یَا فَاتِحَ الْھُمُوْمِ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ

وَيَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ یعنے اے اللہ اے کھولنے والے ہم کے اور اے کھولنے والے غم کے اور اے قبول کرنیوالے بیقراروں کے دعا کی اے بڑے مہربان دنیا و آخرت کے اور بڑے رحم کرنیوالے ان دونوں کے تو ہی مجھپر رحم کریگا سو تو مجھپر رحم کر ایسا رحم کہ وہ مجھے بے پروا کردے تیرے ماسوا کی رحمت سے پھر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من تم بھی لکھہ لو اور یاد کر لو مین نے لکھہ لیا۔

صلوۃ الحاجۃ بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

شب یکشنبہ مین سونے کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تھا فرمایا کہ بعد پھر فریضہ عشاء اور دو رکعت سنت کے چار رکعت اور بھی سنت ہین و لیکن اوراد شیخ کبیر مین دوسرا طریق ہے لیکن دعاگو نے صحاح کی حدیث پائی ہے طریق یہ ہے من صلی اربعا بعد فریضۃ العشاء و رکعتین وینوی السنۃ متابعا لرسول اللہ تقرأ فی الرکعۃ الاولی اٰیۃ الکرسی ثلاث مرات وفی الثانیۃ الاخلاص ثلاث مرات وفی الثالثۃ الفلق ثلاث مرات وفی الرابعۃ الناس ثلاث مرات واذا فرغ یسجد ویقول فی سجدتہ سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَجْہَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادِ الَّذِیْ لَا یَبْخَلُ سُبْحَانَ الْحَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَعْجَلُ سُبْحَانَ الْغَنِیِّ الَّذِیْ لَا یَفْتَقِرُ ثُمَّ یقول فی سجدتہ یَا رَحِیْمُ عشرین مرۃ فصیت حوائجہ فقالت الصحابۃ رضوان اللہ علیہم واظننا ھذہ الصلوۃ فضیت حوائجنا وسمی ذلک صلوۃ الحاجۃ یعنے جو شخص کہ

بعد فریضۂ عشا اور دو رکعت سنت کے چار رکعت سنت پڑہے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی تین بار دوسری مین سورۂ اخلاص تین بار تیسری مین سورۂ فلق تین بار چوتہی مین سورۂ ناس تین بار اور جسوقت نماز سے فارغ ہو تو سجدہ کرے اور اپنے سجدے مین کہے یعنی دعاے مذکور پڑہے اور بیس بار یا رحیم سجدے ہی مین کہے تو اسکی حاجتین پوری ہون پس صحابہ نے کہا کہ ہمنے اس نماز پر مداومت کی ہماری حاجتین پوری ہوگئین اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت بہی کہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من تم اس نماز سنت حاجت کو ہمیشہ پڑہو اور لکہو تاکہ تمہارے یارون کو بہی فائدہ ہوئے خاصکر اُس شخص کو جو کہ شیخ کبیر قدس سرہ سے تعلق رکہتا ہے۔

ذکر اول و آخر ہاتہہ دہونے کا کہانے سے

اُسی رات داماد و بہانجا و خلیفہ شیخ سعد جیہ میوتی کا اور مولانا خضر مع فرزندان واسطے زیارت کے آئے اس فقیر نے گزارش و تعریف کی فرمایا فرزند من لاؤ کہان ہین ہین لایا اُنہون نے قدمبوسی کی اور اپنے لڑکونکو بیعت کا تعلق کرایا اُنکو خرقہ پہنایا اسی اثنا مین دسترخوان لائے فرمایا کہ کہانے سے اول ہاتہہ دہونا مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے اور دعاگو کہانے سے اول ہاتہہ نہین دہوتا ہے اوسطرف مین نے مشائخ کو دیکہا ہے کہ کہانے سے اول ہاتہہ نہین دہوتے ہین مین نے پوچہا حکمت کیا ہے جواب پایا کہ حتی یبقی الفقر اور یہ مذہب فقرا کا ہے چونکہ درویشونکو صدق افتقار ہے اسلئے ہمنے اختیار نہ کیا بعد صرف دسترخوان کے یہ دعا اسطرح پڑہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ

دعا بعد طعام

مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنَا فِیْ طَاعَتِكَ وَلَا تَسْتَعْمِلْنَا فِیْ مَعْصِیَتِكَ
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ لِاٰكِلِیْهِ وَلِمَنْ سَعٰی فِیْهِ وَاٰتِ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ الْخَیْرَ وَالْبَرَكَةَ فرمایا کہ
لمن سعی فیہ کیون کہتے ہین یعنے جسنے اس کہانے مین سعی و یاری و مدد کی ہے وہ بہی
آجاے بعد اسکے طشت و آفتابہ لائے ہاتہہ دہوتے تہے اور ہاتہہ دہلانیوالے کو یہ دعا دیتے
تہے کہ طَھَّرَكَ اللّٰہُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَبَرَّاَكَ مِنَ الْعُیُوْبِ فرمایا کہ ہاتہہ دہلانے والے کو یہ دعا مسنون
مروی ہے بعد اسکے خواجہ حسن خادم سے کہا کہ کچہہ شیرینی لا اور سب یارون کو بانٹ
مجہے تنہا مت دے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام ملعون من اکل
وحدہ وضرب عبدہ ومنع رفدہ ای عطاءہ الرفد العطاء یعنے ملعون ہے وہ
شخص جو تنہا کہاے اور اپنے غلام کو مارے اور اپنے عطا کو باز رکہے یعنے بخل کرے
ایک عزیز نے پوچہا کہ جو شخص اپنے غلام کو مارے وہ ملعون کیون ہو فرمایا کہ غلام کا مارنا
درست نہین ہے مگر واسطے نماز یا اس کام کے جو خیر ہے وہ اسمین تقصیر کرے ایک
سیلی مار دے بعد اسکے فرمایا جو شخص کہ تونگر ہے اوسکو وسعت ہے وہ عطا منع کرے
ملعون ہوگا بعد اسکے پوچہا کہ جب وہ مسلمان ہے تو لعنت اسکے حق مین کیونکر ہوگی جواب
فرمایا کہ ہمکو لعنت کرنا نچاہیے ولیکن شارع کو چاہیے والشارع ہو اللہ و رسولہ یعنے خدا
اور اسکا رسول شارع ہین انکو لائق ہے اور اس لعنت سے مراد لعنت محض نہین ہے
جو کہ حق مین کافر کے ہوتی ہے لیکن مراد لعنت سے یہ ہے کہ اسکو رحمت عام کی نصیب
نہوگا نہ یہ کہ اسکو رحمت سے نصیب ہی نہین ہے طرد رحمت ہو۔

ف

دوگانہ شکر طعام

بعد اسکے اُٹھے اور فرمایا کہ دوگانہ شکر طعام کا ادا کرون اور ہمپر متوجہ ہوئے فرمایا تم بہی ادا کرو کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من نام ولم یصل رکعتین شکر النعمة الله بقسو قلبه یعنے جو شخص دوگانہ شکر طعام کا ادا نہین کرتا ہے اور سو رہتا ہو تو اُسکا دل سخت و سیاہ ہو جاتا ہو پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئی فرمایا فرزند من یہ حدیث جو مین نے کہی اسکو لکہ لے مین نے لکہہ لی پہر مخدوم اپنے وثاق مین اور یہہ فقیر اور یاران دیگر اپنے اپنے وثاق مین گئے الحمد للہ علے ذلک۔

اکیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

پیر کے دن بعد اشراق کے بندہ خدمت مین حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی فان قیل ما معنے قولہ تعالے ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك قلنا معناه ان لا نضيف الشر الى الله تعالى بالانفراد مراعاة للادب وان كان حصول ذلك من العبد بتخليق الله تعالى اياه وهذا ان الاضافه على نوعين اضافة التحقيق واضافة الكرامة فاضافة التحقيق مثل قوله تعالى ولله ملك السموات والارض واضافة الكرامة مثل قوله تعالى رسول الله ناقة الله والطاعة والمعصية خارجتان عن اضافة التحقيق لان ذلك مذهب الجبرية فبقيت اضافة الكرامة فالطاعة مكرمة مرضية يجوز اضافته الى الله تعالى بالانفراد

والمعصية ليست بمرضية الله تعالى لا يجوز اضافته الى الله تعالى بالانفراد ولكنها
تضاف عند الجملة قوله تعالى قل كل من عند الله فان اشكل عليكم هذا فاعتدروه
بالاعيان اى مالذوات فانه لا يقال يا خالق الخنازير والحيات والعقارب
مراعاة للادب والله تعالى خالق كل شئ یعنے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس
آیت کریمہ ما اصابک الآیہ کے کیا ہین تو ہم جواب دینگے کہ اس آیت شریفہ کی یہ معنی ہین
کہ نسبت شر کی تنہا طرف خدا تعالی کے نکرے واسطے رعایت ادب کے اگرچہ حصول شر کا
اللہ تعالی کے ارادے سے ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اضافت دو طرح پر ہے اضافت تحقیق اور
اضافت کرامت سو اضافت تحقیق مثل اس قول الٰہی کے ہے ولله ملك السموات والارض
یعنے اللہ کے واسطے ہے ملک آسمانون اور زمین کا اور اضافت کرامت کی جیسے رسول الله
وناقة الله یعنے اللہ کے رسول اور اونٹنی اللہ کی یہ اونٹنی حضرت صالح علیہ السلام کی تھی رہی
طاعت ومعصیت سو یہ دونو اضافت تحقیق سے خارج ہین اسلئے کہ یہ مذہب جبریہ کا ہے
پس رہی اسجگہہ اضافت کرامت سو طاعت پسندیدہ بارگاہ الٰہی ہے اوسکی اضافت طرف
اللہ سبحانہ کے درست ہے اور معصیت پسندیدہ حضرت رب العزت نہین ہے تنہا اضافت
اسکی طرف اللہ پاک کے روا نہین ہے لیکن وقت جملے کے اضافت ہوسکتی ہے اس طریق
پر کہ ہر چیز نزدیک سے اللہ تعالی کے ہے پھر اگر تمپر یہ بات مشکل ہو تو تم اُسکو اعتبار کرو ساتھ
اعیان کے یعنے خوب غور کرو کیونکہ یون نہین کہتے ہین کہ اے پیدا کرنیوالے سورون کے
اور سانپون کے اور بچھوؤن کے بپاس ادب حال آنکہ اللہ تعالی ہر چیز کا خالق ہے یہ ساری

ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

سالک کو چاہیئے کہ تصحیح توبہ کرے

کل معاصی سے احتراز فرمائے یہ اول مرتبہ ہے اور آخر مرتبہ یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا سے ترکیہ کرے یہ توبہ منتہی لوگونکی ہے اور درمیان ان مرتبونکے اور مرتبے ہین کہ حال یعنے وارد ہوتے ہین طرف سے اللہ تعالی کے اور یون چاہیئے کہ اُنسے گزر جاے اُنپر ٹھہر نرہے اور یہ ایک وقت ہے مثل بجلی لونکتی کے کالبرق اللامع اور جو رہجا تا ہے وہ حدیث نفس ہے آگے نہین جاتا ہے سالک کو چاہیئے کہ آگے جاے گزر جائے تاکہ اپنے مقصود کو پہونچے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک مرید تہا شیخ عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کا اس مرید پر چار سال حال وارد ہوتا تہا اس مرید نے کچھ نہ کہایا تہا اُسکو شوق یا ذوق آیا تہا اس مقام مین اُس سے بہوک قطع ہو گئی تہی اُسکے پیر کو اس حال کی خبر ہوئی کہا بیچارہ ترقی سے رہگیا ہے اُسوقت کہانا منگایا ایک لقمہ اپنے ہاتہہ سے اُس مرید کے مونہہ مین دیا بہوک لگی اُس مقام سے بعد چار سال کے ترقی ہوئی **ایضا** فرمایا کہ شیخ معین الدین گازرونی کا بہانجا محمد متقی نزدیک میرے آیا ہے کسقدر متنفر ہے خلق سے بہاگتا ہے جنگل مین رہتا ہے جمعے کے راتون کو دعاگو کے پاس حاضر ہوتا ہے وہ مقام ولایت کو پہونچا ہے اور طیر بہی رکہتا ہے اس ولایت کی سعادت ہے کہ قدم اُسکا یہان پہونچا ہے چند سال ہوئے ہین اور خواجہ جنید ملتانی اور مولانا نظام الدین مفتی نے اُس سے تعلق کیا ہے فرمایا خوب آیا تو اور کوتوال خدمت مین حاضر تہا سب نے کہا کہ سعادت اس ولایت کی یہ ہے کہ مخدوم کا قدم مبارک پہونچا ہے اور وہ نزدیک

مخدوم کے آیا ہے ورنہ وہ کیون آتا **ایضا** ایک سید خدمت مین حاضر تہا پوچہا قولہ علیہ السلام
اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی یعنے تم تعظیم کرو میرے فرزندون کی نیکونکو
واسطے اللہ تعالی کے اور بدون کے واسطے میرے فرمایا مین نے سنا ہی کہ حدیث صحیح ہی موضوع نہین ہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

ایک عزیز نے پوچہا کہ ٹوپی سر پر رکہکر نماز پڑہنا کیسا ہے فرمایا روا ہے ولیکن ننگے سر بعض نے
مکروہ رکہا ہے اور بعض نے مکروہ نہین کہا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ با دستار نماز پڑہے
مناسب اسکے حکایت مذکور بیان فرمائی یعنی حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کی جو کہ پیشتر
گزر چکی ہے بعد اسکے فرمایا کہ سنو سالک جبتک دنیا و آخرت کی لوث سے پاک نہووین تب تک
مقام وصال مین نہ پہونچین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیۃ قدس اللہ اسرارھم
الطھارۃ فصل والصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الوضوع عن الکونین لم یصل
فی الصلوۃ الی صاحب الکونین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ جب وہ ایسے ہو جاتے ہین
تو اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین اسی دنیا مین عین ذات اللہ مین قسم کہاتا ہون تاکہ
تم استوار رکہو یعنے یقین کرو اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین بہشت مین مناسب اسکے حکایت
فرمائی کہ قال علی رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی ما لم اراہ ای بعین القلب یعنے مین
نہ پوجون اپنے رب کو جبتک کہ مین اسکو نہ دیکہون یعنے دل کی آنکہہ سے انکی حضوری معلوم
ہے جو کہ وہ نماز مین حقتعالی کے ساتہہ رکہتے تہے اسلیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ ارحنا یا بلال بالاقامۃ یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت کر مناسب اسکے

اختلاف اہل سنت اور روافض و شیعہ در تبری و تولی صحابہ رضی اللہ عنہم

کو بعد اداے نماز پیشین کے یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوئے
اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا یہ مسئلہ تہا ولا نتبرأ احدا من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهذا بيننا وبين الروافض لانهم يتبرؤن
من اصحاب الصحابة الا عن علي رضي الله عنه فنرد عليهم لقوله عليه السلام
اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم وان ابيتم غويتم فالاخبار في فضائلهم
كثيرة تطول ذكرها هنا ولا نوالي احدا من الصحابة دون احد وهذا بيننا
وبين الشيعة لانهم والوا عليا على جميع الصحابة وهذا قريب من مذهب الروافض
انصا وقد بينا فساده یعنے ہم بیزار نہین ہوتے ہین کسی صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت وجماعت اور درمیان رافضیون کے
کیونکہ وہ بیزار ہین صحابہ سے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سو ہم اُنپر رد کرتے ہین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے کہ آپنے فرمایا میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین
سے جس کسی کا تم اقتدا کروگے راہ پاؤگے اور اگر انکار کروگے تو گمراہ ہوگے جیسے کہ رات کے
چلنے والے قافلے ستارون سے راہ پاتے ہین پس اخبار یعنے حدیثین اُنکے فضائل مین
بہت ہین جنکے یہان ذکر کرنے مین طول ہے اور نہ دوست رکہتے ہین ہم ایک کو صحابہ سے
اور دشمن رکہتے ہین دوسرے کو یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت وجماعت اور
درمیان گروہ شیعہ کے اسلئے کہ وہ دوست رکہتے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دشمن
رکہتے ہین دوسرون کو اور یہ مذہب قریب ہے رافضیون کے مذہب سے اور ہم سارے صحابہ کو

دوست رکھتے ہین اور کسی ایک صحابی سے بیزار نہین ہوتے ہین اور اُنکا اقتدا کرتے ہین

یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق ہین اس فقیر کے تہی

عقل نور ہے

ایضاً ذکر عقل کا نکلا فرمایا کتاب مین ہے کہ اَلعَقلُ نُورٌ فِی بَدَنِ الاٰدمی یضِیئُ بِہٖ طَرِیقٌ یَبتَدأُ بِہٖ من حیثُ یَنتَہِی اِلَیہِ دَرکُ الحواسّ فَیَبتدِی ای فیظہرُ المطلوبُ للقلب فَیدرِکُ القلبُ یتاملہ یعنے عقل ایک نور ہے آدمی کے بدن مین کہ روشن ہوتا ہے اُس سے ایک رستہ جسکی ابتدا ہوتی ہے اُس جگہہ سے کہ جہان دریافت حواس کا منتہی ہوتا ہے پس ظاہر ہو جاتا ہے مطلوب واسطے دل کے سو دل دریافت کرتا ہے اسکو سوچتا ہے مترجم عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ اصل کتاب مین اسکا ترجمہ یون ہے عقل نوریست در تن آدمی روشن میکند بدان راہ ازا بتدا و ازانتہا یعنی از آغاز کار تا پایان کار اگر اینچنین کنم اینچنین شود دریافت حواس شود واگراین نباشد مجنون گویند مطلوب العقل

ع عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایان را ٭ پس ظاہر میشود بدان عقل مطلوب دل پس درمی یابد آنرا دل بتامل انتہی بعد اسکے فرمایا کہ سالکون کو کہ خدا تعالی نے مکاشفہ دیا ہے وہ اُس نور کو سر کی آنکھہ سے بہی دیکھتے ہین کہ اُس نور کو عقل کہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہو کر فرمایا من یہ فائدہ عقل کا جو مین نے کہا لکہہ لے غریب ہے۔

حفظ زبان

ایضاً زبان کی نگاہ رکہنے کا ذکر نکلا مناسب اُسکے یہ بیت عربی فرمائی ۔۔۔

احفظ لسانک لا تقول فتبتلی ان البلاء موکل بالمنطق یعنے تو اپنے زبان کو نگاہ رکھہ نہ کہے تو کہ مبتلا ہو جاے کیونکہ بلا بولنے بات کرنے کے ساتہہ مقرر کی گئی ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح کے ہے قوله علیه السلام من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیه ای مالا ینفعه ولا یضره یعنی حسن اسلام مرد سے چہوڑنا ہے مالا یعنی کہنے کا یعنی جو چیز کہ اسکا کہنا اسکو فائدہ نہ دے اور زیان بہی نہ پہونچاے اگرچہ اسکا کہنا مباح ہو تو اسی قدر وہ چیز کیون نہ کہے کہ اسپر اسکو ثواب ملے یعنے ذکر و تسبیح و تلاوت قرآن و تعلیم و امر بمعروف و نہی از منکر اور مثل اسکے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نگاہداشت زبان کا از حدیث مع بیت عربی کے لکھہ لے غریب ہے مین نے لکھہ لیا۔

صاحب شغل کو دستار و مصلی دین تسبیح نہ دین

ایضا ذکر اسکا کہ صاحب شغل کو دستار و مصلی دین لیکن تسبیح نہ دین اسلئے کہ دینا تسبیح کا علامت ہے تسبیح لک ورد و بیشا بے تعلق کے ہے کیونکہ وہ شغل دنیا کی تارک اور شغل آخرت کی عامل ہین مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن صاحب شغل نزدیک دعاگو کے آیا اور کہا کہ دعا کرو کہ شغل مجہسے دور ہو جاے مین نے اسکو تسبیح دیدی وہ اس شغل سے معزول ہو گیا یہ مجرب ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر صاحب شغل صالح ہو تو اسکو تسبیح دین یا نہین جواب فرمایا کہ نہ دین مگر اسوقت کہ وہ طلب کرے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لے کام آئیگا۔

دعاے شیرینی

ایضاً شیرینی لا کے حسن خادم سے فرمایا کہ یارون کو بانٹ دے بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت شیرینی
کہائین تو یہ دعا پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ پڑہتے تہے اللھم
ارزقنا حلاوة الایمان اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ دعا ملفوظ مین لکہہ لین مین نے لکہہ لی

ذکر نماز چاشت و ظہریہ و تہجد وغیرہ

ذکر نماز چاشت کا نکلا فرمایا کہ نماز چاشت کی بارہ رکعت ہے اس باب مین حدیث صحاح
ہے قولہ علیہ السلام من صلی اثنتے عشرة رکعة فی کل یوم بنی اللہ لہ فی کل یوم قصرا
فی الجنة یعنی جو شخص پڑہے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہر روز تو بناوے اللہ تعالیٰ واسطے
اسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا مراد اس سے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہین
نہ یہ کہ وہ سنت ہین اگر مراد سنت ہوتین تو یوم ولیلة رات دن کی قید لگاتے کیونکہ بارہ رکعت
سنت کی رات دن مین ہین تب اسکے فرمایا یارو تم جانتے ہو کہ واسطے پڑہنے والے اس نماز
کے کتنے محل بنا ہوتے ہین جبتک کہ وہ جیتا ہے اور چاہیے کہ کہڑے ہو کر پڑہے مگر بعذر
کیونکہ چہہ رکعتین ہونگی لقولہ علیہ السلام صلوة القاعد نصف علی صلوة القائم یعنے نماز
بیٹہے کی آدہی ہے کہڑے کی نماز سے از روے ثواب کے بعد اسکے فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ چار ہزار
رکعت رات دن مین پڑہے اگر نہ پڑہ سکے تو دو ہزار رکعت رات دن مین ادا کرے یہ بہی اگر نہ بنے
تو ہزار رکعت راتدن مین پڑہے اور جو یہ بہی نہو سکے تو دو سو رکعت رات دن مین پڑہے
اور اگر یہ بہی نہو سکے تو سو رکعت رات دان مین پڑہے کم نہ کرے کہ یہ اقل ہے ورنہ سالک
نہو گا دعا گو اسوقت پیرانہ سالی مین سو رکعت رات دن مین پڑہتا ہے خارج سنت و تحیت

سالک کو چاہیے کہ چار ہزار رکعت رات دن مین پڑہے

مسجد و شکر طہارت و شکر طعام سے بعد اسکے فرمایا تم شمار کرو تاکہ مین کہون دس رکعت
اشراق کی بارہ رکعت چاشت کی چار رکعت زوال کی بارہ رکعت بعد ظہر کے
دوگانہ حفظ ایمان کا دس رکعت ظہر یہ چھبیس رکعت میان مغرب و عشا دو رکعت
بعد سنت مغرب کے ہدیہ رسول بیس رکعت نماز اوابین چار رکعت بعد
فراغ اوابین دو رکعت احیاء قلب دو رکعت صلوۃ حرز آٹھہ رکعت
بعد عشا دو رکعت حفظ ایمان دو رکعت صلوۃ التوبہ چار رکعت وتر سے پہلے
انکو سنت وتر کہتے ہین چار رکعت اس طریق سے کہ تین رکعت وتر اول رات مین
واسطے کسی مصلحت کے پڑھتا ہون از جہت فوت و یا موت اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر
پڑھتا ہون انکی تشفیعا للوتر کی نیت کرتا ہون یہ شفعہ دو رکعت کا مع اون تین رکعتون کے
چار رکعت ہو جاتا ہے لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم اور جب
واسطے وتر کے اٹھتا ہون تو بعد تہجد کے پڑھتا ہون اور دو رکعت بعد اسکے نہین پڑھتا ہون
لقولہ علیہ السلام اجعلوا الوتر آخر صلاتکم وتر آخرین نماز ہے پس اس سے ختم کرنا چاہیے
اگر کوئی نماز بعد اسکے ادا کیجائے تو مسنون یہ ہے کہ اعادہ کرے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک رات مین تین بار وتر پڑھا ہے ایک بعد عشا کے متصل دوسرا
جب آپ گھر مین تشریف لاتے تو کچھ نوافل پڑھتے پھر وتر ادا فرماتے تیسرا جو وقت آپ
تہجد کے واسطے کھڑے ہوتے تو پھر وتر پڑھتے تاکہ وتر پر ختم ہو جائے اور بیس رکعت وقت
تہجد کے دو رکعت اول شکر احیاء لیل کی اور بارہ رکعت تہجد کی اور دو رکعت صلوۃ السعادۃ

کے اور دو رکعت سعادۃ الاولاد کے اُس آدمی کے واسطے کہ جسکی اولاد ہو ورنہ بعوض اُسکے صلوۃ الغنا پڑہے ہفت بار انا اعطیناک پڑہے دونون رکعتون مین اور دو رکعت صلوۃ الحاجہ مجموعہ ہمنے شمار کیا تو سو رکعتین ہوتی ہین بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوکے فرمایا فرزند من چاہیے کہ ان سو رکعتون پر مواظبت کرو اور ہمیشہ ادا کرو اور ملفوظ مین لکہو تاکہ یارون کے بہی کام آئے پس مین نے لکھا۔

ایضاً شب سہ شنبہ بائیسوین ماہ جمادی الاول

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مائدہ یعنے کہانے کا خوان لائے خرچ کیا یعنے کہانا کہالیا بعد خرچ مائدے کے فرمایا کہ دوگانہ شکر نعمت کا پڑہو کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من اکل الطعام ولم یصل رکعتین شکرا النعمۃ اللہ ثم ینام یقسو قلبہ یعنے جو شخص کہانا کہاتا ہے اور دو رکعت شکر نعمت اللہ کی نہین پڑہتا ہے پہر سو جاتا ہے تو اسکا دل سیاہ و سخت ہو جاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ بعض محدثین نے اسکو عام رکہا ہے ہر بار کہ کہائین دو رکعت شکر نعمت کے پڑہین اور بعض کہتے ہین کہ یہہ بات رات مین ہے پس بہتر یہ ہے کہ ہر بار کہ کہانا کہائے دو رکعت پڑہ لینا لہ اتفاق ہو جائے پہلی رکعت مین یہ آیت والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم اور دوسری مین الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم پڑہے اسلئے کہ ان دونو آیتون مین اسم اعظم ہے اور اس دوگانہ شکر نعمت مین یہی دو آیتین مروی ہین لیکن اوراد شیخ کبیر قدس سرہ مین دوسرا طریق ہے جیسا کہ ہے اور یہ معمول دعاگو کا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من

اختلاف در ایمان و اسلام

یہ فائدۂ شکر نعمت کا اور حدیث لکہنے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

اکیسوین ماہ جمادی الاولی

منگل کے دن اشراق کے وقت یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا روے منیر اس فقیر کے طرف لائے فرمایا فرزند سبق پڑہ مین نے شروع کیا کلام اسمین تہا ثم اختلفوا فی الایمان والاسلام قال بعضہم ہما واحد لقولہ تعالی ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وقولہ تعالی فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین قال بعضہم ہما متفاوتان لقولہ تعالی ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمومنات وقولہ تعالی قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا الا ان الاصح ما قال ابو المنصور الماتریدی رحمہ اللہ رئیس اہل السنۃ والجماعۃ ان الاسلام معرفۃ التکالیف من الصلوۃ والصیام وغیرہا ومحلہ الصدر لقولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ والایمان معرفۃ اللہ تعالی بالآیات البینۃ ومحلہ القلب لقولہ تعالی ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم واولئک کتب فی قلوبہم الایمان والقلب داخل الصدر ثم المعرفۃ محلہ السر وہو داخل الفؤاد یعنے اہل سنت و جماعت نے اختلاف کیا ہے ایمان و اسلام مین بعض نے کہا ایمان و اسلام ایک ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی ہے قصۂ لوط علیہ السلام سے کہ ہمنے نہ پایا اس شہر مین سوا ایک گہر کے مسلمانون سے سو نکالا ہمنے اس شخص کو جو کہ تہا اسمین مومنین سے یعنے خاندان لوط علیہ السلام پہ

انکو اسلام کے ساتھہ یاد کیا اور ایمان کے ساتھہ بہی تو اسلام و ایمان دونون ایک ہوئی
اور بعض نے کہا ایمان و اسلام متفاوت ہین ایک نہین ہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ان
المسلمین و المسلمات و المومنین و المؤمنات سو مسلمانونکا علحدہ ذکر کیا اور مومنون کا علحدہ اور
درمیان دونو کے واو عطف کا ذکر فرمایا یعنی جو کہ مغایرت پر دلالت کرتا ہے اور اسلئے کہ اللہ تعالی
نے اعراب یعنے بدوے جنگلی لوگون سے یون خبر دی ہے کہ وہ بولے کہ ہم ایمان لائے حکم ہوا
کہ تم مت کہو کہ ہم ایمان لائے ولیکن تم تو کہو کہ ہم اسلام لائے ایمان اُسکو کہتے ہین جو کہ
طوع و رغبت سے ہو اور اسلام اُسکو کہتے ہین کہ ڈر سے تلوار و قید اور اسکے مانند کے ہو یعنے
ہمنے گردن رکھدی مطیع و منقاد ہو گئے پس ایمان و اسلام دونو متفاوت ہوے مگر صحیح تر
وہ قول ہے جو کہ ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی رئیس اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ اسلام
پہچاننا ہے تکالیف کا یعنی اوامر کا جیسے فرائض و واجبات نماز و روزہ وغیرہ اور محل اسلام کا
سینہ ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ
یعنے کیا پس وہ شخص کہ کہولدیا اللہ نے اُسکے سینے کو واسطے اسلام کے سو وہ روشنی پر ہے طرف سے
اپنے پروردگار کی اور ایمان پہچاننا ہے اللہ تعالی کا کہلی کہلی نشانیون سے جیسے کہ بندہ اپنے آپ مین
دیکہے اور کہے کہ اُسنے مجہے پیدا کیا ہے اور یہ وہی قول ہے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنے جسنے اپنے نفس کو پہچانا اُسنے اپنے رب پروردگار کو پہچانا
اور آسمان و زمین مین نظر کرے اور اُن چیزون مین جو کہ آسمان و زمین مین ہین کہ انکا کوئی صانع
بنانے والا ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا

ما خلقت ھذا باطلا یعنے وہ فکر کرتے سوچتے ہین خلق و پیدائش آسمانون اور زمین مین کہ اے رب ہمارے تونے اسکو بیکار پیدا نہین کیا ہے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ الف سنۃ یعنے ایک گھڑی کہ باریتعالی کی صنع وکاریگری مین تفکر کرین بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے کیونکہ یہ تفکر اُسکے اعتقاد و یقین کو زیادہ کریگا اور جگہ ایمان کی دل ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم یعنے ولیکن اللہ تعالی نے محبوب کردیا ہے طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اُسکو تمہارے دلون مین اور دل سینے کے اندر ہے اور معرفت کا محل سر ہے اور سر فواد کے اندر ہے جسوقت سبق فقیر کا یہان پہونچا تو مین نے پوچھا کہ درمیان قلب و فواد کے کیا فرق ہے جواب فرمایا کہ قلب نیچے اور فواد بالاتر ہے ولیکن ایک دوسرے کے ساتھہ متصل ہے اور سر ان سے بالاتر ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من لکہہ لے

بعض اولیاء کامل اللہ سبحانہ کو اور عرش وغیرہ کو دل کی آنکہہ سے دیکھتے ہین

ایضاً روز مذکور مین یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سبق رسالہ کا فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ بعض اولیاء کامل وواصل اُسکی ذات کو دل کی آنکہہ سے دیکھتے ہین اور بہشت ودوزخ وعرش وکرسی ولوح وقلم وغیرہ اُنکو نظر آتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ایک درویش واصل نے کہا ہے رایت اللہ قبل کل شئ یعنے مین نے اللہ کو ہر چیز سے پہلے دیکھا ہے ایک عزیز نے پوچھا یہ کیونکر ہے جواب فرمایا کہ غیرت و رشک کرتا ہے اگرچہ اشیا

نظر مین آتے ہین وہ لوگ ترک النظر الی الکل کرتے ہین تاکہ ان اشیار کے خالق سے وصال
پائین تو ان سب کو بطفیل اُسکے دیکھین نہ یہ کہ اسکو بطفیل ان اشیار کے دیکھین رہے
علو ہمت اس بات کا سر یہ ہے مثلاً اگر کوئی شیفتۂ معشوق ہوجائے تو وہ سب سے ترکِ نظر
کرلیتا ہے یہانتک کہ اُس سے ملجائے اور مراد پالے پہر سارا لبساط آراستہ اُسکی ملک ہوجاتا ہے
جبکہ دوست ہاتہہ آگیا ہے ۵ آب حیات من ست خاکِ درِ کوی دوست ۞ در دو جہان
خرمی ست مادمی ور وے دوست ۞ جیسے اگر کوئی بادشاہ کو دیکھتا ہے تو سارے امرا
و وزرا کی طرف نظر نہین کرتا ہے۔

بعض اولیا غیب کی آواز سُنتے ہین

بعد اسکے فرمایا کہ بعض اولیا اللہ تعالی کی آواز سنتے ہین اسلیئے کہ یہ آواز پیدا ہوجاتی ہے کہ
هذا افعل او لا تفعل یعنے ایسا کر ایسا مت کر اور وہ جواب بہی دیتے ہین کہ یہ کرون یا نکرون
جیسا کہ شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالی یہ مرتبہ رکہتے تہے وہ آواز سُنتے تہے اگر کوئی
شخص اُنکے واسطے فتوح لاتا وجہ شبہہ سے تو آواز سنتے کہ یہ حرام ہے لیکن مین نے تیرے واسطے
حلال کردی اسی درمیان مین اس فقیر و یاران دیگر پر متوجہ ہوئے پوچہا کوئی بیگانہ تو نہین
ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین وقت خلوت کا تہا فرمایا کہ تم میرے بہائی ہو
سنو ایک دن دعاگو ہمراہ یارون کے ملتان سے اوچہہ کو جاتا تہا ایک عزیز کہانا پکا ہوا
خوان مین رکہا ہوا لایا یار لوگ بہوکے تہے خوش ہوگئے مین نے آواز سُنی کہ یا عبدی لا تاکل
من هذا الطعام فانه حرام یعنے اے میرے بندے تو اس کہانے سے مت کہا کیونکہ وہ

حکایت شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالی

حکایت حضرت مخدوم اقدس در باب شنیدن آواز غیب

حرام ہے مین نے یقین کر لیا کہ کوئی چیز شبہہ کی ہے پس مین نے اُس سے پوچہا تو کون ہے اُسنے
کہا مین طباخ یعنے باورچی ہون مین نے کہا تو کسواسطے لایا ہے کہا مین التماس کرتا ہون مینے
کہا کیا ہے کہا آپ میرے واسطے دعا منت کرین تاکہ محصول دکان کا مجہسے تہوڑا لین مین نے
کہا سبب حرام کا یہی سر تہا مین نے اُس سے کہا کہ تو اپنا کہانا لیجا مین نے اُسکو پہیر دیا اور کہدیا
کہ یہہ رشوت ہے اور رشوت حرام ہے ولیکن مین تیری منت کر دونگا۔

بعض محبوبان الٰہی کو بہشت کا کہانا پینا لباس پہونچتا ہے

ایضاً ذکر اسکا نکلا کہ بعض محبوبان خدا یتعالی کو طعام و شراب و لباس بہشتی پہونچتا
ہے تاکہ بفراغ خاطر مشغول ہون مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ اُن دنون
مین کہ دعاگو مکے مین مجاور رہتا تہا ایک عزیز جبل ابو قبیس مین حجرہ رکہتا اُسکا دروازہ بند کرکے
اُسی جگہہ مشغول ہوتا تہا دعاگو سے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تو جا اُسکو
دیکہہ اور اُسکی زیارت کر مین پہاڑ پر چڑہا اُسکے حجرے مین گیا دستک دی اُسنے اندر سے کہا
من علی الباب یعنے کون ہے دروازے پر مینے کہا سیدی انا ولد رسول اللہ افتح
علی الباب حتی ازورک یعنے اے میرے سید مین ہون فرزند رسول کا تو دروازہ کہول
تاکہ مین تیری زیارت کرون اُسنے اُسیوقت دروازہ کہول دیا دعاگو سے مصافحہ کیا اور
کافور سے بہی زیادہ تر سفید قرص مجہکو دینے مین لے آیا مینے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی
کے ساتہہ کہائے شیخ نے فرمایا یا سیدی ھذا خبز الجنۃ یعنے امام یافعی رضی اللہ عنہ نے
کہا اے میرے سید یہ جنت کی روٹی ہے اور کچہہ واسطے مخدوم والد دامت برکاتہ کے لیجا

مین لایا یہ قرص نبات مصری سے بہی زیادہ تر شیرین تہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ عزیز اُسی جگہہ
نماز شروع کرتا اور پڑہتا تہا کعبہ اُس جگہہ سے دکہائی دیتا ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تنہا
پڑہتا تہا جواب فرمایا کہ جماعت کے ساتہہ جبکہ امام خانہ کعبہ مین شروع کرتا تو وہ بہی شروع
کرتا پہر پوچہا کہ فاصلہ تہا اور تنہا اسجگہہ نماز جماعت کے ساتہہ کیونکر ہوتی ہے جواب فرمایا
کہ مینے اُس سے زبان عربی مین پوچہا وہ فارسی نہین جانتا تہا یا سیدی کیف تصلی
من ھٰذا و بینک وبین الکعبۃ فاصلۃ طویلۃ کبیرۃ قال اما فی مذھب لمالک و ذلک
فی مذھبہ تجوز یعنے اے میرے سید تم یہان سے کس طرح نماز پڑہتے ہو حالانکہ درمیان
تمہارے اور کعبہ کے فاصلہ دراز ہے کہا مین مذہب امام مالک رحمہ اللہ تعالی مین ہون
اور یہ اُنکے مذہب مین جائز ہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ ایک عورت بہی حجرہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مشغول ہوتی تہی اُسکے واسطے بہی طعام و شراب و لباس بہشتی
پہونچتا تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم نے اُس عورت کو دیکہا ہے جواب فرمایا کہ ہان
مینے اُس عورت کو دیکہا ہے وہ طواف خانہ کعبہ مین آئی تہی **ایضا** فرمایا کہ ایمان
تین قسم ہے ایک تو ایمان استدلالی وہ یہ ہے کہ آسمان مین نظر کرے کہ یہ ایسا ہی معلق
بے ستون اور جاے بلند ہے اور نشیب بہی رکہتا ہے اسکا کوئی خالق ہے پس ایمان لائے
اور یقین کرے دوسرا ایمان تقلیدی ہے کہ اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر پہونچی
ہو پس ایمان لے آئے جیسا کہ قصیدہ مین ہے **ع** وایمان المقلد ذو اعتبار ٭ بنص
اخبار عوالٍ ٭ یعنے ایمان مقلد کا نص و اخبار عالیہ سے معتبر ہے تیسرا ایمان شاہدی ہے

جبکہ نظر ولی کی بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم پر پڑتی ہے تو کہتا ہے کہ اس سب کا
پیدا کرنیوالا ہے جسوقت مرتبہ ایسا ہوجاتا ہے تو مجاہدے سے ذاتِ خدا کو دل کی آنکھہ سے
دیکھتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا لے الذین
جاھدوا فی طلب وصالنا لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ ہمارے وصال کے طلب مین
سعی و کوشش کرتے ہین تو مقرر ہم اُنکو اپنے وصال کی راہین بتادیتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ عمل مین عجب کو دخل نہو یون جانے کہ جو مین کرتا ہون اسد تعالی کی توفیق سے ہے
اس فقیر کے طرف متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہی انکو لکھہ لے غریب
ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ قیلولی کا وقت نزدیک ہوتا ہے مین نے شروع
کیا ترتیب اسمین تہی قولہ تعالی اللہ نور السموات والارض ای منور ھما وقیل منور السموات
بالنجوم وذلک قولہ تعالی وزینا السماء الدنیا بمصابیح وقولہ تعالی وزینا السماء
الدنیا بزینۃ الکواکب ای النجوم والارض بالھداۃ وقیل نور السموات بالملائکۃ
والارض بالانبیاء والاولیاء وقیل نورھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل
نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الآیۃ جعل الصدر بمنزلۃ مشکوۃ
والمشکوۃ کوۃ غیر نافذۃ والقلب بمنزلۃ الزجاجۃ وھی القارورۃ والفؤاد بمنزلۃ
المصباح وھو السراج والسر بمنزلۃ الشجرۃ وداخل السر موضع خفی وھو موضع
نور الھدایۃ ولا صنع للعبد فیہ شیء ای فی موضع خفی ثم ان اللہ تعالی اذا اراد
ان یھدی عبدہ یلقی نورہ فی الموضع الخفی فیتلألأ ای یتلامع وھو نور التوحید

وذلک قوله تعالی یهدی الله لنوره من یشاء ثم یتلألأ النور الی السر فیقوم للعبد فعل التوحید فیوحد الله تعالی ویتبرأ من الاصنام ثم لا یسکن ذلک النور حتی یتلألأ الی الفؤاد فیقوم له فعل المعرفة فیصیر العبد عارفا الله تعالی بجمیع صفاته وذلک نور المعرفة ثم یتلألأ ذلک النور الی القلب فیقوم له فعل الایمان وذلک نور الایمان ثم یتلألأ ذلک النور الی الصدر فیقوم له فعل الاسلام وهو نور الاسلام ثم ینتشر ذلک النور الی الاعضاء فیتقاضی العبد ای یتباعد بالاجتناب عن المعاصی والائتمار بالاوامر وذلک نور التقوی فامر الله العبد فاجابه العبد لذلک وصار مؤمنا تقیا فدخل تحت قوله تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم فاذا صار ههنا امور اربعة التوحید والمعرفة والایمان والاسلام فاذا اجتمعت فی ذاته ذلک الاربعة صار دینا وذلک قوله تعالی ان الدین عند الله الاسلام یعنی الله تعالی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ روشن کرنیوالا آسمانونکا ہے ستارون سے دلیل اسکی یہ قول ہے الله پاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو چراغون سے اور قول الله پاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ستارون کی زینت سے اور زینت دینے والا زمین کا ہے سیدہی راہ بتانیوالون سے جیسے کہ رات کے قافلے والے ستارون سے راہ پاتے ہین ویسے ہی بسبب سیدہی راہ بتانیوالونکے غرقاب ظلمات دنیا سے دین کی راہ پاتے ہین بعض نے کہا کہ آسمانونکو تو اسنے فرشتون سے روشن کیا اور زمین کو انبیاء و اولیا سے اور بعض نے کہا کہ آسمان و زمین دونونکو محمد صلے الله علیہ وآلہ وسلم سے روشن کیا مثل اوسکی

روشنی کی ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُسمین ایک چراغ ہے اور چراغ ایک قندیل مین ہے
شیشے کی اور قندیل ایسا ہے جیسا ستارہ چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ ایک درخت برکت والے
زیتون سے کہ وہ نہ شرق مین ہے نہ غرب مین مگر زمین مکہ اللہ تعالی نے سینے کو مثل طاق
کے اور دل کو مثل شیشی کے اور فؤاد کو مثل چراغ کے اور سر کو مثل درخت زیتون کے ٹھیرایا
اور اندر سر کے ایک چھپی جگہہ ہے اور وہ نور ہدایت کا محل ہے اور اس چھپی جگہہ مین بندے
کے لئے کچھہ صنعت و کاریگری نہین ہے وہ اسی کے دست قدرت مین ہے پھر جسوقت اللہ تعالے
چاہتا ہے کہ اپنے بندے گمراہ کو سیدھی راہ بتائے تو اُس چھپی جگہہ مین جو کہ سر کے اندر ہے
اپنا نور ڈالتا ہے پس وہ نور چمکنے لگتا ہے یہ نور توحید کا ہے اور یہ وہ قول ہے اللہ پاک کا
کہ ہدایت کرتا ہے اللہ اپنے نور کی جسکو چاہتا ہے پھر وہ نور چمکتا ہے طرف سر کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے بندے کے فعل توحید کا پس وہ اللہ کی توحید کرتا ہے اللہ کو ایک کہتا ہے اور
بتوں سے بیزار ہوتا ہے پھر وہ نور ساکن نہین رہتا ہے یہانتک کہ چمکتا ہے طرف فؤاد کے تو قائم
ہوتا ہے واسطے بندے کے فعل معرفت کا پس بندہ عارف ہو جاتا ہے اللہ تعالی کا ساتھہ
جمیع صفات اُسکی کے اور یہ نور ہے معرفت کا پھر وہ نور چمکتا ہے طرف دل کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے اُسکے فعل ایمان کا اور یہ نور ہے ایمان کا پھر چمکتا ہے طرف سینے کے تو قائم ہوتا ہے
اُسکے واسطے فعل اسلام کا اور یہ نور ہے اسلام کا پس بندہ واسطے اُسکے گردن رکھتا ہے
یعنے خدا کا مطیع و منقاد ہو جاتا ہے پھر وہ نور طرف عضا کے منتشر ہوتا ہے تو بندہ پرہیز کرتا ہے
گناہون سے اور احکام الہی کی فرمانبرداری کرتا ہے اور یہ نور ہے تقوی کا پس اللہ تعالے

بندے کو حکم کرتا ہے تو وہ قبول کرتا مانتا ہے بسبب اُس نور کے پہر وہ بندہ مومن متقی ہو جاتا ہے
تو وہ اس قول الہی کے نیچے داخل ہوتا ہے کہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے متقی تر تمہارا ہے
پس اب یہان چار امور ہو گئے توحید و معرفت و ایمان و اسلام پس جب اُسمین یہ چار
باتین جمع ہو گئیں تو وہ دین ہو گیا مذہب اہل سنت و جماعت مین اور یہی معنی ہین اس
قول الٰہی کے کہ دین جو ہے نزدیک اللہ کے سو وہ اسلام ہی ہے یہ ساری ترتیب آغاز
سبق سے فراغ تک حق بن اس فقیر کے تہی۔

ذکر صوف یعنے کمل کا

ایضاً ذکر صوف کی فضیلت کا نکلا فرمایا کہ اکثر پیمبر علیہم السلام صوف پوش ہوئے ہین
اور صوف گلیم یعنے کمل کو کہتے ہین اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی صوف پہنا
تہا اور گدہے پر بدون زین کے سوار ہوتے ہے قولہ تعالی یاایہا المزمل قم اللیل
الا قلیلاً یعنے اے محمد گلیم پوش تو کہڑا ہو رات مین مگر تہوڑا اور صحابہ و اصحاب صفہ سب
گلیم پوش ہوئے ہین اسلئے کہ پوشش اُسوقت کے نیکبختون کی یہی تہی اور اگر اصحاب صفہ
واسطے کسی مصلحت کے باہر نکلتے تو کپڑے عاریتی ایک دوسرے کے پہن لیتے تہے تاکہ نظر خلق
مین تونگر دکہائی دین خلق جانتی تہی کہ وہ تونگر ہین لیکن وہ فقیر تہے قولہ علیہ السلام
ان اللہ یحب الفقیر الغنے التقے الیفی یعنے بیشک اللہ دوست رکہتا ہے فقیر تونگر نما
پرہیزگار پاک کو چنانچہ اللہ عزوجل نے انہین اصحاب صفہ کی صفت کی اپنی کلام مجید مین
پیغمبر علیہ السلام کو خبر دی ہے للفقراء الذین اُحصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون

ضربا فی الارض یحسبہم الجاهل اغنیاء من التعفف ای لتکفف نعرفهم (ف: التکلف)
بسیماهم لا یسئلون الناس الحافا ای الحاحا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُسطرف عجب
بات سُنی کہ ہندوستان مین نہ سُنی تہی الحافا اسے حیاءً من اللہ تعالیٰ یعنے نادان لوگ
ان درویشون اصحاب صفہ کو تونگر جانتے تہے اسلئے کہ وہ خود کو تکلف خلق کی نظر مین
تونگر دکہاتے تہے اسے محمدؐ تو اُنکو پہچانتا ہے اُنکے سیما سے کہ وہ فقیر ہین نہین مانگتے ہین
لوگونسے اسلئے کہ شرم کرتے ہین خدا سے مثلاً اگر اسوقت بادشاہ مجازی کا کوئی غلام ہو
وہ ہرگز دوسرے سے جو کہ اُس سے کم رتبہ ہے نہ مانگے گا شرم کریگا اور فخر کریگا اگرچہ وہ
سب سے زیادہ تر فقیر ہو خاصکر وہ تو بندگان خاص بادشاہِ حقیقی کے ہین یعنے تو پہر وہ
کیونکر سوال کرینگے جیسے کہ کسی قائل عربی نے خوب رباعی کہی ہے ؎ ولا تطلب
من الدنیا نصیبا ٭ سوی خبز الشعیر وکوز ماء ٭ ولا تلبس لباسا دون صوف
لان الصوف لبس الاسماء ٭ ؎ با نانِ جوین بسازو با پارہ دلق ٭ تا بار محنتِ
خود بہ نہ بار محنتِ خلق ٭ بعد اسکے خوان لائے خرچ کیا یعنے طعام تناول فرمایا دوگانہ
شکر کا ادا کیا اور نماز چاشت کی ادا کی متابعۃً لرسول اللہ علیہ السلام نیت فرمائی بابہ
مین نماز کے ایک فائدہ بیان فرمایا کہ نماز مین بعد سجدہ ثانیہ کے زانو پر ہاتہہ رکہین اور
اُٹہین لیکن جسوقت قعدہ سے اُٹہین تو ہاتہہ کی مٹہی باندہکر اُٹہین جیسا کہ دعاگو ہمیشہ
کرتا ہے تم دیکہتے ہو اور دعاگو نے یہ طریقہ محدثون اور حنفی مذہبون سے دیکہا ہے مین نے
پوچہا تو جواب فرمایا کہ یہ طریق مسنون ہے اسلئے کہ قعدہ سے زانو پر ہاتہہ رکہکر اُٹہنا

دشوار ہے اُسوقت سے مین ایسا کرتا ہون اور یہ بات مین نے فقہ مین بہی پائی ہے فاذا اطمأن ساجدا کبر واستوی قائما علی صدور قدمیه اور نیز اذا قام من الفعدة الاولی قام علی صدور قدمیه مینے کسی جگہہ نہین پایا بعض نہین جانتے ہین اسلئے پہلے قعدے سے ہاتہہ زانو پر رکہکر اُٹہتے ہین چاہیئے یون کہ پہلے قعدے سے مٹہی باندہکر اُٹہین پہر اس فقیر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا ای بہائیو تم بہی ایسا کرو جیساکہ یہہ دعاگو کرتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکہہ لے پس مین نے لکہہ لیا

ذکر واردات

ایضا ذکر واردات کا نکلا فرمایا کہ وارد حال کو کہتے ہین بتشدید لام حلول سے جو کہ سالک مین پیدا ہوتا ہے سالک کو چاہیئے کہ حال کا مالک ہووے مملوک حال کا نہو جائے لان السالك الكامل الذی یملك حاله لا الحال یملکه یعنے اسلئے کہ کامل سالک وہی ہے جو کہ اپنے حال کا مالک ہوتا ہے نہ حال اُسکا مالک ہوتا ہے یعنے کمال یہی ہے کہ حال کو اپنے قبضے مین رکہے حال کا تابع نہو جائے اسجگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ جو شخص رقص کرے یہ بہی حال ہے جواب فرمایا کہ رقص حال کا باعث ہے چاہیئے کہ تحمل کرے حال کا مالک رہا کرے اور اگر تحمل نکریگا تو مملوک حال کا ہو جائیگا مناسب اسکے **حکایت** شیخ منصور حلاج کی بیان فرمائی کہ اُنکو اللہ کی طرف سے حال وارد ہوا ایکدن وہ وعظ کہتے تہے اثناے وعظ مین آواز سُنی کہ من یفدی لنا روحه فقال الحلاج انا الحق ای انا الثابت بفداء روحی مشائخ عصر جنہون نے اُنکے مار ڈالنے کا فتوی دیا اُسکا

له قال الصحابة رضی ... ۱۲۱۵

یہیہ تہا اور یہہ آیت پڑہتے قوله تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اسے
ن تنالوا القاء الله حتی تہدوا ارواحکم الے الله تعالی یعنی تم ہرگز نہ پہونچو گے دیدار خدا کو
یا تک کہ ہدیہ کرو اپنے روحونکو طرف الله تعالی کے وہ اپنے قول پر جمے رہے کہ انا الثابت
روحی اور ایک قول پر منصور الله کی طرف سے حکایت کرنیوالے تہے الله کا نام
لیتے تہے اور یہ درست ہے اور ایک قول پر وہ اپنے وجود سے فانی ہوگئے تہے اور ساتہہ
وذات محبوب کے باقی جیسے کہ مجنون سئل المجنون الوفا عن ما اسمک قال لیلی یعنے
کسی نے مجنون سے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے کہا لیلی خود کی خبر نہ تہی اُسکے تمام اعضا کو اُسکے
محبوب نے لے لیا تہا یہ بیت عربی پڑہتی شعر انا من اهوی و من اهوی انا نحن
روحان حللنا بدنا یعنے مین وہ ہون کہ جسکو چاہتا ہون اور جسکو چاہتا ہون وہ
مین ہون ہم دو جانین ہین کہ ہمنے ایک بدن مین حلول کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منصور
حلاج نے جو کہ انا الحق کہا سکر سے نہ تہا بلکہ وہ تو مالک حال کے ہوگئے تہے اگر سکر ہوتا تو
ایک کلمے پر نہ رہتے بلکہ کلمات شتے یعنے متفرق پریشان باتین کہتے جیسے دیوانے بکتے
ہین اُنکے قتل کا یہی بہید تہا کہ وہ ایک چیز پر مستقیم رہے یہانتک کہ جان دیدی جبکہ
امام ہمام قاضی ابو یوسف رحمہ الله تعالی نے پوچہا کہ من انت قال انا الحق یعنے تو کون
ہے کہا مین حق ہون ہرچند اُنسے پوچہا تو وہ انا الحق ہی کہتے تہے پس امام ابو یوسف
اور سارے امامون نے اُنکے قتل کا فتوی لکہا اسجگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ مارنا منصور
کا صواب پر تہا یا غلط پر جواب فرمایا کہ دونو قولونپر صواب تہا علماے ظاہر کے قول پر

اسلیئے کہ علمار نے اُسکی تکفیر کی اور کہا کہ وہ کفر کا کلمہ کہتا تہا اور اُسی پر جما ہوا تہا اور قول
مشائخ پر اسواسطے کہ دعوے کیا انا الحق کہا یعنے انا الثابت لفدار روحی اپن دونو قول
قتل اُسکا برصواب تہا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوسے فرمایا فرزند من یہ فوائد واردات کے
اور تینون قول باب مین منصور کے اور بیان آیت مذکور کا اور نظم عربی جو مین نے
بیان کی سب کو لکہہ لے مین نے لکہہ لیا **ایضا** روز مذکور مین ظہر کے وقت اس
فقیر پر متوجہ ہوسے فرمایا فرزند من سبق پڑہو ترتیب اسمین تہی ینبغی للمؤمن ان لا یشک
فی ایمانه ولا یقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی قال تعالی انما المؤمنون الذین
آمنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا ای لم یشکوا قال الله تعالی اولئک هم المؤمنون
حقا ومن قال انا مؤمن ان شاء الله تعالی فانظر لای حال استثنی للحالة الماضیة
وهو ان یقول کنت مؤمنا ان شاء الله امس ام استثنی للحالة التی هو فیها
فیقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی الساعة فقد کفر بهاتین اللفظتین و ان
استثنی للحالة المستقبلة وقال اکون غدا مؤمنا ان شاء الله جاز ذلک
ولکن ذلک القول منه بدعة لان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال من
لم یکن مؤمنا حقا کان کافرا حقا یعنے مومن کو چاہیئے کہ اپنے ایمان مین شک نکری
اور یون نہ کہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے مومن
وہی لوگ ہین کہ جو ایمان لاسے ساتہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے پہر شک نہ کیا وہی لوگ
ہین مومن سچے پکے اور جو شخص کہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ تعالی تو تو دیکہہ اُسنے

کونسی حالت کا استثنا کیا ہے اگر گزری حالت کے واسطے استثنا کیا ہے اور وہ یہ ہے
کہ یون کہے کہ مین مومن تہا انشاء اللہ کل کو بااُسنے استثنا کیا ہے واسطے اُس حالت کے
کہ جسمین وہ ہے پس کہنا ہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ اس گہڑی مین تو وہ مقرران
دونون حال مین ان دو لفظون کے سبب سے کافر ہو گیا بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی
کے مذہب پر جائز ہے کیونکہ اُنکے مذہب مین ان شاء اللہ واسطے شک کے نہین ہے بلکہ
واسطے تبرک کے ہے اور اگر استثنا کیا ہے واسطے آیندہ حالت کے اور کہا کہ مین ہوؤنگا
کل مومن انشاء اللہ تو یہ جائز ہے اور یہ ہمارے مذہب پر بہی روا ہے ولیکن کہنا اس کلمے
کا اُس سے بدعت ہے کیونکہ کسی صحابی نے عہد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین کہا
اور نہ تابعین مین سے کسی نے کہا اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جو شخص مومن استوار پکا نہو گا تو وہ پکا کافر ہو گا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک
حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر اسم اعظم

ایضاً اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا بارش کیسی ہے ہمنے عرض کیا کہ
بارش سخت ہے گہر گرتے ہین حوض اور تالاب ٹوٹ گئے اور بند فتح خان کا اور بند نائب
باربک کا اور ایک دوسرا بند تینون ایک ہو گئے اور بند نائب باربک کا ٹوٹ گیا رستہ بسیاب کا
چلتا ہے اور پانی حوض خاص علائی کا چشمے کے راہ سے جاتا ہے کہ کبہی نہ گیا تہا فرمایا کہ آج
منگل کا دن ہے ورد ماحی یا قوم کا ہرا مارے اور یہ اسم اعظم ہے اسکو ہزار بار کہین ہزار بار

کہا اور دعا بارش روکنے کی فرمائی اسطرح اور اول و آخر درود شریف پڑھا الٰھنا توسلنا
بھذین الاسمین الاعظمین حوالینا لا علینا یعنے اے معبود ہمارے ہمنے توسل کیا۔
ساتھہ ان دونو ناموں بڑے کے تو ہمارے گرد اگر برسا اور ہمارے اوپر مت برسا بعد اسکے
فرمایا کہ جسوقت بارش بہت ہوئی اور رکتی نہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ دعا فرماتے الٰھی حوالینا لا علینا۔

دعا امساک باران

ذکر قیلولی کا

ایضاً ذکر قیلولی کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام قیلوا فان الشیطٰن
لا یقیل یعنے تم قیلولہ کرو یعنے دوپہر کو سوؤ اسلیئے کہ شیطان قیلولہ نہین کرتا ہے اس
درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیطان کو نیند ہے جواب فرمایا کہ شیطان کو نیند ہے
فرشتے کو نیند نہین ہے اسلیئے کہ شیطان فرشتون سے نہین ہے جن سے ہے لقوله تعالےٰ
واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر
ربه اور خلقت جن کی آگ سے ہے جیسے کہ شیطان نے کہا ہے قوله تعالی خلقتنی من نار
وخلقته من طین وقال تعالی خلق الجان من مارج من نار والجان خلقناه
من نار السموم بعد اسکے فرمایا کہ جن مومن بھی ہوتے ہین اور کافر بھی اور اولیا بھی ہوتے
ہین اور فاسق بھی جیسے آدمی ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جن کے اولیا بھی ہوتے ہین
جو کہ ارشاد کرین جواب فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین طواف خانۂ کعبہ مین جن سے ایک
ولی مرشد کو پایا اور اُس سے مصافحہ کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مسلمان جنون کو دیکھا ہے

خلقت جن کی آگ سے

از شیخ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالی کے پاس سبق پڑہتے تہے وہ ہر نو آدمیون کو سبق دیتے تہے اور رات دن حضرت کو پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من مین نے جو یہ فوائد کہے ہین انکو لکہہ لے مین نے لکہہ لئے۔

ذکر سلام کا

ایضا فرمایا کہ جسوقت گہر مین آئین تو سلام کرین قولہ تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ و قولہ علیہ السلام السلام قبل الکلام قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اہلہا ای اہل البیت اور جب مسجد مین آئین تو بہی سلام کرین کیونکہ مسجد بہی گہر ہے قول ہے اللہ تعالی کا کہ یا ابراہیم طہر بیتی اور قول ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ المسجد بیت اللہ والمسجد بیت کل تقی اسلئے کہ گہر مولی اور بندے کا ایک ہے اللہ تعالی مکان سے منزہ وپاک ہے لیکن اضافت واسطے کرامت مکان کے ہے جیسا کہ لامیہ مین کہا ہے ع وذاتا عن جہات الست خالی اور اگر گہر مین یا مسجد مین کوئی نہو اور خالی ہو تو روایت کیا گیا ہے کہ اسطرح کہین السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین بعد اسکے فرمایا اگر لونڈی ہو تو بہی سلام کرین اس محل مین تبسم کیا کہ بے بیون کے ڈر سے لونڈی کو سلام نہین کر سکتے اسلئے کہ وہ یون کہین کہ تو خاطرداری کرتا ہے جبتو لونڈی کو سلام کرتا ہے لیکن دعا گو نے کے لئے بیونکو دیکہا ہے کہ وہ خاوندون کو حکم دیتی ہین کہ تم جوان لونڈی سے خلوت کرو تاکہ وہ دوسری جگہ

حرام نہ کرین کیونکہ زنا ساری کتب منزلہ مین اور ساری امت انبیاء ورسل مین حرام
ہے زنا قریب مرتبہ شرک کے ہے قولہ تعالی الزانی لاینکح الازانیۃ او مشرکۃ
والزانیۃ لاینکحہا الازان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین یعنے بدکار نکاح
نکریگا مگر بدکار عورت یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت نہ نکاح کریگا اُس سے مگر
بدکار مرد یا مشرک اور حرام ہے یہ ایمان دارونپر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے
کہ الزنا یخرب البنا یعنے زنا خراب کرتا ہے بناے اسلام کو اور قول ہے آپکا کہ زنی
واحد یحبط عمل سبعین سنۃ یعنے ایک زنا ستر برس کی عمل کو ناپید کر دیتا ہے
خبر مین آیا ہے کہ ان الزنا توثر الی اربعین بیتا یعنے شومی زنا کی چالیس گھر تک اثر
کرتی ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد زنا وسلام کے جو مین نے
کہے لکھ لے مین نے لکھ لیے زنا بالف مقصورہ ہے ممدوز نہین ہے جیسے کہ سنا یعنے روشنی
یہ بہی مثل زنا کے بالف مقصورہ ہے۔

زنا مقصورہ ہے ممدود نہین

فضیلت سنت عصر

ایضا سنت عصر کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
من صلی ربعا قبل العصر لن یلج فی النار یعنے جو شخص چار رکعتین فرض عصر سے پہلے
پڑہے وہ ہرگز دوزخ کی آگ مین داخل نہو گا بعد اسکے تعین قراءت سنت عصر کا بیان
فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے من صلے اربعا قبل العصر وقرأ فی تلک الاربع سورۃ
العصر غفرلہ ومن قرأ فی الرکعۃ الاولی سورۃ اذا زلزلت الارض وفی الثانیۃ والعادیات

وفی الثالثة القارعة وفی الرابعة التکاثر صار محبوبا ورأی ربه جل وعلا یعنے جو شخص
کہ پڑہے چار رکعتین سنت عصر کی پہلے فرض عصر سے اور پڑہے چارون رکعتون مین سورہ عصر
تو وہ بخشا جائیگا اور جو شخص پڑہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور دوسری مین والعادیات
اور تیسری مین القارعہ اور چوتہی مین سورہ تکاثر تو محبوب خدا ہو جائیگا اور اپنے رب کو
دیکہیگا اس جگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ اس بندے نے شرف الدین سے سنا ہے کہ جو شخص
ان سورتونکو وقت عصر مین پڑہے تو وہ لقاے خداے تعالے کو دیکہے جواب فرمایا صحیح
ہے اور اختیار شیخ کبیر کا اوراد مین اسی طرح ہے اور بہتر ہے اگر وقت تنگ ہو تو سنت
کی دو رکعتین بہی آئی ہین بعد اسکے فرمایا بعد فریضہ عصر کے بیٹہے اور ذکر کرے بہت
فضیلت ہے اور حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام من صلے صلوة العصر ومکث فی
مصلاہ حتی تغرب الشمس فکانما حج حجتین تامتین وکانما اعتق ثمانی رقاب
من ولد اسمعیل علیه السلام ومن صلی الفجر ومکث فی مصلاہ حتی تطلع الشمس
وصلی رکعتین فکانما حج حجة تامة واعتق اربع رقاب من ولد اسمعیل علیه السلام
یہان اس فقیر نے پوچہا اول النہار للدنیا واخرہ للاخرة جواب فرمایا کہ جزا مین کریگا
یعنے رسول الله صلے الله علیه واله وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عصر کی نماز پڑہے اور اپنی نمازگاہ
مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ سورج ڈوب جائے تو گویا اُسنے دو حج پورے کئے اور گویا آزاد
کئے اُسنے آٹہہ بردے اولاد اسمعیل علیه السلام سے اور جو شخص صبح کی نماز پڑہے اور اپنے
مصلے مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ آفتاب طلوع ہو اور دو رکعتین پڑہے تو گویا اُسنے ایک

فائدہ [illegible]

بوراحج کیا اور چار بردست آزاد کئے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اٰبا ۔ حضرت نے لعبہ ا اسر،
کیا مراد ہے جواب فرمایا کہ اگر اسمع ۔ علیہ السلام کی اولاد قید مین گرفتار ہو سائین لیں دا وکو
چھڑائے یہ مراد نہین ہے کہ اسمعیل علیہ السلام غلام تھے اگرچہ وہ لونڈی ۔ تھے کیونکہ کنیز کا زادہ
غلام نہین ہوتا ہے ۔ کہ وہ لونڈی اپنے میان سے اُسکو جنے یہ بات فقہ مین ظاہر ہے
اذا ولدت الامۃ ولد امن ولاھا صارت ام ولدہ وعتقت یحرم بیعہا ولا
تخرج من ملک المولے حتی یجوز وطیہا واستخدامھا یعنے جسوقت لونڈی اپنے میان سے
بچہ جنے تو وہ میان کی ام ولد ہو جاتی ہے یعنے اپنے بیٹے کی مان اور آزاد ہو جاتی ہے اور
اُسکا بیچنا حرام ہوتا ہے اور وہ میان کی ملک سے نہین نکل جاتی ہے یہانتک کہ اُس سے
وطی کرنا اور اُس سے خدمت لینا درست ہے جسجگہہ کہ بطفیل بچے کے لونڈی ام ولد ہو جائے
تو پہر بطریق اولی حضرت اسمعیل علیہ السلام کہ اُنکی مان ہاجرہ رضی اللہ عنہا لونڈی تہین
کسی کی ملک نہونگی یہ قصہ دراز ہے ایک بادشاہ تہا اُسنے بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کو
بظلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیلیا تہا اللہ تعالی نے اُنکو محفوظ رکہا تو اُس بادشاہ
نے اُنکو بی بی ہاجرہ دی اور کہتے ہین کہ بی بی ہاجرہ حضرت صالح علیہ السلام کی صاحبزادی
تہین انکو بظلم لیلیا تہا یہ لونڈی نہ تہین خاصی پیغمبر کی بیٹی تہین حضرت اسمعیل علیہ السلام
کے حق مین یہ اعتقاد نکرنا چاہیئے کہ وہ غلام تہے وہ تو خود پیغمبر مرسل تہے پیغمبر غلام نہین
ہوتے ہین قولہ تعالی واذکر فی الکتاب اسمعیل انہ کان صادق الوعد وکان
رسولا نبیا وکان یامر اھلہ بالصلوۃ والزکوۃ وکان عند ربہ مرضیا جسبا کہ

عورت اور غلام اور بدکار نبی نہیں ہوتی

قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے ؎ وما کانت نبیا قط انثی ۞ ولا عبد و شخص ذو
افتعال ۞ یعنے تین آدمی ہرگز رتبۂ نبوت کو نہین پہونچتے ہین ایک تو عورت کیونکہ مستورہ
پردہ دار ہے اور نبوت مین اظہار شرط ہے تاکہ خلق کو خبر دے اور اسی لئے بادشاہی
عورت کی جائز نہین ہے لا یجوز الملک للمرأة ولا للعبد سیما النبوة یعنے عورت و
غلام کی بادشاہی درست نہین ہے خاصکر پیغمبری یعنے وہ تو بغایت عالی مرتبہ ہے وہ
کیونکر جائز ہونے لگا اور غلام بہی پیغمبر نہین ہوتا ہے اور نہ بدکار پیغمبر ہوتا ہے کہ نبوت
سے پہلے فاسق ہوا ہو بلکہ نبوت سے پہلے سارے پیغمبر نیک مرد ہوئے ہین بعد اسکے
اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن یہ حدیثین اور فضیلت سنت عصر مع فوائد کے جو مینے
کہے لکہہ لے پس مینے لکہہ لئے **ایضا** فرمایا فرزندمن سبق پڑہ پس مینے شروع کیا ترتیب

بحث استثناء یعنے انشاء اللہ

اسمین تہی روی عن الامام الضحاک رحمة الله علیه انه قال جاء رجل الی ابن
عباس رضی الله عنهما وقال یا ابن عباس اقول انا مؤمن من الله ان شاء الله
فقال ابن عباس صادقت بلا ولد لا ملک اتؤمن بالله ورسوله وبما جاء من الله
قال نعم فقال ابن عباس قل انا مؤمن حقا ثم قرأ هذه الآیه انما المؤمنون الذین
آمنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا اولئک هم المؤمنون حقا ای لم یشکوا فی الله ولا فی
رسوله ولا فی شیٔ جاء من الله علی ان الاستثناء یبطل الایمان انه لو قال هو الله
ان شاء الله وهل نقوم الساعة ان شاء الله فانه یصیر کافرا بلا خلاف قلنا ما لا
یجوز بالعربیة فکذلک لا یجوز بالفارسیة الا تری انه لو قال لامراته انت طالق

ان شاء الله او قال لعبدہ انت حر ان شاء الله او قال علی کذا الفلان ان شاء الله او
قال بعت اواشتریت ان شاء الله لا یکون علیہ شئ و یبطل بالاستثناء جمیع الکلام
فکذا ھذا یبطل بہ الایمان یعنے امام ضحاک رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ اُنہوں نے
کہا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف آیا اور کہا اے ابن عباس مین کہون
کہ مین مومن ہون انشاء اللہ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بے بچے ہو جاے تیری مان کیا
تو ایمان لایا ہے ساتھہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے اور ساتھہ اُس چیز کے جو آئی ہے طرف سے
اللہ تعالی کے اُس آدمی نے کہا ہان تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تو یون کہہ کہ مین مومن
ہون استوار یعنے سچا پکا انشاء اللہ مت کہہ کہ یہ شک ہے پہر یہ آیت کریمہ پڑہی یعنے اللہ تعالے
نے فرمایا کہ مومن وہی ہین کہ جو ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے پہر شک نہ کیا
وہی لوگ ہین مومن سچے پکے یعنے شک نکیا اللہ مین اور نہ اُسکے رسول مین اور نہ اُس چیز
مین جو اللہ کی طرف سے آئی یعنے کتابین اور فرشتے یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا یعنے انشاء اللہ
کہنا ایمان کو باطل کر دیتا ہے اگر اُسنے کہا کہ اللہ ہے ان شاء اللہ اور کیا قیامت قائم ہوگی
انشاء اللہ اور کتابین ہین انشاء اللہ اور پیغمبر ہین انشاء اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہین
انشاء اللہ تو وہ بلا خلاف کافر ہو جائیگا ہم کہتے ہیں کہ جو چیز عربی مین جائز نہین ہے تو وہ
اسیطرح فارسی مین بہی جائز نہین ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر اُسنے اپنی عورت سے کہا کہ
تو طالق ہے انشاء اللہ یا اپنے غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے انشاء اللہ یا کہا کہ مجہپر اسقدر ہے واسطے
فلان کے انشاء اللہ یا کہا مین نے بیچا یا خریدا انشاء اللہ تو اُسپر کوئی شی نہوگی یعنے نہ تو عورت پر

طلاق پڑیگی نہ غلام آزاد ہوگا نہ اقرار ہوگا نہ بیچنا ہوگا نہ خریدنا ہوگا یہ سب کلام حشو بیکار ٹہیریگا اور استثناء سے سارا کلام باطل ہوجائیگا پس یہان بہی اسیطرح سب استثنا کے ایمان باطل ہوگا بعد اسکے فرمایا وقال الشافعی قدس سرہ لو قال رجل انا مؤمن انشاء اللہ للشک یکفر و لو قال للتبرک یجوز و لا یکفر یعنے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص انا مومن انشاء اللہ شک کے واسطے کہے تو کافر ہوجائیگا اور اگر واسطے تبرک کے کہے گا تو جائز ہے اور کافر نہوگا یہ ترتیب ساری آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** فرمایا کہ جسجگہہ جو کوئی بیٹہہ جائے اسکو وہانسے نہ اٹہائین اور اگر وہ بزرگ ہو تو صدر اسی جگہہ ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت** شیخ جمال الدین اچہوی رحمہ اللہ تعالے کی بیان فرمائی کہ جب وہ کسی جگہہ جاتے تو صف نعال مین بیٹہتے مین نے دیکہا ہے کہ صدر اسی جگہہ ہوجاتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ ایسا ہی کرتے اور جس جگہہ جو کوئی بیٹہتا اسی جگہہ رہتا اسکو اٹہاتے نہ تہے اور یہ تین قسم ہے فقرا کے یہان حلقہ کہتے ہین چہوٹا بڑا فقیر غنی بوڑہا جوان جسجگہہ بیٹہے اسی جگہہ بیٹہا رہے اور یہ مسنون ہے مجلس رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسیطرح تہی کیونکہ آپ فقیر تہے اور فقرا متابعت اختیار کرتے ہین حلقہ کرتے ہین اور علماء کے یہان محفل ہے کہ معرف ہر ایک کو بتدریج صدر پر بٹہاوے اور امراء و اغنیا کے یہان مجلس ہے یہان بہی بسبب مجلس کے تدریج ہے شغل یا مال کے اندازے پر صدر پاوے ان سب سے درویشون کا حلقہ بہتر ہے بلا تکلف۔

	ایضا بدہ کی رات تیئسوین ماہ جمادی الاولے	

فائدہ مجلس

ادب مجلس

بیان سجدہ تلاوت بر اسپ سوار

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی سوار پر سجدہ تلاوت کا
واجب ہو جائے تو وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ اُتر پڑے اور سجدہ کر لے کیونکہ وہ واجب ہے
بعد اسکے فرمایا کہ نفل مین نہ اُترے اور سوار کے واسطے قبلے کی طرف مونہہ کرنا بہی شرط
نہین ہے فقہ مین مذکور ہے ومن کان خارج المصر یتنفل علی دابته یجوز الی ای جهة
توجهت دابته یومی ایماءً وهذا قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی وعلیه الفتوی و
قال محمد رح یجوز ویکره ان کان فی المصر وقال ابو یوسف رح یجوز ولا یکره وان کان
فی المصر ویقول ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم رکب الحمار فی المدینة وصلی النوافل
بالایماء یعنے جو شخص شہر کے باہر ہو اپنی سواری پر نفل نماز پڑہے تو جائز ہے کسی طرف اُسکی
سواری مونہہ کرے یعنے جس طرف اُسکی سواری مونہہ کرے اشارہ کرے نماز پڑہی جائے
یہ قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے اور اسی پر فتوی ہے لیکن نزدیک حضرت
امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالی کے اگر سوار اندر شہر کے نماز نفل اشارے سے پڑہے
تو جائز ہے مگر مکروہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک بغیر کراہت کے جائز
ہے اگرچہ شہر مین ہو دلیل انکی یہ روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہے پر سوار
ہوئے مدینے مین اور اشارے سے نفلی نماز پڑہی بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند
من اس مسئلے کو لکہ لے جو مین نے کہا پس مین نے لکہہ لیا **ایضاً** حسن خادم سے فرمایا کہ
نبات مصری لاؤ مجکو اور یارون کو بانٹو وہ لے آئے مصری بہت تہی کچہہ بچی فرمایا جو چیز کو
واسطے خدا کے نکالتے ہین تو پہر اُسکو اندر نہین لیجاتے خادم سے فرمایا کہ مجہے دوسرون سے

دو نا دے اور مسکرائے اور فرمایا کہ صاحب صدر کو دوگنا دینا چاہئے اسلئے کہ کوئی آنو الا
آئے اور یا کسی کو نہ پہونچا ہو تو اسمین سے دیوے یہ مخدوم کا معمول ہے **ایضاً** اسی اوقات تہجد کے وقت
یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات اسمین تہی کہ سالک کے واسطے دو چیزین ہین
ایک تو صحو مراد اس سے ہوشیاری ہے دوسری محو اور یہ مستی ہے پس سالک کو چاہئے کہ
ہوشیار رہے تا کہ جوارح و اعضاء کے عمل سے نہ گر جائے کمال یہ ہے اور جو کچھہ کرے دل مین
نہ لائے کہ مین کرتا ہون اسلئے کہ یہ بات پندار لاتی ہے اللہ کی طرف سے توفیق جانی اگر
توفیق نہ ہوتی تو بندہ کیا کر سکتا اور خود کو درمیان مین نہ دیکہے اور طاعت
مین مست ہو کہ خود سے خبر نہ رہے دنیا و آخرت کہ دون ہے اوسکی کب خبر رہے گی مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن اہل بیت حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گہر مین
حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دیکہا کہ آگ لگی ہے اور آپ سجدے مین
پڑے ہین جب آگ نہ رہی تو سر اُٹہایا پوچہا مخدوم یہ کیا وقت سجدے کا تہا آپ کو تو چاہیئے
کہ آگ بجہاتے جواب فرمایا کہ محبوب کی اشتیاق کی آگ نے مجہکو ایسا مست کیا کہ دنیا کی آگ
سے خبر نہ تہی اور حضرت مخدوم نے یہ دو بیتین عربی کی مناسب اس معنی کے فرمائین
ان محبة الرحمن اسکرنی ❊ وھل رایت محبا غیر سکران ❊ بالنار خوفنی قوم فقلت
لھم ❊ النار ترحم من فی قلبه نار ❊ یعنے بیشک رحمن کی محبت نے مجہکو مست کر دیا اور
آیا تو نے دیکہا ہے کسی دوست کو کہ وہ محبوب سے مست نہو ایک گروہ نے مجکو آگ سے ڈرایا
تو مین نے اُنسے کہا کہ آگ رحم کرتی ہے اُس شخص پر کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے بندہ محب

جبکہ مشاہدہ و مناجات باری تعالیٰ مین ہوتا ہے تو اُسوقت اگر اُسکا ہاتہہ آگ مین گر جاے
تو اُسکو کچہہ درد والم نہین ہوتا ہے جیسے کہ ایک عاشق گرفتار کی **حکایت** بیان کرتے
ہین کہ ایک روز عاشق اپنے معشوقہ کے زیر بام تہا کہ اُس معشوقہ نے دریچہ بام سے طلوع کیا
اُسجگہہ سے ایک اینٹ عاشق صادق کے سر پر گرے سر پہوٹ گیا اور خون بہنے لگا اُسکو
کچہہ درد نہوا بلکہ اپنی خبر نرہی جسوقت وہ معشوقہ اُسکے دیکہنے سے غائب ہوگئی تو وہ عاشق
گہر بن آیا اُس سے پوچہا کہ تجہے کیا پہونچا ہے کہ تیرا سر پہوٹ گیا اور خون بہ رہا ہے اور تیرا
سارا بدن بہرا ہوا ہے اُس عاشق نے قسم کہائی کہ واللہ مجہکو اس حال سے خبر نہین ہے
کیونکہ اندہیری رات عاشقون کے نزدیک مثل دن کے ہے اور روز مثل نوروز کے جہان
کہ عشق مجازی ایسا ہو تو پہر حاصلکر عشق حقیقی کا کیا کہنا ہے بعد اسکے فرمایا لا وجد
لمن لا ورد له فرمایا کہ وجد اندوہ و عشق ہے لغت مین دعا گو نے اُسطرف عرب بین سُنا ہے
یعنے اندوہ عشق نہین ہے واسطے اُس شخص کے کہ جسکے واسطے ورد نہین ہے کیونکہ ورد
باعث وجد کا ہے اور یہ شعر پڑہا **ـــــہ** ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُعَاشُ فِي اَكْنَافِهِمْ وَبَقِيْتُ
فِي خَلْقٍ كَجِلْدِ الْاَجْرَبِ ۔ یعنے وہ لوگ چلدیے کہ جنکے اطراف و اکناف و حمایت مین زندگی
بسر کیجاتی تہی اور مین رہگیا ایک خلق مین کہ وہ مثل کہال خارش والے اونٹ کے ہے

تیئیسوین ماہ جمادی الاولیٰ بدہ کے دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا رسالے کا سبق فرماتے تہے بات اسمین تہی
کہ سالک کو چاہیے کہ مغرور نہو کیونکہ یہ عجب ہے اپنے وقت کو بہی درمیان مین نہ دیکہے

لا وجد لمن لا ورد له

سالک کو چاہیے کہ مغرور نہو

آگے وجود موجود سے فانی ہوجائے اور بوجود موجود محبوب باقی جبکہ یہ مرتبہ ہوجاتا ہے تو
واسد ذات خداکو دل کی آنکھہ سے دنیامین عیان دیکھتا ہے اور آخرت مین اُسکے دل کی
آنکھہ سر کے آنکھہ کے ساتہہ یکسان ہوجائیگی ظاہر و باطن دونو مساوی ہوجائینگے جیسا
کہ قائل نے کہا ہے ؎ فانی زخود و بدبست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند وہستند ؛
بعد اسکے فرمایا کہ ایسے مردکم ہین انپر شیطان راہ نہین پاسکتا ہے قولہ تعالی ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین الآیہ ای لیس لک علیہم
حجۃ ولا سبیل الا من الغاوین یعنے اسد تعالے نے فرمایا کہ اے ابلیس مقرر تو میرے
مخلص بندو پر راہ نپاسکے گا مگر تو اُس شخص پر راہ پاسکے گا کہ جو تیری پیروی کریگا گمراہو نمسے
اور بیشک دوزخ جاے وعدہ ہے تیرے پیرون کی عاصی ہی شیطان کے پیرو ہین اور کفر بھی
معصیت ہے اور دوزخ کے سات دروازے ہین کہ ہر دروازے مین ہے ایک جزء قسمت کیا
ہوا اور منافق نیچے سے نیچے درکے مین رہینگے قولہ تعالی ان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار جسوقت شیطان نے اسد تعالی سے اس آیت کی ندا سُنی تو کہا کہ مین سبکو گمراہ کرونگا
اور قسم کھائی مگر تیرے مخلص بندونکو مین اُنکے نزدیک کیا وقت ضائع کرون اسلئے کہ وہ تو
ثابت قدم ہین قولہ تعالی کانھم بنیان مرصوص یعنے گویا وہ دیوار ہین سیسہ پلائی
ہوئی اور دوسری جگہہ اپنے طرف اضافت کی ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات
کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار حرف استفہام معنی نفی کے ہے یعنے
اسد تعالی نے فرمایا کہ ہم نکرینگے مومن صالح بندونکو مثل مفسدون کے اور نکرینگے

ھم متقیونکو مثل بدکارونکے اور دوسری جگہہ بھی اپنی طرف اضافت کی اور اپنی
عنایت و حمایت مین گردانا ہے جس کسی کو کہ خداوندا اپنے طرف اضافت کرے اور اپنی حمایت
و عنایت اُسپر ڈالے تو شیطان وغیرہ کب اُسپر غائب ہوسکینگے قوله تعالی یثبت الله الذین
آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة یعنے ثابت کہتا ہے اسداون
لوگونکو جو ایمان لائے ساتہہ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین اور شیطان
کا مکر خود ضعیف و کمزور ہے قوله تعالی ان کید الشیطان کان ضعیفا جب شیطان
لعین نے یہ سب سنا تو قسم عرض کی قال فبعزتك لاغوینهم اجمعین الا عبادك منهم
المخلصین قال فالحق والحق اقول لاملأن جهنم منك وممن تبعك منهم
اجمعین یعنے شیطان نے کہا قسم ہے تیرے عزت کی اے خدا ہر آئینہ مین سارے آدمیونکو
گمراہ کرونگا مگر اُنمین سے تیرے مخلص بندونکو اللہ تعالی نے فرمایا تو نے سچ کہا اور مین سچ کہتا ہون
ہر آئینہ بہرونگا دوزخ کو تجہسے اور تیرے سارے پیرون سے الاغواء الاضلال لغۃ یعنی
لغت مین اغواء بمعنی اضلال ہے یعنے گمراہ کرنا پہر آس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من
اس فائدے کو لکہہ لے جو مین نے کہا غریب ہے **ایضا** مین نے سبق شروع کیا ترتیب اسمین
تہی کہ ینبغی ان لا یخالف الجماعة لان النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال لا یجتمع
امتی علی الضلالة وعلیکم بالسواد الاعظم ای الزموا ومن یفارق جماعة المسلمین
ولو بر ھاحقا فھو ضال مبتدع لان حفظ الجماعة من سنة رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم وحفظ سنته فریضة بدلیل قوله تعالی اطیعوا الله واطیعوا الرسول اے

فیہ السواد الاعظم

اطیعوا الله فی الفرائض و اطیعوا الرسول فی السنن وقال تعالی فی موضع اخر ما اٰتاکم الرسول
فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا واعلم ان النبی صلی الله علیه واله وسلم حفظ الصلوة
بالجماعة ورأها واجبة فمن لم یحفظ الصلوة بالجماعة واجبة فهو مبتدع حقا
بهذه الاٰیة وبهذه الحجة فهذه کفایة لمن کان له ادنی عقل ودرایة یعنے چاہیے
کہ جماعت کی مخالفت نکرے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جمع ہوگی امت میری ضلالت
وگمراہی پر اور فرمایا لازم پکڑو تم بڑے شہر کو اور قریون گانون مین ساکن مت ہو کیونکہ
شہر مین بنیان اسلام کا ہے اور جو شخص جدا ہووے مسلمانون کی جماعت سے اور اسکو
واجب نہ جانے اور اُسکا اعتقاد نکرے کہ جماعت واجب ہے تو وہ گمراہ و بدعتی ہے اور
بدعت اُس نئی چیز کو کہتے ہین کہ صحابہ وتابعین مین سے کسی نے اُسکو نہ کیا ہو اور اُسکو کرین
صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم اجمعین جماعت کے ملازم رہے ہین اسلئے کہ حفظ جماعت کا
ایک سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنتون سے اور آپکی سنتون کا نگاہ رکھنا فریضہ
قطعی ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے امر فرمایا ہے کہ تم فرمانبرداری کرو اللہ کی اُسکے فرائض مین
جو کہ اُسنے فرض کئے ہین جیسے ایمان ونماز وزکوۃ وروزہ وحج وجہاد وغسل جنابت وغیرہ
اور اطاعت وفرمانبرداری کرو رسول کی اُسکی سنتون مین جیسے نماز بجماعت وتراویح ونکاح
وغسل جمعہ ودو عید واحرام وغیرہ اور جو چیز دے تمکو رسول تو تم اُسکو لو اقوال و احوال وافعال
سے یعنے گفتار وکردار ورفتار اور جس چیز سے تمکو منع کیا پس اُس سے باز رہو منہیات ومکروہات
وبدعات وتحریمات وغیرہ سے اور تو جان لے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگاہ رکھا ہے

نماز کو ساتھ جماعت کے اور اسکو واجب سمجھا ہے بس جو شخص کہ خفیہ نماز بجماعت کو واجب
اعتقاد کرے تو وہ پکا بدعتی ہے اس آیت اور اس بحث سے بس یہ کفایت ہے اوس
شخص کے لئے کہ جو بلوا دنی عمل روایت ہے یہ ساری ترتیب آ نماز سنو سے فراغ الحق
درخواست موسیٰ علیہ السلام رویت پروردگار
میں اس طرح کیتہی **ایضا** فرمایا کہ جو قت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی
درخواست کی تو ندا سنی کہ تو ہرگز نہیں دیکھیگا لیکن بیچ پہاڑ پر تجلی کرتا ہوں تو دیکھ جسو
وہاں تو بیہوش ہو کر گر پڑے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جیسے کہ اللہ سبحانہ کلام مجید مین
ایسے خبر دیتا ہے ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی
ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
وخر موسیٰ صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین کتاب
مین ایک سوال ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام پیغمبر برحق تھے اور انکو معلوم تھا کہ دنیا مین سر
کی آنکھ سے رویت نہیں ہے مگر دل کی آنکھ سے تو انہوں نے کیون درخواست کی اس کا
جواب دو طرح دیا ہے ایک یہ ہے کہ انہوں نے جانا کہ اللہ سبحانہ نے جبکہ اپنے کلام سے مشرف فرمایا
ہے تو شاید دیدار بھی ضروری کرے دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ حق تعالیٰ کے ساتھ کلام کرنے
مین ایسے مستغرق ہوئے اور دل کی آنکھ سے دیکھتے تھے اور وقت انکا خوش ہوا تو اس
استغراق مین جانا کہ یہ خوشی دنیا مین نہین ہے شاید مین بہشت مین گیا ہوں اس لئے
درخواست کی اور یہ ندا سنی کہ اے موسیٰ تو مجھے دار دنیا مین نہ دیکھیگا سر کی آنکھ سے
تو وہ استغراق و بیہوشی سے ہوش مین آئے اور سوچے کہ مین دنیا مین ہوں کہا مین تے

توبہ کی اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ فلما افاق قال سبحانک تبت الیک و انا
اول المؤمنین اور اس حدیث میں ایک غریب نکتہ ہے اسکو کم کوئی جانتا ہے کہ تبت الیک کہا
تبت عنک نہ کہا یعنے میں نے باز گشت کی طرف تیرے نہ تجھسے بعد اسکے فرمایا فرزندم حکمت
سب کی یہ ہی کہ جب تک ہمارے پیغمبر محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دیکھیں تب تک
کوئی نہ دیکھے جبکہ خداوند تعالی نے ہمارے پیغمبر کو معراج عنایت فرمائی تو وہ رات میں
تھی اللہ تعالی فرماتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام سے
دوسری دوستوں کی یہ ہے کہ راز دوستوں سے رات کو کہتے ہیں جسوقت کہ اغیار نہوں جیسا کہ
کسی قائل نے کہا ہے — شب شاہد شمع و سراب و شب ہی ہے علمت سب
چمن شب کے وہ ساقی ہیں شاہد معنی حاضر ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن شہد منکم
الشہر فلیصمہ اور آئینہ واسطے دیدار کے ملا اللہ تعالی فرماتا ہے وھو بالافق الاعلی
ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد
ما رأی افتمارونہ علی ما یری ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ
المأوی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ما زاغ البصر وما طغی لقد رأی من آیات ربہ الکبری
وھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم دنا ای قرب یعنے جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اوپر لیگئے تو آپنے قرب پایا درمیان ذات باریتعالی اور درمیان حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مقدار گوشہ کمان بلکہ گوشہ کمان سے بھی نزدیک تر رہا اور جسوقت
آپ اوپر جاتے تھے تو کسی چیز کی طرف نظر نہ کی نہ طرف بہشت کے نہ دوزخ کے نہ انکے سوا

اوُر کی طرف نہ بائین دیکہا نہ دائین اور اُس سے پہلے دل کی آنکہہ سے دیکہا جیسا کہ خبر مین
ہے کہ سبق البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین یعنے سبقت کے
دل کی آنکہہ نے سر کی آنکہہ پر اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل ہذہ سبیلی ادعو الی اللہ علی
بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین اور بصر آنکہہ کی بینائی کو
کہتے ہین اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا مازاغ البصر وما طغی ما نفی کا ہے ای لم یسبق
البصر علی البصیرۃ یعنے سابق نہوئی بینائی چشم سر کی دل کی بینائی پر سر کی آنکہہ کو
پیچہے ڈالا اور دل کی بینائی سے دیکہتے تہے جب خداوند تعالی نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے بے ادب دیکہا تو دوسرے بار بہی دکہایا اور یہ معنی ہین اس قول الٰہی کے کہ ولقد
راٰہ نزلۃ اخری لدی قارۃ اخری یعنے البتہ مقرر دیکہا آپنے اللہ تعالی کو دوبارہ بعد اسکے
فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کوئی بیگانہ ہے مین نے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین جو کہ
خدمت مین رہتے ہین فرمایا تم میرے بہائی ہو کہ صحبت مین دعاگو کے رہتے ہو تم جان لو
کہ جو کوئی ایسا ادب نگاہ رکہتا ہے تو وا اسم وہ دنیا مین خداوند کو دل کی آنکہہ سے عیان
دیکہتا ہے نماز وغیرہ مین اور ہمیشہ مستغرق رہتا ہے یہ بات کئی وقت اس فقیر پر مشکل
ہوئی تہی اس دن حل ہو گئی مین نے نماز مین مخدوم کو دیکہا ہے کہ یاد دلاتے تہے ایک
رکعت دو رکعت اور خود بہی جب فارغ ہوتے تو پوچہتے کہ مین نے کتنی رکعتین پڑہین اور
یارون سے فرماتے کہ تم یاد دلاؤ نماز مین یہی بہید تہا کہ جو اوپر مذکور ہوا زبان دُرربار گہر
نثار سے حل ہو گیا ورنہ اتنے پیران کہن سال نیک سیرت نماز پڑہتے ہین اور کچہہ بہی نہین ہوتے

ذکر عقبات سالک

ایضاً فرمایا کہ ایک عقبہ یعنے گہاٹی یہی بے ادبی ہے کہ المصلی یصلوتہ یصیر صالحا
ویحفظ الادب یکون مقربا ومحبوبا یعنے مومن نماز سے صالح ہوجاتا ہے اور ادب
نگاہ رکہے تو مقرب ومحبوب ہوجاتا ہے اور وہی قول ہے آپ کا کہ المصلی مناجی ربہ یعنے نماز
گزار مناجات وسرگوشی کرتا ہے اپنے پروردگار سے وعنہ علیہ الصلوۃ والسلام لو
علم المصلی مع من یناجی ما التفت فی عمرہ یعنے آپنے فرمایا کہ نماز پڑہنے والا راز کہتا
ہے اپنے خداوند سے اگر وہ جان لے کہ کس سے راز کہتا ہے تو ہرگز التفات نہ کرے طرف
دنیا کے نہ آخرت کے اور نہ طرف اسچیز کے جو ان دونو مین ہے ؎ تن درون نماز
ودل بیرون ؛ گشتہا میکند بہمانی ؛ اینچنیں حالت پریشانرا ؛ شرم نابد نماز سبحانی ؛
قولہ علیہ السلام لا صلوۃ الا بحضور القلب عندنا ھذہ نفی فضیلۃ لا نفی الفریضۃ
وعند الشافعی رحمہ اللہ تعالی نفی الفریضۃ وعندنا حضور القلب مقدار ما
شرع فی الصلوۃ وقال اللہ اکبر بعد حضور القلب وعند الشافعی رحمہ اللہ تعالی
علیہ تمام الصلوۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے نماز مگر بحضور دل
باخداوند ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے اور نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ تعالی
کے نفی فریضہ کے ہے انکے نزدیک حضور دل کا پورا نیت سے سلام تک فرض ہے اور ہمارے
نزدیک اسوقت ہے کہ نیت کرے تکبیر کہے نماز مین داخل ہوجائے بعد اسکے فرمایا کہ عقبات سالک
کے مثل عقبات مسافر کے ہین جب تک انسے نہ گزر جائے مقصود کو نہ پہونچے چنانچہ دعاگو ایک دن

عقبات سالک مثل عقبات مسافر

سفر میں ایک عقبہ یعنے گھاٹی پر پہونچا دور و دراز پہاڑ تہا دو دن میں اوپر چڑہا اور دو دن میں
نیچے اترا اس سفر مجاز میں بھی عجب کہانیاں ہیں معنے عقبہ کے بیان فرمائے کہ العقبۃ ثنیۃ
مشکل العبور یعنی پر دراز عربی کو کم کوئی جانتا ہے اس سعی کو بہی عقبہ کہتے ہیں جب تک گران گہاٹیوں کو
گزر نہ کر جاوے تب تک اپنے مقصود کو نہ پہونچے بہات ہی محال ہے اور یہ وہی قول
ہے اللہ تعالی کا وان الی ربک المنتہی یعنے سفر میرے رب کی طرف منتہی ہے یعنے اسی
تک پہونچتا ہے اور شروع گہاٹی دنیا ہے کہ لذتیں آتی ہے سالک سے کہتی ہے اور اسکو
فریفتہ کرتی ہے کہ اے فلان تجہکو مجہہ میں پیدا کیا ہے اور تو مجہہ میں رہتا ہے تو کہاں جاتا ہے
تو لوٹ آ تو خوب غور کر کہ کہانے پینے لطف سوز سماع سرائے اور سیم تن عورتیں جہہ میں
موجود ہیں تو تو کہاں کہاں جاتا ہے ع کم فردا مخور خوش باش حالے۔ اور یہ وہی
قول ہے اللہ پاک کا کہ فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور اور قول حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ الدنیا اسحر من ھاروت وماروت یعنے اے بندو مغرور و
فریفتہ نکرے تمکو دنیا و شیطان اور ہماری درگاہ سے تمکو دور ڈالدے اور حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ دنیا ساحرہ یعنے جادوگرنی ہے باز گردو حجاب سود
اور اگر اللہ تعالی کی عنایت بندے میں آجائے تو زبان حال اسکو یون جواب دے کہ ای
دنیا تیرے کہانون اور میوون کی لذت تو منہہ میں ہے جسوقت نیچے اتر گئی تو معلوم ہے کہ
وہ نجاست غلیظ ہو جاتی ہیں اگر وہ کپڑے پر یا بدن پر پہونچ جاوے تو دہویا جاوے ہے
اور تیرا لباس چیدر روز معدود ہے اور تیری سرا بیت فضیحت و رسوا کرنیوالی ہیں اور تیری

لا بھیجا ہاروت وماروت کو بیچ بابل کے جادو کرنے والے ۱۲

سمجھن عورتین بہی فانی ہین ملکہ ساری دنیا فانی اور بندہ بہی فانی ہے اور یہ آیت کریمہ بزبان
حال پڑہتی واضرب لہم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات
الارض فاصبح ہشیما تذروہ الریاح اور دوسری جگہہ یون ارشاد فرمایا ہے کہ انما
الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یہیج فتراہ مصفرا ثم یکون حطاما وفی الاخرۃ عذاب
شدید ومغفرۃ من اللہ ورضوان ای فی الآخرۃ عذاب شدید لمن اختار الدنیا
ومال الیہا واحبہا واطمأن بہا ومغفرۃ ورضوان من اللہ لمن ترک الدنیا وطلقہا
ولم یلتفت الیہا لان الدنیا مطاعہا الا نساء ومطاعہم حرام علیہم قال
وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ وحدث فیما انزل اللہ تعالی علی الکلیم موسی علیہ السلام
من احب الدنیا ابغضہ اللہ ومن ابغضہا احبہ اللہ ومن اکرم الدنیا اہانہ اللہ ومن
اہانہا فقد اکرمہ اللہ یعنے بیان کر واسطے اُنکے مثل زندگی دنیا کی جیسے پانی کہ اوتارا
ہمنے اُسکو آسمان سے پس ملگئی اُس سے روئیدگی زمین کی پہر وہ ہوگئی ریزہ ریزہ کہ اوڑاتے
ہین اُسکو ہوائین نہین ہے زندگی دنیا کی مگر لعب و لہو یعنے بازیچہ اور زینت و تفاخر درمیان
تمہارے اور فخر ایک دوسرے کا زیادتی مال و اولاد مین جیسے بارش کا پانی کہ اُس سے روئیدگی
اُگے تعجب مین ڈالے اُسکی روئیدگی لوگونکو کہ کیا سبز ہے بعد چند روز کے پک جاے زرد
پڑجاے بعد اُسکے خشک ہوجاے نابید ہوجاے اور آخرت مین سخت عذاب ہے اُس شخص کو
کہ جو دنیا کو اختیار کرے اور طرف اُسکے میل کرے اور اُسکو دوست رکہے اور اُس سے

جس نے پکڑے اور مغفرت و رضوان اُس شخص کے لئے ہے کہ جو اُس کو چھوڑ دے اور اُسکو طلاق
دیدے اور طرف اُسکے نظر نکرے کیونکہ وہ پیغمبرون کی طلاق دی ہوئی ہے اور وہ اُسمین
رہے ہین اور اُسکو خوب دریافت کیا ہے پھر اُسکو ترک کر دیا ہے اور شریعت مین حکم ہے کہ
پیغمبر کی مطلقہ غیر کو ہمیشہ حرام ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مین نے انجیل مین
پایا ہے جسکو اللہ تعالی نے موسی کلیم علیہ السلام پر اوتارا ہے کہ جو شخص دوست رکھے دنیا
کو تو دشمن رکھے اُسکو اللہ تعالی اور جو شخص دشمن رکھے دنیا کو تو دوست رکھے اُسکو اللہ اور
جو شخص کہ تعظیم کرے دنیا کی تو ذلیل کرے اُسکو اللہ اور جو شخص ذلیل کرے دنیا کو تو تعظیم
کرے اُسکی اللہ تعالی نزدیک اُسکے دنیا کا کچھ وزن و قدر نہین ہے جیسا کہ کسی قائل
نے کہا ہے ؎ ایزد مال ار اگر عزنے بودے فرستادے بسوی عیسی و موسے
بقارون نہ فرستادے ؎ خداوند تعالی نے مذمت دنیا کی اور اُسکے طلب کرنیوالون کی
اپنے کلام مین بہت کچھ فرمائی ہے فرمایا اُس پاک نے فمن الناس من یقول ربنا اٰتنا فی
الدنیا وما لہ فی الاٰخرۃ من خلاق یعنے بعض لوگ دنیا چاہتے ہین تو ہم اُنکو دنیا دیتے
ہین لیکن آخرت مین اُنکے واسطے کچھ حصہ نہین ہے اور فرمایا من یرد ثواب الدنیا نؤتہ
منھا ومن یرد ثواب الاٰخرۃ نؤتہ منھا وسنجزی الشاکرین یعنے اور جو شخص چاہے
ثواب دنیا کا تو ہم اُسکو دینگے اُس سے اور جو شخص چاہے ثواب آخرت کا تو ہم اُسکو دینگے
اُس سے اور عنقریب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اور فرمایا منکم من یرید الدنیا ومنکم من
یرید الاٰخرۃ یعنے بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعض تم مین سے آخرت چاہتے ہین

اور فرمایا استحبوا الحیوۃ الدنیا علی الآخرۃ یعنے دوست کہا اُنھون نے زندگی دنیا کو آخرت پر اور فرمایا من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جھنم یصلاھا مذموما مدحورا و من اراد الآخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مومن فاولئک کان سعیھم مشکورا یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے دنیائے عاجلہ کو دنیا کو عاجلہ اسلئے کہتے ہین کہ گزرنیوالی ہے تو ہم جلدی کرتے ہین واسطے اسکے دنیا مین جو چاہتے ہین واسطے اُس شخص کے کہ ہم ارادہ کرتے ہین پھر کرتے ہین واسطے اُسکے جہنم کہ وہ اُسمین پیٹھیگا مذمت کیا ہوا کھدیڑا ہوا اور جو شخص آخرت چاہتا ہے اور اُسکے لئے سعی کرتا ہے جو سعی اُسکی ہے اور وہ مومن ہے تو وہی لوگ ہین کہ اُنکی سعی پسندیدہ ہے یہان اگر کوئی سائل سوال کرے کہ سالک کے واسطے تو آخرت کی طلب قصور ہمت ہے تو جواب دیگے کہ قصور ہمت نہین ہے کیونکہ وعدہ لقا کا آخرت مین ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ ممان درگلخن دنیا سوے گلشن گزر کردم ؛ اگر بوئی گلت باید سوے گلزار شو آخر ؛ جب تک کہ باغ مین نہ جائین بوی گل نہ پائین پس آخرت گلزار ہے اور رؤیت بمنزلہ گل کے ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے کتنے موہنہ اُسدن تروتازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھتے یعنے مومنین اور لفظ وجہ بمعنی ذات کے بھی آیا ہے جیسے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کل شیء ھالک الا وجھہ ای ذاتہ یعنے ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے مگر اُسکی ذات مراد یہ ہے کہ مومن اُسدن بہشت سے دیدار لایزال حقتعالی کا دیکھینگے احادیث صحاح مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے انکم سترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون

بروٴیتہ یعنے بیشک تم دیکھوگے اپنے رب کو دن قیامت کے بہشت سے یون نہ کہین کہ
بہشت مین کیونکہ یہ کہنا خطاہے یعنے اسلئے کہ یہ مکان چاہتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ مکان
سے متعالی و منزہ و پاک ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو چاند کو چودہوین رات مین کہ ازدحام
نہیں کرتے ہو اسکے دیکھنے مین یہ تشبیہ تمثیل نہین ہے لانہ لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم
لیکن یہ تمثیل ہے عیان مین جیسا کہ تم اس چاند کو عیان دیکھتے ہو ویسا ہی اللہ تعالی کو
عیان دیکھوگے یعنے تم اسکو بلا کلفت دیکھوگے کسی طرح کی زحمت و کش مکش نہوگی جیسے
چودہوین رات کا چاند کہ بلا تکلف ہر شخص اسکو اپنی اپنی جگہہ دیکھتا ہے **ایضا** فی
صحیح مسلم عن صہیب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تبارک وتعالی تریدون شیئا
ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوہنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار فیکشف
الحجاب فما اعطے شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم یعنے صحیح مسلم مین حضرت صہیب رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت
جنت والے جنت مین داخل ہوچکینگے تو اللہ تبارک وتعالی فرمائیگا کیا تم چاہتے ہو کوئی چیز
کہ مین تمکو زیادہ دون تو وہ عرض کرینگے کیا تو نے ہمارے چہرون کو سفید نہین کردیا
کیا تو نے ہمکو جنت مین داخل نہین کردیا اور ہمکو آگ سے نجات نہین دیدی پس وہ پردہ اٹھادیگا
تو نہین دی گئی کوئی چیز کہ محبوب تر ہو انکو دیکھنے سے طرف اپنے رب کے **ایضا** فی کفایۃ
الشعبی قال علیہ السلام اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار یکون اہل الجنہ

کل جمعۃ ضیافۃ من اللہ تعالیٰ وفی اٰخر تلک الضیافۃ یکرمھم اللہ تعالیٰ بالنظر الیہ
کما یشاء یعنے کتاب کفایت شعبی مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جسوقت بہشت والے بہشت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکینگے تو مقدار ہر جمعے
مین واسطے جنت والونکے ایک ضیافت و مہمانی ہوگی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اور آخر مین
اس ضیافت کے مکرم و مشرف کریگا انکو اللہ ساتھہ دیکھنے کے طرف اپنے جیسا کہ چاہیگا
یعنے اپنے دیدار فائض الانوار سے انکا اکرام فرمایگا قصیدہ لامیہ مین مذکور ہے

یراہ المؤمنون بغیر کیف ؛ وادراک وضرب من مثال ؛ فینسون النعیم
اذا رأوہ ؛ فیا خسران اھل الاعتزال ؛ یعنے جسوقت اُسکے جمال جلال کو دیکھ لینگے
تو نعیم بہشت عنبر سرشت کو فراموش کرینگے اور متحیر ہو جائنگے اور یہ شعر پڑہنے لگینگے جو کہ
کسی قائل نے کہے ہین شعر منم یارب درین دوران کہ روے یار می بینم ؛ فراز
سر و سیمینش گل بر یار می بینم ؛ چہ کارے کردہ ام یارب کہ این پاداش می بینم ؛ چہ از
من در وجود آمد کہ این مقدار می بینم ؛ چہ خلوت درمیان آمد نخواہم شمع و کاشانہ ؛
تماشاے بہشتم نیست چون دیدار می بینم ؛ عجب می آیدم از خود کہ ہر شب در گمان افتم ؛ کہ منم
یا بخوابم یا رخ دلدار می بینم ؛ اور فرمایا اللہ پاک نے من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ
اعمیٰ واضل سبیلا یعنے جو شخص کہ ہمین یعنے دنیا مین اندہا ہے تو وہ آخرت مین اندہا
ہے اور زیادہ تر گمراہ ہے از روے راہ کے اور جگہہ دنیا طلب کرنیوالون کی یون مذمت
فرمائی قال اللہ یریدون الحیوۃ الدنیا مالبث لنا مثل ما اوتی قارون انہ

لذو حظ عظیم وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب الله خیر لمن آمن وعمل
صالحا ولا یلقیها الا الصابرون یعنے کہا اون لوگون نے کہ جو چاہتے ہین زندگی دنیا
کو اے کاش واسطے ہمارے ہوتا مثل اُسچیز کے کہ جسکو قارون دیا گیا وہ تو البتہ بڑے حظ
والا ہے حدیث صحاح مین ہے کہ لو کان لمن ابن آدم وادیان من ذھب لتمنوا الثالث یعنے اگر
ہون واسطے بعض بنی آدم کے جو کہ طالب دنیا ہین دو خزانے سونے کے تو ہر آئینہ وہ تیسرے
کی تمنا کرین اور کہا اُن لوگون نے جو کہ علم دئے گئے یعنے اہل دو انس لے دنیا کی طلب کرنیوالون
کہ خرابی ہو تمہاری ثواب اللہ کا یعنے ثواب لقار کا بہتر ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو ایمان لایا
اور نیک کام کیا یعنے اللہ تعالی کی ملاقات و دیدار کا ثواب مومن صالح کے واسطے بہتر ہے
اور دوسری جگہہ محبین دنیا کی یون مذمت فرمائی کہ الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی
الآخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا عوجا اولئک فی ضلال بعید یعنے جو
لوگ کہ دوست رکھتے ہین زندگی دنیا کو آخرت پر اور باز رکھتے ہین اللہ کی راہ سے اور چاہتے
ہین اُسکو ٹیڑھا وہی لوگ ہین دور گمراہی مین اور جگہہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے
فرمایا کہ تم محبین دنیا کے مال و اولاد سے تعجب نکرو فلا تعجبک اموالھم ولا اولادھم
انما یرید اللہ لیعذبھم بھا فی الحیوۃ الدنیا یعنے تمکو تعجب مین نڈالین اُنکے مال اور نہ
اُنکی اولاد اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اُنکو اُنسے عذاب کرے زندگی دنیا مین کیونکہ دوزخ
جگہہ ہے عذاب کی اور دنیا کا طالب سب وقت عین عذاب مین ہے اور دوسری جگہہ اُن
لوگون کی مذمت فرمائی جو کہ وصال و لقار الہی کو طلب نہین کرتے ہین ان الذین لا یرجون

لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمأنوا بھا والذین ھم عن آیاتنا غافلون اولئک مأوٰھم
النار بما کانوا یکسبون یعنے بیشک وہ لوگ کہ امید نہین رکھتے ہین ہمارے لقا کی اور
راضی ہوئے زندگی دنیا سے اور چین پکڑا اُس سے اور وہ لوگ کہ جو ہماری نشانیون سے غافل ہین
وہی لوگ ہین کہ اُنکی جگہہ دوزخ ہے بسبب اُسکے جو کرتے تھے اس باب مین ایک حدیث
صحاح کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کرام کے کسی راہ مین
تشریف لئے جاتے تھے وہان ایک بکری مردار پڑی ہوئی تھی چہرۂ مبارک کا اصحاب کی
طرف کیا اور فرمایا والذی نفسی بیدہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذہ الشاۃ علی
اھلھا ولو کانت الدنیا تزن عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منھا شربۃ ماء
یعنے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے دست قدرت مین جان محمد کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دنیا
خوارتر ہے نزدیک اللہ کے اس مردار بکری سے نزدیک اُسکے مالکون کے اور اگر ہوتی دنیا
نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر مچھر کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اُس سے گھونٹ بھر پانی سرد دوسری
جگہہ آپنے فرمایا کہ الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر یعنے دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت
ہے کافر کی حضرت ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے
ہین کہ من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ یعنے جس شخص نے
دوست رکھا اپنی دنیا کو تو نقصان پہونچایا اُسنے اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکھا
اپنی آخرت کو تو ضرر پہونچایا اُسنے اپنی دنیا کو فآثروا ما یبقی علی ما یفنی سو تم اختیار کرو
اُس چیز کو جو باقی رہیگی اُس چیز پر جو فنا ہوگی جیسا کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ لو کانت الدنیا مثل الجنة بنعیمها لکن مع الفناء والجنة مثل الدنیا

بحطامها لکن مع البقاء فالعاقل الذی یختار البقاء لاسیما الامر علی العکس یعنے اگر

دنیا مثل جنت کے ہو مع اُسکے نعیم کے لیکن نقش فنا کا اُسپر لکھا ہو اور اگر بہشت مثل دنیا کے

ہو مع اُسکے پتھر و ڈھیلے کے لیکن نقش بقا کا اُسپر لکھا ہو تو عاقل وہی ہے جو کہ بقا کو اختیار

کرے گو پتھر و ڈھیلا ہی کیوں نہو خصوصاً جبکہ کام برعکس ہو یعنے ساری دنیا سنگ و

کلوخ و فانی ہے اور بہشت سب کا سب تنعم و نعمت با بقا ہے اور یہ بیت پڑھے جو کہ

کسی قائل نے کہی ہے ~~~ طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ٭ عاقل آنست

کہ اندیشہ کند پا بانرا ٭ ~~~ الا ما طالب الدنیا الدنیہ ٭ فلا تتعب فما خلقت

صنعه ٭ فاولها لطالبها منام ٭ واخرها لراغبها منیه ٭ دعوا الدنیا الدنیة

واتقوها ٭ حدود الله راعوها راعوها ٭ فان متاع دنیاکم قلیل ٭ نصحت

لکم الیها لا تمیلوا ٭ یعنے ہوشیار ہو اے طلب کرنیوالے دنیاے ذلیل و خوار کے تو

اُسکے طلب مین مت تھک کیونکہ وہ گوارا اور اچھی پیدا نہین کی گئی ہے پس اول اُسکا

تو واسطے اُسکے طالب کے ایک نیند ہے سر مین اور آخر دنیا کا واسطے اُسکے رغبت کرنیوالے

کے موت ہے تم دنیاے خوار کو چھوڑو اور اُس سے بچو اور اللہ تعالے کے حدود کی رعایت

کرو اور اُنکو نگاہ رکھو یعنے اُسکے اوامر کو بجا لاؤ اور اُسکے نواہی سے باز رہو پس بیشک متاع

تمہاری دنیا کا قلیل ہے مین نے تمکو نصیحت و پند کی کہ تم طرف اُسکے میل مت کرو اور

فرمایا اللہ پاک نے یا قوم انما هذه الحیوة الدنیا متاع وان الاخرة هی دار القرار

یعنے اللہ پاک نے کسی نبی سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میرے لوگو یہہ
زندگی دنیا کی تو ایک برتنا ہے اور بیشک گھر قرار کا وہ آخرت ہی ہے آور فرمایا من
کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوءتہ منہا
وما لہ فی الاخرۃ من نصیب یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے آخرت کی کھیتی تو ہم زیادہ
کرتے ہین اُسکی کھیتی مین اور جو شخص چاہتا ہے کھیتی دنیا کی تو ہم دیتے ہیں اُسکو اُس سے
اور نہین ہے واسطے اُسکے آخرت مین کوئی حصہ آور دوسری جگہہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو مخاطب کرکے یون ارشاد فرمایا فاعرض عمن تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا
ذلک مبلغھم من العلم یعنے اے نبی تم اعراض کرو اُس شخص سے کہ جسنے مونہہ پھیرا
ہمارے ذکر سے اور نہین ارادہ کیا مگر زندگی دنیا کا یہہ ہے مبلغ اُنکا علم سے یعنے انکا منتہائے
علم یہی ٹہیرا کہ اُنہون نے دنیا کے سوا اور کچھہ نہ چاہا آخرت سے کچھہ کام نرکھا سو تم اُس سے
مونہہ موڑو درگزر کرو آور جگہہ یون فرمایا کلا بل تحبون العاجلۃ وتذرون الاخرۃ
یعنے ہرگز یون نہین بلکہ تم دوست رکھتے ہو دنیا کو اور چھوڑتے ہو تم آخرت کو پھر اس فقیر
پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد مذمت دنیا اور احادیث و اشعار جو مین نے کہے
سب کو لکھہ لے۔

ذکر صلوۃ اوّابین وغیرہ

ایضاً اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا اے میرے بھائیو تم ایک چیز
غریب سنو اور لو بارہ رکعت **اوّابین** کی بعد نماز مغرب کے اُمین لنبی قراءت ہو جو کہ

اور ادمین مذکور ہے لیکن مین نے اسطرف مشائخ سے عجب بات سُنی ہے کہ اگر کوئی شخص
بوڑھا کمزور ہو تو وہ آیتین جو کہ تہجد مین مروی ہین ان بارہ رکعتونمین وہی پڑہے اور
ظہر پہ دس رکعت مین بعد ظہر کے بہی انہین آیتونکی قرات مروی ہے اور یہ دعاگو کا
معمول ہے اس طریق سے کہ دو رکعت **صلوٰۃ الفردوس** کی پہلی رکعت مین ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم اور دوسری رکعت مین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی
الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور دو رکعت **صلوٰۃ النور** کی پہلی رکعت مین
ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور دوسری
رکعت مین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوہاب اور دو رکعت **صلوٰۃ الاستجاب** کی پہلی رکعت مین ربنا لا تؤاخذنا
ان نسینا او اخطأنا تا آخر سورۂ بقرہ اور دوسری مین ربنا آمنا فاکتبنا مع الشاہدین
اور دو رکعت **شکر اللیل** کی پہلی رکعت مین ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک
فقنا عذاب النار اور دوسری رکعت مین ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی
للایمان تا ابرار اور دو رکعت **سراج القبر** کی پہلی رکعت مین ربنا انک جامع
الناس لیوم لاریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور دوسری مین ربنا واتنا ما وعدتنا
علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد اور دو رکعت **حفظ ایمان**
کی پہلی رکعت مین ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا
علی القوم الکافرین اور دوسری مین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم یہ ہے بیان بارہ رکعت تہجد کا کہ اوابین مین آیا ہے اور ظہر یہ کی دس رکعتون مین بہی وہی دس آیتین پڑہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فائدے لکہہ لے غریب ہین۔

بیان نماز چاشت

ایضا نماز چاشت ادا کرتے اور فرماتے تہے کہ نماز چاشت کی سنت ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹہہ رکعتین پڑہی ہین یہ آپکا فعل ہے اور قول بارہ رکعت کا ہے آپنے فرمایا ہے من صلی ثنتی عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ بکل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے جو شخص پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ہر دن ایک محل جنت مین جتنی اُسکی عمر ہو اور ہر روز پڑہے تو اُتنے ہی محل پائیگا فرمایا یعنے حضرت مخدوم قدس سرہ نے کہ آٹہہ رکعت مین نیت سنت کی کرے متابعۃً لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چار رکعت اخیر مین نیت نفل کی کرے تکمیلاً للفرائض بعد اسکے فرمایا کہ مینے اُسطرف دیکہا ہے کہ آٹہہ رکعت پڑہتے ہین یارون نے پوچہا کہ بارہ رکعت کیون نہین پڑہتے جواب فرمایا کہ مطلوب اُنکا پاداش یعنے اجر نہین سے ہے وہ تو واسطے متابعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹہہ رکعت پڑہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ فرزند من اس فائدے کو لکہہ لے غریب ہے۔

نماز ہر نیک و بد کے پیچہے جائز ہے

ایضا فرمایا سبق پڑہو ترتیب یہ تہی کہ اعلموا ان الصلوۃ جائزۃ خلف کل بر و فاجر

خلافاللروافض فانهم لایصلون خلف الفاجر وانما یجوز الصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر اذا لم یکن مبتدعا لان الصلوٰۃ خلف المبتدع لا یجوز ومن لم یر الصلوٰۃ جائزۃ خلف کل بر وفاجر فھو مبتدع قال حدثنا ابوالحسن قال حدثنا ابومحمد قال حدثنا ابوالقاسم قال حدثنا ابویعقوب قال حدثنا یحیی بن عبداللّٰہ الجبار قال حدثنا خلف بن ایوب قال حدثنا اسد بن علی عن حماد عن عبدالرحمن عن محمد بن عبداللّٰہ عن مکحول الشامی رضی اللّٰہ تعالی عنھم انہ قال لاصحابہ فی مرض موتہ اربع لم احدثکم بھا عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فاحدثکم الیوم وقال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لا تُکَفِّرُوا اھل قبلتکم وصلّوا علی کل میت اھل قبلتکم وصلّوا خلف کل برٍ وفاجرٍ وجاھدوا مع کل امیر یعنے تو جان لے کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے برخلاف روافض کے کہ وہ پیچھے بدکار کے نماز نہین پڑھتے ہین اور سوا اسکے نہین کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے جبکہ وہ بدعتی نہو کیونکہ نماز پیچھے بدعتی کے جائز نہین ہے لیکن فاسق کے پیچھے مکروہ ہے وقال مالک رحمہ اللّٰہ تعالی لا یجوز تقدیم الفاسق یعنے نزدیک امام مالک رحمہ اللّٰہ تعالے کے امامت فاسق کی جائز نہین ہے اور جو شخص کہ نہ دیکھے اور اعتقاد نکرے کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے تو وہ مبتدع ہے اور جیسے روافض و خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ و جہمیہ و دہریہ سوا انکا اقتدا کرنا ہی درست نہین ہے یہ لوگ بدمذہب ہین اور مکحول شامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھون نے اپنے مرض موت مین اپنے یارون سے کہا کہ چار باتین

ہین کہ مین نے تمکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنکی حدیث نہین کی سو مین آج تمکو حدیث
کرتا ہون پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم تکفیر مت کرو اپنے
اہل قبلہ کی یعنے اُنکو کافر مت کہو اگرچہ وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو اور پر ہر مردے
اہل قبلہ اپنے کے گو وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو پیچہے ہر نیک و بد کے اور لڑو
دشمنون سے ہمراہ ہر امیر کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ہی

ایضا دعای بارش وامساک آن

ایک خلق شہر سے آئی اور کہا کہ بارش کی کثرت سے گہر ویران ہوگئے اور فتح خان کے
حوض کا بند اور نائب باربک کا بند اور ایک اور بند تینون ایک ہوگئے نائب باربک کا
بند تو ٹوٹ گیا پانی مثل لب آب کے جاتا تہا اور حوض خاص علائی طرف چشمۂ آب کے
جاتا تہا کبہی ایسا نہین ہوا تہا فرمایا کہ جسوقت پانی نہین برستا تہا تو دعاگو کے مزاحم
ہوتے تہے کہ پانی برسنے کی دعا کرو اور اب جبکہ بارش ہوئی تو دعاگو سے پانی روکنا
طلب کرتے ہین حوصلہ کم رکہتے ہین صبر نہین ہے بندے کو تو چاہئے کہ سب وقت مثل
خاموشون کے رہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنے کرتا ہے
اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور مخدوم نے پانی روکنے کی دعا کی جب
یہ فقیر ہمراہ یاران دیگر کے استقبال کو گیا تو ایک خلق نے فریاد کی کہ ایک مہینا برسات
کا گزر چکا ہے گانوں مین منزل دو منزل شہر سے ایک قطرہ تک نہین برسا پانی برسنے
کی دعا اس طریق سے فرمائی اور اول وآخر درود شریف پڑہا کہ اللھم اغثنا اللھم

انزل علینا علی اہل ہذا البلد و بلاد المسلمین عیناً ما فعا مخدوم دام برکاتہ کی برکت سے اُسی دن پانی برسا پانی بامراد ہوا۔

بدہ کے دن بائیسوین ماہ جمادی الاولی

کو ایک خلق نے بارش رکنے کی دعا کا التماس کیا فرمایا آج بدہ کا دن ہے ہزار بار اسم اعظم کا ورد ہے یا ذا الجلال والاکرام جب تمام کیا تو پانی روکنے کی دعا اس طریق سے کی کہ اللہم حوالینا ولا علینا اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر فاما یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی روکنے کی دعا اس طرح فرماتے کہ اے اللہ تو ہمارے گرداگرد پانی برسا نہ ہمپر اے اللہ بلندیونپر اور پہاڑونپر اور ندیونپر اور درختون کی جڑونپر پس پانی ٹہیر گیا اسمین قصہ ہے روی انس مالک رضی اللہ عنہ رجل دخل فی الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم یخطب وقال یا نبی اللہ ہلکت المواشی وانقطعت السبل فادع اللہ ان یمسکہا عنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدیہ فقال اللہم حوالینا ولا علینا الی آخر الحدیث اور اول وآخر درود شریف پڑہا اور فرمایا کہ یہ دعا مروی ہے جب بارش بہت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑہتے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من دعاے نزول باران و امساک باران بنویس غریب است **ایضا** فرمایا کہ بدہ جمعرات جمعہ کو روزہ رکہنا چاہیئے اور واسطے قضاے حوائج کے معتکف ہونا چاہیئے آج مین چاہتا تہا کہ روزہ رکہون رات کو مین نے کچہہ سحری نہین کی ورنہ روزہ رکہہ لیتا بعد اسکے

فرمایا آج بدھ کا دن ہے نماز احزاب روایت کی گئی ہے اُسکو واسطے رفع مہمات کے پڑہون
کیونکہ نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے بطریق نماز تسبیح پہر فرمایا کہ مولانا
سراج الدین امام شہر میں گئے ہین دو تین دن ہوئے انشاء اللہ تعالی آتے ہین آج کہلا ہوا ہے
امامت طریقے پر کرتے ہین اور اوراد شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی کو نگاہ رکہتے ہین درویش
آدمی ہین اسی ذکر مین تہے کہ مولانا سراج الدین امام پہونچے سلام کیا سلام کا جواب دیا
فرمایا اسی وقت مین تمکو یاد کرتا تہا عرض کیا کہ مین پانی کی جہت سے رہگیا
آج ٹہیر گیا تو خدمت مین حاضر ہوا۔

ذکر داڑہی مین کنگہی کرنے کا
اٹہائیسوین ماہ جمادی الاولی پیر کے دن

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ریش مبارک مین کنگہی کرتے تہے اس اثنا مین ایک فائدہ
بیان فرمایا کہ جب داڑہی مین کنگہی کرے تو بہوؤن سے شروع کرے بعدہ موچہون اور
داڑہی مین کرے کیونکہ بہوین سابق اور اصل ہین اور داڑہی و موچہہ بعد بلوغ مرد کے ہے
والاصل مقدم علے الفرع یعنے اصل فرع پر مقدم ہے سبب تعظیم کا یہ ہے کہ بہوین
شکم مادر مین ہوتی ہین اسی جہت سے بوڑہون کی حرمت و تعظیم واجب ہے کیونکہ وہ مقدم
ہین قال علیہ الصلوۃ والسلام البرکۃ مع الاکابر یعنے آپنے فرمایا ہے کہ برکت بڑون
کے ساتہہ ہوتی ہے و قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس
منا ای لیس من متابعینا یعنے آپنے فرمایا کہ جو شخص بزرگی نہ کہے بزرگونکی اور مہربانی

نکرے چہوڑنیر پس وہ نہین ہے ہمسے یعنے وہ ہماری پیروی کرنیوالونسے نہین ہے۔

ذکر مقامات سالک

ایضا فرمایا کہ سالک کے دو مقام ہین ایک ابتدا دوسرا انتہا مقام ابتدا صحیح کرنا توبہ کا ہے اور یہ دو طرح ہے ایک تو شریعت وطریقت کے معاصی سے توبہ کرے جیسے حرام ومکروہ ومالایعنی یعنے بیفائدہ امور اور بے ادبی واخلاق بدان سب سے توبہ کری دوسرے ماسوی اللہ سے توبہ کرے اور مقام انتہا تمکین مع اللہ ہے اور وہ وصول مقصود ہے اور درمیان ان دونو مقام کے چند مقام اور ہین وہ آدمی اُنکو جانتا ہے کہ جسمین یہ معنی موجود ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ کسی چیز کی طرف ملتفت ہونا چاہیئے نظر فی دنیا کے نہ عقبے کے کیونکہ عاقل کو یہ تقاضا یعنے لائق نہین ہے کہ وہ مُحدث مین مشغول ہو اور محدث وہ چیز ہے کہ اُسکا اول عدم مین ہو اُسکو وجود مین لائین دنیا وآخرت محدث ہے خداوند قدیم اُنکو وجود مین لایا ہے اور قدیم مراد اُس چیز سے ہے کہ اُس کا اول وآخر نہو یعنے وہ ہمیشہ موجود ہو ذات باریتعالی کی ہمیشہ موجود ہے وینبغی للعاقل ان یختار القدیم ویدر المحدث ولیس العاقل من یشتغل بالنعیم و یغفل عن المنعم وقیل فی قولہ تعالی ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ ای شغلنا ہم بما لایعنیہم حتے اشتغلوا بالنعمۃ وغفلوا عن شہود المنعم نہے اللہ تعالی نبیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن صحبۃ الذین اشتغلوا بالنعمۃ وغفلوا عن المنعم فانہم ضعف الہمم اشتغلوا بالنعمۃ عن شہود المنعم یعنے عاقل کو یہہ لائق

ہے کہ قدیم کو اختیار کرے اور اقبال و توجہ فرمائے یعنے اللہ تعالیٰ قدیم ہے اور محدث کو چہوڑ دے جو کہ غیر قدیم ہے اور وہ شخص غافل نہین ہے جو کہ نعمت مین مشغول ہو اور نعمت کے دینے والے یعنے بارتعالیٰ سے غافل ہو جائے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگون کی صحبت سے اپنے پیغمبر کو منع فرمایا ہے کہ اُنکے ساتہہ صحبت نرکہین اسلئے کہ وہ سست ہمت ہین کہ وہ نعمت کے ساتہہ مشغول ہو گئے اور نعمت دینے والے سے جو کہ صاحب نعمت ہے غافل ہو گئے یہہ ویسی بات ہے کہ صاحب نعمت طرح طرح کی نعمت ایک شخص کے آگے مہیا کرے اگر وہ شخص غافل ہے تو وہ سر نیچا کرکے نعمت کے ساتہہ مشغول ہوگا سر نہ اُٹہائیگا اور صاحب نعمت کی طرف مونہہ نکرے گا وہ صاحب نعمت کہیگا کہ یہ شخص کم عقل ہے کہ اسنے کچہہ بہی طرف میرے التفات نکیا کیونکہ صاحب اس نعمت کا تو مین ہون جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے رباعی

اہل نظر کہ عالم تحقیق دیدہ اند ؛ عشق ترا بملک دو عالم خریدہ اند ؛ چندین ہزار دلبر زیباست در جہان ؛ ترک ہمہ گرفتہ ترا برگزیدہ اند ؛ صاحب بصیرت کا کام نہین ہے کہ ہمسے بیگانہ ہونا اور ہوئی سے آشنا بس روے مبارک برین فقیر آورد فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس مایۂ اصل سالک ست۔

اونتیسوین تاریخ ماہ جُمادی الاولیٰ منگل کے دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ خضر نے عرضداشت خدمت مین بہیجی اور اس فقیر نے پیش کی کیفیت یہ تہی کہ اس فقیر کو بادلقوہ زحمت دیتی ہے بسبب اُسکے خدمت سعادت مین آنا نہین ہوتا ہے پوچہا فرزند من وہ شیخ خضر جو کہ شیخ رکن الدین کے مرید ہین

مین نے عرض کیا جی ہان دعا کی اور تعویذ دیا اور اُس عرضداشت مین ذکر اس فقیر کا اور
اس فقیر کے بہائیونکا بہی تہا تو پوچہا کہ شیخ خضر سے تیری ملاقات ہوئی ہے مین نے عرض
کیا جی ہان **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین نہی کہ اعلم
ان النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم حفظ الصلوہ بالجماعہ ورأھا واجبہ فمن لم یر
حفظ الصلوہ بالجماعہ واجبۃ فھو مبتدع یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نگاہ
رکہتے نماز کو ساتہہ جماعت کے اور اُسکو واجب دیکہتے پس جو شخص نہ دیکہے حفظ نماز بجماعت
کو واجب تو وہ اہل بدعت یعنے بدعتی ہے بعد اسکے فرمایا کتاب فقہ مین ہے کہ جماعت
مین چار قول ہین قیل فرض عین وقیل فرض کفایہ وقیل واجبۃ وقیل سنۃ موکدہ
والاصح ذلک اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی **ع** وبالجماعۃ الصلوۃ جدلہٗ
واجبۃ اوسنۃ موکدہٗ اوفرض عین اوکفایۃ علے حسب اختلاف وردوہ
فاعقلاہٗ اور ایک قول پر فرض ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ قول پر امام داؤد طائی قدس
سرہ کی جماعت فرض ہے فرمایا کہ اُنکے قول پر فریضہ ہے وتمسک بھذہ الایۃ قولہ تعالے
وارکعوا مع الراکعین یعنے امام داود رح نے اس آیت سے جماعت کے فرض ہونے پر تمسک
کیا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور تم نماز پڑہو ساتہہ نماز پڑہنے والونکے امام داود طائی
منجملہ میرے پیرون کے ہین ہمارا خرقہ طرف اُنکے پہونچتا ہے اور یہ پیر ہین امام معروف کرخی
رضی اللہ عنہ کے اور مرید ہین امام حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کے اُنکا قول ہمکو الیق یعنے لائق تر ہے
فرمایا کہ اگر کوئی تارک جماعت ہوجائے اور گوشے مین بیٹہہ رہے تو ہرگز ایسا آدمی کوئی

حفظ نماز ساتھ جماعت واجب

چیز نہوگا بلکہ دنیا و آخرت مین معاقب ہوگا نعوذ باللہ منہ اس باب مین بہت سی تخویفین
وعید کی ہین **ایضا** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تارک الجماعۃ ملعون
یعنے جماعت کا تارک ملعون ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور کی نماز ظہر مین یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ایک فائدہ
بیان فرمایا کہ ظہر یہ دس رکعت ہین جو کہ بعد اداے ظہر کے مروی ہے مشائخ اوسطرف کے
یہ آیتین جو تہجد مین آئی ہین پڑہتے ہین اور مین بہی پڑہتا ہون اور دو رکعت استحباب
مین یہ دو سورتین بہی مروی ہین پہلی رکعت مین سورہ قدر اور دوسری مین سورۂ
کوثر یہ بہت آسان ہے پس روی مبارک برین فقیر و یاران دیگر آوردند فرمودند فرزند
من بنویس **ایضا** فرمایا کہ مشائخ کو مکاشفہ ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ایک لحظہ ہو
دیکہی ہوئی کو ین دیکہا کرتے ہین بلکہ اول حال دیگر پیشود یعنے پہلا حال دوسرا ہوجاتا
ہے اگر دیکہا ہوا رہجاے تو وہ حال ہوتا ہے انکو پہر مبتلا ہونا چاہیے اسلیے کہ وہ شاغل
پڑجاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم منبر پر وعظ فرمارہے تہے کہ اس درمیان مین مکاشفہ ہوا چہرۂ مبارک یارون
کے طرف کیا اور فرمایا سلونی اخبرکم ما دمت فی مقامی یہ حدیث صحیح مشارق
مین ہے یعنے تم مجہسے پوچہو جو چاہو مین تمکو اسکی خبر دونگا جب تک کہ مین اس مقام
یعنے منبر پر ہون ایک صحابی اپنے پانوپر کہڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ قافلہ
دمشق کو گیا ہے وہ کب آئیگا آپنے فرمایا یہ ہے وہ قافلہ دروازۂ مدینہ پر پہونچا ہے

ذکر شیخ جمال الدین اچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان علم غیب

ابہی دروازے پر آئے گا مین دیکھہ رہا ہون واقعہ اُسی طرح تہا بعد اُسکے فرمایا کہ اُسطرف دعاگو کو اہل مکاشفہ نے وہ جگہہ دکہائی کہ جہان شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالے دریا مین وضو کرتے اور عدن بن فقیہ فضال کی ملاقات کرتے ہے اپنے عہد مین بڑے بزرگ تہے **ایضا** فرمایا پانچ چیز بن ہین عالم غیب ہے کہ سوا خدای تعالی کے اور کوئی اُنکو نہین جانتا ہے جیساکہ خود اُسنے اپنے کلام مجید مین اُنکو بیان فرمایا ہے قولہ تعالے ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنے بیشک نزدیک اللہ کے ہے علم قیامت کا کہ کب آئے سبب قیامت کے پوشیدہ رکہنے کا یہ تہا کہ اپنے کلام مین فرمایا ہے ان الساعۃ اتیۃ اکاد اخفیہا لتجزی کل نفس بما تسعی یعنے بیشک قیامت آنیوالی ہے مین اُسکو پوشیدہ رکہتا ہون تاکہ بدلا دیا جائے ہر نفس ساتہہ اُسچیز کے جو وہ سعی کرتا ہے جلد یعنے اگر بین علم قیامت کا ظاہر کردیتا تو سب لوگ بیدار ہوجاتے اور اُسدن کے منتظر رہتے اور عمل زیادہ کرتے مخلص کی قدر نہ ہوتی مخلص وہ ہے کہ قیامت واہوال قیامت سے بالغیب خائف ہو اور یقین کرے قیامت کے علم کو ہمارے پیغمبر علیہ السلام اور کوئی پیغمبر علیہ السلام نہین جانتا تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰہا قل انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو ثقلت فی السموات والارض لا تاتیکم الا بغتۃ یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ ولکن اکثر الناس

لا یعلمون یسئلک الناس عن الساعه قل انما علمہا عند اللہ و ما یدریک لعل
الساعه تکون قریبا اور فرمایا یسئلونک عن الساعه ایان مرسٰہا فیم انت من ذکریٰہا
الی ربک منتہٰہا اور جگہ فرمایا ہے قل ان ادری اقریب ام یجعل لہ ربی امدا
ان اتانا الانذیر مبین وعنده علم الساعه دوسری چیز علم غیب کی یہہ ہے کہ وہ اونا تاہے
مینہہ کو کوئی نہین جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا تیسری چیز یہہ ہے کہ جانتا ہے اُسچیز کو جو
رحمون مین ہے نر ہے یا مادہ نیک ہے یا بدمرد ہے یا نامرد بدبخت ہے یا نیکبخت صالح ہے
یا فاسق ایک ہے یا دو وہی جانتا ہے اگر دوسرا جانے اور اُسکو معلوم ہو جاے تو وہ
اُسکو دوست نرکھے پیٹ سے دور کر ڈالے چوتھی چیز یہہ ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی نفس
کہ کل کیا کریگا اور اگر کہے کہ کل ایسا کرونگا تو انشاء اللہ کہے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
واٰلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے ولا تقولن لشیٔ انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ یعنی
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مت کہو کسی چیز کو کہ بیشک میں کل ایسا کرونگا مگر انشاء اللہ کہو
پانچوین چیز یہہ ہے کہ کوئی نہیں جانتا ہے کہ کون زمین مین مریگا اور کہان دفن ہوگا یہہ
پانچ چیزیں علم غیب ہین انکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہے اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ وہ کوئی
خبر کہتا ہے یا کوئی دکہاتا ہے تو اُسکو غیب تصور مت کر اوسکو کشف کہتے ہیں اگر تیرا وہ
مرتبہ ہو جائیگا تو تو بہی دیکھے گا ولیکن تو کب دیکھہ سکتا ہے تو تو دنیا مین ملوث ہو گیا ہے
اور جسچیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اگرچہ بظاہر غیب معلوم ہوتی ہے فکل ما
یعلم المخلوقات لیس بغیب لقوله تعالی لا یعلم الغیب الا اللہ وقوله تعالی

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ۔ اور خود اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یون خطاب فرماتا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہو کہ مین نہین کہتا ہون تمسے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین تمسے کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون مین تو اُسی چیز کا اتباع کرتا ہون جو میرے طرف وحی کیجاتی ہے مین دعوی نہین کرتا ہون کہ کذب ہو قولہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو وقولہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون یعنے جسچیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اُسکو کشف کہتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ نہین جانتا ہے غیب کو کوئی مگر اللہ تعالی یعنے آسمان والے فرشتے نہین جانتے ہین اور زمین والے آدمی وجن وپری نہین جانتے ہین اور جو کوئی زبان سے کہے کہ مین غیب جانتا ہون تو وہ کافر ہو جاے جن وپری کے غیب نہ جاننے کی یہ آیت کریمہ دلیل ہے قولہ تعالے فلما قضینا علیہ الموت ما دلہم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منساتہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین یعنے جسوقت کہ ہمنے حکم کیا سلیمانؑ پر موت کا تو وہ مر گئے اور وہ عصا پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اونکی ہیبت سے دیو پری وحوش وطیور سب کام مین لگے تھے کسی کو قدرت نہ تھی کہ اُنکے پاس جاے دیکھے کہ مردہ ہین یا زندہ آگاہ نہین کیا اُنکو اُنکے

مرنے پر مگر زمین کے کیڑے نے کہ وہ اُنکے عصا کو کہاتا تہا یعنے اُس کیڑے نے اُسکے عصای
مبارک کو کہا لیا اور سودہ کر دیا تو وہ گر پڑے پہر جب وہ گر پڑے تو جنون نے یہ بات جان لی
کہ وہ اگر غیب دان ہوتے تو عذاب خوار کرنیوالے مین نہ ٹہرتے جو کہ اونکو سلیمان علیہ السلام
کے ہاتہ سے پہونچتا تہا اور کوئی پیغمبر غیب نہین جانتا ہے اللہ ہی کے نزدیک کنجیان
غیب کی ہین نہین جانتا ہے اُنکو مگر وہی اور آپ کو خطاب فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تم کہدو کہ مین مالک نہین ہون واسطے اپنی جان کے سود کا نہ زیان کا
مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب جانتا تو بہت خیر جمع کر لیتا اور مجہکو برائی نہ لگتی نہین
ہون مین مگر ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا واسطے اُن لوگونکے جو ایمان لاتے ہین
پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این بیان علم غیب بنویس
غریب است **ایضا** ذکر کشف قبور کا نکلا فرمایا اُن دنون مین کہ دعاگو مکہ مبارک مین
تہا تو شیخ عبداللہ یافعی قدس اللہ سرہ نے دعاگو کو قبرین دکہائین اور فرمایا ھذا ملتانی
و ھذا اوچی من بلادک وھذا خراسانی وھذا ھندی وھذا
مصری وھذا شامی وھذا عراقی وھذا بغدادی ومثلہ یعنے قبرون کی طرف
اشارہ کیا کہ یہ شخص ملتان کا ہے اور یہ اوچہ کا ہے تیرے بلاد کا اور یہ خراسان کا ہے
اور یہ ہندستان کا ہے اور یہ مصر کا ہے اور یہ شام کا ہے اور یہ عراق کا ہے اور یہہ
بغداد کا ہے اور مثل اسکے مکاشفہ سے کہتے تہے اُس جگہہ لاتے ہین کہ جو آدمی اُسکے
لائق ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین

قدس اللہ سرہ پیر کے دن واسطے زیارت اپنی والدہ کے جاتے اور اُنکی والدہ کا دفن ملتان
مین اُس جگہہ ہوا تہا کہ جسکو پیران تیری کہتے ہین تیری خطا ہے متواتری کو کہتے ہین غرضکہ
روز سہ شنبہ کو خانقاہ سے باہر آئے دعاگو اور دعاگو کے اُستاد مولانا نورالدین دونون
ہمراہ رکاب چلے مقام مذکور مین والدہ کی زیارت کی اُس جگہہ سے ذرا پیچھے آئے بانکبیرین
نماز جنازے کی کہین ہمنے بہی اقتدا کیا ہم نے اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ شیخ سے پوچہو کہ یہ
چار تکبیرین کیا تہین اُنہون نے کہا کہ میری حد نہین ہے یعنے میرا منصب نہین ہے کہ
مین پوچہون ہم آ ہی رہے تہے کہ شیخ ہماری طرف اپنا مونہہ لائے اور فرمایا تم جانتے ہو جگہہ
مولانا شمس الدین کو دفن کیا ہے پائنتی میری والدہ کے اُسجگہہ ایک نشان بہی کیا آخر
چند زمانے کے بعد جس جگہہ کہ اونکو اُنکے لڑکون نے دفن کیا تہا وہان سیلاب پہونچا
تو اُنہون نے چاہا کہ اُنکو قبر سے باہر نکالیں دوسری جگہہ دفن کرین دعاگو نے منع کیا
کہ اُنکی قبر کو مت کہودو اُنہون نے دعاگو کا کہنا نہ سُنا قبر کہولی تو دیکہا کہ وہ قبر مین نہی
مناسب اسکے دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ خادم دعاگو اخی علی بدر حسن اُسوقت
مین کہ اُسنے انتقال کیا دفن اُسکا مدینۂ مبارک مین نہار روضۂ حضور مصطفے صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے گنبد کے پیچہے دفن کیا دعاگو نے نشان بہی کیا اور زیارت بہی کی پہر مین
اُسکی قبر کے پاس نہ گیا اسلئے کہ اُسکو نواوجہ سے مدینے مین لیگئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
یہہ بات حدیث صحاح مین پائی قولہ علیہ السلام ان اللہ تعالی ملائکۃ تعالٰی لهم
نقلہ ینقلون المیت من مکانٍ الی مکانٍ یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے کے

کئی فرشتے ہین کہ اُنکو نقلہ کہتے ہین وہ نقل کرلے ہین مردے کو ایک جگہہ سے طرف دوسری جگہہ کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث بنویس مجتن تمام ست۔

ایضاً بدہ کی رات غرہ ماہ جمادی الآخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فائدہ استقبال قبلہ کا بیان فرمایا کہ کتاب مین ہے القبلہ بین المغربین والجدی القطب یکون علی اذنہ الیمنیٰ ویکون یمین المصلی حصتان وفی یسارہ حصۃ واحدۃ یعنے قبلہ درمیان دو مغرب کے ہے مغرب اقصے گرمی کے اور مغرب اقصے سردے کے پس دو حصوں کو دائین طرف چہوڑے اور ایک حصے کو بائین جانب اور ستارہ قطب بناگوش بر ہے **ایضاً**

فرمایا ینبغی للمصلی فی الصلوٰۃ ان یفعل ثلثہ اعمال علی طریق الاستحباب احدھا اذا اطلع التثاؤب یضع یدہ علی فمہ والثانی اذا دخل الثوب فی المقعد یخرجہ والثالث اذا عریٰ رجلہ سترہ وھذا اذا کان اخوہ المسلم فی عقبہ یعنے نماز پڑہنے والے کو نماز مین تین چیزین مستحب ہین ایک یہہ ہے کہ جسوقت جمائی آئے تو ہاتہہ مونہہ پر رکہے تاکہ شیطان اندر نہ جائے جمائی نماز مین مکروہ ہے اگر مونہہ کو کہلا ہوا رکہے دوسرے یہہ ہے کہ اگر کپڑا دبر مین جا جائے تو اُسکو نکال لے تیسرے یہہ ہے کہ وقت قعدے کے اگر پانون برہنہ ہوجائے تو اُسکو کرتے کے دامن سے ڈہانکدے اور یہہ اُسوقت ہے کہ برادر مومن پیچہے بیٹہا ہو تاکہ وہ کف پا کو برہنہ نہ دیکہے جیساکہ دعا گو

کرتا ہے اور یہ معمول مخدوم ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ندو فرمودند فرزند
من این فائدہ بنویس ونگیر یدشاب باشد **ایضا** تفسیر اس آیت کریمہ کی بیان فرمائی
ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ای آتنا فی الدنیا
سلامۃ الایمان وفی الاخرۃ لقاء الرحمن وقنا عذاب الفرقان والهجران وهو اشد
من عذاب النیران یعنے دے ہمکو دنیا مین سلامتی ایمان کی اور آخرت مین دیدار
رحمن کا اور نگاہ رکہہ ہمکو عذاب ہجران سے یعنے فراق وجدائی سے پہر فرمایا کہ عجیب معنی
ہین کسی تفسیر مین نہین ہین پس روی مبارک برین فقیر آورد ند و فرمودند فرزند من
تفسیر این آیہ وسہ چیز کہ مصلی را سحب ست وتقریر از ان قبلہ کہ گفتم جملہ بنویس **ایضا**
شب مذکور مین تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات ذکر مین تہی
فرمایا کہ ذکر علانیہ بہتر ہے یا خفیہ بہتر ہے دونو حدیث صحاح مین ثابت ہین قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام افضل الذکر الذکر الخفی اور ذکر خفی اُسکو کہتے ہین کہ زبان بند کرے اور
دل سے کہے نہ یہ کہ آہستہ کہے لفظ خفی کا اضداد سے ہے بمعنی سر وجہر دونو کے آیا ہے
سماع اسکا مراد نہین ہے مین اس بات کا سماع رکہتا ہون اور خفیہ مین عدم علم ہے اور
علانیہ متعدیہ ہے دوسرے کو پہونچاے مذاکرۃ ہوتا ہے جیسے کہ حدیث صحاح ہے کلمات قدسی
مین ہے من ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء
خیر منہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو کوئی
یاد کرے مجھکو آہستہ وتنہا تو مین بہی اُسکو یاد کرون آہستہ وتنہا اور جو کوئی یاد کرے مجھکو

مجمع مین تو مین بہی اُسکو یاد کرون مجمع مین عرش سے تحت ثرے تک سانہہ مقرب
فرشتون کے بہتر اُس سے کہ اُسکو خفیہ مین یاد کرون بعد اسکے فرمایا کہ علامت مین نکانا
شیطان کا ہے کہ جہانتک ذکر کی آواز سُنی جاوے وہانتک شیطان کی ولایت وحکومت
نہووے کہ وہ نزدیک ہو جیسے کہ اذان ہے کہ جہانتک سُنی جاتی ہے وہانتک شیطان
نہین آسکتا ہے اور وہ بہی ذکر ہے ذکر جہر مکروہ نہین ہے اگر مکروہ ہوتا تو اس مدح پر
ممدوح نہوتا اور ذاکر مثاب نہوتا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اس نص سے مسئلہ ذکر
بعد اداے مکتوبات کے باجتہاد استنباط کیا ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ پانچون وقت
بعد اداے فرائض حلقے مین کہڑے اور بیٹہے ذکر کرین لقولہ تعالی فاذا قضیتم الصلوٰۃ
فاذکروا اللہ قیاما وقعودا ای ادیتم الصلوٰۃ یہان قضا المعنی اداہے لان الاداء
تسلیم عین الواجب والقضاء تسلیم مثل الواجب ویستعمل احدہما مکان الاخر
استعارۃ یعنے اسلئے کہ ادا سپرد کرنا عین واجب کا ہے اور قضا سونپنا ہے واجب کا
اور ہر ایک اُن دونو مین سے بجاے دوسرے کے مستعمل ہوتا ہے بطور استعاری کے
اور الصلوٰۃ مین الف ولام عہد کا ہے یعنے جسوقت تم نماز فرائض ادا کر چکو تو ذکر کرو
خدائیتعالے کا کہڑے اور بیٹہے اول قیام فرمایا پہر قعود کا ذکر کیا تو اول کہڑے ہو کر ذکر
کرین بعد اُسکے بیٹہہ جائین روایت کیا گیا ہے کہ ۳۳ بار کلمۂ لا الہ الا اللہ مد سے کہین
جیسا کہ مین نے یارون کو تلقین کیا ہے نفی کو بائین جانب سے سیدہی جانب پر مارے
وہانتک کہ سانس یاری دے پہر اثبات بائین جانب کو کرے اور دو صفین کرین ۳۳ بار

اُسطرح اور ۱۰۰ بار اسطرح بعد فراغ کے صاحب صدر ہاتہہ دعا کے واسطے اُٹہائے اور یہ دعا پڑہے اللّٰہم اجعلنا مع الذاکرین اجعلنا مع الذاکرین واحشرنا مع الذاکرین واحینا مع الذاکرین المقربین والواصلین برحمتک وا... والحمد للّٰہ رب العالمین علے محمد والہ اجمعین صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ و...

اور آخر درود شریف پڑہے ... داران روے مبارک بر بن فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این طریق دل رو بہر دو حدیث در باب ذکر وبیان آیہ کہ گفتم بگیر مدونبو ... تمام ست بعد اسکے فرمایا کہ اُسطرح گارزرون مین کیا خوب رسم ہے کہ پانچون وقت بعد پانچون نمازون کے ذکر بلند کہتے ہین اور حلقہ کرتے ہین جیسا کہ مین نے کہا اور صبح کی نماز مین بعد اشراق کے دعا گو بہی اوچہہ مین چند زمانہ کہتا تہا پانچون وقت جب مین اُسطرح سے آیا تو مخدوم والد قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ تو کثرت ذکر سے والہ ہو جائیگا اور پہاڑ وصحرا مین رہیگا بعد اسکے مین نے اپنے طرف سے وکیل کر دیا اب تک اوچہہ کی خانقاہ مخدوم مین وہی ذکر کرتا ہے فرمایا کہ چند زمانے سے میرے دل مین ہے کہ یہان بہی کسی کو وکیل کر دون تاکہ پانچون وقت حلقون مین یارون کے ساتہہ ذکر کیا کرے سید صدرالدین محمد کو وکیل کر دیا اس اثنا مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے افضل الاشیاء لسان ذاکر وقلب خاشع وزوجہ تعینہ علی ایمانہ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین چیزون کی تین چیزیں ہیں زبان خدا کی یاد کرنیوالی اور دل خدا سے ڈرنیوالا اور بی بی کہ مدد کرے مرد کی اُسکے ایمان پر یارون نے پوچہا کہ بی بی کا مدد

ذکر نانی صاحبہ و تعلیم ہر دو امر

کرنا کیسا ہے جواب فرمایا کہ امانت ایمان کی یہ ہے کہ عورت واسطے مرد کے صلاحیت مین کوشش کرے اور اسباب صلاحیت کا واسطے اُسکے موجود رکھے جیسے سردی مین گرم پانی تاکہ سردی مرد کو کاہلی مین نہ لاوے اور اگر مرد سو جاوے تو اُسکو وقت پر جگا دے اور کہے کہ نماز پڑہ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ لڑکون کی مان تہجد کے وقت مجھسے پہلے اُٹہتین جسوقت کہ وہ تہجد تمام کر چکتین تو بعد اُسکے دعا گو کو بیدار کر دیتین بی بی ایسی چاہیئے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی واعلم ان المؤمن لا یکفر بالذنب ولا یخرج من الایمان والدلیل علیہ قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا سماہم مؤمنین وان صدر منہم الزنا وشرب الخمر وغیر ذلک وکذا لما نہی اللہ عبدہ آدم عن اکل الشجرۃ وقربانہا فلما اکل الشجرۃ قال وعصی آدم ربہ فغوی ولم یقل وکفر آدم وکذا لما شرب ہاروت وماروت الخمر وہما بالزنا اختارا عذاب الدنیا علی عذاب الآخرۃ ولم یکفرا فلذلک لم یکفر احد بالذنب یعنے جان تو کہ مومن گناہ سے کافر نہین ہوتا ہی اور ایمان سے نہین نکلتا ہے ولیکن فاسق ہو جاتا ہے جیسے کہ کافر اگر ساری نیکیان کر ڈالے تو وہ کفر سے باہر نہین آتا ہے دلیل اسپر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے مومنو تم توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ نصوح اُنکا نام مومن رکہا اگرچہ اُنسے زنا و شراب پینا وغیرہ صادر ہووے اور اسیطرح جبکہ اللہ تعالی نے اپنے بندے آدم علیہ السلام کو درخت کے کہانے اور اُسکے پاس جانے سے منع فرمایا تو جسوقت آدم نے اُس درخت کو کہا لیا

تو فرمایا کہ نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی سو وہ بہک گیا اور یون نہیں فرمایا کہ آدم
کافر ہوگئے اور اسی طرح جسوقت ہاروت وماروت نے شراب پی لی اور زنا کا قصد کیا
تو اُنہون نے دنیا کے عذاب کو آخرت کے عذاب پر اختیار کیا اور وہ کافر ہوئے سو
اسی طرح گناہ سے کوئی کافر نہین ہو جاتا ہے جب سبق اس فقیر کا اس آیت مین پونہچا
کہ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا تو فرمایا کہ نصوح بروزن فعُول ہے واسطے مبالغے کے
اسکی وجہ اشتقاق کی تین طریقے ہین جو مین نے سُنے ہین نصوح من النصح ای الخلوص او
من النصح وھو الوعظ او من النصاحۃ وھی الخیاطۃ یعنے نصوح مشتق ہے نصح سے
جو بمعنی خلوص ہے یا نصح بمعنی وعظ سے یا نصاحت بمعنی خیاطت سے یعنے سینا پس معنی
توبۂ نصوح کے یہ ہوئے کہ تم توبہ خالص کر دیا توبہ وعظ و نصیحت کرنیوالی اور گناہ سے
باز رکھنے والی کر دیا توبہ دین کی پارہ دریگیون کی سینے والی کرو معنی یہ ہین اور جو شخص
یہ کہتا ہے کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا تو یہ کفر ہے اسلئے کہ اگر اسجگہہ یہ معنی ہوتے
تو نصوح مضاف الیہ مجرور اور توبہ مضاف ہوتی عبارت یون ہوتی کہ توبوا الی اللہ
توبۃ نصوحٍ اور یہ کسی قرارت شاذ مین بہی نہین آیا ہے نعوذ باللہ یہ حق کی کہے ہوئی کو
بدلنا ہے اور بدل ڈالنے مین اللہ تعالیٰ نے یون فرمایا ہے فمن بدلہ بعد ما سمعہ
فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ اور یہان نصوحا توبہ کی صفت ہے اور توبہ موصوف
ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مین ایک دن مجلس وعظ مین تہا واعظ
نے اس آیت کا بیان کیا اور کہا کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا قصہ شروع کیا

مین نے اُس واعظ سے کہا کہ تو کافر ہو گیا تو کلمۂ شہادت کہہ اُسنے ایسا ہی کیا اور وہی تین معنی
جو مین نے بیان کئے اُس سے کہے پہر یارون کے طرف متوجہ ہوئے فرمایا مَینے بہی یہ معنی
کسی واعظ سے سُنے ہین بعض نے کہا کہ مین نے سنے ہین فرمایا کفر ہے واعظون کو یہہ
معنی تلقین کرنے چاہئیں جو مین نے کہے بہتر ہو گا ورنہ وہ غلط کرتے ہین توبہ نصوحا
فعول من المبالغة للناصح وقيل واثقه وقيل صادقه وقيل خالصه من تفسير
الامام النسفي والتوبه النصوح للمبالغه في النصح الى لا يكون العائد معها
معاودا للمعصيه وقال الامام الحسن البصري رضي الله عنه توبه نصوح
هي ندامه بالقلب والاستغفار باللسان والترك بالجوارح واضمار ان لا يعود
نصوح فعُول ہے نصح سے بعض کہتے ہین توبہ نصوح توبۂ عہد کی ہوئی کو کہتے ہین کہ کوئی
معصیت نہ کرے اور بعض کہے ہین توبہ نصوح توبۂ صادق ہے عکس کاذب اور بعض نے
کہا کہ توبہ نصوح توبۂ خالص ہے خلاف نفاق کے اور توبۂ نصوح مبالغہ ہے نصیحت میں
یعنے وہ توبہ کہ اُسکا تائب معصیت کی طرف پہرنے کی نیت نہ کرے حضرت امام حسن بصری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ نصوح پشیمانی ہے دل سے اور بخشش مانگنا ہے زبان سے اور
چہوڑنا معصیت کا ہے اعضا سے یعنے اپنے وجود کو معصیت و نافرمانی سے نگاہ رکہے
اور پوشیدہ رکہنا ہے دل مین کہ معصیت کی طرف عود نہ کرے اور یہ عربی **رباعی**
پڑہی الهي كم ذكرت على الخطايا ٭ فهب لي توبة قبل المنايا ٭ ندامتُ ندامةً
اذوالكا ٭ سيغفر لي تي رب البرايا ٭ پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من

یہہ بیان تو نہ نصوح کا جو مین نے بیان کیا غریب ہے اسکو ملفوظ میں یا یہ لئے تاکہ دوسرونکو
فائدہ حاصل ہو چشم مبارک بہرے آنسو بہر لائے اور بار و نہا نے یہی مرا فقت کی بارہا
ترتیب شروع سبق سے تا آخر تک حق من اس فقیر کے تہی

دعاے برده گریخته

ایضا فرمایا کہ جسوقت کسی کا غلام بہاگ جائے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اول
و آخر درود کہے یا جامع الناس لیوم لاریب فیہ اجمع علیہ اٰبقہ اور اگر لونڈی
ہو تو بتاء تانیث اٰبقتہ کہین اور اگر بہت سے غلام بہاگ گئے ہون تو اوابقہ بجمع
کہین جیسا کہ دعاگو کہتا ہے یہ دعا معمول مخدوم ہے پس روحی مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من بنویس این دعا را **ایضا** ایک سید عربی بوڑہا اُسنے
ساٹہہ حج کئے تہے اور ایک سو بیس برس کی عمر تہی کعبہ مکرمہ کا مجاور تہا زبان عربی مین
کہا فارسی نہین جانتا تہا الی اخی الملک من العرب لاسبا قک یا احل ویاسیح
قطب العالم حضرت مخدوم نے فرمایا نعل اللہ منک انا اح لکم وکم من رجل
جاؤا معکم سید نے کہا جاء معی ثلاثہ نفر انا والعلام والجاریۃ والمرکب
عین لی الحجرۃ والعلوفہ مادمت معک حضرت مخدوم نے فرمایا مین نے قبول کیا
اور مزاح یعنے خوش طبعی فرمائی یا سید جاریتک شابۃ سید نے کہا نعم فرمایا
نحن نشتری الجاریۃ ان سیح وھی شابۃ سید نے کہا لا یا سیدی نقضی
الحاجۃ وفتا لعے سید عربی نے کہا کہ مین آتا ہون طرف تمہارے عرب مجاور کعبہ

۔سے واسطے تمہارے اشتیاق کے لیے سید بزرگ آور اے قطب عالم مخدوم نے فرمایا اللہ تمسے قبول کرے مین تمہارا بہائی ہوں تمہارے ساتہہ کتنے آدمی آئے ہیں کہا مین ہوں اور لڑکا ہے اور لونڈی ہے اور سواری ہے تم میرے واسطے حجرہ و وظیفہ مقرر کرو جب تک کہ مین تمہارے ساتہہ ہون مخدوم نے فرمایا میں نے قبول کیا حسن خادم کو خطاب کیا علوفہ حجرہ معین کردیا اور مطائبہ کیا کہ تمہاری لونڈی جوان ہے کہا ہان فرمایا ہم تمہاری لونڈی کو خرید لین گے تم تو بوڑہے وضعیف ہوگئے ہو اور وہ جوان ہے کیونکر رہیگی کہا نہین وہ ۔ ۔ حاجت کے کام آتی ہے۔

تیسری جمادی الآخرہ جمعہ کے دن

بعد نماز کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مخدوم کو پیٹ کی تکلیف تہی طبیب ملک سے فرمایا کہ تم اچہے آئے کوتوال نے کچہہ دوا بہیجی یہ طبیب ہندو تہا اُس سے کہا ھدٰک اللہ یعنے اللہ تجہے راہ راست دکہائے اور مسلمانی روزی کرے فرمایا فتاوی مین ہے سوال المریض للطبیب جائز وان کان کافرا یعنے پوچہنا بیمار کا طبیب سے درست ہے گو وہ کافر ہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند مین این مسئلہ بودیس۔

نماز حفظ ایمان

ایضا فرمایا حدیث صحاح مین ہے من صلی یوم الجمعہ اربع رکعات علی الدوام ویقرأ فی کل رکعہ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ معہما کان او مسافرا سواء

کان فی اول ذلک الیوم او فی آخرہ فاذا فرغ یقول لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مائۃ مرۃ حفظ اللہ ایمانہ یعنے جو شخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین ہمبستہ اور پڑہے ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار مقیم ہو یا مسافر یہہ شرط نہین ہے کہ وہی آدمی پڑہے جسپر جمعہ واجب ہے برابر ہے کہ اول دن مین ہو یا آخر دن مین پہر جب فارغ ہوجائے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار کہے اللہ تعالے اُسکے ایمان کو نگاہ رکہیگا

نماز تسبیح بجماعت

ایضا فرمایا کہ شب جمعہ کو نماز تسبیح بجماعت سنت ہے لاغیرہا اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب جمعہ کو نماز تسبیح ہمراہ اصحاب کے بجماعت پڑہی ہے پس شب جمعہ کو سنت کی نیت کرے متابعاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غیر مین بہ نیت نفل کی کرے تکمیلا للفرائض۔

نیت نماز

ایضا فرمایا کہ نیت نماز کی یون کرین کہ متوجہا الی جہۃ عرصۃ الکعبۃ اسواسطے کہ مین نے کتاب مین پایا ہے یسعے للمصلے ان ینوی جہۃ عرصۃ الکعبۃ لان الکعبۃ تحول لزیارۃ الاولیاء یعنے اسلیئے کہ کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے لیجاتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد بنویس غریب ست

ایضا فرمایا سر یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ عنہا کو لڑکپن مین حبشیون کا تماشا دکہاتے تہے آپنے اسلیئے منع

کہ زنان صحابیات در زمان حضور صاحب

فائدہ گڑیون سے کہیلنا

نہین کیا کہ وہ بالغ نہ تہین درست ہے کہ مردون کو دیکہین اسجگہہ فرمایا کہ اگر کوئی عورت
یا لڑکی کپڑے کی صورت سے کہیلے جو کہ لڑکیان بصورت آدمی کپڑے سے بناتے ہین تو
اُنکو منع نکرین اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کو منع نہین فرماتے تہے بلکہ عورتین اور لڑکیان پڑوسیون کی آتین اور گڑیون سے
کہیلتی تہین فرمایا اگر کوئی اسجگہہ سوال کرے کہ جس گہر مین صورت ہو تو اُسمین نماز مکروہ
ہے اور فرشتے نہ آئین پس آپ کیون منع نکرتے تہے تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ مراد اس
صورت سے صورت معبودہ مراد ہے اور کپڑے کی صورت کو کوئی نہین پوجتا ہی ہندوستان
کے کفار بہی نہین پوجتے ہین اسلیئے منع نکرین اور اُنکا دور کرنا نہ چاہیئے اور نماز اُنکے برابر
مین مکروہ نہین ہوگی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
کہ گفتم بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ عرب مین حافظ عورتین ہین دو رکعت
تراویح ماہ رمضان مین ختم کر دیتی ہین وہان ایک ہندوستانی کے لڑکی پیدا ہوئی تہی
وہ حافظ ہو گئی ہے مین نے اُسکو دیکہا ہے اُسنے ختم شروع کیا اُسکی مان اور ایک اور
عورت نے اُسکا اقتدا کیا مین نے سُنا کہ اُسنے اول رات تو شروع کیا جب آخر رات
ہوئی تو مین نے سُنا کہ وہ سورۂ عم پڑہ رہی ہے **ایضا** ذکر اس آیت کا نکلا و نفخ
فی الصور فصعق من فی السموات و من فی الارض الا ما شاء الله یعنے جب صور
مین پہونکین گے تو ہلاک ہو جاوینگے جو لوگ کہ آسمانون مین ہین اور جو لوگ کہ زمین مین
ہین مگر جسکو اللہ تعالی باقی رکہے اور وہ چہہ چیزین ہین جیسا کہ خبر مین ہے یبقی اللہ تعالی

نوم اهلك الخلائق ستة وهي العرش والكرسي واللوح والقلم والجنة والنار
والميزان یعنے باقی رکھیگا اللہ تعالی جسدن کہ خلائق کو ہلاک کریگا چہہ چیزونکو اور وہ
عرش وکرسی ولوح وقلم وجنت ودوزخ ہین اعتقاد اہل سنت وجماعت کا یہی ہے کہ
وہ چہہ چیزون کو فانی نہین جانتے ہین بخلاف المعتزلہ مذہب کہتے ہین کہ یہ چیزین
بہی فنا ہوجائینگی یہ قول اس آیت وخبر سے باطل ہے پس روے مبارک بسوے
فقیر آوردند فرمودند فرزندم بیان این آیہ کہ تقریر کردم بنویس حجت تمام ست

ایضاً تحصیل صرف ونحو ولغت کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ
علیہ الصلوۃ والسلام من تعلم العربیہ لیسهل علیہ علم الشریعہ فکانما عبد الله
مائة عام لم یعصه طرفة عین یعنے جو شخص کہ علم عربیت یعنے صرف ونحو سیکہے تاکہ علم
شریعت یعنے علم فقہ واصول فقہ اُسپر آسان ہوجائے تو گویا اُسنے سو برس اللہ تعالی
کی عبادت کی کہ طرفۃ العین اُسکی نافرمانی نہ کی ہو پس کون عبادت اس سے بہتر ہوگی کہ
وہ علم عربیت کو حاصل کرے ورنہ وہ ماضی ومستقبل وامر ونہی وفاعل ومفعول ومبتدا
وخبر بندا کیا جانے تو وہ معنی فقہ کے غلط کریگا اور خطا کہیگا پس خطاے عظیم ہوگی قولہ
علیہ السلام علّموا صبیانکم النحو فان النصاری قد کفروا بترك تشدید
واحد علّموا دو مفعول چاہتا ہے مفعول اول تو صبیان ہے اور مفعول ثانی نحو ہے یعنے
آپنے صحابہ وتابعین کو فرمایا کہ تم اپنے بچون کو علم نحو سکہاؤ اسلئے کہ ترسا ایک تشدید کے
ترک سے کافر ہوگئے وہ ترک تشدید یہ تہا کہ اللہ تعالی نے انجیل شریف مین فرمایا انا الله

عرش وکرسی ولوح وقلم وجنت ودوزخ کا فنا نہونا

فضیلت صرف ونحو ولغت

الذی وَلَّدَ ت عیسیٰ بتشدید لام معنی یہ ہین کہ مین نے عیسےٰ کو پیدا کیا اور بغیر تشدید کے معنی یہ ہونگے کہ مین نے جنا عیسےٰ کو معدی کو لازم کرتے ہین اور یہ کفر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ بی بی بچون سے منزہ و پاک ہے قولہ تعالی قل ھواللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یعنے تم کہدو اے محمدؐ کہ وہ خدا ایک ہے خدا بے نیاز ہے نہ جنا اسنے کسی کو اور نہ اُسکو کسی نے جنا اور نہ تہا اور نہ ہوئے اُسکا ہمسر کوئی۔

معنی توفیق

ایضا توفیق کے معنے فرمائے کہ التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے توفیق کرنا ہے فعل بندی کو موافق واسطے رضا خداوند کے پس توفیق خیر مین ہے اسلئے کہ رضا اُسکی خیر مین ہے شر مین نہین ہے پس روے مبارک بدین فقیر آورد فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضا تواضع و محبت صلحا

فرمایا کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ ڈولی پر سوار جاتے تو دونو ہاتہ باہر کہینچکر فرماتے کہ شاید کسی بخشے ہوئے کا ہاتہ میرے ہاتہ سے لگ جائے تو مین بہی بخشا ہوا ہوجاؤن لیکن مین نہین کر سکتا ہون کمزور ہوگیا ہون میرا ہاتہ سخت پکڑتے ہین تو ایذا ہوتی ہے باوجود اسکے بہی تحمل کرتا ہون اسلئے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے ؎ احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا یعنے مین صالحون نیک مردون کو دوست رکہتا ہون اور مین اُنمین سے نہین ہون

شاید اللہ تعالیٰ صاحبزادہ کی برکت سے مجھے بھی حصہ اس سے روزی کرے۔

ذکر خفی

ایضاً فرمایا ذکر خفی دل و جان سے ہے نہ زبان سے اور عکس اسکا ذکر جہر ہے اور ذکر دل سے واصل تر ہے۔

بیان بحق فلان کا

ایک عزیز نے پوچھا کہ بحق فلان کہین جواب فرمایا کہ بایں معنی کہین کرماً و عدلاً لا وجوباً لان الالوہیۃ تنافی الوجوب جیسا کہ قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے ؎ وما ان علی الصلح ذو افتراض علی الھادی المقدس ذی العالی یعنے کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر واجب نہین ہے مگر بطریق کرم و عدل جیسا کہ اپنے کلام مجید مین فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے رزق اسکا اسلئے کہ حرف علیٰ وجوب کا تقاضا کرتا ہے جیسے کہ کہتے ہین علیّ کذا لفلان یعنے مجھپر واجب ہے کہ مین فلان کا کام ایسا کرونگا فقہ مین بحق کہنا عوام کے واسطے منع ہے کیونکہ وہ جانینگے کہ ایسا واجب ہے وہ نہ سمجہینگے رہے خواص سو انکو بمعنی مذکور کہنا درست ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ بہ بطریق کرم ہے نہ بطریق واجب دعا کو کو واقعہ مین کہا ہے کہ تو توسل کر بحق السیخ الکبیر ان تفعل کذا او کذا پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس **ایضاً** فرمایا سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ

بیان سنن ہدی

قال سبعة من الهدى وفيهن الجماعة فمن خرج منهن فقد خرج من الجماعة
لا تشهدوا اهل القبلة بالكفر ولا بالشرك ولا بالنفاق وذروا اسرائرهم الى الله تعالى
وصلوا على من مات من اهل القبلة واشهدوا الصلوات الخمس والجمعة والجماعة
مع كل امام برّ او فاجر وجاهدوا عدوكم مع كل خليفة ولا تخرجوا على ائمتكم
بالسيف وان جاروا وادعوا لهم بالصلاح والعافية ولا تدعوا عليهم بالهلاك
والعقوبة وخالفوا الاهواء فان اولها واخرها باطل وهذا كفاية لمن كان له
ادنى عقل ودراية یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
سات چیزین راہ راست سے ہین اور انمین سنت وجماعت ہے پس جو شخص انسے نکلا
تو وہ نکل گیا سنت وجماعت سے اول یہ ہے کہ تم گواہی مت دو اہل قبلہ پر کفر کی اور نہ
شرک کی اور نہ نفاق کی اور چھوڑ دو انکی پوشیدہ باتون کو طرف اللہ تعالی کے دوسرے
یہ ہے کہ نماز پڑھو اس شخص پر جو مر جاوے اہل قبلہ سے تیسرے یہ ہے کہ حاضر ہو پانچون
نمازون مین اور جمعہ وجماعت مین تنہا مت پڑھو ساتھ ہر امام نیک وبد کے چوتھے یہ
ہے کہ لڑو اپنے دشمن سے ساتھ ہر خلیفہ کے اور اپنے اماموں پیشروں پر تلوار مت نکالو
مراد اس سے والیان ومقطعان ہین اگرچہ وہ جور وستم کرین پانچوین یہ ہے کہ صلاح
وعافیت کے واسطے انکی دعا کرو اور ہلاک وعقوبت کی بددعا انپر مت کرو چھٹے یہ ہے کہ
علیحدہ و دور رہو جاؤ ہواؤن خواہشون نفس سے کیونکہ پوجنا ہوا کا بمنزلہ پوجنے معبود کے
ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہے افرایت من اتخذ الھہ ھواہ

بہ ہوا شرک ہے یعنے اللہ تعالے تو خیر و نیکی کا حکم کرتا ہے اور ہوائے نفس شر و بدی کا حکم
دیتی ہے جو شخص ہوائے نفس سے باز رہتا ہے تو اُسکی جگہہ بہشت ہوتی ہے اسلیئے کہ شرک کا
مخالف ہوا اور جو شخص برعکس اسکے ہوا تو اُسکی جگہہ دوزخ ہوتی ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے
واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور اللہ پاک
نے حضرت داود علیہ السلام کو مخاطب کر کے یون ارشاد فرمایا کہ یاداوٗد انا جعلناک
خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن
سبیل اللہ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لھم عذاب شدید بما نسوا
یوم الحساب یعنے اے داود مقرر ہمنے تجھکو خلیفہ کیا زمین مین سو تو حکم کر درمیان
لوگون کے ساتھہ حق وراستی کے اور پیروی مت کر ہوی کے کہ وہ گمراہ کر دے تجھکو اللہ
کی راہ سے اور دور ڈالدے بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین اللہ کی راہ سے اور پیروی
ہوا کی کرتے ہین اُنکے واسطے ہے سخت عقوبت بسبب اسکے کہ بہول گئے وہ روز حساب
کو یعنے روز قیامت کو مناسب اسکے یہ بیت فرمائی ہے من ملک النفس فحر
ماھو ۞ والعبد من یملکہ ھواہ ۞ یعنے جو شخص مالک نفس کا ہے آزاد وہی ہے
اور غلام وہی شخص ہے کہ جسکی مالک اُسکی ہوا ہوئی ہے ہے حرص و ہوا دو بندہ
دارم ۞ من بر سر ہر دو بادشاہم ۞ تو بندۂ بندگانِ مائی ۞ از بندۂ بندگان چہ خواہم ۞
ساتوین چیز یہ ہے کہ بدیون کی مخالفت کرین اور نیکیان اختیار فرمائین اسلئے کہ اول
و آخر بدیون کا باطل ہے اور یہ بات کافی ہے اُس شخص کو کہ جو ادنی عقل و دانش

رکہتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس غریب ست۔

ذکر تحمل و برداشت

ایضا ذکر تحمل کا انکلا فرمایا ان یوماً جاء فقیر سائل الی امیر المؤمنین حسین ابن علی رضی اللہ عنہما و توقع منہ شیئاً فوقف الحسین رضی اللہ عنہ فستم الفقیر لامیر المؤمنین فقال الحسین یا فقیر قد ملکت من فقرک فشاھر لی فی بیت المال لک فانشد ؎ نحن الجبال الراسخات لا ترجھا الریاح العاصفات؎ یعنے ایک دن کوئی فقیر سائل نزدیک امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے آیا اور اُنسے کسی چیز کی توقع کی تو حضرت حسین نے کہا کہ تو توقف کر یہانتک کہ کوئی چیز پیدا ہو فقیر نے اُنکو گالی دی حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اے فقیر تو اپنے فقر سے آشفتہ و پریشان ہو گیا ہے میری ماہوار جو بیت المال مین ہے وہ مین نے تجھے بخشی وہ فقیر شرمندہ ہو گیا پہر حضرت امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بیت مذکور پڑہی یعنے ہم بڑے جمے ہوئے پہاڑ ہین ہمکو سخت چلنے والی ہوائین نہین ہلاتی ہین تُرحی ای محرک الانزجاء الاحراک یعنے تحمل و برداشت ہمارا وظیفہ ہے پہر اُس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا کہ سادات کو اپنی دادا کی پیروی کرنی چاہیے غصہ نکرنا چاہیے پہر یاران بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ جیسا میرا فرزند سید علاء الدین مرد حلیم ہے اور ساکت با ادب اور دعاگو کی صحبت کا ملازم رہتا ہے اور دو اعتکاف اربعین ہمارے ساتھ

فائدہ سادات کو اپنی دادی کی پیروی چاہیے

بحث غضب سادات

کئے اپنے داداکا متابعت سے بیرو ہے فرمایا کہ سادات کا مزاج مختلف کہا سے ہے میں نے
اُس طرف کے محدثون سے پوچھا تو یہ جواب سُنا کہ مزاج مختلف اس سبب سے ہے کہ بعض
سادات غیر کفو کی عورتون سے نکاح کرتے ہین گانؤن کی لڑکیون اور لونڈیون سے بچے
جناتے ہین اُنکے رگ جنبش مین آتی ہے مزاج مختلف اس سبب سے ہے مناسب تحمل کے

حکایت شیخ جمال الدین اوچہوی رحمہ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ بغایت متحمل تہے
ایک دن اون بزرگوار کے پاس سیاح قلندر آئے وہ اُنکے واسطے نان و روغن لائے قلندر
لوگ خفا ہوئے اور سیخین کہینچین اور کہا کہ تو ہمارے واسطے بکری کا گوشت اور یخنی و قرص
و سالن نہین لاتا ہے نان و روغن لاتا ہے شیخ بمعذرت پیش آئے کہ اے درویشو جو کچہ
موجود تہا وہ مین تمہارے آگے لایا اُنہون نے نہ سُنا شیخ نے اُسی وقت پگڑی اوتارلی اور
سر اُنکے آگے رکہدیا اور کہا تم مارو جب اُنہون نے ایسا تحمل دیکہا تو لوہے کی سیخین اُنکے
ہاتہون سے گر پڑین سب کے سب پانؤن پر گر پڑے پس روے مبارک برین فقیر آوردند
و فرمودند فرزند من این فائدہ تحمل امیر المومنین حسین رضے اللہ عنہ و شعر عربی بنویسید
کہ سادات غضوبات را نصیحت باشد **ایضا** ایک عزیز نے خدمت مین قصیدہ لامیہ
پڑہا بیت اس باب مین تہی ع مُرِیدُ الخَیرِ والشرِ القبیحِ ؛ ولکن لیس یرضی
بالمحالِ ؛ ای بالشر وھو الکفر والمعاصی سمے الشر بالمحال لانہ محال الشرع لا
العقل قولہ تعالی ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا
یرضہ لکم و قولہ الاخر ولکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم و کرہ الیکم

امر سبحانہ خیر و شر سے راضی ہے اور خیر سے رضامندی مراد

الکفر والفسوق والعصیان حاصل یہ ہے کہ رضا اللہ تعالی کی خیر مین ہے شر مین نہین

ہے قولہ تعالیٰ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان یعنے برا نام ہے فسق بعد ایمان لانے کے

ذکر ابدال

ایضا ذکر ابدال کا نکلا فرمایا البدل لاء جمع البدیل کالحکماء جمع الحکیم سمیے بدیلا لانہ یبدل مقامہ بعد وفاتہ غیرہ الی یوم القیامۃ ولیس ھذا المعنی فی الشیخ لانہ مرشد یعنے ابدال کو ابدال اسلیئے کہتے ہین کہ بدل کیا جاتا ہے اُسکے مقام مین دوسرا بعد اُسکی وفات کے قیامت تک ابدال صوفیہ ہین دیوانے نہین ہین ولیکن خلق سے گریزان و پنہان رہتے ہین اور یہ معنی شیخ مین نہین ہین اسلیئے کہ وہ مرشد ہے درمیان خلق کے ارشاد کرتا ہے وہ قایم مقام پیغمبرون کے ہے کہ وہ خلق کے درمیان مین رہے ہین اور راہ حق دکہاتے تہے قولہ تعالی قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہو کہ یہ میری راہ ہے مین بلاتا ہون طرف اللہ کے بینائی دل پر ہون مین اور میرے پیرو آپ کے پیرو مشائخ ہین کہ علم وعمل کے ساتہہ خلق کی تربیت کرتے ہین **ایضا** ذکر اس بات کا نکلا کہ اگر کوئی روزہ دار کسی مجلس مین جا پڑے اور نہ کہائے تو اُسکو ثواب ہے حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام الصائم اذا اُکل عندہ استغفر لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون اُکل فعل ماضی مجہول ہے یعنے جسوقت کہ نزدیک روزہ دار کے کہانا کہائین تو بخشش مانگتے ہین اُسکے واسطے فرشتے جب تک کہ نزدیک اُسکے کہائین اسلیئے کہ اُسکا دل تو کہانا

در بیان تینتیس آیات قرآنی مفید و مجرب

کہانے کی طرف میل کرتا ہے اور وہ اسکو باز رکہتا ہے **ایضا** یہ حدیث شریف فرمائی کہ من اشتغل بما لا یعنیہ فاتہ ما یعنیہ ای من اشتغل بما لا ینفعہ فاتہ ما ینفعہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مشغول ہووے ساتہہ ایسی چیز کے کہ نفع نکرے اسکو تو فوت ہو جائیگی اس سے وہ چیز کہ اسکو نفع کرے مراد اس سے یہ ہے کہ مباح کے کرنے مین نہ ثواب ہے نہ عقاب بلکہ رخصت ہے بس اس چیز مین مشغول ہو کہ اسمین ثواب ہے تاکہ ثواب اسکے سبب سے فوت نہو جائے اور یہ مسنون و مستحب کا کرنا ہے یعنے مباح کے عوض مسنون و مستحب کیون نہ کرے کہ ثواب پائے۔

فائدہ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین

ایضا فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین مائۃ مرۃ کل یوم استغنی بہا ودخل الجنۃ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کلمۂ مذکور ہر روز سو بار کہے تو وہ تونگر ہو جائے اور جنت مین داخل ہووے یہ معمول دعاگو کا ہے مین ہر روز پڑہتا ہون اس فقیر کو فرمایا کہ تم بہی ہر روز سو بار پڑہو

سی و سہ آیہ

ایضا فرمایا کہ سی و سہ آیۃ کو رات مین پڑہے اسلئے کہ شیخ کبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے اوراد مین ہے اور حدیث صحاح سے ہے کہ من قرأ ثلثۃ وثلاثین آیۃ من القرآن فی منزلہ اولی فی قافلۃ امر اللہ الملائکۃ ان یحفظوہ من قطاع الطریق والسارق یعنے جو کوئی پڑہے تینتیس آیتین قرآن کی اپنے گہر مین اگر چور آئے تو اندہا ہو جائے اور جو کوئی قافلے

مین پڑہے تو حقتعالی فرشتون کو حکم دے کہ وہ اُسکو اس سے نگاہ رکہین کہ راہزن و چور مضرت کا ارادہ کرین لوہے کا قلعہ اُنکے گرد بنادین ایسا کہ وہ معاینہ کرین پس روی مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من شما ہم سی وسہ آیت را ملازمت کنید۔

ثواب پرورش یتیم

ایضا بہ حدیث شریف فرمائی کہ قولہ علیہ السلام انا وکافل الیتیم فی الجنۃ کھاتین مع واشار الی السبابۃ والوسطے یعنے آپنے فرمایا کہ مین اور پالنے والا یتیم کا کہ دیانت سے نگاہ رکہے بہشت مین ایک جگہہ ہونگے اور دو انگلیون سے اشارہ فرمایا یعنی کلمے کی اور بیچ کی اُنگلی

نگاہداشت حیوانات

ایضا ایک بکری چلاتی تہی یارون نے پوچہا کہ شاید یہ بیچاری بکری بہوکی ہے یا پیاسی دہن بستہ ہے یعنے بات نہین کرتی ہے کہ اپنے حاجت کا اظہار کرے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام ظلامۃ الدابۃ اشد من ظلامۃ الانسان یعنے ظلم کرنا دابہ کا جیسے گہوڑا و جانور و اونٹ و خچر و گدہا وغیرہ سخت تر ہے آدمیون کے ظلم کرنے سے آدمی اگر بہوکا یا پیاسا ہو یا کوئی حاجت رکہتا ہو یا کسی نے اُسپر ظلم کیا ہو تو وہ کہہ سکتا ہے بیچارے حیوان دہن بستہ ہین کوئی نہین جانتا ہے کہ بہوکے ہین یا پیاسی یا کوئی درد رکہتے ہین فرمایا کہ مین اسی جہت سے اپنے پاس سواری نہین رکہتا ہون اگرچہ سواری پر نماز جائز ہے اور ڈولی مین درست نہین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ ڈولی مین سوار ہونا آیا ہے فرمایا کہ آیا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند

فرزند من این فائدہ بنویس ۔

سلوک و سیر و طیر

ایضا فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے اور طیر ہے سلوک تو عبادت بدنی ہے اور سیر مصفا اور پاک ہونا دل کا ہے اور طیر صفت ہے روح کی اگر اُسکو حق کے ساتھہ محبت ہوجاے این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس کہ مایہ سالک ست

مجتہدین

ایضا فرمایا کہ مجتہدین مین حق ایک ہے اور وہ نزدیک اللہ کے ہے قیامت کو ظاہر ہوگا اگرچہ خطا ہو مواخذہ نہوگا اسلیے کہ اجتہاد سے تہا اس باب مین ایک حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام المجتہد یخطی و یصیب فان اصاب فلہ کفلان من الاجر و ان اخطأ فلہ کفل من الاجر یعنے مجتہد اگر دین مین خطا کرے تو بہی صواب پر جاے اگر وہ بر صواب تہا تو اُسکے مسئلہ اجتہاد کے دو ثواب ہونگے ایک تو اجتہاد کا دوسرا بر صواب ہونیکا اور اگر مسئلے مین خطا کی تو اُسکا ایک اجر ہوگا جہت اجتہاد سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اسمین کوشش کرو کہ چارون مذہب پر باتفاق عمل کرو فرائض و سنن مین جہان کہ ممکن ہو جیسا کہ تمنے فقہ مین پڑہا ہے مین نے عرض کیا کہ کچہہ اُس سے بیان فرمایئے تاکہ دل مین مستحکم بیٹہہ جاے فرمایا لو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ فرض ہے امام و مقتدی دونو پر اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ مع ختم سورت واجب ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین قولہ علیہ السلام لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

وضم سورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتہہ الحمد کے اور ساتہہ ملانے ایک سورت کے
ہمراہ اُسکے اسی جہت سے دعاگوی نے امام کو کہدیا ہے کہ نماز ظہر مین درمیان فاتحہ و سورت
کے وہ دعا پڑہا کرے جو کہ عوارف مین مروی ہے فاتحہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر
فرض ہے مقتدی پر تو دعاگو بہی اسکو خوب پڑہلیتا ہے یہانتک کہ امام دعا پڑہتا ہے اور
اس سب پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے اور استماع و انصات بہی
ہو جاتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر مسح سر کی نیت شرط ہے اور امام
مالک رحمہ اللہ کے قول پر مسح تمام سر کا فرض ہے لاطلاق قولہ تعالی وامسحوا برؤسکم
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر دو چیزین وضو توڑنیوالی ہمارے قول سے زیادہ
ہین ایک چیز یہ ہے کہ ہاتہہ یا بدن اپنی شرمگاہ کو پہونچ جاے برابر ہے کہ شہوت سے ہو یا
بغیر شہوت کے اور اسی طرح اگر ذکر کو کف دست سے پکڑے تو وضو ٹوٹ جائے اور امام مالک
رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اگر وہ دونو چیزین شہوت سے ہون تو وضو ٹوٹ جاے اور ہمارے
قول پر نہ ٹوٹے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن اسمین کوشش کرو کہ فرائض
مین باتفاق چارون مذہب کے عمل کرو تاکہ جس مذہب کا آدمی آئے اقتدا کر سکے وکیف
یقبل متطوع امرءٍ حتی لا یکمل ویتم فرائضہ اتفاقاً یعنے کیونکر قبول ہو نفل آدمی
کی یہانتک کہ تمام نہو جائین فرائض اُسکے باتفاق چارون مذہب کے فرزندمن
این فائدہ بگیر مرید

سماع و دف و طبل

ایضاً فرمایا کہ سماع مین اختلاف ہے لیکن ضرب دف چارون مذہب مین حرام ہے
مگر نکاح مین قولہ علیہ السلام اعلنوا النکاح ولو بالدف یعنے تم ظاہر کرو نکاح کو اگرچہ
ساتھ دف کے ہو اور یہ ہمارے بعض اصحاب کا اختیار ہے اور امام مالک رحمہ اللہ تعالے
کا بھی اختیار ہے اور طبل بجانا درست نہین ہے مگر لڑائی کے وقت درست رکھا ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ قافلے کے چلنے مین بھی درست ہے تاکہ راہ بھولا ہوا طبل کی آواز پر
آجائے اور پہونچ جائے پس ـ وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس
ایضاً فرمایا الحزن بالفتح اندوہگین کردن من باب سمع یسمع وبا سکون اندوہگین
شدن من باب حسن یحسن ایضاً فرمایا کہ درمیان دفع ورفع کے فرق ہے
دفع تو اس چیز کا ہوتا ہے کہ جسمین عدم ہو اور رفع اس چیز کا ہوتا ہے کہ اسکا وجود ہوا ہو
این فقیر را فرمودند بگیر بد ایضاً فرمایا کہ اگر کہانے مین عبادت کی نیت ہو تو حجاب
نورانی خالص ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتھ اور کوئی نیت ہو تو ایسا ہوتا ہے کہ اسکے ساتھ
کوئی دہوان ہو ایضاً فرمایا کل طرۂ ابریشم کا دعا گو نے اسطرف رافضیون سے سنا ہے
وہ کہتے ہین پورا ریشمی کپڑا پہننا زمانہ قلیل مین درست ہے انکا یہ قول باطل ہے اہل سنت
وجماعت کہتے ہین کہ اعتبار لبس یعنے پہنے کا ہے نہ زمانے کا یعنے اصل پہننا محض حرام
ہے خواہ زمانہ قلیل ہو یا کثیر اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ السلام ھذان
محرمان لذکور امتی وحل لاناثہم یعنے آپنے فرمایا کہ یہ دونو حرام کئے گئے ہین میری
امت کے مردون کو اور حلال کئے گئے ہین انکی عورتونکو اور اشارہ فرمایا طرف سونے

اور ریشم کے پس یہ دونو محض حرام ہین یعنے مردونپر آپن فقیر را فرمودند این فائدہ بنویس

ذکر سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت یعنے چال چلن برتاؤ کا ذکر نکلا کہ آپ اچھی چیز کو اختیار نہ فرماتے تھے یعنے اگر دو کپڑے یا اور کوئی سامان واسباب لاتے ایک قیمتی ہوتا اور دوسرا سہل یعنے غیر قیمتی تو آپ سہل کو اختیار فرماتے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن یعنے اچھے کو قبول فرماتے تو امت کہتی کہ ہمارے پیغمبر نے تو اچھا اختیار کیا ہے ہم بھی آنکی متابعت و پیروی کرتے ہین مناسب اسکے یہ بھی فرمایا کہ جس چیز مین دنیا و آخرت کی خیر ہوتی اُس سے احتراز فرماتے یعنے وہ کام کہ اُسمین دنیا و آخرت کی مشارکت ہوتی تو جس کام مین کہ محض خیر آخرت کی ہوتی اُسی کو اختیار فرماتے پس درویش کو اسی طرح چاہیئے تاکہ اپنے پیغمبر کی پیروی کرے جو چیز کہ محض آخرت کی ہو اُسی کو اختیار کرے اسجگہہ چشم پرآب فرمائی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال اوچہوی قدس اللہ سرہ ایک تنکہ بازار مین واسطے کپڑے کے بہیجتے اُسکی چادر لاتے پگڑی و کرتا و تہمد بھی اُس سے بہنتے اگر لوگ کہتے کہ آپ کچہہ چاندی اور دو تاکہ مہین کپڑا یعنے اچھا لے آئین تو فرماتے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی پہنا ہے۔

ایضا فرمایا کہ اُس طرف جو شخص پیوند کرتا ہے یعنے مرید ہوتا ہے تو چند روز ذکر کا حکم دیتے ہین اور حجرہ دیدیتے ہین مشائخ کبار اُسی شخص کو دیتے ہین کہ جو اُسکے لائق ہوتا ہے اور جو ویسا نہین ہوتا ہے تو اوراد کا حکم کرتے ہین تاکہ بیکار نہ رہے جیسے کہ دعا

سکم کرتا ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن نزدیک قطب عالم
ن الحق والدین قدس اللہ سرہ کے ایک امیر واسطے پیوند کے آیا اور توبہ کی شیخ نے
اسکو ٹوپی دی ایک درویش اُس جگہہ حاضر تہا کہا کہ ایسے آدمی کو ٹوپی دیتے ہین وہ
تو دنیا کے کام مین مشغول ہے شیخ نے جواب فرمایا کہ اے عزیز اگر وہ بسبب ایک ٹوپی کے
گناہ سے باز آئے اور اُسکی جہت سے بخشا جائے تو کس لئے مین اُسکو ٹوپی ندون **ایضا**
فرمایا کہ جب مستراح یعنے پاخانے مین جائے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اللهم انی
اعوذ بک من الخبث والخبائث وقال علیہ السلام اذا دخل الخلاء یعنے
اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے جن مردون اور جن عورتون سے اور حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمون کو فرماتے جبکہ پاخانے مین داخل ہوتے یہ لوگ اسجگہہ
مین واسطے ایذا دینے آدمی کے حاضر ہوتے ہین جب وہ یہ کلمے کہہ لیتا ہے تو اللہ تعالے
اُسکے شر سے اُسکو محفوظ رکہتا ہے اور وہ کوئی نکبت و تکلیف اُسکو نہین پہونچا سکتے اور
یہ کلمے پاخانے کے دروازے کے آگے کہین اور پاخانے مین چلے جائین اور چاہیے
منہہ اور پیٹہہ قبلے کی طرف نکرین اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام
لا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها فی الخلاء ولکن شرقوا او غربوا
انما قال ذلک فی المدینة لا غیر یعنے تم قبلے کی طرف مونہہ مت کرو اور نہ پیٹہہ
کرو پاخانے مین ولیکن مشرق و مغرب کی طرف کرو آپنے یہ حدیث مدینہ شریف مین
فرمائی ہے اسلئے کہ مدینے مین قبلہ بائین جانب ہے مقصود اس حدیث شریف سے

یہ ہے کہ قبلے کی طرف مُنہہ اور پیٹھہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اُسطرف مونہہ اور پیٹھہ کرنا مکروہ ہے

جیسے کہ کتاب متفق کی نظم ہے ؎ یکرہ نحو القبلۃ التخلی ؛ ھکذا البول و مدّ الرجل

یعنے قبلے کی طرف پاخانہ پہرنا مکروہ ہے اور اسی طرح پیشاب کرنا اور پانون دراز کرنا یعنی

یہ دونو ہی مکروہ ہین حقہ بین ذکر کیا ہے یکرہ الاستقبال والاستدبار الی القبلۃ

فی الخلاء و قبل لا یکرہ الاستدبار یعنے مکروہ ہے مونہہ کرنا اور پیٹھہ کرنا طرف

قبلے کے پاخانے مین اور بعض نے کہا کہ پیٹھہ کرنا مکروہ نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب

پاخانے مین جائین تو بایان ہاتہہ بائین گال پر مثل غم زدون کے رکہین بایں خیال

کہ طعام ایسا پاک و عزیز تہا گناہ کی شومی سے نجاست مغلظہ ایسا پلید ہو گیا کہ اگر کپڑے

یا بدن سے لگ جاے تو اُسکا دہونا واجب ہو جائے پہر فرمایا کہ انبیاء و اولیاء کے فضلے

سے بدبو نہین آتی ہے بلکہ خوشبو آتی ہے دعا گو نے یہ بات تحقیق و یقین کی ہے چنانچہ

مروی ہے کہ پس افگندہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کئی کوس تک خوشبو

آتی تہی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این دعاے در آمد

مستراح بنویس غریب ست۔

فائدہ انبیا و اولیاء کے جسم سے خوشبو آتی ہے

ایضاً سر منڈانا

ایک عزیز نے سر منڈانے کا التماس کیا فرمایا جسوقت کوئی چاہے کہ سر منڈائے تو جورو سے

اجازت لے اسلئے کہ بعض عورتین گانون وغیرہ کی ہوتی ہین اُنکو اچھا نہین لگتا ہے اور

اور اگر جورو نہین رکہتا ہے تو اُسوقت مان سے اجازت لے اسلئے کہ شاید کوئی بیبی منڈے

ذکر دامنی

مسکراتے جاتے تہے **ایضا** فرمایا کہ خاندان سہروردیون مین عورتون کو چار گز کی
دامنی دیتے ہین جیسے کہ عورتون کی رسم ہے اور خانوادۂ چشت مین ایک گز کی دیتے
ہین اس سبب سے کہ جامۂ طاقیہ ہے پس چاہیئے کہ سر مین بہی ہووے اور دامنی کتف
یعنے مونڈہے مین پڑتی ہے اور جب سر مین ڈالین تو اوسی ایک کپڑے کو مونہہ کے نیچے

[illegible]

لاکر باندہ دین **ایضا** فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما
نے بارانی مبارک ایک درویش کو دی تہی ایک عزیز نے اُس سے خرید لی اور خدمت مین
لایا حضرت حسین نے فرمایا کہ جو چیز ہمنے واسطے رضاے خدا کے اوتار ڈالی تو پہر ہم اوسکو
نہین پہنتے ہین **ایضا** قدس اللہ سرہ کے معنے بیان فرمائی ای اسکنہ فی حظیرۃ القدس

معنی قدس اللہ سرہ

وهو اعظم منازل فی الفردوس یعنے اللہ اُسکو حظیرۂ قدس مین بسائے اور وہ بڑی
منزل ہے فردوس مین **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ ضریح کے کیا معنے ہین جواب

معنی ضریح

فرمایا الضریح القبر یعنے ضریح قبر کو کہتے ہین **س** ان الطریق الی الحبیب لعامرٌ
خاف الحمامُ و فازتِ الابطالُ ؛ یعنے مفر رستہ طرف دوست کے ہرا بہرا آباد ہے
کاہل و سست رہگئے اور مرد پہونچ گئے کہ اُنہون نے آبادی کا رستہ لیا فرمایا کہ دعا گو

محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس بیت کو شجرون مین لکہواتا ہے **ایضا** فرمایا ان فقیرا جاء یوما الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی احبک فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یا فقیر استعد للموت یعنے ایک فقیر ایک دن خدمت مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کہا یا رسول اللہ بیشک مین آپ کو دوست رکہتا ہون

تو آپنے فرمایا اے قصر تو جا موت کے واسطے تیاری کر ایضا فرمایا فرزند من سبق پڑہ
مین نے شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ ینبغی للمؤمن ان یعلم ان التوفیق مع الفعل مستویان
لا من قبلہ ولا من بعدہ فمن قال قبل الفعل فھو جبری ومن قال بعدہ فھو
قدری واعلم ان العبد قد اعطی قوۃ الفعل فکلف بذلک حتی ولم یعلم
ولم یعط قوۃ التوفیق لانہ صفۃ الرب عز وجل فالقدری یقول الخیر والشر منی
ولیس من اللہ تعالی فیفعل والجبری یقول الخیر والشر من اللہ تعالی ولیس لی فیہ فعل فالقدری اضاف الربوبیۃ
الی نفسہ والجبری اضاف العقوبۃ الی اللہ تعالی واعلم ان من کان غرضہ فضلا وعزمہ ومرادہ
الطاعۃ وطلب رضاء اللہ تعالی یجد التوفیق ومن کان غرضہ فضلا وعزمہ
ومرادہ المعصیۃ ومافیہ غضب اللہ تعالی لا یجدہ دلک قولہ تعالی والذین
جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین یعنے مومن کو چاہیئے کہ
جانے کہ توفیق ساتہہ عمل کے برابر ہے نہ آگے نہ پیچھے اور معنی توفیق کے سازوار یعنے موافق
کرنا ہے لغت مین وفی الاصطلاح جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے معنی
توفیق کے اصطلاح مین کرنا بندے کے فعل کا ہے موافق رضاے خداوند تعالے کے اور
جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے آگے ہے اُسکو جبری کہتے ہین اور وہ ایک
گروہ ہے بد مذہبون کا عرب مین اور جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے پیچھے ہے
وہ قدری ہے یہ گروہ بہی بد مذہب ہے پس قدریہ اضافت یعنے نسبت ربوبیت
کی طرف اپنے نفس کے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بہلائی برائی ہمسے ہے اور اللہ تعالی کا

اُسمین کوئی کام نہین ہے یعنے وہ خدا کے طرف سے نہین ہے اور اُسنے پیدا نہین کیا ہے
اور جبریہ کہتے ہین کہ جبر و شر یعنے بھلائی برائی خدا سے ہے اور اُسمین ہمارا کام
نہین ہے بعضے منکر ہین بندے کو فاعل مختار نہین جانتے ہین یہ گروہ جبریہ ہے
یعنے نسبت عبودیت کی طرف اللہ تعالیٰ کے کرتا ہے آن دونو گروہ کا قول عقلاً و نقلاً
باطل ہے جان کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ جس شخص کے غرض و مقصود و ارادہ
و مراد حق کی طاعت و فرمانبرداری اور خداوند تعالیٰ کی طلب رضا ہے تو وہ تو اللہ تعالیٰ
کے طرف سے توفیق پاتا ہے اور جسکی غرض و مقصود و ارادہ و مراد معصیت و نافرمانی
حق کی ہے اور وہ چیز جسمین اللہ تعالیٰ کا غصہ ہے تو وہ توفیق کو نہین پاتا ہے جیسا
کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مجاہدہ کرتے ہین واسطے ہمارے تو ہم اُنکو اپنی
راہین بتادیتے ہین اور بیشک اللہ ہر آینہ ساتھ ہے نیکو نکے بہ ساری تقریر شروع
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی۔

اظہار کرامت کا اپنے مریدسے درست ہے غیرسے نادرست

ایضا فرمایا کہ جسوقت کسی سالک کو کچھہ کرامت ظاہر ہو تو جن لوگون نے اُس سے
تعلق و بیعت کی ہے اگر اُنسے کہے تو درست ہے اور غیر سے نہ کہے اور اگر کسی مصلحت
سے کہے تو یون کہے کہ ایک درویش کو ایسا ظاہر ہوا ہے اپنا نام نہ لے اپنے سر پر
حمل نہ کرے اسلئے کہ کتاب علم کلام عقیدۂ نسفی مین مذکور ہے لو یقول الشیخ
للذی تعلقه و ما نعه من کرامة شیئا یجوز یعنے اگر شیخ اُس شخص سے جسنے

اُس سے تعلق کیا ہے اور اُسکا تابع ہوا ہے اپنی کرامت سے کچھ
کہے تو جائز ہے **ایضاً** فرمایا کہ جو مومن کہ قصد گناہ کا کرتا ہے اور
اللہ تعالےٰ کے خوف سے باز رہتا ہے اور حیاے خالق کی جہت
سے اُسکو نہین کرتا ہے تو قیامت مین اُس بندۂ نیکبخت کو ہمراہ حضرت
یوسف صدیق علیہ السلام کے اُٹھاوینگے اور اُنکے ساتھ وہ بہشت
مین داخل ہوگا اس لیے کہ حضرت یوسف صلوات اللہ علیہ نے
قصد زلیخا کا کیا اور وہ گناہ تھا پھر اللہ تعالےٰ کے خوف سے
خود کو کھینچا اور گرد گناہ کے نہ پھرے وذلک قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ وَهَمَّ بِهَا یعنے زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصد کیا
اور اُنہون نے زلیخا کا قصد کیا جسوقت اللہ تعالےٰ کی عنایت
آگئی تو وہ قصد سے باز رہگئے وذلک قولہ تعالیٰ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
یعنی مین اپنے نفس کو برے نہین کرتا ہون بیشک نفس البتہ بہت حکم کرنیوالا
ہے برائیکا مگر میرے رب نے مہربانی کی تو مین اُس قصد سے باز آیا
یہ قصہ دراز ہے یہانتک کہ نوبت زلیخا کے عشق کی حضرت یوسف علیہ
السلام سے وہانتک پہونچی کہ جو اللہ سبحانہ نے بیان فرمائی ہے
قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کی حُبّ زلیخا کے پڑ

دل مین بہوت گئی زلیخا بولی کہ اگر یوسف میرا کہنا نہ سنے گا اور میری مراد
اچھی طرح سے حاصل نہ کریگا تو مین کہکر اُسکو قید کرا دونگی پس حضرت
یوسف علیہ السلام نے قید خانہ اختیار فرمایا اور گناہ کے گرد نہ پھٹکے
جیسے کہ اللہ تعالے تقریر یوسف علیہ السلام سے خبر دیتا ہے لَئِن
لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ
أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ ا
جَاهِلِينَ یعنی زلیخا نے کہا اگر نہ کریگا یوسف جو مین اُسکو حکم دیتی
ہون تو ہر آئینہ وہ قید کیا جائیگا اور ذلیلون سے ہوگا حضرت
یوسف نے کہا یارب قید خانہ دوست تر ہے طرف میرے اُس چیز سے
جسکی طرف وہ مجھکو بلاتی ہین اور اگر تو نہ پھیریگا مجھسے مکر اُنکا تو طرف
اُنکے مائل ہوجاؤنگا اور ہوجاؤنگا جاہل نادانون سے بعد اسکے فرمایا
اُسطرف مین نے بعض درویشون سے سنا ہے کہ آخر شب مین یہ رباعی پڑھتے ہین ٥
الٰہی کم رکبتُ علی الخطایا ، فہب لی توبۃً قبل المنایا ، ندمتُ ندامۃً ارجو
الیکا ، سیغفر لی ربُّ البرایا ، فرمایا کہ المنایا مین الف لام جنس کا ہے معنی جمعیت
کا مبطل ہے مراد اُس سے ایک ہے یعنی یہی ایک موت نہ بہت سی موتین سین اور
سوف واسطے استقبال کے ہین لیکن سین تو واسطے تعجیل کے اور سوف واسطے تاخیر کے آتا
ہے معنی رباعی کے یہ ہوئے کہ الٰہی مین کتنا گناہونپر سوار ہوا ہون یعنی مین کسقدر گناہون کا

مرتکب ہوا ہون سو تو موت سے پہلے مجھکو توبہ عنایت کرین پشیمان ہوا ہون پشیمان ہونے کریں تجھسے امید رکھتا ہون کہ عنقریب خداوند مخلوق کا میری لغزش کو بخشیگا پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

دو رکعت بعد وتر

ایضاً فرمایا کہ بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے ہین اور نیت تشفع الوتر کے کرتے ہین تاکہ یہ دو رکعت بجاے چوتھی رکعت کے ہو جائین اسلئے کہ نماز بیٹھے کی از روے ثواب کے آدہی ہے نماز کہڑے ہوئے سے کیونکہ حدیث صحاح میں ہے قوله علیه السلام صلوة القاعد نصف صلوة القائم فرمایا کہ یہ دو رکعت بعد وتر کے وہ شخص پڑہے کہ جو وتر کے بعد تہجد پڑہے گا تو پہلا وتر نفل ہو جائے گا وہ چار رکعتین ہو جائین گی اور جو شخص کہ تہجد نہ پڑہے وہ یہ دو رکعت بعد وتر کے نہ پڑہے این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس دعا گو میکند۔

صلوة الاحزاب

فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیه وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من صلی اربعا صلوة الاحزاب بعد اداء الظهر قهر اعداؤه لاسيما اعداء الدين الشيطان وجنوده یعنی جو شخص کہ پڑہے چار رکعتین نماز احزاب کے بعد نماز ظہر کے تو مقہور ہو جائیں گے دشمن اُسکے خاصکر دین کے دشمن شیطان اور اُسکا لشکر این فقیر را فرمودند فرزند من نگہدار

لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم

ایضا فرمایا کہ جسوقت کوئی نفقہ یعنے خرچ برج محتاجی سے عاجز ہوجائے تو وہ سُوبار لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہر روز لازم کرے کسی کا محتاج نہو گا مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ اُجہ مین ایک درویش تہا عیالدار نفقے کے سبب سے عاجز ہوگیا تہا نزدیک شیخ جمال الدین اوچہوی رحمۃ اللہ تعالی کے آیا اور احوال اپنا بیان کیا کہ مین عیالدار ہون اور کچہہ کسب نہین کر سکتا ہون نفقے کی جہت سے عاجز ہوگیا ہون شیخ نے اُس سے فرمایا کہ تو ہر روز بے ناغہ صد بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وظیفہ کر رزق تیرا فراخ ہوجائیگا اور ایک سپاہی بہی ایسا ہی تہا اوسکو بہی آپنے اسی طرح فرمایا وہ غنی ہوگیا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کنز من کنوز اللہ تعالی فی الارض یعنے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک خزانہ ہے اللہ تعالی کے خزانون سے روے زمین پر این فقیر را فرمودند فرزند من شما ہم بگیرید۔

یا بدیع العجائب

ایضا واسطے کفایت مہمات کے من قال یا بدیع العجائب اثنی عشر الف مرۃ وان لم یستطع فالفا ومأتین مرۃ کُفیت مہماتہ یعنے جو شخص یا بدیع العجائب بارہ ہزار بار کہے اور اگر نہ کہہ سکے تو بارہ سو بار کہے اُسکے ہر مہم برآئے گی مجرب ہے

عقبات طالب

ایضا فرمایا طالب حق کو گہاٹیان پیش آتی ہین وہ اُس طلب سے باز رہتا ہے

اور دنیا مین مشغول ہو جاتا ہے ترقی نہین ہونی ہے پس طالب کو چاہیئے کہ حق سے التجا
کرے تاکہ وہ اُسکو اُن گہاٹیون سے پار کردے قولہ تعالیٰ ان لا ملجاء من اللہ الا الیہ
ایضاً فرمایا کہ گازرون مین شیخ امین الدین کے خانقاہ مین چند فقیر ملتانی تہے دوسرے
یار پہونچے تو اُنسے کہا کہ تم ہم مین نظر کرو اُنہون نے کہا کہ تم تو ابتک حجاب ظلمانی مین
رہتے ہوئے ہو جب اُنکو مکاشفہ ہوا تو اُنہون نے جان لیا قبول کیا کہ ہان ہم حجاب
مین رہے ہوئے ہین جب دعاگو گازرون مین پہونچا تو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین
رحمہ اللہ تعالیٰ نے جسوقت دعاگو کا حلیہ دیکہا تو کہا کہ سجادہ وجبہ وعصا ومقراض سید
جلال الدین کو دوین وہ اُسجگہہ پہونچیگا امانت رکہی تہی دعاگو کو دیدی پہر مین نے
کہا کہ تم مجہپر نظر کرو کہا ہم تم پر نظر نہین کرسکتے ہین قسم کہائی واللہ جو کچہہ کہ دعاگو نے
شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما سے سنا ہے اُسکو کوئی نہین جانتا
ہے دہلی کی خلق اُنکی قدر نہین جانتی ہے اور اُسطرف مکہ مبارک خانۂ کعبہ مین مصلا
شیخ رکن الدین کا متصل مصلاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اور مصلا
شیخ نصیر الدین کا بمقدار چار گز کے پیچہے ہے دعاگو نے شیخ مکہ عبداللہ یافعی سے پوچہا
کہ مصلا شیخ نصیر الدین کا پیچہے کیون ہے جواب دیا کہ مرتبہ شیخ رکن الدین کا قریب ہے
اور دعاگو دونو مصلون سے پیچہے نماز پڑہتا تہا یہ ادب شیخ مکہ نے مجہے پسند کیا دعائین
کین اور مدینہ مبارک مین بہی اُنکا مقام ہے طرف پائنتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور زیارت کرنیوالون مین سے ہر ایک سینے کی طرف سلام کرتا ہے **ایضاً** فرمایا کہ

ف مصلے و مقام شیخ رکن الدین [illegible]

جسوقت چھینکے اور ڈکارلے تو الحمد للہ علی کل حال کہے عوارف مین ہے کہیہ مروی ہے **ایضا**

نے بجانا

ایک شخص نے بجانے لگا فرمایا منع کرو درست نہین ہے لا یجوز عندنا خلافا للشافعی رحمہ اللہ تعالی جسوقت سرود گو یعنے گانے والے پہونچے تو انکو بہی منع کیا اور کبہی نہین سنتے تہے یہانتک کہ وہ گانے لگے تو ہمارے طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ ذکر کرتے ہین ہمنے عرض کیا کہ ذکر نہین کرتے ہین گاتے ہین ایسے مستغرق تہے فرمایا کہ گانا سننا درست نہین ہے جیسا کہ خود گانا روا نہین ہے اسلئے کہ القاری و السامع سواء کیونکہ سننے والے کو بہی منکر واجب آئے گی پس تم منع کرو منع کرنیوالا کیونکر سنے گا **ایضا**

فرمایا قراءۃ الفاتحۃ بعد اداء المکتوبات بدعۃ و قراءۃ القرآن جہرا عند القبر بدعۃ یعنے فاتحہ کا پڑہنا بعد اداء فرائض کے بدعت ہے اور باواز بلند قبر پر قرآن پڑہنا بہی بدعت ہے اور شرح اوراد مین جو کہتا ہے کہ روا ہے خطا ہے غلطی کی ہے مین نے اُس طرف سُنا ہے پس روی مبارک برین فقیر آورد و فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس غریب ست **ایضا** ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنے کا نکلا

فرمایا صورۃ العقص ستۃ احدہا الجعل والثانی ان یشد شعرہ الی قفاہ اوالی وسط الراس اوالی جبہتہ اوالی اذنہ الیمنی اوالی اذنہ الیسری کل ذلک مکروہ اتفاقا فی الصلوۃ وغیرہا لمخالفۃ السنۃ لان السنۃ الحلق او الفرق وکل ما سوی الحلق والفرق عقص فی العقص مکروہ یعنے صورتین عقص کی چہہ ہین

ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنا

اور معنی عقص کے بال باندہنے کے ہین ایک تو جعد دوسرے یہ ہے کہ بالون کو گدی کے
پیچھے باندہے یا درمیان سر کے یا طرف پیشانی کے یا طرف سیدہے کان کے یا طرف
بائین کان کے اور یہ سب صورتین عقص کی ہین چارون مذہب مین مکروہ ہے
واسطے مخالفت سنت کے اسلئے کہ سنت منڈانا ہے یا مانگ نکالنا اور جوان دو کے
سوا ہے وہ عقص ہے اور عقص مکروہ ہے حدیث صحاح ہے قال علیہ السلام دع
شعرک حتی یسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو چھوڑ دے تا کہ وہ بہی تیرے ساتہہ
سجدہ کرین اور یہ باتفاق نماز و غیر نماز مین مکروہ ہے جیسے کہ فقہ مین ہے صاحب نظم
متفق نے ذکر کیا ہے **ع** من غیر تفریع و بین الفرق وخیر الرجال
بین الحلق ؛ تفریع درمیان سر کے منڈانے کو کہتے ہین یعنے سوائے اسکے مردونکو
اختیار ہے درمیان منڈانے کے اور مانگ نکالنے کے یعنے چاہے تمام سر منڈائے
بغیر اسکے کہ درمیان سر کا یا بعض سر کا منڈائے یا فرق کرے لیکن اس زمانے مین
بہتر یہ ہے کہ حلق کرے اسلئے کہ ہندوستانی سب وقت ساتہہ فرق کے نہین رہ سکتے
ہین اور اُسطرف جو آدمی سر منڈا ہوا نہین ہے تو وہ ساتہہ فرق کے رہتا ہے پس
روسے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد عقص بنویس تا دیگران
را حاصل آید و شمارا جزا باشد جزاک اللہ خیرا عقص کی تقریر مین تہے کہ ایک عزیز نے
پوچہا کہ سادات کے جعد کس طرح ہین جواب فرمایا کہ مکروہ نہین ہین اسلئے کہ فرق ہے
اور اُنکے ساتہہ سجدہ کرتے ہین اچہا طریقہ رکہتے ہین سب وقت فرق کے ساتہہ

ذکر روافض

رہتے ہین نماز مین اور غیر نماز مین اور یہ جعدین انکی نشانیان ہین بعد اسکے فرمایا کہ
عرب مین ایک گروہ ہے اسکو روافض کہتے ہین یہ لوگ فاجر یعنے بدکار کا اقتدا
نہین کرتے ہین اسکو جائز نہین جانتے ہین اور صالح کا اقتدا کرتے ہیں اور اسکو
روا کہتے ہین اور گروہ روافض کے بعض جنکو امامیہ کہتے ہین سوائے اقتدائے
شریف کے نماز درست نہین جانتے ہین وہ اپنی جماعت علحدہ کرتے ہین جسوقت کہ
سنی پڑہکر چلے جاتے ہین یا اُنسے پہلے پڑہ لیتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ جن دنون مین دعاگو اُس طرف مدینہ مبارک مین تہا ایک وقت مسجد کا امام
حاضر نہ ہوا تو شیخ عبداللہ مطری شیخ مدینہ نے دعاگو کو حکم امامت کا فرمایا اور کہا یا سیدی
تقدم حتی یصلی الشرفاء معک و یقتدوا بک یعنے اے سید تو امامت کر تاکہ یہ سب
شریف تیرا اقتدا کرین ورنہ اور کا نکرینگے جسوقت دعاگو نے تکبیر تحریمہ کہی تو ہمارے
شریفون نے میرا اقتدا کیا ایک صف دراز ہوگئی جب مین نے نماز کا سلام کیا تو مین نے
دیکھا کہ سب شریفون نے میرا اقتدا کیا تہا شیخ مدینہ نے فرمایا لولم تتقدم لا یصلون
ویذهبون ویصلون موضعا اخر او بعد ما صلینا یعنے اگر تو امامت نہ کرتا
تو وہ نماز نہ پڑہتے چلے جاتے اور دوسری جگہہ نماز پڑہتے یا بعد اسکے کہ ہم پڑہ چکتے
وہ جانتے ہین کہ تو شریف ہے سوائے ننہال شریف کے نماز روا نہین کہتے ہین عجب
گروہ ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی
ینبغی ان تعلم ان الذی کتب فی المصاحف هو القرآن بالحقیقة و من

قال بان المکتوب فی المصاحف لیس بقرآن وقد انکر التنزیل قوله تعالی
تبارک الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیرا و الم ذلک الکتاب
لا ریب فیه وانا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا و طٰهٰ ما انزلنا علیک القرآن
لتشقی و نزل به الروح الامین فمن زعم ان ما فی المصاحف لیس بقرآن
فقد انکر التنزیل ومن انکر التنزیل فقد کفر وهذه الاٰیات لان اسم الکتاب
یقع علیها فدل علیه ان الله تعالی امر لعباده بقراءة القرآن فاقرؤا ما
تیسر من القرآن فلو لم یکن قرآنا فای شیء یقرأ الا تری ان الله امر عباده باستماع
القرآن والانصات عند قراءته وقال واذا قرئ القرآن فاستمعوا له
وانصتوا واذا لم یکن قرآنا فای شیء یسمع ولذلک منّ الله علی نبینا علیه السلام
فقال ولقد اٰتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم فلو لم یکن فاتحة الکتاب
قرآنا فای شیء منّ علی نبیه ودل علیه ان الله تعالی نهی عن مس المصحف من
عدم طهارة قوله تعالی انه لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسه الا المطهرون
تنزیل من رب العالمین یعنے چاہیئے کہ جانے اس بات کو کہ جو چیز لکھی گئی ہے مصحفون
مین وہ حقیقۃً قرآن ہے نہ مجازاً اور فرمایا کہ مصاحف جمع ہے مصحف کی بفتح میم جیسے
مکارم جمع ہے مکرم کی جب سبق اسجگہہ پہونچا تو ایک عزیز نے پوچھا کہ قرآن مصحف
کیا ہے جواب فرمایا ھو القرآن بالحقیقۃ لغۃ اعنی من حیث اللغۃ یعنے وہ
قرآن ہے بحقیقت از روے لغت کے اور یہاں سے دلیل ہے کہ قائم بذات اللہ ہے

جیسے کہ گفتار شاعر کا کہنے ہین کہ یہ قرآن جسکو پڑہتے ہین عین گفتار اُسکا ہے اور جو
شخص کہتا ہے کہ مصحف مین لکہا ہوا قرآن نہین ہے تو وہ تنزیل کا منکر ہے اللہ تعالے
نے تنزیل کو بہت جگہہ اپنی کتاب مین قرآن فرمایا ہے اے محمد ہمنے تجہپر قرآن اوتارا
ہے اور جو کوئی گمان کرے کہ جو کچہہ مصحفون مین لکہتے ہین وہ قرآن نہین ہے تو وہ
تنزیل سے منکر ہوگا اور جو کوئی تنزیل کا منکر ہے وہ کافر ہے ان آیات مذکورہ کا
کیونکہ نام کتاب کا اُنپر واقع ہوتا ہے اُسپر دلالت کرتی ہے یہ بات کہ اللہ تعالی نے
اپنی بندونکو قرآن پڑہنے کا حکم کیا ہے کہ تم پڑہو جو آسان ہو قرآن سے سو جو مصحف
مین ہے اگر وہ قرآن نہو تو کون چیز پڑہی جائے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اپنے بندون کو وقت قرارت قرآن کے قرآن سُننے اور خاموش رہنے کا امر فرمایا
ہے کہ جب قرآن پڑہا جائے تو تم اُسکو سنو اور خاموش رہو اور جبکہ مصحف مین قرآن
نہو تو کون چیز سُنی جائے اور کس کے لئے خاموش رہین اور اسی لئے اللہ تعالی نے
ہمارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر منت رکہی پس فرمایا کہ مقرر ہمنے تجہکو سات
آیتین مثانی دین اور بڑا قرآن سو اگر سورہ فاتحہ قرآن نہو تو کون چیز کی اپنے نبی پر منت
رکہی اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ جو مصحف مین ہے وہ قرآن ہے یہ بات کہ اللہ تعالی
نے بدون طہارت کے مصحف کے چہونے سے منع فرمایا ہے پس اگر مصحف مین
قرآن نہین ہے تو کیون مصحف کے بے وضو لینے سے نہی کی ہے یہ ساری ترتیب
شرح مسلم سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے نہی۔

ایک لاکھہ لا الہ الا اللہ پڑہنا واسطے میت کے

ذکر اموات یعنے مردون کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الہ الا اللہ مائہ

الف مرۃ وجعل لثواب للمیت غفر اللہ لذلک المیت وان کان موجبا للعقوبۃ

یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک لاکھہ بار کہے اور اُسکا ثواب مردے کو بخشے تو اللہ تعالےٰ

اُس مردے کو بخشدے اگرچہ وہ عقوبت کا مستحق ہو اس فقیر نے پوچہا کہ ایک مجلس

مین کہین جواب فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے اسے بار کہنا چاہیئے اور مین نے

یہ بہی پوچہا کہ محمد رسول اللہ بہی کہین جواب فرمایا کہ حدیث مین بہی لا الہ الا اللہ ہے

فرمایا کہ میت والونپر واجب ہے کہ مزدور کرین ایک لاکھہ بار یہ کلمہ کہین اور ہر طرف

رسم ہے کہ جو کوئی مرتا ہے اُسکے واسطے کہتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان

فرمائی کہ عہد دولت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک صحابی نے وفات پائی

آپ اُنکے جنازے پر حاضر ہوئے اور اُسپر نماز پڑہی اور قبر مین اُنکو اُتارا عذاب کے

فرشتے اُترے آپ باہر آگئے اُنکے بی بی سے پوچہا کہ یہ میرا یار تیرے ساتھہ کیا معاملہ

رکہتا تہا اُسنے کہا کہ نیک تہا آپنے فرمایا کہ تو البتہ یاد تو کر اُسنے کہا کہ ایک دن اوسنے

عورت کو گالی دی تہی یعنے قذف کیا تہا آپنے فرمایا تو اُس سے عفو کر تا کہ عذاب

اُس سے دور ہو وہ بولی کہ مین نے عفو کر دیا آپنے فرمایا کہ ابہی اُس سے عقوبت باز رہی

مین دیکھہ رہا ہون اُس جگہہ حضرت مخدوم نے چشم پر آب کی اور فرمایا کہ جہان خود پیغمبر

اُسکے سر پر ہون بسبب ایک قذف یعنے بہتان کے عقوبت اوترپڑی دوسرون کا

حال کہ اپنے عورتون کو مارتے ہین اور افترا و بہتان رکہتے ہین خود معلوم ہے کہ
کسقدر عقوبت ہو گی اُسنے تو حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے خلاصی
پائی ورنہ کون جانتا اس باب مین ایک آیت ہے ان الذین یرمون المحصنات
الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولهم عذاب عظیم یوم تشهد
علیهم السنتهم وایدیهم وارجلهم بما کانوا یعملون یعنے بیشک وہ
لوگ کہ بہتان رکہتے ہین اور قذف کرتے ہین اُن بیبیون کو جو پارسا غافل مومن
ہین اپنے سر و پا کی کچہہ خبر نہین رکہتے ہین ایسی بیبیون کے بدگو لعنت کی گئی ہین دنیا
و آخرت مین اُنکے واسطے ہے بڑا عذاب جسدن کہ گواہی دینگی اُنپر زبانین اونکی
اور ہاتہہ اُنکے اور پاؤن اُنکے اُسچیز کے جو اُنہون نے کی پس وہ اپنے اعضا سے کہینگے
اے میری زبان اور ہاتہہ پانون تم کیون مجہپر گواہی دیتے ہو تم میرے ساتہہ
عذاب مین شریک ہوؤگے وہ جواب دینگے کہ انطقنا اللہ الذی انطق کل شئ
یعنے ہم کیا کرین ہمکو تو بلایا اللہ نے جسنے بلایا ہر چیز کو بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے
واسطے برادرم حاجی دین محمد کے ایک لاکہہ بار لا الہ الا اللہ کہا میرا ایک یار ہے
اوجہہ سے برابر آیا ہے اور مجہسے تعلق و بیعت رکہتا ہے اور اوراد شیخ کبیر کو نگاہ رکہتا
ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ مین نے محمد حاجی کے قبر کو دیکہا کہ اُسکو روشن و فراخ
کر دیا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچہا وہ کون ہے فرمایا کہ اُسنے دعاگو کو منع
کر دیا ہے کہ کسی سے میرا نام مت لو وہ اسی جگہہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ اگر

حکایت حاجی دین محمد مرحوم

سید حامد پسر مخدوم قدس سرہ

کوئی رشتہ دار حاجی محمد کا حاضر ہو تو مین یہ بشارت اُسکو دون ایک شخص نے حاضرین
مین سے کہا کہ اُسکا بہتیجا اسجگہہ ہے وہ پاے مبارک پر گر پڑا اُسکو نزدیک بلایا اور فرمایا
کہ تیرے چچا سے درگذر کی اور اُسکے قبر کو روشن و فراخ کر دیا مین یہ بشارت دیتا ہون
ایضا فرمایا کہ ایک دن مردان دولت کا بیٹا نزدیک دعاگو کے آیا اور عرض کیا
کہ مین نے اپنے باپ پر بادشاہ کی خفگی سنی ہے تم دعا کرو تا کہ وہ مرحمت کرے مین نے
دعا کردی ایک عزیز ہے دعاگو سے تعلق رکہتا ہے اُسنے مجہسے کہا کہ مین نے ابہی اسی
وقت دیکہا کہ اُسنے صحناک خاص بادشاہ سے پائی ہے اُسپر کچہہ خفگی نہین ہے مرحمت
ہے مین نے یہ بشارت مردان کے لڑکے کو دی اُسنے اُسی وقت تاریخ و وقت و ساعت
لکہہ لی واقعہ اُسی طرح تہا وہ شخص تو اوچہہ مین اور مردان دہلی مین اس فقیر نے
اپنے جی مین کہا کہ جہان مریدون کی یہ صفت ہو معلوم ہے کہ پیر کی صفت کیا کچہہ ہوگی
اُنکی نظر اس سے اعلی تہی اسلئے کہ الادنی یدل علی الاعلے **ایضا** سبق مصابیح کا
تہا اور حدیث شریف یہ تہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من علامات الساعۃ
اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا حرف مِنْ واسطے تبعیض کے ہے یعنے قیامت کی بعض
نشانیون سے یہ ہے کہ جنی مان اپنے خودکار یعنے صاحب کو فرمایا کہ مین نے اُسطرف
محدثون سے اس حدیث کے دو طریق سُنے ہین ایک طریق یہ ہے کہ اَمَۃ اللہ مراد
ہے اور رَبَّتَھَا مین حرف تا واسطے مبالغے کے ہے تاے تانیث نہین ہے یعنی جنی
اللہ کی لونڈی خوندگار یعنے صاحب اپنے کو یعنی وہ لڑکا اوسکو بطریق صاحب و مالک کے

کام کا حکم دے اور مان کے حقوق نہ جانے دوسری وجہ یہ ہے کہ آخر زمانے مین
لوگ لونڈیون سے بچے جنائین گے اور اون لڑکون کی ماؤن کو بیچ ڈالین گے جب
یہ لڑکا بڑا ہو جائیگا تو اپنی مان کو خریدے گا پس یہ لڑکا اُسکا صاحب و مالک ہوگا
مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اسکا تجربہ کیا ہے کہ کسی گانون
مین ایک شخص نے ام ولد یعنے اپنے بچے کی مان کو بیچ ڈالا پھر چند مدت کے بعد اُسکا لڑکا
بڑا ہو گیا اُسنے جورو کی ایک دن وہ لڑکا بازار کو گیا اور لونڈی خریدی تاکہ اُسکی جورو
کے آگے کام کاج کرے جب وہ اُس لونڈی کو گھر مین لایا تو اُسکے باپ نے پہچان لیا
کہ یہ تو تیری مان ہے پس وہ لڑکا اپنی مان کے قدمونپر گرا پس ظاہر اوہ لڑکا اوسکا
صاحب ہوگا بعد اسکے فرمایا لا یجوز بیع ام الولد عندنا وعند الشافعی رحمہ اللہ
تعالی فی روایۃ یجوز وفی روایۃ رجع عن ھذا القول وفی روایۃ ھذا
افتراء علیہ یعنے ام ولد کا بیچنا درست نہین ہے نزدیک ہمارے یعنے مذہب حنفی مین
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین تین روایتین ہین ایک روایت مین
تو درست ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع کیا ہے
اور ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ اُنپر افتراء کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے اُسطرف
عرب مین مشائخ و محدثون و محققون و فقہاء و علماء و استاذون سے جو کہ ارشاد
رکھتے ہین یہ سُنا ہے کہ دو چیزون کا دو صاحب مذہب پر افترا کیا ہے بیعُ ام الولد
علی الشافعی رحمہ اللہ تعالی و دخولُ الغلام المملوک افتراء علی المالک رحمہ اللہ تعالی

وھذا الاتفاق یعنے ام ولد کا بیچنا افتراء ہے امام شافعی پر اور امام مالک پر یہ افترا ہے
کہ اُنہون نے غلام مملوک پر دخول کو جائز رکہا ہے اور یہ افترا امام مالک پر باتفاق
ہے رہے امام شافعی سو ایک روایت مین یون ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع
کیا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنپر افترا ہے مین نے اُسطرف مالکیون سے سنا
ہے کہ لوگون نے اس بات کا اُنپر افترا کیا ہے قولہ تعالی ومن الناس من یعجبک
قولہ فی الحیوۃ الدنیا ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی
سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد
واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد یعنے بعض
لوگون مین سے وہ آدمی ہے کہ تعجب مین ڈالتی ہے تجھکو بات اُسکی زندگی دنیا مین اور
گواہ کرتا ہے اللہ کو اُسچیز پر جو اُسکے دل مین ہے حال آنکہ وہ بڑا جھگڑالو ہے اور جسوقت
والی ہو جائے تو سعی کرے زمین مین تا کہ فساد کرے اُسمین اور ہلاک کرے حرث ونسل کو
یعنے جانے زراعت کو کہ اُس سے نسل ہوئے یعنے عورتون کو چھوڑے اور مردون کو
اختیار کرے اور اللہ دوست نہین رکہتا ہے فساد کو حرث عورتون کو کہتے ہین اسلئے
کہ اُنسے کہیتی ہوتی ہے اور توالد وتناسل ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے نساؤکم
حرث لکم یعنے عورتین تمہاری کہیتی ہین واسطے تمہارے اور جسوقت کہا جائے اُس سے
کہ ڈر اللہ سے تو پکڑے اُسکو عزت گناہ میں اور فخر اپنا گمان کرے سو کافی ہے اوسکو
دوزخ اور ہر آئینہ بری جگہہ ہے دوزخ اور نزول اس آیت کریمہ کا بھی اسمین ہے

کہ ایک کافر تہا وہ یہ کام کیا کرتا تہا اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین مین سے
کسی نے یہ فعل ہرگز نہین کیا ہے توپہر کہانسے روا ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہے انما المومنون
اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون یعنے سوا اسکے نہین کہ مومنین
سب بہائی ہین پس تم اپنے بہائیون سے اچہا معاملہ کرو اور اللہ سے ڈرو شاید تم رحم
کیے جاؤ پس جبکہ سارے مومنین بہائی ہوئے تو ایک بہائی دوسرے بہائی سے
کیونکر دخول کریگا جو اہل ایمان ہے وہ بہائی ہے غلام و موی زادہ ہو یا انکا غیر جو
شخص یہ کام کریگا وہ قیامت کو روبرو انکے شرمندہ ہوگا اور دونو عقوبت مین
رہین گے حدیث صحاح ہے من نظر الی غلام بشہوۃ فکانما قتل سبعین نبیا
ومن قتل نبیا واحدا فقد کفر یعنے جو شخص کہ نظر کرے طرف امرد بے ریش کے
شہوت سے تو گویا اسنے ستر نبیونکو قتل کیا اور جسنے ایک نبی کو قتل کیا تو مقرر وہ کافر
ہوگیا عیاذا باللہ منہا معنی حدیث کے یہ ہین کہ جو عقوبت ستر پیغمبرون کی قتل کرنیوالیکی
ہے اسی قدر عقوبت امرد کی طرف شہوت سے دیکہنے والے کی ہوگی نظر مین تو یہ وعید
ہے تو فعل مین بہی اسی پر قیاس کرین و قولہ علیہ السلام لو اغتسل اللوطی بماء البحار
لو یأت یوم القیامۃ الا جنبا یعنے اگر لوطی دریاؤن کے پانی سے غسل کرے تو
نہ آئیگا وہ قیامت کے دن مگر پلید اور پلید دوزخ مین ہوگا اسی طرح اور آیات و
اخبار و احادیث وعید لوطی مین بہت ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فوائد ہا کہ تقریر کردم جملہ بنویس غریب ست اید نا اللہ والمومنین

عن رقدۃ الغافلین آمین **ایضاً** سنیچر کے دن چاشت کے وقت مولانا شرف الدین
محتسب خدمت مین آئے اور شرف پابوسی حاصل کی اور عرض کیا کہ اس بندے کو
ایک حدیث شریف مشکل ہوئی ہے بکرم آپ بیان فرمائین فرمایا کہو اُنہون نے کہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاطع الشجر وذابح البقر وبائع البشر
ملعون فرمایا کہ سات کتابون صحاح مین نہین ہے شاید اجزاء مین ہو اور موضوع بھی
نہین ہے بعد اسکے معنی فرمائے بائع البشر اذا باع الحُرَّ او باع اُمَّ ولدٍ او فرّق
بین الوالدۃ وولدھا ثم باع وقاطع الشجر اذا قطع شجر غیرہ ولا ملک لہ فیہ
وذابح البقر اذا ذبح فی اللیل او ذبح جُنُباً فرمایا فتاوی مین ہے کہ صحیح بخاری مین
منقول ہے روی ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حکایۃً عن اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر
ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعط اجرہ
الذبح فی اللیل مکروہ یعنے بیچنے والا بشر یعنے آدمی کا جبکہ بیچے آزاد کو یا بیچے ام ولد کو
یا جدائی ڈالے درمیان مان کے جو کہ لونڈی ہے اور درمیان اُسکے بچے کے پھر بیچے
اور کاٹنے والا درخت کا جبکہ اپنے غیر کی درخت کو کاٹے اور اُسکی کوئی ملک نہین
نہین ہے اور ذبح کرنیوالا گاؤ کا جبکہ ذبح کرے رات مین یا ذبح کرے حالت جنابت
مین یہ تینون شخص ملعون ہونگے مسئلہ ہے کہ رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے پس روی
مبارک بہ مین ظاہر آوردند فرمودند فرزند من فایدہ بیان حدیث کہ تقریر کردم بنویس غریب ہست

معنی حدیث بائع البشر قاطع الشجر

ذبح کرنا رات کو اور حالت جنابت مین مکروہ ہے

دسوین تاریخ ماه جمادی الآخره روز جمعه

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر جہانگیر کے حاضر تہا شب پنجشنبہ کو فرمایا کہ دعاگو کی چادر
کسی آدمی نے چُرالی نہین ملی ہے سید شمس الدین مسعود عراقی نے کہا کہ آپ بددعا کرین
ہر بار کچہہ چیز چوری کرتے ہین فرمایا مین ہرگز دعاے بد نہ کرونگا بلکہ مین نے تحمل کیا
اور معاف کردیا اگر وه آجائے تو کہدین کہ مین نے تجہکو بخشدیا اور بارہا دعاگو کی چیزین
چرائی ہین متکا و سبحہ وغیره کسی وقت مین نے بددعا نہین کی ہے مناسب اس کے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش تہا کوئی چور اُسکے گہر مین آیا کچہہ سامان
اُسکا لے بہاگا یہ درویش اُسکے پیچہے ہوکر دوڑتے اور کہتے جاتے تہے کہ یا ایہا الرجل
وهبت لك هذا اقل ملك یعنے اے مرد مین نے تجہکو یہ بخشدیا تو کہہ کہ مین نے قبول
کیا اُس چور نے یہ جانا کہ وه میرے پکڑنے کو آتا ہے او پارے برکرد و از پیش ناپیدا شد
پس وه درویش پہر آئے اُنسے پوچہا کہ تم اتنے کیون دوڑے جواب دیا کہ مین چاہتا ہون
کہ اُنکی جگہہ بخشدون تاکہ مین قیامت کو اُسکے کہینچا کہانچی کا سبب نہون سب دنیا ہی
مین فارغ کردیتا بعض بندے خدا کے ایسے ہی ہین اُس اثنا مین خادم خوان لایا
فرمایا اگر کہانا تہوڑا ہو تو یہ دعا کرین اللهم بارك لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار
اول و آخر درود شریف پڑہین برکت ہوجائے گی این فقیر را فرمودند فرزند من این
فائده بنویس **ایضا** مخدوم کو زحمت یعنے تکلیف مرض کی تہی مسئلہ بیان فرمایا
لو کان المریض لا یستطیع القیام للتیمم لو تیمم بالحائط یجوز لان الرمل یشده

دعاے طعام

یعنے اگر کوئی بیمار ہو اور آلہ تیمم کا اُس سے دور ہو اور وہ اُٹھہ نہین سکتا ہے تو اگر جامہ
خواب مین ہاتہہ مارے اور تیمم کرلے تو درست ہے اسلئے کہ اُسکو ریت لگی ہوگی پس
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس **ایضا**
فرمایا فرزند من سبق پڑہہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی فان قیل القرآن ہو الذی
قال اللہ تعالی والذی سمع جبریل والذی اتی بہ جبریل الی محمد علیہ السلام
او الذی کتب فی المصاحف او الذی تقرأہ قلنا اللہ تعالی قال بلا حرف وصوت
وہجاء واسمع اللہ تعالی جبریل بحرف وصوت وہجاء وقرأ جبریل علی محمد
علیہ السلام وقرأ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الصحابۃ بعد ما سمعوا منہ
اجتمعوا علیہ وجمعہ منہم عبد اللہ بن مسعود وعثمان بن عفان وعلی بن
ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم علی ان یکتبوا فی المصاحف ولیس بین الذی
اسمع اللہ تعالی وبین ما سمع جبریل وبین الذی اتی بہ جبریل الی محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبین ما سمعوا من النبی وبین ما کتبوا فی المصاحف
فرق والقرآن کلہ واحد فان قال ہل اللہ تعالی قال قل نعم فان قال متی
قال قل بلا متی فان قال این قال قل بلا این فان قال کیف قال قل بلا کیف
فان قال لم قال قل بلا لم فان قال بصوت قال او بغیر صوت قل بلا صوت
ومن قال غیر ھذا فھو مبتدع فاجتنبوہ یعنے اگر کہا جاے کہ قرآن وہی ہے
جسکو اللہ تعالے نے کہا یا جسکو جبریل علیہ السلام نے سنا یا وہ ہے کہ جسکو جبریل علیہ السلام

طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے یا وہ ہے جو مصاحف میں لکہا گیا ہے بادہ
ہے جسکو ہو پڑہنا ہے تو ہم کہین گے کہ اللہ تعالی نے کہا قرآن کو بغیر حرف اور آواز و ہجا
کے اور سنایا اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کو ساتہہ حرف و آواز و ہجا کے یہ اون
فرمایا کہ اللہ تعالی نے آواز کو پیدا کیا اس آواز کو جبریل علیہ السلام نے پڑہا اور اس
آواز سے قرآن کو سنا اور جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ پر پڑہا اور صحابہ نے اُسسے اور بعد اسکے
کہ صحابہ نے آپ سے سنا جمع ہوئے اُسپر اُسکو آیت آیت سورت سورت قصہ قصہ نجم
نجم یعنے ٹکڑے ٹکڑے جمع کیا جیسا کہ نازل ہوا صحابہ مین سے تین شخص نے جمع کیا
اور مصحف لکہا ایک تو حضرت عبد اللہ بن مسعود دوسرے حضرت عثمان بن عفان
تیسرے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اور نہین ہے فرق درمیان اسکے کہ سنوایا
اللہ تعالی نے اور درمیان اسکے کہ سنا جبریل نے اور درمیان اسکے کہ لائے اوسکو
جبریل علیہ السلام طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور درمیان اسکے کہ
سنا اُسکو صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور درمیان اسکے کہ لکہا انہون نے
مصحفون مین قرآن سب ایک ہے پس اگر کوئی کہے کہ کیا قرآن کو اللہ تعالی نے کہا ہے
تو تو کہہ کہ ہان پہر اگر کہے کہ کب کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کب کے پہر اگر کہے کہ کہان کہا ہے تو تو
کہہ کہ بغیر کہان کے پہر اگر کہے کہ کیونکر کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیونکر کے پہر اگر کہے کہ کیون
کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیون کے پہر اگر کہے کہ آواز سے کہا ہے یا بغیر آواز کے تو تو کہہ کہ

[illegible] اور جو شخص که [illegible] کے تو وہ [illegible] پس [illegible] اُس سے
[illegible] آغاز سبق سے قرآن تک [illegible]
فقیر [illegible]

گیارہوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ روز شنبہ

کو بہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا چند عزیز واسطے تعلق و توبہ کے آئے
وہ لوگ جعد یعنے جوڑے باندہے ہوئے تہے فرمایا کہ ایک حدیث سے نماز مکروہ ہے
فرض و نفل پہر پڑہو انہون نے پہر پڑہی اُنکو توبہ کی تلقین کی اور یہ ست کتاب
متفق کی پرہی ه و مختار الرجال من الحلق راس عند تفریع و من العرف فبدحال
کی لگائی تاکہ عورتین نکل جائین اور تفریع درمیان سر کی ہوتی ہے یا بعض سرین
معنی نظم کے یہ ہین کہ مردون کو اختیار دیا گیا ہے درمیان حلق و فرق کے یا حلق کرین
یا فرق باب فرق مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام دع سعرک
یسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو آگے چہوڑ دے تاکہ وہ تیرے ساتہہ سجدہ کرین پس
روے مبارک بربن فقیر آوردند فرمودند فرزند من این نظم متفق و حدیث که خوادم
بنویس تا دیگران را فائدہ حاصل آید **ایضا** نماز چاشت کے پڑہتے تہے فرمایا کہ وقت
نہی یعنے چاشت کا اشراق سے زوال تک ہے جب آفتاب ڈہل گیا تو وقت چاشت
کا جاتا رہا اور اگر کوئی متصل اشراق کے چاشت پڑہ لی تو درست ہے اُسطرف
بعض لوگ اشراق و چاشت متصل پڑہتے ہین لیکن چوتہائی دن مین مستحب ہے اس

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

در بیان مدارس اربعہ

فقیر سے فرمایا فرزند من لو فرمایا کہ اسلئے مشائخ مریدون کو خلوت کا حکم نہین دیتے
ہین جبتک کہ عالم نہو گا زرون و مکہ و مدینہ مبارک مین چار مدرسے ہین مدرسہ حنفی
و مدرسہ شافعی و مدرسہ مالکی و مدرسہ حنبلی جسوقت آنیوالا آتا ہے تو پوچھتے ہین کون
مذہب رکھتا ہے جس مذہب کا ہوتا ہے تو اسکو اسی مدرسے مین بھیجتے ہین تا کہ علم پڑہے
جب علم پڑہ لیا تو اسکو حجرہ دیتے ہین اور خلوت کا حکم کرتے ہین اور اگر آنیوالا عالم ہے
تو اسوقت حجرہ و خلوت کا حکم فرما دیتے ہین وقال المشائخ الصوفیۃ لا تکن من جہال الصوفیۃ
فانہم لصوص الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے مشائخ صوفیہ نے فرمایا
ہے کہ تو جاہل نادان صوفیون سے مت ہو اسلئے کہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے
رہزن ہین **ایضا** روز مذکور گیارہوین ماہ جمادی الآخرہ کو یہ فقیر خدمت مین
اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سید شمس الدین مسعود عراقی وظیفے کی کچھہ شکایت کرتے تہے
کہ آج نہین پہونچا ہے حسن خادم کو بلایا فرمایا سید کا وظیفہ دو کہا کچھہ فتوح آئے تو دون
سید سے فرمایا کہ تو بقال سے قرض کر جبتک کہ فتوح پہونچے سید نے کہا کہ مین مسلمان

قرض لینا از مسلم و کافر درست

سے تو قرض لیتا نہین ہون کافر سے تو مکروہ ہی ہے فرمایا یجوز اخذ القرض من
مسلم و کافر عند الحاجۃ یعنے حاجت کے وقت مسلمان و کافر سے قرض لینا درست
ہے **ایضا** مخدوم کو زحمت تہی حسن خادم سے فرمایا آب زمزم لا تا کہ صحت کلی
ہو جائے لائے آب زمزم پیا کہ ویسی ہی اُٹہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام ماء زمزم لما شرب لہ یعنے آب زمزم جس نیت و حاجت کے واسطے پئین

دو پڑت البصا ایک بار نے چند مسئلے کا مند پر لکہ کر بہیجے ایک یہ ہے کہ نماز تسبیح کو [illegible]
[illegible] اگر پڑھے جواب فرمایا الہ نماز تسبیح کی [illegible] سنت کی کرے [illegible]
[illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ دعا گو کرتا ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
صحابہ کے نماز تسبیح شب جمعہ مین بجماعت پڑہتے اور ہر شب جمعہ مین تکیلا [illegible]
نفل کی نیت کرے یہ بہی پوچہا کہ اول رات مین یا آخر میں فرمایا اول رات مین [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد عشا کے متصل پڑہتے ہے جیسے کہ دعا گو کرتا ہے [illegible]
یہ بہی پوچہا کہ جو فضیلت کہ شب جمعہ کو ہے وہ لیلۃ قدر کو بہی ہے جواب فرمایا کہ شب جمعہ
مین بہت فضیلت ہے یہ بہی پوچہا کہ یہ تسبیحات کہ ہزار بار یا سو بار ہر روز ہفتے کی روایت
کی گئی ہین مخدوم فرمائین کہ شروع کون دن سے کرے اور کس دن ختم کرے جواب فرمایا
کہ دو روایتیں ہین ایک تو یہ ہے کہ روز شنبہ سے شروع کرے اور روز جمعہ کو ختم کرے
دوسرے یہ ہے کہ روز جمعہ مین شروع کرے اور پنجشنبہ کو ختم کرے لیکن اول صحیح ہے اور
معمول دعا گو کا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہے لو اور جو سبحان
کہ دعا گو کہتا ہے وہ کہو تسبیح پانچ وقتون کی کہنا چاہئے ثواب بہت ہے جو نیت کہ دل
میں رکھے وہ روا ہو جائے۔

تسبیح پنج وقتہ

بعد نماز فجر کے ستر بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ
اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا غنی اغنی یا غیاث المستغیثین

بعد نماز ظہر ستر بار درود شریف بعد نماز عصر ستر بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ بعد نماز مغرب ستر بار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بعد نماز عشا ستر بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ورد ہفتہ از اوراد شیخ الشیوخ رضی اللہ عنہ

ہر روز سو بار کہے **سنیچر** لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین **اتوار** لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین **پیر** لا الہ الا اللہ عزیزا جمیلا یا عزیز یا جمیل **منگل** اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وبارک وسلم **بدھ** لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا **جمعرات** لا الہ الا اللہ خالق کل شئی وھو علی کل شئی قدیر **جمعہ** سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر دو رکعت پڑہی جو پڑہ سکے پڑہے بعد سلام کے سر سجدے مین رکہے حاجت مانگے حق تعالی اُسکی حاجت روا کر دیگا اور دعا گوان دو رکعت مین پہلی رکعت مین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور دوسری مین الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم پڑہتا ہے اور نیت صلوۃ الحاجت کی کرتا ہے **نوع دیگر** ہر روز انمین سے ایک کو ہزار بار کہے **جمعہ** یا ھو یا اللہ **سنیچر** یا رحمن یا رحیم **اتوار** یا واحد یا احد **پیر** یا صمد یا فرد **منگل** یا حی یا قیوم **بدھ** یا حنان یا منان **جمعرات** یا ذالجلال والاکرام **نوع دیگر** شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز ایک کو انمین سے ہزار بار کہے واسطے برآنے حاجات کے ایک ہفتہ

تو وہ کہے اور دوسرے ہفتے میں یہ کہے **سنیچر** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **اتوار**
یا حی یا قیوم برحمتک استغیث **پیر** درود شریف **منگل** لا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم **بدھ** واستغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ
جمعرات یا اللہ **جمعہ** سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر پس روے مبارک برین ضعیف آوردند فرمودند فرزند من این تسبیحات مدام
بگوئید کہ دعا گو میگوئید

ایضاً شب یکشنبہ بست ہفتم ماہ جمادی الآخرہ

تو یہ فقیر خدمت میں اس امیر کبیر کے حاضر تھا فرمایا الحمد للہ صحت ہو گئی میں ایک
ساعت بیٹھ نہیں سکتا تھا دیکھی کہ آج رات میں نے ساری اوراد میں پڑھ لی بعد اسکے
فرمایا کہ دوگانہ ہدیہ رسول بھی پڑھ لیا ان دو رکعتوں میں مروی ہے کہ پہلی رکعت
میں تو سورۂ والضحی اور دوسری میں الم نشرح پڑھی اور بعد فراغ کے یہ دعا
پڑھی اور ہاتھ اٹھائے اول و آخر درود شریف کہے اللہم صلیت ہذہ الصلوٰۃ
وقد حملت نوابہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہم اجز عنا محمداً
ما ہو اہلہ ومستحقہ وبلغ منا روح محمد تحیۃ وسلاما بفضلک وکرمک
یا مولانا وسیدنا اور نیت یوں کرے اؤدی رکعتین ہدیۃ لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درمیان مغرب و عشا کے پڑھیں ثواب بہت ہے
این فقیر را فرمودند فرزند من این دوگانہ مدام بگزارید و دعا گو ہم میگزارد **ایضاً**

فرمایا کہ بعد اداے وتر کے سات بار یہ دعا پڑہے مروی ہے اور اول و آخر مین درود شریف

پڑہے یا الٰہی الیک منتہی طلبی یا دن علی فرحی بحق محمد العربی اللہم عجل

خروجہ امری ابن فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید دعا لو میگوید ابوصفیا نہ پہ کی

مین وقت تہجد کے یہ فقیر خدمت میں اُس امیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تہجد سے

فرمایا کہ تہجد کے بعد سونا درست ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعض

وقت بعد تہجد کے سو جاتے تہے نیت یہ کرے کہ بعد نماز صبح کے اونگہ تکلیف نہ دے کہ

اورادکو نگاہ نہ رکہہ سکے یہ بات واقعی ہے اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچہا کہ النعاس

ہو الصام بعد النوم اوپر تو مین جواب فرمایا کہ بعد تہجد کے سونا درست ہے

یہانتک کہ صبح ہو گے پہر اُٹہہ کہڑے ہوں وضو کی تیاری کرین کتاب مین ہے کہ نکرہ

النوم فی الصبح و نوم الصبح یورث ثلثۃ اشیاء احدہا ضیق العیش و الثانی

قصر فی العمر و الثالث منع الرزق وعکس ذلک علی عکس ذلک ومن احیی

الصبح بسط عیشہ و زاد عمرہ و وسع رزقہ یعنے صبح مین سونا مکروہ ہے

اور صبح کا سونا تین چیزین پیدا کرتا ہے ایک تو تنگی عیش کی دوسرے کوتاہی عمر مین

تیسرے منع روزی اور عکس اُسکا عکس ہے اُسکا یعنے صبح مین بیدار رہنا تین چیزین

پیدا کرتا ہے فراخی عیش کی زیادتی عمر کی کشادگی رزق کی اور جو شخص صبح کو زندہ

رکہتا ہے یعنے بیدار رہتا ہے تو عیش اُسکا فراخ ہوتا ہے اور عمر اُسکی زیادہ ہوتی ہے

اور روزی اُسکی فراخ ہوتی ہے حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ و السلام

دعا بعد وتر

بعد تہجد کے سونا درست ہے

کراہت خواب صبح

انما الاعمال بالنیات

نوم الصبح یمنع الرزق یعنے صبح کا سونا بار رکہتا ہے روزی کو بعد اسکے فرمایا انما
الاعمال بالنیات یہ حصر ہے یعنے نہین ہین اعمال مگر ساتہہ نیتون کے اصل عمل مین
نیت ہے اور نزدیک بعض کے فرض ہے یہہ قول امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے
اُنکے نزدیک سب چیزون مین نیت فرض ہے پس روی مبارک بریں فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس **ایضا**

بارہوین ماہ جمادی الآخرہ روز یکشنبہ

ما الایمان

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اشراق کے وقت اس فقیر سے فرمایا
فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب ایمن تہی اعلم ان الایمان علی الجار حتین
علی القلب واللسان لان من عرف اللہ تعالی بالقلب بانہ واحد ولم یقر
باللسان فھو کافر ومن اقر باللسان ولم یعرف بالقلب فھو منافق ومن
قال ان الایمان علی القلب دون الاقرار باللسان فھو کرامی وقد اختلف
الناس فی الایمان قال بعضھم الایمان ھو الاقرار باللسان والمعرفۃ بالقلب
وھذا قول المسد عان وقال بعضھم الایمان ھو المعرفۃ بالقلب بغیر
اقرار اللسان فھو جھمیہ ومرجئۃ والصواب فی ذلک ان الاقرار باللسان
من غیر معرفۃ القلب نفاق وعلی العکس کفر ومعرفۃ القلب مع الاقرار
باللسان ایمان کمثل الفرس لا بلون فان الفرس اذا کان ابیض یسمی الاشھب
واذا کان اسود یسمی الادھم واذا کان فیہ سواد وبیاض یسمی الابلق وھما

ایہ اکد لدیہ [illegible] ماہیۃ او تمام الایمان ان یعرف اللہ وحدہ لا شریک لہ

[illegible] لموسیٰ بن عمران فی مناجاتہ یا موسیٰ اعلم

[illegible] ولا [illegible] الی [illegible] ولا [illegible] منتہی [illegible]

[illegible] یعنے توجان کہ ایمان دو عضو پر ہے دل و زبان پر اسلئے کہ جس

شخص نے اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانا کہ وہ ایک ہے اور زبان سے اقرار نہ کیا تو وہ

کافر ہے اور جسنے زبان سے اقرار کیا اور دل سے نہ جانا تو وہ منافق ہے اور جسنے کہا

کہ ایمان دل پر ہے بغیر اقرار زبان کے وہ گمراہی ہے یہ ایک گروہ بدمذہبون کا ہے

عرب مین اور انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے لوگون نے ایمان مین اختلاف کیا ہے

بعض نے کہا کہ ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور پہچاننا ہے دل سے اور کام کرنا ہے

جوارح یعنے اعضا سے یہ قول اہل سنت کا ہے صحابہ و تابعین مین سے کسی نے اسکو

نہیں کہا ہے انہون نے اپنے طرف سے کہا ہے جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا تو

عرض کیا کہ یہ قول تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے وہ کیون بدمذہب ہونگے وہ

تو سنت و جماعت کا مذہب رکھتے ہین جواب فرمایا کہ یہ کتاب امام اعظم رضی اللہ عنہ کی

تصنیف ہے اُسوقت امام شافعی کہان تھے اُنکا تو تولد بھی نہین ہوا تھا وہ تو شاگرد

کے شاگرد ہین امام شافعی نے امام محمد بن حسن شیبانی سے پڑھا اور امام محمد نے امام

ابو یوسف قاضی سے پڑھا اور امام ابو یوسف نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے پڑھا ہے

اور بعض کہتے ہین کہ ایمان پہچاننا ہے دل سے سوائے اقرار زبان کے یہ قول جہمیہ و مجسمہ

کا ہے یہ دو گروہ ہین بد مذہبون سے عرب مین مجسمہ کو مجسمہ اسلئے کہتے ہین کہ اُنہون نے اللہ تعالے
کی نسبت طرف جسم کے کی ہے التجسیم نسبت بجسم کردن یہ گروہ اور اُنکا قول عقلاً و نقلاً
باطل ہے یہ سب قول غلط ہین صواب قول یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرنا بدون پہچاننے
دل کے نفاق ہے اور عکس اسکا کفر ہے یعنے دل سے پہچاننا بدون اقرار زبان کے
کفر ہے اور پہچاننا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے ایمان ہے جیسے ابلق گھوڑا کیونکہ
جس وقت گھوڑا سپید ہوتا ہے تو اُسکو اشہب یعنے سپید خنگ کہتے ہین اور جب سیاہ
ہوتا ہے تو اُسکو ادہم یعنے حرمز کہتے ہین اور جب گھوڑے مین سیاہی و سپیدی ہوتی
ہے تو اُسکو ابلق کہتے ہین پس یہان بہی اسی طرح ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا جب تک
دو نو رنگ نہون تو اُسکو ابلق نہین کہتے ہین اسی طرح جب تک کہ اقرار زبان کا اور
پہچاننا دل کا نہو ایمان نہین ہوتا ہے اور پورا ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالی کو پہچانے کہ وہ
ایک ہے اُسکا کوئی مثل و شریک نہین ہے بیچون و بیچگون ہے اور معنی ایمان کے لغت
مین گرویدن ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام ابن عمران سے مناجات مین
کہا مناجات کہتے ہین باہم راز کہنے کو کہ اے موسی تو جان دو باتون کو اور نہ جانے
تو دو کو تو جان کہ بیشک مین ایک معبود ہون اور نہ جانے تو میری کیفیت کو کہ مین
کیسا ہون اور تو جان کہ بیشک مین روزی دینے والا ہون اور نہ جانے تو کہ مین
کہانسے روزی دیتا ہون یہ ترتیب تمام آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس
فقیر کے تہی **ایضا** خبر میت غائب کی پہونچی فرمایا من صلے رکعتین سنۃ المیت الغائب

ما [illegible]

یقرأ فی الرکعۃ الاولی بعد الفاتحۃ سورۃ الفیل ثلاث مرات وفی الثانیۃ سورۃ الاخلاص ثلاث مرات فاذا فرغ من الصلوۃ یدعو بھذا الدعاء ویصلے علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولا واخرا اللھم صلیت ھذہ الصلوۃ وجعلت ثوابھا لفلان یارب اغفرہ وارحمہ وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم

یعنے جو شخص کہ پڑہے دو رکعت نماز بہ نیت میت غائب کے تو پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے تین بار الم ترکیف اور دوسری مین قل ہو اللہ تین بار پڑہے پہر جب فارغ ہو تو دعاے مذکور پڑہے اور اول وآخر مین درود شریف پڑہے آین فقیر را فرمودند فرزند مدین بگیرید **ایضا** خدمت مین ایک عرب آیا اور عربی زبان مین کہا یا مخدوم ارید ان اسافر فی الھند الی لکنوتی فاعط لی الزاد واثوابک یعنے اے مخدوم مین چاہتا ہون کہ ہند مین طرف لکنوتی کے جاؤن تم مجہے زادراہ اور اپنے کپڑے دو ایک عزیز طباق بہر مصری فتوح لایا تہا عرب سے فرمایا خذ یا سیدی یعنے اے سید تو لیلے اُسنے لے لیا اور کپڑون کی توقع کرنے لگا خادمون سے فرمایا کہ قسم کہا ئین کہ عاریتی کپڑے لوگون کے واسطے تبرک کے پہنے ہین جسوقت ایک آدمی اپنا کپڑا لیجاتا ہے تو دوسرا آدمی واسطے تبرک کے کپڑے لاتا ہے کہ ملبوس کرکے یعنے پہنکر استعمال کرکے دیدو اور اکثر وقت عاریتی کپڑے ہوتے ہین سو مین کیونکر دیدون اگر میرے ملک ہوتی تو مین دیدیتا وہ نہین سنتا تہا خادمون نے اُسپر غصہ کیا اُسنے کہنا شروع کیا یا مخدوم خدامک یکادون یضربوننی یعنے اے مخدوم

حکایت عرب شخص کی تحمل و حلم حضرت مخدوم قدس سرہ

تمہارے خادم چاہتے ہین کہ مجھے مارین فرمایا یاسیدی لو ضربوك فات نقضی نی
او تقتلنی فابح لك دمی یعنے اگروہ تجھے مارین تو تو مجھے مارنا یا مجھے مار ڈالنا مین نے
اپنا خون تجھے معاف کردیا اور گردن مبارک بلند کردی جب عرب نے یہ خلق مخدوم
سے دیکھا تو آیا اور پانون مبارک پر گر پڑا اور معذرت کی پس آپنے اپنی ٹوپی اوسکو
پہنائی اور بغل مین لیا اور راہ بین طریق رخصت کیا کہ استودع اللہ نفسك ودینك
وخواتیم عملك زودك اللہ التقوی وصانك عن البلاء وبلغك الی مقصدك
سالما غانما ظافرا بالمراد اور جس کے واسطے دعا کرتے تو یہی دعا کرتے اور چار قل مع
فاتحہ کے پڑہتے اور فرماتے کہ روایت کیا گیا ہے قوله علیه الصلوة والسلام علیکم
بالقلاقل ای الزموها یعنے تم لازم پکڑو چار قلونکو **ایضا** فرمایا کہ شیطان لعنه اللہ
اعلی سے طرف ادنے کے لیجاتا ہے اگروہ سالک ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر مین ایک مرید شیخ رکن الدین کا حجرۂ
خانقاہ مین مشغول تہا اُسنے ایک شخص کو خواب مین دیکہا کہ وہ کہتا ہے کہ تو حج کو جا
جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو خدمت مین شیخ رکن الدین کے آیا پہلے اس سے کہ
وہ یہ خواب بیان کرے شیخ نے شروع کیا کہ یہ خواب تجھکو شیطان نے دکہایا ہے وہ
چاہتا ہے کہ تجھکو مشغولی سے تلف کردے اور تجہپر حج فرض نہین ہے تو ایک فقیر آدمی
ہے تو ہرگز مت جا حضرت مخدوم نے اسجگہہ فرمایا کہ پیر و مرشد ایسا چاہیے کہ کیا
دریافت کرلیا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیطان نیک کامون کا

شیطان سالک کو اعلی سے طرف ادنی لاتا ہے

بہی رستہ بتاتا ہے جواب فرمایا کہ وہ تو اس بات پر دشمن ہے دیکھہ نہین سکتا ہے
اعلی سے طرف ادنی کے لیجاتا ہے وہ چاہتا ہے کہ حق کے ساتھہ مشغولی کلی رکھتا ہے
اُسکو اُس سے تلف کردے اور غیر کو جو کہ ادنی بہی نہین جانے تو اُسکو فسق کا رستہ
بتاتا ہے نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا یعنی بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بہی اُسکو دشمن ٹہیراؤ **ایضا** فرمایا
کہ اگر کوئی آدمی کر نیوالا صحیح توبہ کرے تو وہ اگر مٹی ہاتہہ پر لیوے تو سونا ہوجائے اور یہ
بیت بابا پر لائے **بیت** گر مژہ رخ تو تر گردد ز خاک اندر کف تو زر گردد ز مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالی پہلے اُس سے
دنیا کے لالچی تہے رہزنی کیا کرتے تہے لیکن جو سامان کہ تمام لے آتے تمام اُس سامان والے
کا کہہ لیتے تہے غرضکہ ایک دن اُس راہ مین قافلہ گذر رہا تہا جب اُسجگہہ پہونچا تو
قافلے والون نے فضیل سے خوف کیا کہ مبادا راہ مارین وہ اس کام مین نہایت معروف
و مشہور تہے اُس قافلے مین ایک عزیز حافظ تہا اُسنے اہل قافلہ سے کہا کہ مین یہ آیت بلند
آواز سے پڑہتا ہون اور رحم ہوگا تو شاید یہ آیت اُسکے دل مین اثر کر جاوے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم جس وقت اس آیت شریف کی آواز فضیل کے کان مین
پہونچی تو دل اُنکا نرم پڑ گیا سلسلہ ازلی جنبش مین آیا اور بلا عذر واسطہ اُٹہہ کہڑا ہوا
نزدیک اُس حافظ بزرگوار کے آئے کہا کہ وہ مجہسے آدمی کو چہوڑ دیگا حافظ نے کہا کہ

حکایت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

جب تک زندگی ہے جگہ صلح کی ہے جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے انما التوبۃ علی اللہ
للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم
وکان اللہ علیما حکیما جبکہ توبہ کو لفظ علی کے ساتھہ متعدی کرتے ہین تو متعدی
ہو جاتا ہے یعنے اللہ تعالے توبہ دیتا ہے اُن لوگون کو کہ جو نادانی سے برائی کرتے
ہین پہر وہ نزدیک سے توبہ کر لیتے ہین پہر آتے ہین تو وہی لوگ ہین کہ رجوع کرتا ہے
اللہ تعالی اُنپر اور ہے اللہ تعالے دانا اور اسنوار کار یعنے وہ خوب جاننے والا ہو جینے الا
پختہ کار ہے پس حضرت فضیل رضے اللہ عنہ نے اُس حافظ کے ہاتھہ پر توبہ کی اور اُسنے
توبہ کی تلقین کی حضرت فضیل اُن لوگون کے پاس جاتے کہ جنکا سامان اسباب
چرایا اور اُسپر مالکونکا نام لکھہ رکھا تھا اُنمین سے ہر ایک کے پاس جاتے اور اوسکو
خوش کرتے تھے سب کو پہونچا دیا چنانچہ چند دینار ایک جہودی کے رہ گئے نہے
موجود نہ تہے اُسکے پاس گئے اور خوشنودی چاہی وہ خوش نہین ہوتا تہا ہر الحاح
وزاری کرتے تھے اُس جہودی نے حضرت فضیل سے کہا کہ مین نے توریت مین
پڑھا ہے کہ اگر کوئی تائب امت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہاتہہ خاک پر
مارے تو سونا ہو جاوے جہودی نے ایک ہمیانی ٹھیکریون سے بہری اور حضرت
فضیل کے ہاتہہ مین دی پہر اُنہون نے اُس جہودی کے ہاتہہ مین دیدی دیکہا
تو ساری ٹھیکریان سونا ہو گئی ہین جہودی مع اپنے خاندان کے ایمان لے آیا
اور کلمۂ محمدی پیش کیا حضرت موسی علیہ السلام کا دین رکھتا تہا حضرت مخدوم قدس سرہ

نے بیت مذکور پڑہی پس روے مبارک برین فقیر آورد فرمودند فرزندمن بنویس

پیر کی رات تیرہوین ماہ جُمادی الاُخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اُس رات اس فقیر کو سبحہ تسبیح عنایت کی فرمایا فرزند من لے مین نے استعمال کی ہے اسی اثنا مین سید شمس الدین مسعود نے ایک لونڈی خرید کے خدمت مین عرض کیا کہ مین کیا کرون فرمایا استبرا کر ایک حیض اُسکے گردنہ پہٹکو پہر اُنسے مطائبہ و خوش طبعی کی فرمایا مین تجہے ایک اور حیلہ سکہاتا ہون کہ استبرا ساقط ہوجاے تو جا اُس لونڈی کو مکاتب کر اور اُسپر مال مقرر کر پہر تو دوسرے سے اُسکا نکاح کردے اور اُس سے کہہ کہ قبل الدخول طلاق دیدے پہر تو اُس لونڈی سے مال طلب کر جب وہ مال کی ادا کرنے سے عاجز ہوگی تو بندہ ہوجائیگی جا مجامعت کر اور تبسم کیا اور فرمایا کہ اس حیلے کو کوئی نہین جانتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس

تعلیم حیلہ اسقاط استبرا

ایضا شرائط مشیخت

فرمایا شرائط المشیخۃ ثلثۃ ان لم تکن لا تصح المشیخۃ احدہا ان یکون الشیخ عالما بالعلوم الثلثۃ علم الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والثانی یقبلونہ بعض علماء زمانہ ویتعلقونہ ویعتقدونہ ویریدونہ والثالث ان لا یکون لہ من المطالب من الدنیا والاٰخرۃ وما سوی اللہ تعالی یعنے مشیخت کی شرطین تین چیزین ہین اگر وہ تینون نہون تو مشیخت درست نہو ایک شرط یہ ہے

کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت و طریقت و حقیقت دوسری شرط یہ ہے کہ بعض دانشمند
اُسکے زمانے کے اُسکو قبول کرین اور اُس سے پیوند کرین اور معتقد ہون اور اُسکے
مرید ہون تیسری شرط یہ ہے کہ سوائے خدا تعالی کے اُسکو اور کوئی طلب نہو اور
یہ بیت فرمائی ؎ مرا ہمتے بس بلند روزی کن ☆ کہ من از تو ہمین ترا میخواہم ☆
یاران بزرگ نے فرمایا کہ یہ تینون چیزین ذات عالی صفات مخدوم مین موجود ہین
بعد اسکے فرمایا لاتکن من جھال الصوفیہ فانھم لصوص الدین وقطاع
الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ چور ہین
دین کے اور رہزن ہین مسلمانون کے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ شرائط
شیخ کے جو مین نے بیان کئے لکھ لے عزیز ہین بعد اسکے فرمایا کہ زمانہ برا ہو گیا ہے
پہاڑ مین رہنا چاہیئے خصوصا اس زمانے مین بعد اسکے فرمایا کہ شیخ زادہ محمد متقی گازرونی
بیابانی اس شہر مین آیا ہے اوجہہ مین آیا تہا دعاگو کو نہ پایا سنا کہ مین یہان ہون تو
قصد کرکے نزدیک دعاگو کے آیا اس جگہہ وہ میرے پاس بسبب انبوہ خلق کے نہین رہ سکتا
ہے اور وہ خلق سے گریزان ہے حظیرۂ صدرالدین مین کہ جسکو بنہان کہتے ہین رہتا ہے
وہانسے بیابان نزدیک ہے بیابان مین پہرتا ہے وہ محدث ہے اور علم سلوک بہی کہتا
ہے اللہ تعالی اُسکو وہ قوت دے کہ درمیان خلق کے رہ سکے کیونکہ کمال یہ ہے یہ مرتبہ
پیغمبرون کا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُس طرف جن لوگون نے
پہاڑ اختیار کیا ہے وہ سب اہل علم و محدث ہین مین نے پوچہا کہ تم کیون شہر مین نہین

رہتے ہو تاکہ خلق کو تم سے نفع ہو جواب فرمایا کہ ہم ایک کٹنا کتار کہتے ہین ہمنے اُسکو قید
کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نہ کہائے وہ نفس ہے کہ برادر مومن کے ساتہہ بدگمانی اور اوسکی
غیبت و سخن چینی کرتا ہے اور مثل اسکے پس خلق کو رنج پہونچتا ہے ہمنے اس جہت سے
یہ پہاڑ اختیار کیا ہے تاکہ ان اوصاف ذمیمہ سے پاک ہو جائے اور ہم شہر مین تب جائین
گے جب صفات حمیدہ اختیار کر لیگا تو بعد اُسکے جائینگے بعد اسکے فرمایا کہ ٹہٹہا
مسخراپن کرنا گناہ کبیرہ ہے اور حرام ہے اور قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے یا ایہا
الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من
نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب
بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ٹہٹہا نہ کرے یہ نہی غائب ہے ایک گروہ ایک گروہ سے
شاید کہ وہ مومن ہون اور بہتر ہون اُنسے اور نہ مومن عورتین مومن عورتون سے
ٹہٹہا کرین ساتہہ زنا کے شاید کہ جنسے ٹہٹہا کرتے ہین وہ بہتر ہون اُنسے اور بدگمانی
بہی حرام ہے قرآن شریف مین اس سے نہی فرمائی ہے یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا
کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہے
اس باب مین یہ حدیث صحیح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ظنوا المؤمنین
خیرا یعنے تم مومنین کے ساتہہ نیک گمان کرو اور غیبت بہی حرام و گناہ کبیرہ ہے اور

قرآن شریف میں اس سے نہی کی ہے قولہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم
ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم لا یغتب
نہی غائب ہے یعنے غیبت نہ کرے بعض تمہارا بعض کے کیا دوست رکہتا ہے ایک تمہارا
کہ کہائے گوشت اپنے بہائی کا در انحال کہ وہ مردہ ہو سو تم اسکو دشوار رکہو گے اور ڈرو
اللہ سے بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے غیبت کو گوشت برادر مردہ کا کہا
اسلئے کہ وہ حاضر نہین ہے گویا وہ مردہ ہے اور جو شخص غیبت کرتا ہے وہ اپنے برادر
مردہ کا گوشت کہاتا ہے جو گناہ کہ آدمی کے کہانے والے کا ہے اسی قدر گناہ غیبت
کرنیوالے کا ہے غیبت بکسر عین معجمہ بدگوئی کو کہتے ہین اور بفتح غین معجمہ نیک گوئی کو
بولتے ہین استعمال عرب کے جہت سے فرق ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ
علیہ الصلوۃ والسلام الغیبۃ اشد من الزنا یعنے غیبت زنا سے بہی زیادہ سخت
ہے پہر فرمایا کہ اس طرف دعاگو نے ایک حدیث درست ترین صحاح سے سنی ہے کہ
ہرگز ہندوستان مین نہین سنی تہی قولہ علیہ السلام الغیبۃ اشد من ثلثین زنیۃ
فی الاسلام یعنے غیبت سخت تر ہے تیس زنا سے اسلام مین ای عقوبۃ الغیبۃ
اشد من عقوبۃ ثلاثین زنیۃ فی الاسلام یعنے عقوبت غیبت کی زیادہ تر سخت
ہے عقوبت تیس زنا سے اسلام مین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ حدیث
صحاح ہے لکہ لو اور ظاہر کرو خبر مین ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا دونو بیٹہے تہے کہ ایک عورت چادر

اوڑہے ہوئے جاتی تہی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکہو لہ یہ عورت چادر
دراز اوڑہے ہوئے ہے آپنے فرمایا اے عائشہ تونے اُسکا گوشت کہایا اُنہون نے کہا
کہ مین نے نہین کہایا ہے آپنے فرمایا کہ تو اپنا تہوک باہر ڈال ڈالا تو دیکہا کہ ایک ٹکڑا گوشت
کا مع خون کے حضرت عائشہ کے موںہہ سے باہر آپڑا فرمایا اے عائشہ اسی طرح ایک
دوسریکا گوشت غیبت سے کہاتے ہین دل جو تاریک و سیاہ ہوجاتے ہین سبب اُسکا
یہی ہے اور یہ آیت پڑہی ولا یغتب بعضکم بعضا الآیہ اور ہمکو جو ظاہر نہین ہونا
ہے سو ہماری شومی ہے ورنہ در معنی غیبت سے برادر مردہ کا گوشت کہاتی ہین

ایضاً ذکر مدح

فرمایا مبتدیون کو چاہیئے کہ مدح پر فخر نہ کرین لیکن جب منتہی ہوگیا تو وہ کامل ہے
اب اگر کوئی اُسکی مدح کرے تو نقصان نہین ہے اسلیئے کہ نفس نرہا بلکہ مدح دشوار
معلوم ہوتی ہے جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے فرمایا ہے ینبغی ان یکون عندك المدح
والقدح فی قلبك سواء یعنے چاہیئے کہ نزدیک تیرے مدح و قدح یعنے تعریف و مذمت
دونو تیرے دل مین برابر ہون

ایضاً ذکر میزر[ل]

حسن خادم سے فرمایا کہ واسطے دعا گو کے میزر لاؤ ہوا سرد ہے میزر لائے پوچہا
ابریشمی ہے تو جائز نہین ہے حسن خادم نے کہا کہ ایک انگل بہی اسمین ریشمی نہین ہے
بلکہ ایک تار بہی اور یہ بیت کتاب متفق کی پڑہی ؎ وان تك الاعلام فی الکمام

[ل] میزر شلوار و مانند آن ۱۲ صراح

پوستین ابریشم

اصابعا اربعة لو تحرم ؟ فرمایا کہ مسئلہ ہے ان کان الابریسم فی ثوب مقدار اربعة

اصابع یجوز وان کان طویلا لان الاعتبار للعرض لا للطول یعنے اگر ابریشم

کپڑے مین بقدر چار انگل کے ہو تو درست ہے اگرچہ لنبا ہو اسلیئے کہ اعتبار چوڑائی

کا ہے نہ لنبائی کا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد

کہ تقریر کردم بنویس بملفوظ۔

غرہ ماہ شعبان عمت میامنہ روز شنبہ

کو مخدوم دامت برکاتہ واسطے مبارکبادی شیخ الاسلام کے آئے اور یہ فقیر ہمراہ

رکاب سعادت کے تہا سلام کیا ایک نے دوسرے کو بغل مین لیا پہر بیٹہے فرمایا کہ دعاگو

کو راہ مین نیند آگئی تہی او تر پڑا وضو کیا اسلیئے کہ بندگی یعنے جناب شیخ الاسلام کو بے وضو

کیونکر دیکہون شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ لوگ زندہ دل ہو کہا ان عینی تنامان

ولا ینام قلبی آپ فرزند متبع ہو ذکر اسکا نکلا کہ شیخ الاسلام نے پوچہا کہ مخدوم کے

وجود مبارک کو زحمت تہی اب تخفیف ہے فرمایا شکر ہے لیکن ابتک کچہہ اثر ہے

شیخ الاسلام نے کہا کہ مین نے ملک علی طبیب کو بہیجا تہا فرمایا کہ طبیب کیا کرے پہر

شیخ الاسلام سے التماس کیا کہ اگر تمہارا حکم ہو تو جو خانقاہ کہ شہر مین واسطے شیخ کبیر کے

بنائی ہے اسمین واسطے اربعین اعتکاف رمضان کے معتکف ہوجاون اور مین آرزو

رکہتا ہون کہ ہر روز دست بستہ خدمت کرون واللہ اس خانقاہ سے ہم یکجا نماز

پڑہین شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ اوچہ مین مسجد جمعہ کے اندر معتکف ہوتے ہوا سجگہہ بھی

مسجد جامع مین اعتکاف کرو اس درمیان مین ایک عزیز درویش آیا اور سلام کیا اور ہاتہہ طرف مخدوم کے اُٹھایا حضرت مخدوم نے دست مبارک سے طرف شیخ الاسلام کے اشارہ کیا کہ اول اُنکا ہاتہہ لے غرضکہ اُس درویش نے اول شیخ الاسلام کے ہاتہہ کا مصافحہ کیا پہر مخدوم کا دست مبارک زور سے پکڑا کہ تکلیف پہونچے شیخ الاسلام اُس درویش پر گرم ہوئے کہا کہ بوڑہون سے آسان مصافحہ کرنا چاہیے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ تم کچہہ مت کہو اُسنے اعتقاد درست سے پکڑا ہے نہ اس قصد سے کہ تکلیف پہونچے پہر اُٹھہ کہڑے ہوئے اور رخصت کیا۔

پانچوین تاریخ ماہ شعبان بدہ کے دن

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا جمعرات کی رات کو فرمایا کہ چراغ آگے نہین ہے لاؤ تا کہ نماز مکروہ نہوئے اور خادمون کو اس باب مین بہت تاکید کی اُنہون نے ویسا ہی کیا جب نماز فرض عشا کی پڑہ چکے تو واسطے سنت کے اُٹہے فرمایا کہ واسطے مقتدی و مقتدا یعنے امام و ماموم کے سنت یہ ہے کہ مقام فرض سے وقت سنت کے عدول کرین یعنے جگہہ بدل لین فرض کی جگہہ سنت نہ پڑہین اور اگر سجدہ بہر یا قدم بہر عدول کرلین تو درست ہے مکروہ نہین ہے ورنہ مکروہ ہے لیکن واسطے مقتدی کے اولے کہا ہے کہ فرض کی جگہہ سے تجاوز کرے اور واسطے مقتدا کے سنت اور بیت کتاب متفق کی پڑہی ؎ بکرہ للامام لا المأموم ٭ نقل مکان فریضۃ المحتوم ٭ وافصل النقل لاجل النفل ٭ للمقتدی والمقتدی بالنعل ای النقل

نماز عشا بدون چراغ کے مکروہ ہے

فرض کی جگہہ سنت نہ پڑہے

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال العجز احدکم اذا صلی ان یتقدم او یتاخر
یعنے کیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا جسوقت کہ نماز پڑہ چکے اس سے کہ آگے بڑہ جاے یا
پیچھے ہٹ جائے بعد اسکے فرمایا کہ ارسال جامہ یعنے کپڑے کا چہوڑ دینا ہی مکروہ ہے
فرض ونفل مین اور اگر مونڈہے پر ڈلے بطریق چادر کے تو مکروہ نہین ہے بلکہ سنت
ہے فقہ مین مذکور ہے ولا یرسل المصلی ثوبہ **ایضا** شب مذکور مین دو آدمیون
نے پیوند کیا ایک تو متعلم یعنے طالب علم نے اور دوسرے حافظ نے حافظ سے فرمایا
کہ تو علم فقہ پڑہ اسلئے کہ فرض و واجب ہے کہ حامل قرآن یعنے حافظ عالم ہو تاکہ احکام
شرع کے اُسپر کہل جائین ورنہ کیا جانے۔

ساتوین تاریخ ماہ مذکور شب جمعہ کو تہجد کے وقت

بہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سحری کا کہانا ہریسہ لائے اس فقیر سے
اور یاران دیگر سے فرمایا کہ کہاؤ بہائیو تم روزہ رکہتے ہو اسی اثنا مین فرمایا کہ مومن
کو چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے پیغمبرون کے متابعت
و پیروی کرے کبہی تو روزہ رکہے اور کبہی افطار کرے اسلیئے کہ حدیث صحاح مین ہے
قال علیہ السلام من صام الدھر فلا صام ولا افطر یعنے جو شخص ہمیشہ روزہ
رکہتا ہے تو اُسنے نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا نقصان کرتا ہے طاعت نہین
کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبرون کو خطاب کیا ہے یا ایھا الرسل کلوا
من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم یعنے اے پیغمبرو تم کہاؤ پاک

چیزون سے اور عمل صالح کرو بیشک مین خوب جانتا ہون جو تم عمل کرتے ہو اور کفار
نے پیغمبر علیہ السلام سے یون کہا قالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی
الاسواق یعنے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ کہانا کہاتا ہے اور بازارون مین چلتا ہی جب
صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو منغص آئے آپ نے
فرمایا اے میرے یارو تم کیون منغص معلوم ہوتے ہو عرض کیا کہ کفار یہ بات کہتے ہین
یعنے بات مذکور تو آپکا دل بہی منغص ہو گیا حق تعالے نے واسطے تسلی خاطر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیت شریف بہیجی وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا
انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہسے پہلے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولونکو مگر بیشک وہ البتہ کہانا کہاتے اور بازارون مین
چلتے تہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل فیض منزل ساکن ہو گیا پس روے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضاً تقوی شرط ہے واسطے علم من لدنی کے

ذکر اسکا نکلا کہ واسطے علم من لدنی کے تقوی شرط ہے جیسے کہ وضو واسطے نماز کے شرط
ہے علم من لدنی وہ معانی ہین جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے اولیاء خدا کے دلون مین
وارد ہوتے ہین قولہ تعالی واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ یعنے تم تقوی اختیار کرو تاکہ
تعلیم کرے تمکو اللہ تعالی اپنے نزدیک سے علم اور فرمایا التقوی علی ثلثۃ انواع
احدھا تقوی العام وھو ان یتقوا عن الکفر والمعاصی والبدع والثانی

تقوی الخاص وھوان یتقوا عما لا یعنیہ ای مالا ینفعہ ولا یضرہ اعنی المباحات والثالث تقوی اخص الخاص وھو ان یتقوا عما سوی اللہ تعالے وھذہ التقوی بسببہا یجد الاولیاء المعانی من اللہ تعالی یعنے پرہیزگاری تین طرح پر ہے ایک تو پرہیزگاری عام کی ہے وہ یہ ہے کہ کفر و گناہون اور بدعتون سے پرہیز کرین دوسرا تقوی خاص کا ہے وہ یہ ہے کہ مالایعنی سے پرہیز کرین یعنے جو چیز کہ نہ نفع دے نہ نقصان پہونچائے مباحات مین سے تو اُس سے بچین تیسرا تقوی خاص الخاص کا ہے وہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ تعالی سی پرہیز کرین یہ وہی تقوی ہے کہ جسکے سبب سے اولیا اللہ اللہ تعالے سے معانی پاتے ہین یعنے وہ اُنکے دلونپر وارد ہوتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ فرزند من یہ تین وجہین تقوی کی جو مین نے بیان کین انکو لو اور ملفوظ مین لکہو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جن دنون مین دعاگو مکۂ مبارک مین مجاور تہا ایک بزرگ محدث تہے سات برس ہر روز فاتحہ کا وعظ کہتے تہے اس پر پورے سات برس گزر گئے تفسیر سورۂ فاتحہ کی تمام نہین کہہ چکے تہے مین ویسا ہی اُنکو چہوڑ آیا تہا دیکہیئے کئی سال اور کہین گے اس علم کو علم لدنی کہتے ہین یعنے طرف سے اللہ تعالی کے ہے کہ کسی تفسیر مین نہین ہے ایک اور **حکایت** اسکے مناسب بیان فرمائی کہ ایک بزرگ محدث تہے اوچہ مین چند مدت مقیم ہو گئے تہے اُنہون نے سات جلد مین معانی الہام سے تفسیر کی تہی اور اور بہی کرتے تہے ایک دن دعاگو نے **حکایت** شیخ صدرالدین عارف

قدس اللہ سرہ کی بیان کی کہ ایک روز وہ بزرگوار شیخ کبیر بہاءالحق والدین اپنے والد
کے پاس آئے اور کہا بابا مجھکو فاتحہ مین ہر بار معانی من اللہ اور اور ظاہر ہوتے ہین
اگر حکم ہو تو مین لکھون شیخ نے منع کیا کہ مت لکھہ اسلئے کہ بعض لوگ نہ سمجھین گے اور
انکار کرینگے اور وہ معانی من اللہ ہونگے تو وہ منکر ہو جائنگے اور گمراہی مین
پڑینگے جب اُس بزرگوار نے یہ حکایت دعاگو سے سُنی تو اُس تصنیف کو چھوڑ دیا
اور وہ ساتون جلدین مجھکو بخشدین اور مسافر ہو گئے وہ جلدین لڑکون کی اولاد
کے پاس رکھی ہین دعاگو نے مصابیح اُنسے سُنی ہے قاری شیخ جمال الدین کے بیٹے
تھے **ایضا** فرمایا کہ جو لوگ سیر رکھین جسوقت اوپر سے نیچے آئین اور لوگونکے
حال پر مطلع ہون کہ اُنمین سے ہر ایک کس چیز مین مشغول ہے تو چاہیئے کہ ان
فرو ماندگان دنیا پر لعنت نہ کرین بلکہ ترحم کرین کہ بیچارون نے دنیا مین غوطہ مارا
ہے اور باہر نہین نکلے ہین اس جہان سے خبر نہین رکھتے ہین کاش وہ بھی مثل
ہمارے ہو جائین اگر دنیا کو ترک کر دین اور اگر ترک نہ کرینگے تو موت تو ترک کراہی
دیگی قولہ تعالی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ
کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثناہا قوما آخرین فما بکت علیہم السماء
والارض وما کانوا منظرین یعنے کتنے چھوڑے باغ اور چشمے اور کھیتیان
اور اچھے اچھے مکان مجلسین اور عیش آرام کہ جسمین کہاتے تھے اسیطرح اور ہمنے
وارث کر دیا انکا اور لوگون کو اور اُنسے دوسرونکو اور اسیطرح قیامت تک

سو نہ رو یا اُنپر آسمان و زمین یعنے اُسکے لوگ اور نہ تہے وہ مہلت دئے گئے ان شمسکم
هذه هی شمس قارون و فرعون و هامان و نمرود طلعت علی قصورهم
و طلعت علی قبورهم یعنے یہ تمہارا سورج جسکو تم دیکھتے ہو یہ وہی سورج ہے جو کہ
قارون و ہامان و فرعون و نمرود کے محلون جہروکون پر طلوع ہوا اور یہ وہی ہے اب
انکی قبرونپر طلوع کرتا ہے اور یہی آفتاب ہے کہ انبیاء و مرسلین کے مکانون پر نکلا
اب اُنکی قبرونپر نکلتا ہے یہی معنی کسی شاعر عربی نے نظم کئے ہین **ع** رایت الدهر
مختلفا یدور فلا حزن یدوم ولا سرور وشیدت الملوک بها قصورا
فما بقی الملوک ولا القصور یعنے مین نے زمانے کو دیکھا کہ گوناگون گردش کرتا ہے
نہ غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی دوام رہتی ہے کبھی غم ہے تو کبھی خوشی بادشاہون نے دنیا
مین پکے مضبوط محل بنائے پہر نہ بادشاہ رہے نہ محل پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہ مین نے
شروع کیا ترتیب تفسیر اس آیت مین تہی قولہ تعالی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت یعنی
یمحو اللہ المعاصی عند التوبة و یثبت التوبة و قد اجمع المفسرون علیه فان
قیل القول بالتبدیل یؤدی الی تجویز البداء علی اللہ تعالی واللہ متعال
عن ذلک قلنا المکنون فی اللوح المحفوظ صفة العبد شقاوة و سعادة ولیس
صفة اللہ والعبد یجوز علیه التغییر والتبدیل من حال الی حال فقضی علی
صفته واما قضاء اللہ تعالی و قدرته لا تعرف القضاء صفة الرب والرب

هو القاضي والمكتوب في اللوح المحفوظ مقضي وصفة الرب وقدرته غير
محدث والمقضي محدث والحكم والقضاء غير محدث والمقضي محدث وتغيير
المقضي لا يكون تغيير القضاء فالناس على اربعة فرق فريق منهم قضي عليهم
بالسعادة ابتداء وانتهاء مثل علي وولديه الحسن والحسين رضي الله عنهم
اجمعين وفريق قضي عليهم بالشقاوة ابتداءً وبالسعادة انتهاءً مثل
ابي بكر وعمر وسحرة فرعون رضوان الله عليهم وفريق منهم قضي عليهم
بالشقاوة ابتداءً وانتهاءً مثل فرعون وهامان ونمرود لعنهم الله تعالى وفريق
منهم قضي عليهم بالسعادة ابتداءً وبالشقاوة انتهاءً مثل ابليس وبلعم
لعنهم الله تعالى بسعد قضائه فالتغيير للمقضي عليه لا للقضاء يمحو الله
ما يشاء ويثبت یعنے اللہ تعالی گناہونکو مٹا دیتا ہے وقت توبہ کے اور مضبوط کرتا ہے
توبہ کو مفسرین نے اسپر اجماع کیا ہے مذہب اہل سنت وجماعت مین اس قول کے
خلاف اور کوئی قول نہین ہے اگر کوئی شخص سوال کرے کہ یہ قول تبدل کا پہونچاتا
ہے طرف روا رکھنے تبدیل کے اللہ تعالی پر اور اللہ تعالی اس سے منزہ ہے تو ہم اسکا
یوں جواب دینگے کہ جو چیز لوح محفوظ مین لکھی گئی ہے وہ بندے کی صفت ہے بدبختی
ونیک بختی اور وہ اللہ تعالی کی صفت نہین ہے اور بندے پر تغیر وتبدل ایک حال
سے طرف دوسرے حال کے جائز ہے سو بندے ہی کی صفت پر تغیر روا ہے رہا حکم
اللہ تعالی کا اور اسکی قدرت یعنے تقدیرات سو اسمین کسی طرح کا تغیر نہین ہے اور حکم صفت سے

رب کی اور رب حکم کرنیوالا ہے اور لوح محفوظ مین جو لکہا گیا ہے وہ مقضی یعنے حکم کردہ
شدہ ہے اور رب کی صفت اور اُسکی قدرت محدث نہین ہے اور مقضی محدث ہے اور
حکم و قضا محدث نہین ہے اور مقضی محدث ہے اور تغیر کرنا مقضی کا تغیر کرنا قضا
کا نہین ہے پس لوگ چار گروہ پر ہین ایک گروہ تو وہ ہے کہ اول و آخر دونو مین اُسپر
نیکبختی کا حکم کیا ہے جیسے حضرت علی اور اُنکے دونو صاحبزادے حضرت حسن و حسین
رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک گروہ اُنمین سے وہ ہے کہ اُسپر اول مین تو بدبختی کا اور آخر
مین نیکبختی کا حکم کیا گیا ہے کہ وہ ایمان سے پہلے کافر تہے بت پوجتے تہے اللہ تعالی نے اُنکو
ایمان دیا جیسے حضرت ابوبکر و عمر اور فرعون کے جادوگر رضی اللہ عنہم اور ایک گروہ
اُنمین سے وہ ہے کہ اول و آخر اُسپر بدبختی کا حکم کیا گیا ہے جیسے فرعون و ہامان و نمرود
لعنہم اللہ تعالی اور ایک گروہ اُنمین سے وہ ہے کہ اول تو نیکبختی کا اور آخر کو بدبختی کا اُسپر
حکم کیا گیا ہے جیسے ابلیس و بلعم لعنہما اللہ تعالی کہ دونو معصیت سے پہلے مومن تہے پس
حقتعالی کی قضا جاری ہوتی ہے سو تغیر واسطے مقضی علیہ کے ہے نہ واسطے قضا کے
یہ سب کلام اہل سنت و جماعت کا ہے اسپر اعتقاد کرنا چاہیئے اسلیئے کہ یہ سب حق ہے اور
ضد اسکی باطل ہے پس فرمودند فرزند من بگیر ہدیہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** سبق مصابیح کا پڑہاتے تہے حدیث یہہ تہی
قولہ علیہ السلام اذا اراد اللہ بعبد خیرا یعمعہ فی الناس یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی چاہتا ہے ساتہہ بندے کے بہلائی تو دین

فائدہ [illegible]

مین اُسکو فقیہ کرتا ہے فائدہ بیان فرمایا کہ فقہ بضم العین فی الماضی علم الطبعی
وبکسر العین علم الکسبی آور فقیہ اُس شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے وجود مین تین معنی
موجود ہوں ورنہ وہ فقیہ نہوگا العلم والدلیل علیہ والعمل بہ یعنے فقیہ وہ ہے کہ
علم جانے اور اُس علم پر دلیل رکھے اور اُس علم پر عمل کرے اس فقیر سے فرمایا کہ
فرزندمن بیان فقہ کا جو مین نے تقریر کیا لکھ لے **ایضا** ذکر علو ہمت کا نکلا فرمایا
سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو سوا خدا کے اور کوئی چیز نہ چاہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک عورت اوچہ مین ہے وہ واسطے زیارت دعاگو کے آتی ہے ایک دن
آئی تو کہا اے مخدوم نظر مین عرش وکرسی وبہشت ودوزخ وغیرہ کا مکاشفہ ہے
تم دعا کرو میں کیا کرونگی تا کہ حجاب ہوجائے زبان سندی مین کہا کہ میں تو تیرے جمال
لایزال کی شیفتہ ہون تو مجھے یہ تماشا کیا دکھاتا ہے اور کہا کہ نماز فردوس کے واسطے
پڑھتی ہون مجھ کو فردوس مطلوب نہین ہے دعاگو نے اُس عورت سے کہا نماز فردوس
کو تو اس نیت سے پڑھ کہ وعدہ لقا یعنے دیدار فائض الانوار کا بہشت مین ہے
عجب عالی ہمت ہے **ایضا** فرمایا طالب کو چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے تا کہ تفرقہ
اُسکا جمع ہوجائے پس این کہ حاصل شود مخالطہ باشد اور یہ شعر عربی پڑھی جو کہ
کسی قائل نے کہے ہین **ع** کانت لقلبی اھواءٌ مفرقۃٌ فاستجمعت
اذ رآتک العین اھوائی ۞ فصار یحسدنی من کنت احسدہ ۞ وصرت
مولی الوری اذ صرت مولائی ۞ ترکت للناس دنیاھم ودینھم ۞ شغلا

طالب کو چاہیئے کہ خلوت کو اختیار کرے

بحلت بادیں ودسائی ؛ العین عین الکلف اھوائی ؛ فاعل فاسحمعت یعنی
میرے دل کی خواہشین پراگندہ و پریشان تہین بس وہ ساری خواہشین ایک
ہوگئین جبکہ میرے دل کی آنکہہ نے تجھکو دیکھہ لیا اس جگہہ حسد بمعنی رشک ہے سو رشک
کرتا ہے میرا وہ شخص کہ جسکا مین حسد کرتا تہا یعنی رشک اور ہوگیا مین خداوند ساری
خلق کا جبکہ تو میرا خداوند ہوگیا اسجگہہ صار بمعنی کان ہے ورنہ باریتعالی صیرورت
سے منزہ و پاک ہے مین نے لوگون کے لیے چہوڑ دیا انکے دین و دنیا کو واسطے شغل
تیری دوستی کے اے میرے دین و دنیا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ اشعار عربی
کے جو مین نے پڑہے لکھہ لے بعد اسکے فرمایا النبوة کانت کامنة فی وجود النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کما قال کنت نبیا وادم بین الروح والجسد وفی روایة بین الماء
والطین وظہر النبوة بالخلوة والعزلة کما ہو مروی فی حل حراء
وکذلک الولایة لا تظہر الا بالخلوة فینبغی للسالک ان یختار الخلوة ولا
یجب فلو کان بظاہرہ مع الخلق وکان باطنہ مع الحق ہذا ہو الکمال کما
ورد فی الحدیث الصحاح قولہ علیہ السلام المؤمن الذی یخالط الناس ویحمل
اذاہم خیر من الذی لا یخالط ولا یتحمل علی اذاہم اس فقیر سے فرمایا فرزند
من یہ تقریر جو مین نے کی مع احادیث صحاح کے لکھہ لے ترجمہ عربی یہ ہے یعنے نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارک مین پوشیدہ تہے جیسا کہ آپنے
فرمایا ہے کہ مین نبی تہا اور آدم میان جان و تن کے تہے اور ایک روایت مین درمیان

آب و گل کے تہے پہر آپ کی نبوت بسبب خلوت و عزلت و تنہائی کے کوہ حرا مین ظاہر
ہوئی جیسا کہ روایت کیا گیا ہے اور یہی حکم ولایت کا ہے کہ وہ ظاہر نہین ہوتی
ہے مگر بخلوت سو سالک کو چاہیئے کہ سب حال مین خلوت و تنہائی اختیار کرے
اور عُجب نکرے کہ مین خلوتی ہون بس اگر وہ اپنے ظاہر سے خلق کے ساتہہ ہو اور
باطن اُسکا حق کے ساتہہ تو کمال یہی ہے کم کوئی ایسا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث صحاح
مین آیا ہے کہ مومن کامل وہی ہے کہ ساتہہ لوگونکے میل جول رکہے اور اُنکے ایذا
دینےکی برداشت کرے وہ اُس آدمی سے بہتر ہے جو کہ اُنسے خلط ملط نہ رکہے اور
اُنکی ایذا دہی کا تحمل نکرے اسجگہہ صفت محذوف ہے یعنے المومن الکامل **ایضاً**
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مُثل میری مانند اُس آدمی
کے ہے کہ چراغ کے سر پر کہڑا رہے اور پروانے کو جلنے سے نگاہ رکہے بس وہ کہانتک
نگاہ رکہے کہ وہ تو بہت اور وہ ایک وہ دوڑکر گرتے ہین مین بہی ایسا ہی ہون کہ تم تو
دوزخ مین گرتے ہو بسبب افعال قبیحہ کے اور مین بوعظ و نصیحت تمکو نگاہ رکہتا ہون
پس مین کہانتک نگاہ رکہون تم تو دوڑکر گرتے ہو اور یہ بہی فرمایا کہ مُثل میری مانند
اُس مرد برہنہ کے ہے کہ کسی گانون مین دوڑتا ہوا آئے خبر کرے کہ صبح کو لشکر پڑیگا
اور تمکو لوٹیگا اور غنیمت کریگا سو بعض تو اُسکی بات سنین اور بہاگ جائین اور
بعض اُسکی بات کو سخریہ پر حمل کرین اور کہین کہ مجنون و کاذب ہے اُسکا کہا بنین
صبح کو لشکر آئے اور سب کو لوٹ لے اور غنیمت کرے اور وہ کہین یالیتنی اتخذت

ط از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش
این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ۱۲

مع الرسول سبیلا یعنے آرزو کرین کہ کاش مین ساتھہ رسول اللہ کے راہ لیتا
رسول علیہ السلام اس دنیا مین درمیان امت کے ایسے ہی تھے کہ جنے انکا کہا سنا
اسنے نجات پائی رستگارون سے ہوگیا اور جسنے نہ سنا وہ ہلاک ہوا اور عاقبت کو عقوبت
مین مبتلا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل یا ایها الناس قد جاءکم الحق
من ربکم فمن اهتدی فانما یهتدی لنفسه ومن ضل فانما یضل علیها
وما انا علیکم بوکیل یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ اے لوگو مقرر آئی
راستی ودرستی تمہارے پاس طرف سے تمہارے خداوند کے سو جس شخص نے راہ
پائی تو وہ راہ نہین پاتا ہے مگر واسطے اپنے نفس کے اور جس شخص نے راہ نہ پائی گمراہ
وبے راہ ہوا تو بے راہ نہین ہوتا ہے مگر اپنے نفس پر اور نہین ہون مین تم پر وکیل
یعنے کارران قولہ تعالی افانت تنقذ من فی النار یعنے کیا پس تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کتنے باہر لائیگا آگ سے جو کہ گرتے ہین پس بروے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من بنویس **ایضا** پوچھا کہ صبح ہو گی ہے ایک عزیز نے
کہا کہ صبح کاذب ہے ایک یار نے پوچھا کہ صبح صادق وکاذب سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین نے سنا ہے الصبح الصادق ای الصادق مخبره والصبح الکاذب
ای الکاذب مخبره یعنے صبح صادق کیا ہے صادق ہے اسکا خبر دینے والا
اور صبح کاذب کاذب ہے اسکا خبر دینے والا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہہ
فائدہ لکھہ لے کم کوئی جانتا ہے **ایضا** ایک عزیز نے خدمت مین عرضداشت

معنی صبح صادق وکاذب

پوچھی اسمین یہ بات تھی کہ فلان قریشی فرمایا کہ قریشی بیا گالی ہے قریش نام ایک دریائی
مچھلی کا ہے یہ مچھلی غلیظ ترین مچھلیون کی ہے عرب والے اگر کسی کو گالی دیتے
ہین تو قریشی کہتے ہین اور قریش ایک گروہ بھی ہے عرب مین کہ جنکی نسل سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جسوقت کسی شخص کو طائفہ قریش کی طرف نسبت کرین تو
حرف یا کو حذف کردین قُرشی کہین جیسے مَدَنی بحذف یا کہین جبکہ مدینۂ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرین اور جسوقت کہ سوا اس مدینہ کے کوئی اور
شہر مراد ہو کیونکہ مدینہ شہر کو کہتے ہین اور طرف اُسکے کسی کی نسبت کرین تو مدینے باثبات
حرف یا کہین پس قریشی بیا خطا ہے اور قُرشی بغیر یا صواب آین فقیر را فرسودند این
وجہ کہ تقریر کردم بگیرید **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ چار ترک طاقیہ سے کیا مراد
ہے جواب فرمایا کہ چھہ ترک اور آٹھہ ترک بھی آئے ہین اور یہ آیت کریمہ پڑھی زین
للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرة من
الذهب والفضة والخیل المسومة والانعام والحرث ذلک
متاع الحیوة الدنیا والله عنده حسن المآب یعنے زینت دی گئی واسطے
لوگون کے دوستی خواہشون کی عورتون اور بیٹون اور سونے چاندی کے ڈھیرون
اور گھوڑے داغ دئے ہوئے پایگاہ مین اور چارپایون اور کھیتی سے یہ سب برتنا ہے
زندگی دنیا کا اور اللہ کے نزدیک حسن مآب ہے ان سب کو ترک کرنا چاہئے اُسوقت
طاقیہ یعنے ٹوپی پہننا مسلّم ہوگا اور طاقیہ چار ترک سے ان چار چیزون کا ترک کرنا بھی

درمیان قرشی و قریشی

طاقیہ چہار ترک

مراد ہے الاول ترک الدنیا مع اھلھا الثانی طھارۃ القلب من حب الدنیا
الثالث ترک ذکر کل شئی الا ذکر اللہ تعالی الرابع ترک النظر الی غیر اللہ تعالی
کما ورد فی الخبر حاکیا عن اللہ تعالی من ترک نصرہ عن غیری اکرمتہ بنظری
یعنے اول ترک کرنا دنیا کا ہے مع اُسکے اہل کے دوسرے پاک کرنا دل کا ہے دنیا کی
دوستی سے اور جو اُسمین ہے تیسرے چہوڑنا ہر چیز کے ذکر کا ہے مگر ذکر اللہ تعالی کا چوتھے
ترک نظر ہے طرف ہر چیز کے جو غیر خدا ہے جیسے کہ خبر مین اللہ تعالی سے حکایۃً وارد ہوا ہے
کہ جو شخص ترک کرے اپنی بینائی کو میرے غیر سے تو مین اُسکو مکرم و مشرف کرون
اپنے جمال و جلال کے طرف نظر کرنے سے پس ان سب کو ترک کرنا چاہیئے اوسوقت
طاقیہ چہار ترک پہننا مسلم ہوگا پس روے مبارک برین فقیر آورد و فرمودند فرزند من
چہار ترک طاقیہ کہ تقریر کردم بنویس **ایضا** اس آیت کریمہ کا بیان فرمایا قولہ تعالی

ف بیان اندہا ہونیکا دنیا و عقبی مین

من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا فی ھذہ ای فی الدنیا
فرمایا کہ اعمی اول کو بامالہ کسر میم اور دوسرے کو بفتح میم بدون امالہ کے پڑہین و اللہ
مین نے اُس طرف سُنا ہے یعنے جو شخص کہ دنیا مین دل اُسکا طلب حق سے تاریک ہے
تو آخرت مین زیادہ تر تاریک اور گمراہ تر ہوگا طلب راہ حق سے **ایضا** اس آیت
شریفہ کا بیان فرمایا قولہ تعالی و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو

ف بیان اعراض کرنیکا ذکر رحمن سے

لہ قرین ای و من یعرض عن ذکر الرحمن العشو الاعراض نقبض لہ ای نسلط
لہ شیطانا من الشیاطین فھو قرینہ یعنے جو شخص مونہہ پہیرے اللہ کی یاد سے تو ہم

مسلط کرین واسطے اسکے ایک شیطان شیطانون سے پس وہ اُسکا یار ہو اور اُسکے ساتھ ہمیشہ رہے اور جس شخص کا کام برعکس اسکے ہو یعنے ذکر کی طرف متوجہ ہو تو یار و قرین اُسکا اللہ تعالی ہووے کما ورد فی الخبر من الصحاح حکایۃً عن اللہ تعالی انا جلیس من ذکرنی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین ہمنشین ہون اُسکا جو مجھے یاد کرتا ہے ذکر سے مراد طلب مذکور کی ہے روی ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکایۃً عن اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا ذکرنی نقل من البخاری پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان این ہر دو آیہ بنویس **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ خلوت و یا اربعین غیر مسجد مین رواہے جواب فرمایا کہ اربعین یعنے چلہ خلوت ہے غیر مسجد مین بہی رواہے رہا اعتکاف سو وہ سواے مسجد کے اور جگہہ درست نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وانتم عاکفون فی المساجد اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ لا اعتکاف الا فی المسجد یعنے اعتکاف نہین ہے مگر مسجد مین

بیان خلوت و اربعین غیر مسجد

ایضاً ذکر قطب

فرمایا قطب اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکو تصرف اقلیمی و رکنی ہو جیسے کہ ولایت شیخ کبیر بہاؤالدین قدس اللہ سرہ کی اودی پور سے کچھ مکران تک ہے اور ہر پوتک بہی اور ولایت شیخ فرید الدین کی قدس اللہ سرہ اودی پور سے ہندستان تک **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ زیارت مکہ معظمہ کے پہونچنے کو کہتے ہین اور یہ عربی اشعار پڑہی ؎ سألتها

حِیْنَ زَارَتْ نَوَّرَتْ بُرْقُعَهَا الْقَانِی وَابْدَعَ سَمْعِی اَطْیَبَ السَّمَرِ ۔ فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا عَشّٰی سَنَا قَمَرٍ وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتَمٍ عَطِرٍ ۔ حین زارت حصر ہے سوال کی از روے لغت کے دو معنی ہین ایک تو پوچہنا دوسرے مانگنا اور یہان مانگنا چاہنا مراد ہے اور شفق سرخ برقع کو کہا یعنے مین نے چاہا معشوقہ سے جبکہ وہ حاضر ہوئی دور کرنا اُسکے سرخ برقع کا چہرے پر سے اور پہونچانا میرے کان مین پاکیزہ ترکہانے کا سو اُسنے دور کردیا شفق یعنے لعل برقع کو کہ جسنے چاند کی روشنی کو ڈہانک دیا تہا مراد قمر سے اُسکا چہرہ ہے اور برسائے موتی اپنے معطر لب سے خاتم سے مراد لب ہین یعنی جسوقت اُسنے اپنے چہرے پر سے سرخ برقع اُٹہایا تو ایسا معلوم ہوا کہ چاند کی روشنی کو شفق چہپائے ہوئے تہا سو وہ دور ہوگیا اور جسوقت اُسنے باتین کین تو یون کہائی دیا کہ انگشتری معطر خوشبودار سے موتی بکہر رہے ہے برس رہے ہین اسجگہہ فرمایا کہ دعاگو نے اس رباعی کو مکۂ مبارک مین پڑہا تو مشائخ وفقہا ومحدثین نے دعاگو سے کہا اتقول ھھنا حکایۃ الطرب یعنے کیا تو اسجگہہ حکایت طرب اور کہتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من اس رباعی کو لکہہ لے اسمین جہت لغت سے بہی چند فائدے ہین فرمایا کہ زحزحہ دور کرنے کو کہتے ہین اللہ سبحانہ فرماتا ہے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز یعنے جو شخص کہ دوزخ سے دور کیا جاے اور جنت مین داخل کیا جاے پس مقرر اُسنے خلاصی پائی بعد اسکے فرمایا شفق عرب میں سرخی کو کہتے ہین جبکہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے عرب سے سنا جیسے کہ یہ رباعی ہے تو اپنے قول سے کہ شفق

بیان معنی شفق

بیاض و سپیدی کو کہتے تھے رجع الی قولہما و ہو الاصح و علیہ الفتوی یعنے
طرف قول امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالی کے رجوع کیا اور یہی قول صحیح تر
ہے اور اسی پر فتوی ہے اُن دونون کے قول پر اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر
شفق سُرخی ہے وقال و ہو روایہ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ و ہو قول الشافعی
الشفق ہو الحمرۃ نقل من الکافی قولہ علیہ السلام الشفق ہو الحمرۃ پس باتفاق
شفق سرخی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ شفق کیا ہے تو آپنے
جواب فرمایا کہ شفق سرخی ہے اور اُس طرف بمجرد سرخی غائب ہونے کے نماز عشا
کی پڑھ لیتے ہین اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہی ہے اور سپیدی
کو کہا ہے کہ وہ غیبوبت نہین ہے نقل من الکافی تاخیر العشاء الی الثلث مستحب
والی نصف اللیل مباح والی نصف الاخر یکرہ قولہ علیہ السلام لو لا
ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل نقل من الکافی یعنے تاخیر
کرنا عشا کا رات کے تیسرے حصے تک مستحب ہے اور اسوقت پڑہنے مین ثواب ہے
اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہی ہے اور آدہی رات تک مباح ہے
کہ اسمین ثواب و عقاب نہین ہے اور تاخیر کرنا نصف اخیر تک یعنے نصف ثانی
مین بغیر عذر کے مکروہ ہے کچھہ ثواب نہین ہے بلکہ قبول نہ کرے اور عقوبت ہو لیکن
اگر بعذر تاخیر ہو گئی تو روا ہے تاخیر عشا کی تہائی رات تک مستحب اسلیئے ہے کہ حدیث
صحاح مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ مشقت

ڈالون اپنی امت پر تو ہر آینہ مین تاخیر کرتا عشا کو ثلث لیل یعنے تیسرے حصے
رات تک یعنی مین تاخیر نہین کرتا ہون بلکہ تعجیل کرتا ہون مجرد اسکے کہ شفق یعنی
سرخی غائب ہوجاے قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی یستحب التعجیل فی کل
صلوۃ لقولہ علیہ السلام عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل
الموت یعنے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تعجیل ہر نماز مین مستحب ہے اسلئے
کہ صحاح مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جلدی کرو نماز کی پہلے فوت
ہونے سے اور جلدی کرو توبہ کی پہلے موت سے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی قال الامام ابویزید البسطامی رضی اللہ عنہ لولا اختلاف علمائنا
لبقیت فی الحیل یعنے اگر ہمارے علما کا اختلاف نہوتا تو ہر آئینہ مین کام سے رہجاتا
یعنی اگر عذر ہوگیا تو کسی روایت پر عمل کرلے کام سے نہ رہیگا مثلاً اگر کسی شخص کو نیند
آگئی یا اُسپر غشی طاری ہوگئی نماز ظہر کی ایک مثل پر نہ پائی دو مثل مین جاگا یا بیہوشی
سے ہوش مین آیا تو اُس وقت ادا کرے کام سے نہ رہیگا اسلئے کہ ایک روایت مین درست
ہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے تین روایتین ہین اصح یہ ہے
کہ جب سایہ ایک مثل ہوجائے تو وقت ظہر کا نکل جاتا ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ
ظہر کا وقت دو مثل تک ہے پس دو روایتین راجح ہین ایک روایت سے اور تینون
روایتون سے اصح یہ ہے روی الحسن عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہما اذا صار ظل
کل شئ مثلہ خرج وقت الظہر ولم یدخل وقت العصر حتی صار ظل کل شئ

اختلاف علما رحمت

بیان وقت ظہر و عصر

مثليه فعلى هذه الرواية يكون بينهما وقت مهمل وروى اسد بن عمر رحمه الله
عن ابي حنيفة رضي الله عنه اذا صار ظل كل شيء مثله خرج وقت الظهر ولم يدخل
وقت العصر حتى صار الظل مثليه وقال ابو الحسن هذه الرواية اصح فعلى هاتين
الروايتين يكون بين الوقتين وقت مهمل لا من الظهر ولا من العصر وهو الوقت
الذي يسميه الناس بين الصلوتين نقل من المحيط قال الامام ابو حنيفة وابو يوسف
ومحمد رحمهم الله تعالى وهو قول الشافعي رحمه الله تعالى وقت الظهر الى بلوغ الظل مثله پهر اس فقير
پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اصح روایات کو لو اور ملفوظ مین لکھو اور اسپر کام کرو اور
ظاہر کرو اور اس بات مین کوشش کرو کہ مذاہب کا اتفاق ہو جاے تاکہ جس مذہب
کا ہو اقتدا کر سکے اور عاجز نہ رہجائے مخدوم نے عربی تقریر فرمائی اس فقیر نے اون
روایتون کا ترجمہ کر دیا تاکہ عام خلق سمجھین یعنے حسن بن زیاد نے حضرت امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی کہ جسوقت سایہ ہر چیز کا مثل اوسچیز کے ہو جاے تو وقت ظہر
کا نکل جائے اور وقت عصر کا نہ آئے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا دو چند اوسچیز کے ہو جائے
سو اس روایت کی بنا پر درمیان ایک چند کے دو چند تک ایک وقت مہمل بیکار ہوگا
کہ وہ نہ ظہر کا ہے نہ عصر کا اور امام اسد بن عمر نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے سے
روایت کیا ہے کہ جب سایہ ہر ایک چیز کا مثل اوس چیز کے ہو جائے تو وقت ظہر کا نکلجائے
اور عصر کا وقت نہ آئے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا دو مثل اوسچیز کے ہو جائے ابو الحسن بن زیاد
نے کہا کہ یہ روایت اصح ہے پس ان روایتون کی بنا پر درمیان دو وقتون کے ایک وقت

مہمل بیکار ہوگا کہ نہ تو وہ ظہر سے ہے نہ عصر سے اور یہ وہ وقت ہے جسکو لوگ درمیان دو
نماز کا کہتے ہین اور اسی سبب اختیار ہے امام ابو حنیفہ اور امام قاضی ابو یوسف اور امام محمد شیبانی اور
امام ادریس شافعی مطلبی رحمہم اللہ تعالی کا یہ روایت مصفی و محیط سے منقول ہے یہ دونو
کتابین معتبر ہین پس ان روایتون کے طریق پر اصح باجماع و اتفاق وقت ظہر ایک مثل
مین ہے اور دو مثل مین روا ہین ہے علم اصول مین ایک اصل یعنے قاعدہ ہے کہ درمیان
اصح و صحیح کے فرق کیا ہے اصول کے امام صحیح تو درست کو کہتے ہین اور اصح درست ترکو
بولتے ہین اور اصح راجح تر ہے صحیح سے اور اصح بمنزلہ اعلے ہے اور صحیح بمنزلہ ادنی فالادنے
متروک بالاعلے **ایضا** ایک دیوانے کو لائے اور اسکے بائین کان مین یہ نام باواز
بلند کہا شیخ عبد القادر جیلانی اور فرمایا اگر کسی شخص کو دیوانگی ہو یا جن کا گرفتار ہو
تو چاہئے کہ اسکے بائین کان مین یہ نام بلند کہدین جیسے کہ دعاگو کہتا ہے شیخ عبد القادر
جیلانی اور فارسی مین گیلانی کہتے ہین **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ بعض اولیاء اللہ کو
دیکہا ہے کہ وہ کسی مصلحت سے ایک لحظہ و مجلس واحد مین آسمانو پر جاتے اور آتے ہین
اور انکی آنکہین آنسوون سے بہری ہوتی ہین دعاگو پوچہتا تہا کہ چشم پر آب کیون ہے تو
وہ جواب دیتے کہ مین خلق خدا پر براہ شفقت رویا کہ وہ دنیا مین اور اسکے کام مین مبتلا
ہین کاش وہ ترک دنیا کرین مثل ہمارے ہو جائین قولہ علیہ السلام ترک الدنیا
راس کل عبادۃ وحب الدنیا رأس کل خطیئۃ یعنے دنیا کا چہوڑنا سر ہے سب
عبادتون کا اور دوستی دنیا کی سر ہے سب گناہون کا **ایضا** فرمایا تشنہ معنوی

ف ذکر نام مبارک حضرت غوث الاعظم در گوش دیوانہ وغیرہ

من تشبہ بقوم فہو منہم

شرط ہے نہ صوری جیسے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم یعنے جو شخص کسی گروہ کے ساتھہ تشبہ کرے تو وہ اُس گروہ سے ہے دعاگو نے معظم محدثون سے سُنا ہے کہ اس تشبہ سے تشبہ معنوی مراد ہے تشبہ صوری یعنے ظاہری مراد نہین ہے مثلاً اگر کوئی ظاہر لباس مسلمانی کا کرے اور باطن اسکے برعکس ہو تو وہ منافق ہوگا مسلمان نہوگا جب تک کہ ظاہر و باطن اُسکا یکسان نہو آین فقیر را فرمودند فرزند من این احادیث بنویس **ایضا** فرمایا مومن کو واجب ہے کہ پہلے علم طلب کرے بعد اُسکے عمل مین مشغول ہو راہ پر خطر ہے اسلئے کہ اگر عالم نہو تو عمل کس چیز سے کرے اور نہ جانے گا تو غلط کریگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُن دنون مین کہ دعاگو

حکایت جاہل در ریاضت

مکہ معظمہ سے اوچہ مین آیا تو لوگون نے کہا کہ ایک شخص باہر یعنے شہر کے باہر ایک غار مین مشغول ہوا ہے مین اُسکے پاس گیا اُسنے مجھسے کہا سید میرے پاس جبریل آتے ہین اور کہتے ہین تو تو مقرب ہو گیا ہے تجھسے نماز موقوف کر دی تجھے حاجت نہین ہے اور بہشت کا کھانا لاتے ہین دعاگو نے اُس سے کہا کہ اے نادان وہ تو شیطان ہے اور یہ کھانا جو وہ لاتا ہے نجاست ہے وہ پیغمبر جو کہ سارے پیغمبرون سے مقرب تر ہین اُنسے تو نماز موقوف ہی نہین کی اے جاہل تجھسے کیونکر موقوف کردینگے مین نے اُسکو وصیت کی کہ جسوقت وہ تیرے پاس آئے تو تو کلمۂ تمجید کہنا یعنے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اُسنے اس بات کو قبول کیا جسوقت وہ آیا تو اُسنے میری وصیت کو یاد رکھا لاحول کہا شیطان اُسکے پاس سے غائب ہو گیا اور وہ کھانا نجاست بن گیا اوسکے

سارے کپڑے پلید ہوگئے دوسرے دن مین اُسکے پاس گیا اُسنے قصہ کہا دعاگو کے ہاتہہ پر توبہ کی مین نے اُسکو توبہ کی تلقین کی اور اُس غار سے اُسکو باہر لایا مین نے کہا تو شہر مین رہ اور علم سیکھہ اور مجلس علم جیسے وعظ و درس مین جا اور جو نماز تو نے فوت کی ہے اُسکی قضا کر چند ماہ نہ گزرے تہے کہ اُسنے قضا کرلی اور عورت کی اور کسب حیاکت یعنے بنے تنے مین مشغول ہوا عثمان نام تہا بیچارہ ہندوستانی تہا اب باین حالت مرا ہے الحمد للہ کہ با توبہ گیا یاران بزرگ نے کہا برکت مخدوم کی تہی کہ بر سر وقت اُسکے پہونچ گئی وہ نیکبخت تہا بعد اسکے فرمایا کہ پیغمبرون سے صلوات اللہ علیہم تکالیف موقوف نہین کین کیونکہ جتنے مقرب ہوتے ہین اُتنے ہی طاعت کا شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالْاِقَامَۃِ یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت نماز سے آین فقیر را فرمودند فرزند من بنویس **ایضاً** فرمایا سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی بُنی الاسلام علی اثنان[۶۲] وستین خصلۃ ان لا[۱] یشک فی الایمان ولا[۲] یخالف الجماعۃ ویصلی[۳] خلف کل برّ وفاجرٍ ولا[۴] یکفر اہل القبلۃ بالکبیرۃ ویصلی[۵] علی جنازۃ کل مسلمٍ ومسلمۃٍ صغیر وکبیر ولا[۶] یخرج علی المسلمین بالسیف ویصلی[۷] صلوۃ الجمعۃ والعیدین[۸] خلف کل امیر ویمسح[۹] علی الخفین فی الحضر والسفر ویقر[۱۰] بان الایمان عطاء اللہ تعالی وافعال[۱۱] العباد مخلوقۃ والقرآن[۱۲] کلام اللہ تعالی غیر مخلوق وعذاب[۱۳] القبر وسوال[۱۴] منکر ونکیر حق ودعاء[۱۵] الاحیاء سمع الاموات[۱۶]

وشفاعة[16] النبي صلى الله عليه وآله وسلم لاهل الكبائر حق والمعراج[17] وقراءة[18] الكتاب
والميزان[19] والصراط[20] حق والجنة[21] والنار[22] مخلوقتان لا تفنيان ابدًا والله[23] تعالى
يحاسبنا بلا ترجمان واصحاب[24] الشجرة عشرة مبشرة من اهل الجنة وهم
ابوبكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمن بن
عوف وابو عبيدة بن الجراح رضي الله تعالى عنهم وافضل[25] الناس بعد النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالى عنهم
ولا[26] نقع في الاصحاب ونقر[27] بان لله تعالى الرضا والغضب ولا[28] نقول بالجنة
رضاه والنار غضبه ونقر[29] بالرؤية ومنزلة[30] الانبياء فوق منزلة الاولياء
ولا[31] يتساوى عقل الانبياء وعقل الكفار والله[32] تعالى يسعد الشقي بفضله
ويشقي السعيد بعدله والله[33] تعالى عالم قبل خلق العالم والله[34] تعالى عالم
وله[35] علم وقدرة ويعذب[36] لاهل الكبائر على قدر ذنوبهم[37] يفعل الله ما يشاء
ويحكم ما يريد والقرآن[38] هو المكتوب في المصاحف وما يقرأ والايمان[39] حقيقة
لا مجاز ومن لا يحصر يرفع حسابه اليه لترضى والاستطاعة[41] والتوفيق مع الفعل
والايمان[42] باللسان والقلب عندنا وعند الجهمية بالقلب وعند الكرامية
باللسان ونفي[43] التشبيه والمكان واجب والكسب[44] فريضة عند الحاجة
وعند بعض الفقهاء سنة ونفيه[45] بدعة ورؤية[46] الرزق من الكسب كفر
وايمان[47] الانبياء والملائكة سواء والعمل[48] غير الايمان والايمان[49] هو الطاعة

ولس کل طاعه ایمانا کما ان الکفر معصیه ولس کل معصیه کفرا ویُمسح
بالموت والسور والقامه وان الوترثلث رکعات بتسلیمه واحدة وحدث
الامام لیس حدث المأموم والامام ضمان القوم والایمان لا یزید ولا
ینقص وانلس لحمه الله کان من اهل الحطیئة مومنا وابوبکر وعمر کانا
فی الجاهلیة کافرین عند الله وعند الملائکه وفی اللوح المحفوظ ونخاف
العاقبه ولا نامن مکر الله تعالی والامر لا یرجع عن المحب بالمحبه والناس
من روح الله کفر پس این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر بدیه یہ ساری ترتیب شروع
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ۂی ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ اسلام
بنا کیا گیا ہے با اٹھہ خصلتو نپر ١ شک نکرے ایمان مین ٢ سنت وجماعت سے
مخالفت نکرے ٣ نماز پڑہے پیچھے ہر نیک وبد کے ٤ کافر نکہے اہل قبلہ
کو بسبب گناہ کبیرہ کے ٥ نماز پڑہے جنازے پر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت
چھوٹی بڑی کے ٦ تلوار نہ نکالے مسلمانونپر ٧ نماز پڑہے جمعے کی ٨ اور دونو
عید کی پیچھے ہر امیر کے ٩ مسح کرے موزون پر حضر وسفر مین جب سبق کا اٹھہ
پہونچا تو ایک عزیز نے پوچھا کہ قال مالک رحمہ اللہ تعالی لا یجوز المسح للمقیم
یعنے امام مالک کے قول پر مقیم کے واسطے مسح موزے کا جائز نہین ہے اور وہ سنت
وجماعت کے مذہب پر ہین جواب فرمایا کہ دعا گوئے اسطرف سُنا ہے فی روایة
عنه یجوز المسح للمقیم یعنے ایک روایت مین امام مالک سے مروی ہے کہ مقیم کے

واسطے بھی موزے کا مسح جائز ہے ۱۰ اقرار کرے اس بات کا کہ بیشک ایمان اللہ
کی عطا ہے ۱۱ افعال بندون کے پیدا کیئے گئے ہین ۱۲ قرآن شریف اللہ تعالی
کا کلام غیر مخلوق ہے یعنے پیدا کیا گیا نہین ہے ۱۳ عذاب قبر کا ۱۴ اور سوال
منکر ونکیر کا حق ہے ۱۵ زندون کی دعا مردون کو نفع دیتی ہے ۱۶ شفاعت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کبیرہ گناہ والون کے حق ہے ۱۷ معراج ۱۸ اور نامہ اعمال
کا پڑھنا ۱۹ اور میزان یعنے ترازو جسمین اعمال تلین گے ۲۰ اور پل صراط جسپر
سے گزر کر جنت مین جائین گے حق ہے ۲۱ جنت یعنے بہشت ۲۲ اور دوزخ دونو
پیدا کی گئی ہین کبھی فنا نہوگی ہمیشہ رہین گی ۲۳ اللہ تعالی ہمسے حساب لیگا بغیر
ترجمان کے ۲۴ اصحاب شجرہ عشرہ مبشرہ اہل جنت سے ہین یعنے دس صحابی
جنہون نے درخت کے نیچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے
انکو جنت کی بشارت دی وہ لوگ یہ ہین حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان
حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبد الرحمن
ابن عوف حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابیونکا انکار نہ کرین ۲۵ بہترین لوگون کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت
ابوبکر ہین پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم ۲۶ صحابہ رضی اللہ
عنہم کے عیب وطعن سے زبان کو روکے سوائے بھلائی کے انکو یاد نہ کرے ۲۷
اقرار کرے اس بات کا کہ اللہ تعالی کے لئے رضا وغضب ہے یعنے خوشنودی وخشم

خوش ہوتا ہے خفا ہوتا ہے ۲۸ یہ نہ کہے کہ بہشت اُسکی خوشنودی ہے اور دوزخ اُسکا خشم ہے ۲۹ اقرار کرے اُسکے دیدار فائض الانوار کا کہ حق ہے ۳۰ منزلت انبیاء علیہم السلام کی یعنے اُنکا مرتبہ پہلے ہے منزلت اولیاء کرام سے ۳۱ برابر نہین ہے عقل انبیاء علیہم السلام کی اور عقل کفار کی ۳۲ اللہ تعالی نیکبخت کرتا ہے بدبخت کو اپنے فضل سے اور بدبخت کرتا ہے نیکبخت کو اپنے عدل سے ۳۳ اللہ تعالے جاننے والا ہے پہلے جہان کے پیدا کرنے سے کہ ہر ایک کیا کریگا ۳۴ اللہ تعالے عالم یعنے جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے ۳۵ اللہ تعالی کے واسطے علم و قدرت ہے یعنے دانائی و توانائی ۳۶ اللہ تعالی عذاب کریگا گناہ کبیرہ والونکو بقدر اونکے گناہونکے ۳۷ اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے ۳۸ قرآن شریف وہی جو مصحفون مین لکھا ہوا ہے اور پڑھا جاتا ہے ۳۹ اسمان حقیقت ہے نہ مجاز یعنے مجاز نہین ہے ۴۰ جبکا کوئی خصم ہوگا تو اُسکی نیکیاں اُسکو دینگے تاکہ وہ خوش ہوجائے ۴۱ استطاعت یعنے توانائی فعل کے ساتھہ برابر ہے نہ آگے اور نہ پیچھے ۴۲ نزدیک ہمارے ایمان زبان و دل دونوسے ہے اور نزدیک جہمیہ کے دل سے ہے اور نزدیک کرامیہ کے زبان سے ہے ۴۳ انکار کرنا تشبیہ و مکان کا واسطے اللہ تعالے کے واجب ہے ۴۴ کسب یعنے کمائی کرنا حاجت کے وقت فرض ہے اور نزدیک بعض فقہاء کے سنت ہے ۴۵ اور انکار کرنا کسب کا بدعت ہے ۴۶ دیکھنا رزق کا کسب سے کفر ہے ۴۷ ایمان انبیاء اونکا

ملائکہ کا برابر ہے ۴۸ عمل غیر ہے ایمان کا ۴۹ ایمان طاعت ہے یعنے فرمانبرداری
اور نہین ہے ہر طاعت ایمان جیسی کہ کفر معصیت و نافرمانی ہے اور ہر معصیت
کفر نہین ہے ۵۰ اقرار کرے موت کا ۵۱ اور نشور یعنے پراگندہ ہونے کا ۵۲
اور قیامت کا ۵۳ اور اقرار کرے اس بات کا کہ وتر تین رکعتین ہین ایک سلام
سے ۵۴ حدث امام کا حدث مقتدی کا نہین ہے ۵۵ امام ضمان یعنے ضامن
ہے قوم کا ۵۶ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے ۵۷ ابلیس پہلے گناہ سے
مومن تہا نزدیک خدا کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین ۵۸ اور حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہما جاہلیت مین ایمان لانے سے پہلے کافر تہے
نزدیک اللہ تعالی کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین اور حال دوسرونکا
بہی اسی قیاس پر ہے ۵۹ عاقبت سے ڈرے دیکہیئے کیا ہو ۶۰ اللہ تعالی کے مکر
سے بیخوف نہو ۶۱ امر یعنے اللہ تعالی کا حکم دوست سے بسبب دوستی کے موقوف
نہین ہوتا ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ حج غسل جنابت اور ہر فرض جو ہے ۶۲
ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے کفر ہے اسلیئے کہ اس سے کلام مجید مین نہی فرمائی ہے
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم کہدو کہ اے میرے بندو جنہون نے اسراف کیا ہے اپنی جانونپر ناامید مت ہو اللہ
کی رحمت سے بیشک اللہ بخشدیتا ہے سارے گناہونکو بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت

مہربان ہے یہ سب باسٹھہ خصلتیں بناے اسلام کے ہین جنکا ترجمہ کیا گیا والحمد للہ علی ذلک
ایضا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا بحکم اس آیت کریمہ کے
ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃً لک ای نافلۃ لاھلک یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم رات سے تہجد پڑہو تمہاری امت پر سنت ہے فرمایا کہ اسی سبب سے بلال رضی اللہ
عنہ رات کے نصف اخیر اذان کہتے تہے کیونکہ سنن ونوافل مین اذان نہین آئی ہے چونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا اسلیئے بلال رضی اللہ عنہ نصف اخیر شب
مین اذان کہتے تہے اور جسوقت صبح طلوع ہوتی تو واسطے نماز صبح کے دوسری اذان

فائدہ کبری (اذان)

کہتے ولا یجوز الاذان لصلوۃ قبل دخول وقتہا والاذان سنۃ للصلوات
الخمس وقیل واجب وترکہ مکروہ لمخالفۃ السنۃ یعنے اذان جائز نہین ہے واسطے
کسی نماز کے پہلے داخل ہونے اسکے وقت سے اور اذان پانچون نمازون کے واسطے
سنت ہے اور بعض نے واجب کہاہے اور ترک کرنا اذان کا مکروہ ہے بسبب مخالفت
سنت کے کیونکہ سنت یہ ہے کہ اول اذان کہین پہر نماز پڑہین آین فقیر را فرمود فرزند
من بگیرید **ایضا** فرمایا قال المشایخ الصوفیۃ رجل ونصف رجل ولا شئ

فائدہ کبری درمعنی صوفیا و طالب دنیا و عقبی

فالرجل الواصل ونصف الرجل الطالب ولا شئ طالب الدنیا کما قال الشاعر
العربی فی الرباعی ؎ لا شئ عندی کل من طلب الدنیا ؛ والقاہرون
نفوسہم ابطال ؛ للطالبین تشابۃ برحالہم ؛ والواصلون الی الحبیب
رجال ؛ لان الشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ اس فقیر سے فرمایا فرزند

من یہ قول مشائخ صوفیہ کا اور نظم رباعی عربی لکھہ تو غریب ہے اس فقیر نے ترجمہ کر دیا
تاکہ عام خلق سمجھے یعنے مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ایک تو پورا مرد ہے
اور ایک آدہا مرد ہے اور ایک کچھہ بہی نہین ہے سو پورا مرد تو واصل ہے یعنے جو کہ
دوست تک پہونچ گیا ہے اور آدہا مرد طالب ہے جو کہ اُسکو طلب کر رہا ہے اور جو کچھہ
بہی نہین ہے وہ طالب دنیا ہے اسلیئے کہ جو چیز مقصود سے خالی ہوئی تو اُسکی نفی یعنی
دور کرنا درست ہے اور یہ بیت عربی فرمائی **شعر** من ملك النفس فحر هوا؛
والعبد من يملكه هواه؛ یعنے جو شخص نفس کا مالک ہے آزاد وہی ہے اور غلام
وہی ہے کہ جسکی ہوا اُسکی مالک ہوئی ہے یعنے بندہ بندہ این فقیر را فرمودند فرزند
من این بیت عربی بنویس **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ دعا گو نے اُس طرف مشائخ سے
سنا ہے کہ شیخ شیوخ قدس اللہ سرہ نے اس طرف دو خلیفے بہیجے شیخ کبیر بہاء الحق
والدین کو سند مین اور شیخ حمید الدین ناگوری کو ہند مین قدس اللہ ارواحہم
ایضا ذکر سفر کا نکلا فرمایا دعا گو سفر مین ایک پہاڑ پر پہونچا دو دن مین تو اُسکے اوپر
گیا اور دو دن مین نیچے اوترا ایک رات مقام کیا مین نے اُس پہاڑ کے درمیان
مین نماز کی اذان سُنی اور اقامت مین آگے بڑہا مین نے دیکہا کہ حجرے اور غار بن
ہین درویش لوگ خلوت کیئے ہوئے ہین مین نزدیک ایک خلوتی کے گیا سلام کیا وہ
شخص دانشمند و محدث تہا مین نے کہا تو تو محدث ہے تو نے کیون عزلت اختیار کی
ہے تو آبادی مین جاتا کہ خلق تجہسے نفع لیوے اُسنے خوب جواب دیا کہ مین ایک کٹنا کتا

شیخ شیوخ نے دو خلیفے روانہ فرمائے ایک سند میں ایک ہند میں

رکہتا ہون مین نے اُسکو قید کیا ہے تاکہ وہ کسی کو نہ کاٹے یعنے نفس جسوقت وہ بدخوئی
چھوڑ دیگا نیک خوئی اختیار کریگا تو اُسوقت مین باہر نکل آؤنگا آبادی مین جاؤنگا یہ
نہین کہا کہ خلق بد ہے اُسکی جہت سے مین نے خلوت اختیار کیا ہے بلکہ اپنی برائی کی اور
خلق مین نیک گمانی فرمائی اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ظنوا بالمؤمنین
خیرا یعنے تم مؤمنین سے نیک گمان رکھو اور اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا
اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یا رسول اللہ قال مؤمن یجاھد
بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من
الشعاب یعبد ربہ وفی روایۃ یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ اخرجہ البخاری
ومسلم **ایضا** اسی درمیان مین ایک عزیز متعلم یعنے طالب علم ہندستان سے خدمت
مین آیا قدمبوسی کی عرض کیا کہ بندے کو بندے کے باپ نے ایک شیخ سے پیوند کرایا
تہا اور وہ شیخ نظام الدین قدس سرہ کا مرید تہا اور وہ مرید کرتا تہا جب اُسکا انتقال
ہوگیا تو مین نے ہر کسی سے سنا کہ وہ اجازت نہین رکہتا تہا تو شبہہ پڑا اسلیئے مین نزدیک
مخدوم جہانیان کے واسطے پیوند کے آیا ہون اور بندے کے والد نے بہی التماس طاقیہ
کا کیا ہے تاکہ شبہہ چلا جاے فرمایا کہ دعاگو شیخ نظام الدین سے اجازت رکہتا ہے مین
اُنہین کے یہان سے دونگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر کسی صغیر سن کو ولی اُسکا کسی جگہہ بیعت
کرادے تو جسوقت وہ بالغ ہوجائے تو اُسکو درست ہے اگر وہ کسی شیخ سے پیوند کرلے

صغیر السن کی ولی کے کرانے سے بیعت کرا دی بعد بلوغ اسکو اختیار ہے

اور اگر وہ مراہق یعنے قریب بہ بلوغ ہو تو نہ چاہیے **ایضاً** سبق مصابیح کا تہا حدیث
یہ تہی قولہ تعالی الایمان یرجع الی المدینة یعنے ایمان رجوع کریگا طرف مدینے کے
یعنے جبکہ آخر زمانہ ہوگا تو سب جگہہ کفر ہو جائے گا مدینے مین ہرگز کفر نہوگا کوئی کافر
قدرت نہ پائیگا جیسے دجال وغیرہ سب وقت وہان اہل ایمان رہین گے روز قیامت
تک این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید این معنی غریب ست۔

ساتوین ماہ شعبان شب جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
من قرأ سورة الدخان فی لیلة الجمعة غفر له ومن قرأ سورة الواقعة کفت
مهمانه یعنے جو شخص پڑہے سورۂ دخان کو شب جمعہ مین تو وہ بخشا جائیگا یہ سورۃ مخدوم
کا معمول ہے ہر شب جمعہ کو ہمراہ یارون کے باآواز بلند پڑہتے ہین اور جو شخص پڑہے
سورۂ واقعہ کو تو اُسکے مہمات کی کفایت ہو این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید و بنویسید
بعد اسکے فرمایا صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی لیلة الجمعة رکعتین
حفظ الایمان و یقرأ فی کل رکعة بعد الفاتحة آیة الکرسی مرة و سورة اذا
زلزلت ثلث مرات حفظ الله ایمانه وفی الصحاح قوله علیه السلام من
صلی یوم الجمعة اربعا سواء کان اول یوم او آخره مقیما او مسافرا ویقرأ
فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة حفظ الله ایمانه
یعنے جو شخص پڑہے شب جمعہ مین دو رکعت واسطے حفظ ایمان کے اور پڑہے ہر رکعت مین

بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اذا زلزلت تین بار تو اللہ اُسکے ایمان کو
محفوظ رکھے اور جو شخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین برابر ہے کہ اول دن یا آخر
دن مین مقیم ہو یا مسافر اور پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار
تو اللہ تعالی اُسکے ایمان کو نگاہ رکھے بعد چار رکعت پڑہنے کے سو بار لاحول کہے پہر اس
فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لو اور یہ نماز پڑہو اسلئے کہ دعاگو پڑہتا ہے اور یہہ
حدیثین لکہو مخدوم دامت برکاتہ بعد اس نماز کے یہ دعا پڑہتے ہین اور اول و آخر
درود شریف کہتے ہین اللھم یا ولی الاسلام و اھلہ مسّکنا بالاسلام
حتی نلقاک بہ اور جس نماز ایمان مین کہ دعا مروی نہین ہے تو یہ دعاے مذکور
پڑہین

ایضا ساتوین ماہ شعبان روز جمعہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر کو طلب فرمایا اور کہا فرزند من
آ اور دستار مبارک اپنے استعمال کی اپنے سر سے اوتاری اور ویسی ہی بندہی ہوئی
اس فقیر کے سر پر رکہی اور یہ دعا کی الٰھی توّجہٗ بتاج السعادۃ والتوفیق بانواع
العبادۃ یعنے اے خدا تو اُسکو پہنا تاج سعادت کا اور توفیق دے اُسکو گوناگون
عبادت کی تاکہ دو نو جہان کی سعادت حاصل ہو اُس درمیان مین خوان لائے فرمایا
جو شخص روزہ دار ہو وہ نہ کہائے بہت فضیلت ہے حدیث صحاح مین ہے قولہ
علیہ السلام الصائم اذا اکل عندہ استغفرت لہ الملائکۃ مادامو یا کلون

یعنے روزہ دار جسوقت کہ اُسکے نزدیک کہانا کہایا جاتا ہے تو بخشش مانگتے ہین واسطے اُسکے فرشتے جب تک کہ وہ کہاتے ہین کیونکہ اُسکا دل تو واسطے کہانے کے کہچتا ہے اور وہ اُسکو روکتا ہے اور آپنے نمک منگایا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام

(اول و آخر کہانے کے نمک کہانا)

یا علی ابدأ بالملح واختم بہ فان الملح دواء من سبعین داءً یعنے اے علی تو شروع کر نمک سے اور ختم بہی کر نمک سے اسلئے کہ نمک علاج ہے ستر بیماریون کا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ حدیثین جو مین نے پڑہین لکہہ لو **ایضا** اس فقیر کو ایک مسئلہ

(جواز نماز نفل در گردون)

مشکل تہا مخدوم سے مین نے پوچہا تو وہ حل ہو گیا وہ مسئلہ یہ ہے کہ گردون یعنی گاڑی مین نماز نفل درست ہے جواب فرمایا کہ درست ہے مین نے یہ بہی پوچہا کہ فرض بہی درست ہے اگر قیام و رکوع ممکن ہو جواب فرمایا اگر عذر ہو تو درست ہے خوف وغیرہ کے سبب سے فرمایا فرزند من لو **ایضا** فرمایا الرؤیۃ بعین القلب حق فی الدنیا

(رویت الہی در دنیا بعین قلب حق ہے)

وبعین الرأس فی الآخرۃ لقولہ تعالی قل ہل یستوی الاعمی والبصیر یعنے اللہ تعالی کا دیکہنا دل کی آنکہہ سے دنیا مین حق ہے اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تو کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندہا اور آنکہون والا **ایضا** لکہنے والے کہتے تہے کہ مولانا بدرالدین مفتی خدمت مین حاضر ہون پوچہا کیا ہی اشارہ

(سالک کو چاہیئے کہ متابعت سرور عالم کی کرے)

طرف کان کے کیا کہ مین دستار پہنے ہوئے ہون سنتا نہین ہون بعد اسکے فرمایا سالک کو چاہیئے کہ سید عالم کی متابعت پر چلے اُسکا کام زیادہ تر ہو جائیگا اور قربت و محبوبیت ہو جائیگی اہل بدعت بدعت کو قربت جانتے ہین جیسے لوہا تانبا پہننا ڈاڑہی تراشنا

جیسے کہ قلندرون کی ہوتی ہے یہ قربت نہین ہے بلکہ بعد وضلالت ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ای فاتبعونی بالافعال
والاقوال والاحوال یعنے اے محمد تم کہدو کہ اگر تم خدا کی محبت کا دعوے کرتے ہو
تو تم میری پیروی کرو گفتار کردار رفتار مین پس اللہ تمکو دوست رکھیگا اور جو کوئی
برعکس اسکے ہوگا تو حال اُسکا برعکس ہوگا یعنے جو کوئی آپ کی مخالفت کریگا تو اللہ تعالے
اُسکو دشمن رکھیگا قولہ علیہ السلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ
احوالی یعنے شریعت تو میرا گفتار ہے اور طریقت میرا کردار ہے اور حقیقت میری
رفتار ہے آین فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید ایضا فرمایا اگر کوئی کیمیا بناتا ہے
اور وہ مستقیم رہتی ہے تو روا ہے اور وجہ حلال ہے بعض لوگ اُس طرف بناتے ہین
اور مستقیم رہتی ہے واللہ دعا گو ہی جانتا ہے ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چند یارون نے سن لیا
کہ سید شمس الدین مسعود مزاحم ہوئے تو مین نے کردی ولیکن مین منع ہوگیا ایضا
ایک مریض کو لائے اور جب کسی مریض کو خدمت مین لاتے تو داہنے ہاتھ سے چھوتے
اور یہ دعا پڑہتے اور اول وآخر مین درود شریف کہتے تھے اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ
النَّاس وَاشْفِ اَنتَ الشَّافِی لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا
صحیح بخاری وصحیح مسلم مین حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکور ہے روی
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یدعو بھذا الدعاء اذا اشتکی انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس

رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیر ید **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ
مرید شیخ کی پیروی کرے مرید کو اتباع شیخ کا واجب ہے لقولہ علیہ السلام الشیخ
فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنے مریدون مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین
پس امت کو نبی کا اتباع واجب ہے اسی طرح مرید کو اتباع شیخ کا مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی اُسوقت کہ شیخ کبیر بہاء الحق والدین شیخ الشیوخ کے مرید
ہوئے قدس سرہما تو شیخ نے بعد بیعت کے پوچھا کہ تو کون مذہب پر عمل کرتا ہے
جواب دیا کہ جس مذہب پر کہ مخدوم ہین پھر شیخ نے پوچھا کہ تیرے باپ دادے
کون مذہب رکھتے تہے اور تجھکو کس مذہب پر چھوڑ گئے ہین جواب دیا کہ مذہب پر
امام اعظم ابو حنیفہ کوفی قدس اللہ روحہ کے پس شیخ شیوخ نے فرمایا کہ فرزندم بہاء الدین
تو اُسی مذہب پر عمل کر اور شیخ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مذہب رکہتے تہے اور جس جگہہ
کہ تو اپنے مذہب کے موافق دیکھے تو ہمارے مذہب کی موافقت کرنہ اُسجگہہ کہ مخالفت ہو
اور عدم جواز جیسے کہ یہ دعا کہ ہے نماز تسبیح مین رب اغفرلی وارحمنی واھدنی
واجبرنی وعافنی واعف عنی بعد واجبرنی کے وارزقنی مذہب شافعی مین
پڑھتے ہین تو مت پڑہ اسلئے کہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی مین ممنوع ہے کتب
فقہ حنفی کے متن مین مذکور ہے ویقرأ بعد التشہد بما یشبہ الفاظ القرآن ولا
یقرأ بما یشبہ کلام الناس مثل اللھم زوجنی فلانۃ وارزقنی پس شیخ کبیر نے

مرید کو شیخ کا اتباع لازم و واجب ہے

حضرت شیخ الشیوخ کا شیخ بہاء الدین قدس سرہ کو شافعی مذہب پر عمل کرنے سے منع کرنا

قبول کیا تم اسی جہت سے دیکھو کہ شیخ الشیوخ کے اوراد مین لفظ وارزقنی کا ہے اور شیخ کبیر کے اوراد مین نہین ہے فرمایا کافی مین مسطور ہے کہ یجوز فی العبادات ان یعمل فی ما هو غیرہ ولا یجوز فی المعاملات الا فی مذهبه وفی العبادات یجوز حتی یکون العمل اجماعًا وهو اولی کما ذکر صاحب المتفق وکل ما وجوبه مختلف ففعله اولی ولا یخلف کی یخرج المرء بلا ارتیاب عن عهدة التکلیف والایجاب یعنے جو چیز کہ عبادت مین وجوب اُسکا مختلف فیہ ہے بجالانا اُسکا اولے ہے اور ترک کرنا نہ چاہیئے تاکہ لوگ عہدۂ تکلیف وایجاب سے بیشک باجماع باہر آجائین اور اسباب مین ایک حدیث صحاح ہے **ایضا** شب جمعہ کو فرض مغرب کے پہلی رکعت مین سورۂ کافرون اور دوسری مین سورۂ اخلاص پڑہین اور شب جمعہ کے فرض عشا کے پہلی رکعت مین سورہ جمعہ اور دوسری مین سورۂ منافقون پڑہنا چاہیئے اور فرض فجر جمعہ مین سورۂ الم سجدہ پہلی رکعت مین اور دوسری مین سورۂ دہر یا سبح اسم ربک مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا ہے پس مسنون ومستحب ہے مکروہ نہین ہے مکروہ اُسوقت ہے کہ نماز پڑہنے والا یہ جانے کہ سوا اسکے اور کچھہ پڑہنا درست نہین ہے اور اگر بغیر اسکے روا جانے تو پڑہنا درست ہے بغیر کراہت کے متن قدوری وہدایہ مین مذکور ہے ولیس فی شئ من الصلوات قراءة سورة بعینها لا یجوز غیرها ویکره ان یتخذ سورة بعینها لصلوة لا یقرأ غیرها فیها بحجت ان یعلم المصلی لا یجوز بغیر التعیین والا لایکره

پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیر ید **ایضا**

فائدہ: بیان قرأت سورت در نماز جمعہ

ذکر معرفت واہل معرفت

ذکر معرفت واہل معرفت کا تذکرہ فرمایا سمعت عن بعض المشائخ الصوفیۃ دامت برکاتھم ان قلوب اھل المعرفۃ خزائن اللہ تعالی فی ارضہ تصنع فیھا ودائع سرہ ولطائف حکمتہ وحقائق محبتہ وامانۃ معرفتہ التی لا یطلع علیھا احد دون اللہ ولیس شئ فی خزائن اللہ اعلی ولا اعظم ولا اعز من المعرفۃ اخرجھا اللہ تعالی من خزائن الفضل والامتنان وغلب نورھا علی جمیع الانوار لا یغلبھا ظلمات الذنوب والاوزار ولا یلحقھا مقام الآفات ولا یکدرھا کثافۃ الشھوات ولا یحجبھا غبار الجھل ولا الغفلات لانھا نور من نور النور نوّر بھا قلوب اھل النور لا یشبہ نورھا بسائر الانوار وقال بعضھم حقیقۃ المعرفۃ ھی اطلاع القلب علی الحق قال الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ لا یعرف اللہ حق معرفتہ من التفت منہ الی غیرہ وقال بعض العارفین حقیقۃ المعرفۃ رؤیۃ الحق وفقدان رؤیۃ ما سواہ حتی صار جمیع مملکتہ ھذہ فی جنب رؤیۃ الحق اصغر من خردلۃ فی جمیع مملکتہ فھذا مالا یحتملہ قلوب اھل الغفلۃ وعامۃ الناس وقال ابو عبد اللہ بن حفیف قدس اللہ روحہ من نظر الی اللہ تعالی بعین الحقیقۃ من المعرفۃ لا یلتفت الی الدنیا ولا الی العقبی لان الدنیا والعقبی برّ المولی والمولی احب علی العارف من برہ وقیل حقیقۃ المعرفۃ ھی اطلاع الحق علی اسرارہ کما ان الشمس اذا طلعت اشرق الارض

بانوارها كذا اذا اطلع الحق على الاسرار اشرقت القلوب بانواره وقال بعضهم
حقيقة المعرفة نور من نور الله نور به قلوب اهل النور وهو اشارة الى قوله تعالى
افمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه پس آن امیر کبیر بر
منبر برین فقیر آورده فرمودند فرزند من بگیر بدین نستم ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ
میں نے بعض مشائخ صوفیہ دامت برکاتہم سے سنا ہے کہ دل اہل معرفت کے اللہ تعالے
کے خزانے ہیں اسکے زمین میں وہ رکھتا ہے ان دلوں میں اپنے بھید کی امانتیں اور
اپنے حکمت کے لطائف اور اپنے محبت کے حقائق اور اپنے معرفت کی امانت کو کہ جنپر
سوا اللہ تعالی کے کوئی مطلع نہیں ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے خزانوں میں کوئی شے
زیادہ تر عالی و عظیم و عزیز تر معرفت سے نہیں ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے فضل و احسان
کے خزانوں سے نکالا ہے اور اسکا نور سارے نوروں پر غالب ہو گیا ہے نہ اوسپر
ذنوب و اوزار یعنے گناہوں کی اندھیریاں غالب ہوتی ہیں اور نہ اسکو آفتوں کا
مقام لاحق ہوتا ہے اور نہ شہوتوں خواہشوں کی کثافت اسکو پاتی ہے اور نہ جحد
یعنی انکار و غفلتوں کا غبار اسکو چھپاتا ہے کیونکہ وہ نور ایک نور روشنی ہے نور النور
سے کہ جسکے ساتھ اسنے اہل نور کے دلونکو منور روشن کر دیا ہے اسکا نور باقی نوروں
سے مشابہت نہیں رکھتا ہے پس بعض نے تو یہ کہا کہ حقیقت معرفت کی دل کی اطلاع
ہے حق پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں پہچانتا ہے اللہ تعالے
کو حق اسکے پہچاننے کا وہ شخص جسنے اس سے طرف اسکے غیر کے التفات کیا اور بعض نے

فرمایا کہ حقیقت معرفت کی دیکھنا حق کا ہے اور اُسکے ماسوا کے دیکھنے کو گم کرنا ہی یہانتک
کہ اُسکی ساری مملکت جو یہ ہے رویتِ حق کی مقابل بین زیادہ تر چھوٹی ہو جاے ایک
رائی کے دانے سے جو کہ اُسکی ساری مملکت بین ہو سو یہ وہ بات ہے کہ اسکو اہل غفلت
اور عام لوگون کے دل نہین اُٹھا سکتے ہین اُنسے اسکی برداشت نہین ہو سکتی ہے آور
حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ جسنے نظر کی طرف اللہ تعالی
کے ساتھ چشم حقیقت کے جو کہ معرفت سے ہے تو وہ نہ دنیا کی طرف التفات کرتا ہے نہ
طرف عقبی کے کیونکہ دنیا و عقبی تو مولے کا برّ یعنے عطا و احسان ہے اور عارف کو مولے
اُسکے برّ سے زیادہ تر محبوب ہوتا ہے بعض نے کہا کہ حقیقت معرفت کی مطلع ہونا حق کا ہی
اُسکے اسرار پر جیسے سورج کہ جسوقت وہ طلوع ہوتا ہے تو زمین اُسکے چمکارون سے جگمگا
اُٹھتی ہے اسی طرح جسوقت حق اسرار پر طلوع فرماتا ہے تو دل اُسکے چمکارون سے چمکنے
دمکنے لگتے ہین آور بعض نے فرمایا کہ حقیقت معرفت کی ایک نور ہے نور النور سے کہ جسکے
ساتھ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور کر دیا ہے اور وہ اشارہ ہے طرف اس قول الٰہی کے
کہ کیا پس وہ شخص کہ جسکے سینے کو اللہ تعالی نے واسطے اسلام کے کھول دیا ہے سو وہ
ایک نور پر ہے اپنے رب سے۔

اکیسوین تاریخ ماہ شعبان عمت میامنہ روز جمعہ

کو فرمایا کہ دعاگو نے اعتکاف اربعین کی نیت کی ہے بعد اسکے اس فقیر سے پوچھا کہ تو
بہی نزدیک ہمارے چالیس دن معتکف ہوگا بندے نے عرض کیا کہ مین نے نیت کی ہے

قول کیا فرمایا مبارک ہو بعد اسکے فرمایا فرزند من آج مسجد مین داخل ہو جائین اور اعتکاف
کرین اسلئے کہ بروایت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اکثر نہار یعنے دن واسطے دخول اعتکاف
کے روا ہے جب مسجد مین تشریف لائے تو سورج ڈہل گیا تہا فرمایا کہ امام محمد بن حسن شیبانی
رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہمنے اعتکاف کیا اور اُنکے نزدیک تو گہڑی بہر بہی اعتکاف درست
ہے بعد اسکے فرمایا جو یار لوگ کہ چالیس دن کی نیت نہین کرتے ہین تکلیف نہین ہے وہ
اخیر دہی مین معتکف ہو جائین کیونکہ وہ سنت مؤکدہ ہے وقیل واجب یعنے بعض علماء
نے واجب کہا ہے **ایضا** فرمایا الصلوۃ فی جامع مصر ۃ بخمسمأئۃ درجۃ
وفی مسجد الحی بخمس وعشرین درجۃ وفی موضع آخر بعشرۃ درجات یعنی
نماز مسجد جامع شہر مین پانسو درجہ ہے اور محلے کی مسجد مین پچیس درجے اور دوسری
جگہہ دس درجے ہے **ایضا** فرمایا کہ مین ہر روز نیت اعتکاف کے تجدید کرتا ہون
اسلئے کہ مین نے اُس طرف مشائخ کو دیکہا اور سُنا ہے کہ اگر کوئی مہم پیش اجاے تو باہر
آنا روا ہے اور کچہہ باک نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ فتاوی مین مسئلہ ہے المعتکف اذا
خرج للطہارۃ ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ او غیر ذلک لا یفسد اعتکافہ
وان خرج بغیر نیۃ الطہارۃ ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ او غیر ذلک
یفسد اعتکافہ وذلک حیلۃ وھذا کلہ علی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی
وعلیہ الفتوی وعندھما لو خرج نصف النہار لا یفسد یعنے معتکف جو وقت کہ
وضو کی نیت سے باہر آئے پہر بیمار کے پوچہنے کو جائے یا نماز جنازے کی پڑہ لے یا اور اسکے

بیان اعتکاف

فضیلت نماز در مسجد جامع

تو اُسکا اعتکاف فاسد نہو گا اور اگر وہ بغیر نیت طہارت کے نکلا ہے پہر اُسنے بیمار کی عیادت کی یا جنازے کی نماز پڑہ لی یا سوا اسکے تو اُسکا اعتکاف بگڑ جائیگا اور یہ ایک حیلہ ہے اور یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر ہے اور اسی پر فتوی ہے اور نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالےٰ کے اگر معتکف دوپہر کے وقت نکلے تو اسکا اعتکاف فاسد نہو گا بعد اسکے فرمایا فتاوی مین مسئلہ ہے لا ینام المعتکف حتی تغلبہ النوم یعنے معتکف نہ سوئے یہانتک کہ نیند اُسپر غلبہ کرے۔۔

ایضاً آخر شب جمعہ بائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین علمون کے ساتہہ مخصوص تہے ایک تو علم شرائع یعنے حدود و قصاص دوسرا وہ علم کہ آپنے بعض صحابہ سے براندازہ حوصلہ فرمایا جو کہ اُسکے لائق تہے نہ سب سے کما قال علی رضی اللہ عنہ علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعین باباً من العلم ما علّمہا لغیری یعنے جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو ستر قسم کا علم سکہایا کہ سوا میرے اور کو نہین سکہایا تیسرا وہ علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ خاص تہا اُسکو کسی سے نہ کہا مبہم رکہا اور مبہم کہا اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً ولبکیتم کثیراً یعنے اگر تم جان لو جو مین جانتا ہوں تو ہنسو تہوڑا اور روؤ بہت ایک عزیز نے پوچہا کہ ضحک قلیل سے کیا مراد ہے فرمایا مین نے دو طریق سُنے ہین ایک یہ ہے کہ ضحک قلیل سے

مراد تبسم یعنے مسکرانا ہے عرب والون کی رسم ہے کہ ضحک قلیل کو معنی تبسم کہتے ہین تم تبسم
ہی نہ کرو سب وقت روتے رہو دوسرا طریق یہ ہے کہ اس قلیل ضحک سے نفی مراد ہے یعنی
تم نہ ہنسو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے واللہ بالمسی کنت سحرۃ تعضد
یعنے قسم ہے اللہ کی کاش مین ایک درخت ہوتا کہ اسکو پارہ پارہ کر ڈالتے یہ بہی اسی علم
سے ہے جو آپ کے ساتھ مخصوص تہا اسجگہہ حضرت مخدوم روئے بخدا کہ بات نہیں نکلتی
تہی اور حاضرین مجلس سے ایک غلغلہ اٹھا دیر تک رونے مین اور اسی فکر مین تہے خوب وقت
تہا بعد اسکے فرمایا کہ جہان افضل انبیاء ایسا فرمائین وہان ہم بیچارے کہان کے ہین
بعد اسکے فرمایا کہ اس حدیث مذکور کو واعظون سے کہو کہ اس حدیث کو خلق سے کہین
تاکہ اُنکے دلون مین خوف جم جائے پہر یہ عربی ابیات احوال قیامت کے فرمائین اور
چند بار تکرار کی ~~ عظم خوفہ والناس فیہ حیارٰی مثل مبثوث
الفراش ز بہ یعید الا لوان حوما ؛ وتصطک الفرائص ماربعاس ز
ھنالک کل ما قدمت یدی ونی فعندک طاھرا والستر فاس ؛ یعنے قیامت کا
خوف وہول بڑا ہے لوگ اسمین پروانی کی طرح حیران سرگردان ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے
یوم یکون الناس کالفراش المبثوث یعنے جسدن کہ لوگ مثل پروانے کے سرگردان
ہونگے اور خوف کے مارے قیامت کے ہول سے رنگ بدل جائین گے اور سینے کی
ہڈیان پسلیان کانپنے کے جہل جائین گے اور اسجگہہ یعنے قیامت مین جو تو آگے بہیج چکا ہے
ظاہر ہوگا سو تیرا عیب تو کہل جائیگا اور بہید ظاہر ہوگا بعد اسکے فرمایا حیا کی قسم ہے

حذاء کی جیسے کہ صحادی جمع ہے صحرا کی اور فراش بثبوث پروانہ سرگردان کو کہتے ہین
اور فرائص جمع ہے فریصہ کی فریصہ سینے کی ہڈی کو کہتے ہین اور ارتعاش کانپنے کو
بولتے ہین اور کل فاعل ہے تبدو کا اور مقدم ہے فعل پر اسمین مذکر و مونث برابر ہے
اور السر مبتدا اور فاش خبر مبتدا ہے جیسے کہ حبیبک ظاہر مبتدا و خبر ہے فاش اصل
مین مرفوع ہے کیونکہ خبر ہے مگر منقوص کی حالت رفعی و جری بجر ہوتی ہے اس لئے
مجرور ہوا اور کسرہ بجہت موافقت نظم ہے اسلئے کہ ابیات مذکور سارے مکسور ہین پھر
اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ دونو حدیثین اور اشعار عربی جو مین نے
کہے لکھہ لو بعد اسکے موافق اس نظم کے **حکایت** اپنے والد مخدوم بزرگ کے بیان
فرمائی دامت برکاتہ کہ وہ کسی وقت خوف کے مارے بستر پر نہین سوتے تھے سردی
وگرمی مین کوئی چیز اوپر کھینچ لیتے تھے اور اُسی پر کفایت کرتے اور ہر روز دو ختم
قرآن شریف کے کرتے ایک دن مین اور ایک رات مین سوائے اور مشغولیون کے
نہایت بزرگ آدمی تھے **ایضا** فرمایا کہ یہ فتوحات جو کہ نزدیک دعاگو کے آتے ہین
سب کو قبول کرتا ہون اور رد نہین کرتا ہون اسواسطے کہ اُس طرف کے مشائخ نے
مجھسے کہا ہے جیسے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ مدینہ عبد اللہ مطری
اور دیگر مشائخ رحمہم اللہ تعالے کہ تو فتوحات قبول کر اور دوسرون کو پہونچا وظیفہ
مقرر کر اور خود بھی بضرورت کہا اس کے مناسب **حکایت** شیخ جمال الدین
اوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان فرمائی کہ وہ فتوحات کو قبول کرتے اور رد نہین فرماتی تھے

مناقب والد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہما

قبول فتوح

مناقب شیخ جمال الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور اگر فتوح وجہ شبہہ سے ہوتی تو ذرا دیر سر جھکاتے اللہ تعالی کی طرف سے آواز سنتے
مَلَّکْنَاُ لَکَ یعنے ہمنے تیری ملک کر دی بعد اُسکے لیتے العبد وما بیدہ لمولاہ
یعنے بندہ اور جو اُسکے ہاتہہ مین ہے مولی کی ملک ہے یہ ایک مسئلہ ہے مین نے اُس طرف
مشائخ سے سُنا ہے کہ یہ مرتبہ جو وہ رکھتے تہے اُس وقت کے مشائخ کو نہ تہا بعد اسکے فرمایا
کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور ابراہیم غوری ایک جگہہ بیٹھے ہوئے تہے کہ ایک عزیز دو
طباق حلوے کے لایا ایک واسطے شیخ جمال الدین کے اور دوسرا واسطے ابراہیم غوری
کے وہ صاحب کشف تہے اُنہون نے لانے والے سے کہا کہ تو یہ وجہ سود سے لایا ہے
پہیر دیا شیخ جمال الدین نے وہ دوسرا طباق بہی لے لیا اور ذرا دیر سر نیچا کیا اور ابراہیم
غوری کو بلایا کہا حکم ہوا ملکنا لک یعنے ہمنے تجہکو مالک کر دیا اب تو آ اور کہا دونون نے
کہا یا **ایضاً** فرمایا ذکر مُصلح مزکّی کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر بکسر الذال عام
یقع علی القلب واللسان وبضم الذال خاصۃ للقلب فحسبُ یعنے ذکر بکسرۂ
ذال عام ہے زبان و دل دونو کو شامل ہے اور بضم ذال خاص دل کا ذکر ہے اور یہ
حدیث فرمائی قولہ علیہ السلام افضل الذکر لا الہ الا اللہ یعنے بہترین ذکر
لا الہ الا اللہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر محبون کا ساتہہ مد کے کہنا ہے تا کہ غیر خدا کو مد
مین نفی کرین اور اثبات خالص دل مین بیٹہہ جائے بعد اسکے فرمایا من قال لا الہ
الا اللہ الف مرۃ علی الدوام زکی باطنہ یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک ہزار بار
ہمیشہ کہے تو اُسکا باطن پاک ہو جائے اور ذکر محبوبون کا بسرعت ہے اسلئے کہ انکے دل مین

عمر خدا او منتفی ہوچکا اب باقی نہین رہا مگر اللہ تعالی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزند مس فائدہ ذکر کا جو مین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا اسی اثنا مین ایک
عزیز آیا کہ ترابی جو تمہارا مرید ہے اُسنے سلام و قدمبوسی پہونچائی ہے سلام کا جواب
دیا علیہ السلام بعد اُسکے اُسکی **حکایت** بیان فرمائی کہ وہ ایک بدل ابدال سے
ہوگیا ہے اور اُسنے بواسطہ دعاگو کے خرقہ شیخ کبیر قدس اللہ روحہ کا پہنا ہے اور
وہ میرے اذن سے حج کو گیا کعبے کا مجاور بن گیا برکت مجاورت کعبے سے منجملہ ابدال
ہوگیا یاران بزرگ نے کہا کہ مخدوم قطب عالم کی برکت سے اُسکو یہ مرتبہ ہوگیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وہ عالم طیر بہی رکہتا ہے ایکدن نزدیک خانقاہ اوچہ کے اوڑتا
ہوا گذر کر رہا تہا نیچے اُترا اور سلام کیا مین نے پوچہا تو کہان جاتا ہے کہا مرد دست
کو واسطے کسی مصلحت کے جاتا ہوں ان مکانون مین بفراغ مشغول ہونگا تاکہ کوئی
شخص مزاحم ہو **ایضا** فرمایا خاص اُس شیخ کو ولایت دیتے ہین جو کہ عالم ہوتا ہے
بلکہ تینون علمون کا عالم ہوتا ہے شریعت و طریقت و حقیقت بعد اسکے فرمایا ولایہ
بفتح الواو المحبوبیۃ و بکسر الواو ہو تصرف الاقلیم اسی درمیان مین فرمایا کہ ایک
عورت محبوبہ ہے واسطے زیارت دعاگو کے سیوستان سے اوچہ مین آئی ہے وہ عالم طیر
رکہتی ہے اور تصرف رکہی جیسے کہ شیخ رکن الدین متصرف سند کے تہے اور شیخ نصیر الدین
متصرف ہند کے **ایضا** مشارق کا سبق ہوتا تہا حدیث شریف یہ بہی قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من ابتاع سیئا فلا یبیعہ حتی یستوفیہ یعنے جو کوئی کچہ چیز خریدے تو اُسکو

حکایت مراتی ابدال مرحضرت مخدوم قدس سرہ

ذکر ولایت و ولایت محبوبہ

نہ بیچے یہانتک کہ اسکا استیفا کرے بعد اسکے فرمایا دین بے اسمین کے دو معنی ہین ایک معنی یہ ہین کہ اگر کوئی شخص کچہ چیز خرید کرے تو اوسکے واسطے تصرف نہین ہے یہانتک کہ اسکو ناپ لے یا تول لے جو چیز پیمانے سے تعلق رکہی ہے اسکو ناپ لے اور جو چیز تولنے سے تعلق رکہتی ہے اسکو تول لے اگر زیادہ نکلے تو بائع کو دیدے اور جو کم نکلے تو اپنا حق اُس سے لیلے دوسرے معنی یہ ہین کہ تصرف اُسکا روا نہین ہے یہانتک کہ بائع سے قبض نہ کرلے بعد اسکے فرمایا اس مسئلے مین ایک حیلہ ہے مشتری کو چاہیئے کہ بائع پر شرط کرے کہ اس روپیہ سے تو نے اپنا سامان میرے ہاتہہ بیچڈالا بائع کہے کہ مین نے بیچڈالا اگر کم و زیادہ جانبین کا ہوگا تو درست ہے اسلئے کہ معنی مین کیلے و وزنی نہین ہے یعنے اس تقریر و حیلے مین بائع و مشتری دونو کیل و وزن سے جدا ہوجاتے ہین ورنہ زیادتی خریدنے والے کو اور کمی فروشندہ کو درست ہوگی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من دونو وجہین اس حدیث کی اور یہ مسئلہ حیلے کا جو مین نے کہا لکہہ لو

مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے

ایضا فرمایا جامع الفتاوی مین مذکور ہے یکرہ التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا لقولہ علیہ السلام التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل العمل کما تاکل النار الحطب یعنے مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسجد مین دنیا کی بات کرنا کہاتا ہے عمل کو جیسے کہ آگ گہاس کو کہاتی ہے۔

مسجد مین کہانا مکروہ ہے

ایضا فرمایا جامع الفتاوی مین مسطور ہے یکرہ الاکل فی المسجد الا للمعتکف یعنے مسجد مین کہانا مکروہ ہے مگر واسطے اعتکاف والے کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن یہ مسائل وحدیث جو مین نے کہے لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لیا

ایضا فرمایا جسوقت مؤذن شہادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پونہچے تو انگوٹہے کو آنکہہ مین ملین بعد اسکے فرمایا اس بات کا بہید یہ ہے کہ جسوقت اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام پر صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کی امت کی پیش کی تو حضرت آدم نے کہا یارب کس کی نسل سے ہوگا حکم ہوا کہ تیری نسل سے ہوگا پس حضرت آدم نے کہا مین آرزو رکہتا ہون کہ اُسکو دیکہون پس حکم ہوا کہ اپنی انگلی مین دیکہہ جب دیکہا تو حلیۂ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسمین ظاہر ہوگیا اُنہون نے چوم لیا اور آنکہہ پر ملا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا۔

شرائط ذکر کے چار ہین

ایضا فرمایا شرائط الذکر اربعۃ احدھا التصدیق وان لم یکن یکون منافقا والثانی التعظیم وان لم یکن یکون مبتدعا والثالث الحلاوۃ وان لم تکن یکون مرائیا والرابع الحرمۃ وان لم تکن یکون فاسقا یعنے ذکر کی شرطین چار چیزین ہین ایک تو تصدیق ہے اگر تصدیق نہوگی تو منافق ہوگا دوسری شرط تعظیم

بیان راز انگشت چومنے وقت شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہے اگر تعظیم نہوگی تو بدعتی ہوگا تیسری شرط حلاوت ہے یعنے ذکر سے لذت و مزہ لینا اگر
حلاوت نہوگی تو مرائی یعنی دکہاوا کرنیوالا ہوگا چوتہی شرط حرمت ہے اگر حرمت نہوگی
تو فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ چار چیزین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہین
اسلئے کہ وہ کامل حال تہے جب کہ آپ کو اللہ تعالی نے خطاب کیا تو فاعلم فرمایا ای
فاعرف لم یقل علم ای عرف اسلئے کہ معرفت کی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور
جب اللہ سبحانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خطاب کیا تو اسلم فرمایا قال
اسلمتُ لرب العالمین یعنے حضرت ابراہیم نے کہا کہ مین مطیع و منقاد ہوا واسطے
رب العالمین کے اسلئے کہ اسلام کی ایک حد و نہایت ہے **ایضا** فرمایا اول الذکر

فا — بیان ذکر زبان و دل و اعضا

باللسان ثم یوافقہا مع القلب ثم تسکت اللسانُ و یقول بالقلب و یوافقہ
باعضائہ کلہا یعنے اول ذکر ساتہہ زبان کے ہے پہر موافق کرے زبان کو ساتہہ
دل کے یعنے دل و زبان دونوسے کہے پہر زبان چپ رہجاتی ہے اور دل سے ذکر کرتا
ہے اور موافق کرتا ہے دل کو ساتہہ سارے اعضا کے یعنے اُسکے سارے اعضا ذکر
مین ہوجاتے ہین **ایضا** فرمایا المرید الطالب یعنے اصطلاح مین مرید طالب

فا — معنی مرید

کو کہتے ہین پہر روے میر طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من فائدہ ذکر کا جو
مین نے کہا لکہہ لے مشائخ مرید طالب کو کہتے ہین اور طالب راہ حق کو بغیر رفیق کے
چارہ نہین ہے اور رفیق شیخ کو کہتے ہین کہ جو رستہ چلا ہو اور امن و خوف راہ کو خوب
دریافت کیا ہو اور امن کے رستے کو اختیار کیا ہو خوف کی راہ کو چہوڑ دیا ہو جیسا کہ

پختہ رہبر ہوتا ہے یہ بات حدیث شریف مین آئی ہی کہ الرفیق ثم الطریق ھما منصوبان
علے الاغراء ای الزم الرفیق ثم الطریق کما فی النحو الورع الورع ای الزم الورع
یعنے تو لازم پکڑ رفیق کو پہر رستے کو رفیق وطریق دونو بنابر اغرا منصوب ہین جیساکہ
علم نحو مین ہے لازم پکڑ تو ورع یعنے پرہیز گاری کو فرمایا کہ یہ حدیث شریف بر طریق
مثل ہے معنی مثل کے بیان فرمائے المثل ما یشبہ بہ الشئ یعنے مثل وہ ہے
کہ تشبیہ دین اسکے ساتہہ کسی چیز کو بعد اسکے ہم معنے اسکے یہ حدیث بیان فرمائی
قولہ علیہ السلام الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنے قوم مین ایسا ہے
جیسا نبی اپنی امت مین بعد اسکے فرمایا کہ اس سے مراد شیخ معنوی ہے کیونکہ اوسکی
تشبیہ نبی کے ساتہہ دی ہے یہانتک کہ اگر کسی کو بسبب مال یا کبر سن کی شیخ کہین
تو شیخ لغوی ہوگا بعد اسکے یہ حدیث بیان فرمائی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
بسبب الزھد والتعبد والرشد والارشاد یعنی میری امت کے عالم مثل
پیغمبرون بنی اسرائیل کے ہین بسبب ترک دنیا اور عبادت کرنے اور راہ حق پانے
اور راہ حق بتانے کے علماء سے مراد مرشد ہین نہ مجرد عالم اسلئے کہ پیغمبرون سے تشبیہ
دی ہے ع علمیکہ رہ بحق ننماید جہالت ست ٭ لان الانبیاء علیہم السلام
کانوا عابدین وزاھدین وراشدین ومرشدین وامرین بالمعروف
وناھین عن المنکر یعنے اسلئے کہ انبیا عبادت کرنیوالے تہے اور بے رغبتی کرنیوالے
دنیا مین اور راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے اور نیک بات کا حکم کرنیوالے اور بری بات

شیخ الاسلام ہونا حضرت مخدوم کا اور ترک کرنا اسکا

سے منع کرنیوالے تھے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بہ
فائدہ مشیخت کا اور ارادت کا اور حدیثین مناسب اُسکے جو مین نے کہین سب کو لکھ لو
ایضاً فرمایا کہ سلطان محمد نے دعا گو کو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری
تصرف مین کر دین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے مجھسے کہا کہ تو چھوڑ دے
حج کو چلا جا مجھکو بیچ سے نکالا مین نے چھوڑ دیا اور نہ تم جانتے ہو کہ کتنا تکبر حاصل
ہوتا مین نے اُس طرف بڑے بزرگ مشائخ کو پایا سب نے بجہت وکالت مجھکو اجازت
دی اسوقت ایک ہی باقی نہین رہا سب کے سب چلدئے اور یہ شعر فرمایا **شعر**
ذهب الذين يعاش في اكنافهم ؛ وبقيت في خلق كجلد الاجرب ؛ یعنی
جن لوگون کے اطراف وحمایت مین زندگی بسر کی جاتی تہی وہ سب چلدیے اور
مین ایسے خلق مین رہگیا کہ جیسے خارش والے اونٹ کی کہال **شعر** یاران
دگر رخت بمنزل بردند ؛ بارم چو گران بود ازان پس ماندم ؛ بعد اسکے فرمایا کہ شیخ
مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا گو سے کہا کہ جسوقت تو لوٹے تو خشکی مین جانا
اسلئے کہ ایک شخص خلفاء شیخ رکن الدین سے باقی رہا ہے اُسکو پالے یعنے اُس سے ملاقات
کرلے مین نے ایسا ہی کیا اُن بزرگوار کو پالیا نام اُنکا شیخ قوام الدین ہے اُنہون نے
مجھے خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بہی دی بعد اسکے مین گازرون مین آیا شیخ
امین الدین نے واسطے میرے تمام سجادہ و مقراض و عصا امانت رکہا تہا وہ مین نے
پایا **ایضاً** ایک عزیز نے مخدوم کی مدح نظم کی تہی وہ اُسکو پڑہتا تہا تو فرمایا قال

المشائخ الصوفیة سبب ان یکون عندک وصف المادح والذام سواء یعنی مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے لائق یہ ہے کہ وصف مدح و ذم نزدیک تیرے دونو برابر ہون پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو۔

مدح و ذم دونو برابر ہون

اسماے الٰہی کو مع حرف ندا کے پڑہے

ایک عزیز نو دو نہ نام کی شرح پڑہتا تہا فرمایا کہ ہر اسم کے اول مین حرف ندا لائین جیسے کہ یا سلام و یا غفور بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مین نے اس شرح کے مؤلف شیخ جلال الدین تبریزی کو اُنہین کے مقام سُنار گانو فرودست مین خواب مین دیکہا مین نے سلام کیا اُنہون نے سلام کا جواب دیا فرمایا سید ہر نام کے اول مین حرف ندا کا پڑہ ہین اس سے پہلے بغیر حرف ندا کے پڑہتا تہا پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ شرح نو دو نہ نام باریتعالی کا لکہہ لو **ایضا** حکایت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک شخص کو قبر کا عذاب کر رہے تہے اور اُس شخص نے شیخ کو دیکہا تہا تو مین نے کہا کہ اُن بزرگوار نے کیون نہ کہا طوبی لمن رانی و رأی من رانی اور رأی من رای من رانی یعنے خوشی و خنکی ہوجیو واسطے اُس شخص کے کہ جسنے مجہکو دیکہا یا اُس شخص کو جسنے مجہے دیکہا یا اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا یا اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا پانچ آدمیون تک اور مین نے اُس شخص کو دیکہا

قول حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ طوبی لمن رانی

ہے کہ جسنے اُنکو دیکہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اپنے جی مین کہا کہ اُنہون نے تو حق کے اذن سے کہا ہے مین نے سُنا کہ وہ شخص یعنے جسپر عذاب ہو رہا تہا زیارت کا قصد نہین رکہتا تہا وہ تو کوچے مین چلا جاتا تہا شیخ کو دیکہا کہ آگے سے آگئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے دعا کی الٰہی خلّصہ من العقوبۃ لانہ رأی من قال ما دیک طوبیٰ لمن رآنی یعنے اے اللہ تو اس مرد کو عذاب سے خلاصی دے اسلیئے کہ اُسنے اُس شخص کو دیکہا ہے کہ جسنے تیرے حکم سے کہا ہے کہ خوشی و خنکی ہو جو واسطے اُس شخص کے کہ جسنے مجکو دیکہا اُس سے عذاب اُٹہا لیا بعد اسکے فرمایا کہ دیکہنے کا تو یہ اثر ہے کہ البتہ خلاصی پائے اگر صحبت کرے تو کیا کچہہ اثر ہو کمتر صحبت اربعین یعنے چالیس دن ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من جیسے کہ تم دعاگو کے صحبت کے ملازم رہتے ہو اور ایک اربعین ہمارے ساتہہ معتکف ہوئے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ عبد القادر بغداد مین آسودہ یعنے آرام فرما ہین

ایضاً واعظ باعمل ہو

فرمایا کہ واعظ عامل ہونا چاہیئے یعنے جس چیز کا لوگون کو وعظ کرے تو خود بہی اُسپر عمل کرتا ہو اگر وہ عامل نہو گا تو لوگ اُسکی بات کو نہ لین گے اُسکا قبول نہ ہوگا اس کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تہے اُنسے نماز چاشت کی ثواب کا پوچہا اُنہون نے کچہہ نہ کہا اندر گئے نماز چاشت کی پڑہکر آئے کہا کہ ثواب چاشت کا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام من[1] صلی اثنتی عشرۃ

[1] حاشیہ صفحہ [illegible] یہ حدیث شریف یون صحیح ہے من صلی فی الیوم واللیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ رواہ مسلم عن ام حبیبۃ اور صحیح حدیث یون ہے من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا من ذہب فی الجنۃ [illegible] المناوی [illegible] ثنتی عشرۃ [illegible] الروضۃ [illegible] لکن الروح [illegible] ان الترمذی [illegible] عن انس واسنادہ ضعیف

رکعة فی کل یوم بنی الله له فی کل یوم قصرا فی الجنة یعنے جو کوئی پڑہے بارہ رکعتین
ہر دن مین تو بنائے الله تعالی واسطے اُسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا
کہ جسقدر اُسکی عمر ہوگی ہر روز ایک محل بنے گا تو کتنے محل ہونگے بعد اُسکے اوس
پوچھنے والے نے اُن بزرگوار سے کہا کہ جسوقت مین نے ثواب چاشت کا پوچھا تو اُسوقت
آپنے نہ کہا اب آپنے کہا اسکا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا کہ مین نے نہین پڑہی
تہی تو نے یاد دلادی مین جب تک نہین پڑہتا ہون نہین کہتا ہون واعظ ایسے
چاہئین کہ جب تک خود نہ کرین نہ کہین **ایضا** ایک عزیز خدمت مین جوتی کا
جوڑا لایا قبول کیا بعد اُسکے فرمایا کہ نعلین پہنا سنت ہے مین نے مدینۂ مبارک مین
نعلین مبارک رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم کے دیکہین مین نے اُنکو آنکہون پر رکہا
اور ازار یعنے تہمد مبارک بہی دیکہا **ایضا** ایک عزیز نے یارون مین سے شاخین
لگائی تہین یہ حدیث بیان فرمائی قوله علیه السلام ان امثل ما تداویتم
به الحجامة والقسط البحری یعنے بیشک بہتر اُسچیز کا کہ جسکے ساتہہ تم دوا کرو شاخین
لگانا ہے اور دریائی کُٹ جو کہ دریا مین ہوتا ہے اور خشکی کا کُٹ واسطے علاج بدن
کہجلانے اور کان کے درد کی ہے یہ اوس علم طب سے ہے کہ جسکا دعوی اوپر مذکور
ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا یہ فائدہ اور یہ حدیث جو مین نے کہے
سب کو لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** ایک عزیز نے کنوین کے پانی
کا پوچہا کہ لونڈیان لاتی ہین دل مین شک آتا ہے جواب فرمایا کہ شک شبہہ مین ہے

ذکر نعلین مبارک آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم

ذکر حجامت و قسط البحری

آب آوردۂ کنیزان

ف انگوٹھی سونے کی مرد کو پہننا جائز نہیں

اور یقین طاہر ہے یعنے پانی بالیقین پاک ہے والیقین لا یزول بالشک یعنے یقین شک سے زائل نہین ہوتا ہے **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ مرد کو سونے کی انگوٹہی پہننا کیسا ہے جواب فرمایا لا یجوز الا ان یکون الفضۃ غالبا والذہب مغلوبا وکذلک الابریسم یعنے روا نہین ہے مگر یہ کہ چاندی سونے پر غالب اور سونا مغلوب ہو اور اسی طرح ریشم کا حکم ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ دو تو مسئلے جو مین نے کہے لکہہ لو پس مین نے لکہہ لئے **ایضا**

ف مسائل روزۂ شوال وغیرہ

ایک عزیز نے چند مسئلے لکہے تہے انکو پڑہتا تہا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک شخص چہہ روزے شوال کے تین تو ایام بیض مین اور تین اُسکے سوا اور دنون مین رکہے تو وہ محسوب ہونگے جواب فرمایا کہ محسوب ہونگے لیکن بہتر یہ ہے کہ بعد عید کے متصل رکہے ایک عزیز نے پوچہا کہ اتصال تو منع ہے جواب فرمایا کہ علماء ہند نہین جانتے ہین مین نے اُس طرف فقہاء سے سنا ہے کہ فرق عید ہے اور اتصال مکروہ ہے ساتہہ روزۂ عید کے اُس طرف سارے فقہاء و مشائخ بعد عید کے متصل رکہتے ہین اور دعاگو بہی اُسوقت سے بے ناغہ ویسا ہی کرتا ہے اور ایام بیض کے روزے علیحدہ رکہتا ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کفر کا کلمہ کہے اور اُسکو نہ جانے اور کلمہ طیبہ و شہادت کہہ لے تو وہ مسلمان ہو جائیگا جواب فرمایا کہ مسلمان نہو گا جب تک کہ اپنے اُس کہے ہوئے سے توبہ نہ کرے گا اسلئے کہ وہ اپنے کہے ہوئے کو جانتا ہے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی روزہ دار محتلم ہو جاوے تو غرغرہ کرے جواب فرمایا نہ کرے

پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودہ فرزند من جواب این مسائل کہ گفتم بنویسید

ایضا فرمایا قال اللہ تعالی للجنۃ لمن خلقت قالت لاہل لا الہ الا اللہ یعنی

اللہ تعالی نے بہشت کو ندا کی کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے اُسنے کہا کہ خاص واسطے

لا الہ الا اللہ والون کے روے مبارک ہمارے طرف لائے اور فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالی

تم بہشت کو دنیا مین دیکھوگے مین تمکو بشارت دیتا ہون یار لوگون نے کہا کہ الطفیل

مخدوم دیکھین گے بعد اسکے فرمایا کہ دیکھنا بہشت کا دنیا مین دو طرح ہے ایک نوع

ہے کہ ولی ہوجاے کرامت سے بہشت مین پہونچے دوسرے یہ ہے کہ حدیث شریف

مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی رکعتین یوم الجمعۃ بین الظہر

والعصر ویقرأ فی الرکعۃ الاولی آیۃ الکرسی مرۃ وقل اعوذ برب الفلق خمسا

وعشرین مرۃ او خمس عشر مرۃ فی روایۃ وفی الثانیۃ قل ہو اللہ احد مرۃ

والناس خمسا وعشرین مرۃ وفی روایۃ خمس عشر مرۃ واذا فرغ من الصلوۃ

یقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لایخرج من الدنیا حتی

یری مکانہ فی الجنۃ ویری ربہ فی المنام وسوی صلوۃ حفظ الایمان یعنے

جو شخص پڑہے دو رکعت دن جمعے کے درمیان ظہر وعصر کے اور پڑہے پہلی رکعت

مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق پچیس بار اور ایک روایت

مین پندرہ بار اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد ایکبار اور قل اعوذ برب الناس

پچیس بار اور ایک روایت مین پندرہ بار اور جب نماز سے فارغ ہوجاے تو

جنت واسطے لا الہ الا اللہ والوں کی مخلوق ہوئی ہے

دو رکعت نماز حفظ ایمان برائے دیدن بہشت در دنیا و دیدن حق سبحانہ و تعالیٰ

حکایت [illegible]

لاحول ولاقوة الا باللہ العظیم پچاس بار کہے یہان العلی کا لفظ مروی نہین ہے تو وہ
نہ نکلے گا دنیا سے یہانتک کہ دیکھہ لیگا اپنی جگہہ بہشت مین اور دیکھہ لیگا اپنے پروردگار
کو خواب میں اور نسبت نماز حفظ ایمان کی کرے اس کے مناسب **حکایت** بیان
فرمائی کہ جسوقت مین مکۂ مبارک مین تہا تو روافض کا بادشاہ زادہ ایک عورت پر
عاشق ہوگیا وہ اس فکر مین تہا کہ اگر وہ حلال ہوجاے اپنے مذہب مین صالح تہا
ایک دن وہ نزدیک شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور اپنا احوال بیان
کیا تو شیخ نے اس طرح دعا کی کہ الٰہی أرِهِ الجنة یعنے خدایا تو اُسکو جنت دکہادے
شیخ مدینہ کی دعا مستجاب ہوگئی اُسنے بہشت کو دیکہہ لیا بیہوش ہوگیا گر پڑا بعد ایک
مدت کے ہوش مین آیا تو مین نے پوچہا کہ تونے کیا دیکہا کہا مین نے بہشت دیکہا مع
حور وقصور کے قولہ تعالیٰ ولکم فیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین یعنے بہشت
مین وہ چیز ہے کہ جسکو جی چاہتے ہین اور آنکہین لذت لیتی ہین اُس بادشاہ زادے نے
شیخ کے روبرو توبہ کی مذہب روافض کا چہوڑ دیا سُنّی ہوگیا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت
اُس شہزادے کا باپ مرگیا تو سب نے کہا کہ بادشاہی تجہکو پہونچی ہے اُسنے بادشاہی
چہوڑ دی اور گودڑی پہنی درویش ہوگیا بادشاہی اپنے بہائی کو دیدی بہشت کے
دیکہنے نے عورت کا عشق اور بادشاہی چہڑا دی تو جو شخص حق کا جمال دیکہتا ہے وہ
کب دنیا وآخرت کی طرف نظر اُٹہا کر دیکہے گا بعد اسکے فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ والون کو
نہ وقت موت کے وحشت ہوتی ہے اور نہ قبر مین اور نہ قیامت مین اور نور لا الٰہ الا اللہ

کا ایسا طالع ہوتا ہے کہ سارے نوروں کو چھپا دیتا ہے یعنے آفتاب اور مہتاب اور
ستاروں کے نور کو و ذلک قولہ تعالیٰ اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت
اسلئے کہ نور لا الہ الا اللہ کا حقیقی ہے اور اُنکا نور مجازی ہے اذا طلع الحقیقۃ اندرس
المجاز یعنے جسوقت حقیقت طالع ہوجاتی ہے تو مجاز ناپیدا ہوجاتا ہے بعد اسکے فرمایا
قال اللہ تعالیٰ لجھنم لمن خُلقتِ قالت لجحود کلمۃ لا الہ الا اللہ یعنے اللہ تعالے
نے دوزخ سے خطاب فرمایا کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے تو اُسنے کہا کہ واسطے منکرین
کلمۂ لا الہ الا اللہ کے ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جحد و انکار کے کیا فرق ہے فرمایا
الانکار عام والجحد الانکار مع الیقین و ذلک قولہ تعالیٰ وجحدوا بھا
واستیقنتھا انفسھم ظلما و علوا یعنے انکار تو عام ہے اور جحد انکار ہے باوجود
یقین کے بعد اسکے فرمایا کہ اہل لا الہ الا اللہ کے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے
قیامت تک سب داخل ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ سکرات موت کے اُنکو ہوتے ہین
جواب فرمایا کہ ہوتے ہین لقولہ تعالیٰ وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ
تحید سکرات موت کے حق ہین لیکن اللہ تعالیٰ آسانی کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس
اہل ہیں سب داخل ہین لیکن مین سماع رکھتا ہون کہ اس اہلیت سے مراد موافق شریعت
کے ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بہ فائدہ لا الہ الا اللہ کا لکھو
اور فرق جحد و انکار کا جو مین نے بیان کیا غریب ہے **ایضا** فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ
روحہ کے وصال کا دن سہ شنبہ ہے یعنے منگل کا دن اور شیخ فریدالدین قدس اللہ روحہ

فرق درمیان جحد و انکار

کا وصال بہی روز سہ شنبہ کو ہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ کبیر منگل کے دن خوش ہوتے اُنکے
پوتے کہتے کہ آج سبق نہین ہے اس سبب سے خوش ہین ایک پوتا اُنکے پوتون مین
سے ولی اللہ تہا اُسنے کہا کہ خوشی شیخ کی یہ ہے کہ اُنہون نے لوح محفوظ مین دیکھہ لیا ہے
کہ منگل کے دن اُنکا وصال ہوگا وہ اس سبب سے خوش ہین لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف
دوست کے پہونچاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منگل کے دن مین واسطے زیارت مخدومون
کے گیا شیخ رکن الدین قدس سرہ کے قبر سے مین نے سُنا کہ یا سعد عظّم یوم الثلثاء
لانہ وصال جدّی وتوسّل بہ بعد اسکے فرمایا کہ مین اس سے پہلے منگل کے دن سبق
نہین پڑہاتا تہا اُسوقت سے پہر سبق پڑہاتا ہون اور باین طریق توسل کرتا ہون الٰہی
توسلت بهذا الیوم یوم وصال الشیخ الکبیر ان تجعلنا من المقربین لدیک
والواصلین الیک بعد اسکے فرمایا شیخ ہر کہ تو پیوند میکند او در امان ست اور یہ آیت
شریف پڑہی قولہ تعالی وابتغوا الیہ الوسیلۃ ای توسلوا الی اللہ باولیائہ یعنے تم
توسل کرو طرف خدا تعالی کے ساتہہ دوستون خدا کے پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا سب لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا
فا قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ برائے شفاء مریض
بعد اسکے فرمایا کہ قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ کے مکہ و مدینہ مبارک مین واسطے تبرک
کے لیجاتے ہین مین نے دیکھا ہے کہ بیمارون کو دیتے ہین وہ صحت پاتے ہین اُس
طرف کے مشائخ ایسا اعتقاد رکہتے ہین اسی درمیان مین **حکایت** شیخ رکن الدین

کی بیان فرمائی کہ ایک دن سدہی اُنکی خانقاہ سے حج کو گیا وہان فاقہ گران ہوا سخت
اضطرار ہوا کہا کہ مین تو شیخ کبیر کی خانقاہ سے چار قرص پاتا تہا اور یہان ایک بہی
نہین پاتا ہون ایک بزرگ تہے اُنہون نے اُس سے کہا کہ شیخ شب جمعہ کو یہان آتے

ف — رفتن شیخ رکن الدین قدس سرہ بمکہ و مدینہ مبارک در ہر شب جمعہ

ہین بے ناعہ مقام شیخ کا بنا یا جس جگہہ کہ وہ مشغول ہوتے تہے اس سدہی نے شیخ کو
پہچان لیا سلام کیا اُنہون نے سلام کا جواب دیا شیخ نے ملتانی زبان مین کہا کہ مین
تجہے کیون حیران دیکہتا ہون اُسنے اپنا واقعہ حال ملتانی زبان مین کہا شیخ نے اُس سے
فرمایا کہ چار قرص تیرا وظیفہ یہان بہی پہونچیگا ہر روز اُسی وقت کہ وہان پہونچتا تہا
تو لینا ہر روز چار قرص خانقاہ کے اور دو پیالے سالن کے پاتا اور کہاتا اور رہتا تہا
بعد اسکے فرمایا کہ شیخ رکن الدین نے واقعہ مین مجہسے کہا کہ سالک کی غذا قلیل الکمیتہ

ف — غذائے سالک قلیل الکمیت کثیر الکیفیت ہو

وکثیر الکیفیت ہونی چاہئے حتی دواعی اوراد حد ی یعنے تا کہ وہ میرے دادا کے
اوراد کی مراعات کرے بعد اسکے فرمایا کہ قلیل الکمیتہ وکثیر الکیفیتہ وہ ہے کہ وزن مین کم
ہو اور اگر کسی کو اُسکی کیفیت پہونچے تو بہت ہو چند میوون کو گہی مین یا دودہ مین جوش
دین اُنکو کہالے وضو وطاعت مین مقوی ہونگے بعد اسکے فرمایا ایک دن مین نے اپنے
واسطے ایسی غذا کی تو شیخ کو بغایت خوش آئی پہر کسی نے واسطے میرے نہ کی دو تین تنکہ
چاہئے مین تنہا کیونکر کہاؤن اور اشارہ طرف خادمون کے کیا کہ وہ واسطے ہمارے
ایسا نہین کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن شیخ رکن الدین کے خاندان کے فرید طبیب
ملتانی کو بلایا اور اُس سے کہا کہ شیخ کہانا نہین کہاتے ہین اور شیخ دو پہر کو وہی غذا کہاتے

تہے جو مین نے کہے اُسدن ہی پیالہ بہرا ئے پس خوردہ فرید طبیب کو دیا اُسنے کہا لیا کہا
مین سات دن کہانا نہ کہاؤنگا البتہ جدا شخص کہاتا ہے وہ تہوڑے سے سیر ہوجاتا
ہے اور طاعت و وضو مین قوت ہونی ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا ملہم ہے کہ تو سالک ہے کام آئیگا بعد اسکے فرمایا
کہ شیخ کامل حالت ممات مین وہ تربیت کرتا ہے کہ جو زندگی مین کرتا تہا جیسے کہ دعاگو
کو شیخ رکن الدین قدس سرہ نے تربیت کیا منجملہ اُس تربیت کے ایک یہ ہے کہ سلطان محمد
نے مجہکو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری تصرف مین کردین شیخ مجہکو خواب مین
دکہائی دیے کہا تو حج کو چلا جا تو غرق ہوجائیگا صبح کو شیخ کے امام نے کہا کہ سب جلد
روانہ ہوجا کیا تیاری کرتا ہے شیخ نے تجہے اشارہ کیا ہے مین نے مخدوم والد دامت
برکاتہ سے اجازت چاہے روانہ ہوگیا میرے پاس کوئی وجہ یعنے خرچ نہ تہا اللہ تعالے
نے اتنے فتوحات پہونچائے ایک عزیز حج کو روانہ ہوا تہا اُسکے گہر والے اُسے پہیر لائے
وہ لوٹ آیا وہ زادراہ مجہکو دیا مین پیادہ تہا گہوڑا دیا لیکن
مین نے وہ گہوڑا مولانا نظام الدین کرہ کو دیدیا وہ مدقوق تہے شہر مین لوٹ آئے
اور دعاگو پیادہ گیا حج سے پہلے پہونچ گیا بانواع نعمت مشرف ہوا دوسری تربیت
یہ ہے کہ اُنہون نے دو بار خواب مین مجہکو خرقہ پہنایا مین نے بعینہ وہی خرقہ اپنے سر
پر پایا ایک خرقہ تو یہ ہے کہ ایک دن مین مکے سے واسطے زیارت فقیہ بصّال قطب کے
عدن مین آیا اُنکو مین نے پایا کہ وہ مریض تہے بعد چند دن کے وفات پائی تیسری

رات مین نے شیخ کو یعنے شیخ رکن الدین کو خواب مین دیکہا کہ اُنہون نے مجہے خرقہ پہنایا
اور کہا کہ یہ خرقہ صبح کو وقت زیارت کے پسر خرد فقیہ بصال کو پہنانا اور سجادہ اوسکو
دینا جسوقت مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے پایا اور تیسرے دن اُسکی زیارت
کے واسطے حاضر ہوا سارے امام واسطے زیارت کے حاضر تہے چاہتے تہے کہ بڑے
بیٹے کو سجادہ دیوین ایک بزرگ تہے اُنہون نے باواز بلند مجہسے کہا ما سَیّدا اَلْبس
الخرقه التی البسها لك الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین واجاد ها لهذا
الصغیر یعنے اے سید تو پہنا وہ خرقہ کہ جو تجہکو شیخ رکن الدین نے خواب مین پہنایا ہے
اور اجازت پہنانے کی دی ہے تو اُسی فقیہ بصال کے چہوٹے بیٹے کو پہنا دے مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین نے تو یہ خواب کسی سے نہین کہا ہے اس سے کس نے کہدیا شاید
اہل مکاشفہ ہے پس مین اُٹہا اُس لڑکے کے نزدیک گیا وہ خرقہ مین نے اُسکو پہنا دیا
مین نے دیکہا کہ اُسکے سب بڑے بہائی آئے ہاتہہ باندہے اُسکے آگے کہڑے ہوئے اور
سجادہ اوسکو دیا اور کہا کہ ہم خادمی کرینگے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ لڑکا تمہارا مرید ہوگا
فرمایا مین شیخ نہین ہون مین تو وکیل ہون وہ میرے واسطہ سے شیخ رکن الدین کا مرید
ہوا بعد اسکے فرمایا اب مین نے سنا ہے کہ وہ بڑا ہو گیا ہے اور اُسدن بالغ نہین ہوا تہا
مقام ولایت مین پہو نچا ہے اور میرے واسطے خطوط لکہتا ہے بعد اسکے فرمایا دوسرا
خرقہ یہ ہے کہ مین نے شہر کا قصد کیا خانقاہ مین چند روز مقیم ہو گیا مین نے خواب مین
شیخ کو دیکہا کہ اُنہون نے مجہے خرقہ پہنایا جب مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے اپنے سر پر

پاپایاپین نے لڑکون کے مان کے پاس رکہہ چہوڑا ہے اور اجازت پہنانے کی دی ایسی کم کسی کو ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ خرقہ کس چیز سے ہے فرمایا بفرمان ملائکہ لائے بعد اسکے شیخ نے کہا تو قطب عالم ہو گیا بشرط تواضع و مسکنت کے ایک عزیز نے پوچہا کہ قطب اقلیم کے یا اقالیم کے فرمایا کہ ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ قطب الدین مؤلف رسالۂ مکیہ کے بہی قطب تہے فرمایا کہ اُسی اقلیم مین کے نہ اقالیم کے اس جگہہ سے ہشتم نظر ہے

ایضا ایک جوان آیا طاقیۂ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہٗ التماس کیا اور کہا کہ مین نے اُنکی طاقیہ یعنے ٹوپی پہنی ہے فرمایا کہ ہم کسی کی تکذیب کیون کرین لاؤ پہناوین پہر پہنا دی یارون نے یقین کر لیا کہ یہ کرامت مخدوم کی ہے **ایضا** فرمایا کہ پیوند ایسے شیخ سے کرین کہ علماے زمانہ اُسکے مرید و معتقد ہون ساتہہ متشبہہ روستائی یعنی دہقانی کے مغرور نہ ہو جائین اسلئے کہ راہ مین خطر بہت ہے اتنے لوگ ہلاک ہو گئے ہین دین بہی برباد کر دیا ہے وہ سخت کام ہے **ایضا** یہ حدیث بیان فرمائی لا الہ الا اللہ تو اولہ بعد دکل کاسرہ دکافر پٹا یعنے ثواب اس کلمے کا بشمار منکرین اس کلمے کے ہے اسلئے کہ اُنہون نے رد کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب شیخ رکن الدین نے مجہسے کہا کہ تو قطب عالم ہو گیا تو ترابی کہ جسنے بواسطۂ دعاگو کے شیخ کبیر کا خرقہ پہنا ہے مکے سے واسطے مبارکبادی کے آیا اور کہا کہ اُس طرف بہی مشائخ کو یہ خبر ہو گئی ہے وہ بہی مبارکبادی مین آئینگے چونکہ مین آپکا مرید ہون اسلئے پہلے آیا بعد اسکے شیخ مدینہ عبد اللہ مُطری اور دیگر مشائخ بہی واسطے تہنیت کے آئے اور بارہا آتے تہے اسوقت بہی آئے ہین بعد اسکے فرمایا

ذکر قطب عالم شدن حضرت مخدوم بعد از سن [illegible]

امر شیخ کہ مرید و معتقد شوند علما در زمانہ [illegible]

آمدن شیخ مدینہ و دیگر مشائخ برای مبارکبادی حضرت قطب شدن

کہ جب مین اس خطاب قطبی کے ساتہہ مخاطب ہوگیا تو مین نے دل مین ٹہیرا یا کہ کسی جگہہ
نہ جاؤن بعض عزیز مزاحم ہوئے کہ شہر مین آ اور ہماری غرضین حاصل کر مین چاہتا
تہا کہ نکلکر طرف بادشاہ کے ہہجدون کہ واقعہ مین شیخ عبداللہ مطری اور مشایخ دیگر کو
مین نے دیکہا کہ اُنہون نے کہا کہ تو جا اور اُنکی غرضین حاصل کر اسلئے کہ شیخ قطب عالم
نے تواضع و مسکنت کے ساتہہ تیری صفت کی ہے مین روانہ ہوگیا بعد اسکے فرمایا
تاکہ ہر کوئی جانے کہ عامی ہے آمد و شد رکہتا ہے ابتک انکسار ہے یارون نے کہا
کہ اعتقاد عام و خاص کا آپ کے حق مین خاص ہے اسلئے کہ اتنی ہزار توبہ و تعلق
کرتے ہین **ایضا** وقت تہجد کا خالی تہا ہم چند یار حاضر تہے فرمایا کہ سید مسعود میرے
مزاحم ہوئے کہ سونا کردے مین نے کردیا لیکن منع ہوگیا بعد اسکے یہ بیت فرمائی ۵
گر ذرۂ رخ تو تر گردد ۞ خاک اندر کف تو زر گردد ۞ بعد اسکے فرمایا کہ بعض اصحاب
میرے ان شاء اللہ تعالی ایسے ہو جائینگے مین امید رکہتا ہون ہم سب نے قدمبوسی
کی پس روے مبارک برین فقیر آورد و فرمودند فرزند من اینکہ گفتم جملہ بنویسید نوشتم
ایضا توکل مؤذن نے اذان کہی فرمایا اجابۃ الفعل اولی من القول یعنے اجابت
فعلی بہتر ہے قولی سے یعنے ہم مسجد مین ہین اگر بات کرین تو درست ہے بعد اسکے فرمایا
کہ فتاوی مین ہے یکرہ الکلام اذا طلع الصبح ای کلام الدنیا یعنے جسوقت صبح
اوگے تو دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر سبق پڑہین اور دینی فائدہ
یا حکایت اخروی ہو تو روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد و فرمودند فرزند

۵ ترجمہ اگر ذرہ تیرے رخ کا ... ہو جائے تو خاک تیرے ہاتہہ مین سونا ہو جائے

۹ اجابت فعلی قولی سے بہتر ہے

ذکر حاضر شدن شیخ شہاب الدین بخدمت حضرت غوث الاعظم

من این مسائل و حدیث کہ گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا کہ شیخ ضیاء الدین چچا شیخ شہاب الدین کے ایکدن انکو خدمت مین شیخ عبد القادر قدس سرہ کے لے گئے کہا کہ میرے اس بہتیجے نے علم کلام و مناظرے مین غلو کیا ہے شیخ نے انکے سینے پر ہاتہہ ملا علم کلام و مناظرہ محو ہو گیا مگر اسقدر کہ مسائل اعتقاد کے فرض ہین دوسرے بار ہاتہہ ملا تو علم سلوک رکہدیا اور خرقہ تبرک کا پہنایا اور فرمایا کہ شیخ شیوخ ہوگا پس وہ مشغول ہو گئے بعد اسکے انکے چچا نے علم مناظرے کا ایک مسئلہ پوچہا جواب نہ دیا سب بہول گئے

فائدہ معنی اوابین

ایضا ایک عزیز نے پوچہا کہ اوابین کے کیا معنی ہین فرمایا الاوب الرجوع الی اللہ عما سوی اللہ تعالی والانابۃ مثلہ والتوبۃ عام یعنے اوب کے معنی رجوع ہونا ہے طرف اللہ تعالی کے اسچیز سے جو کہ سوا اللہ سبحانہ کے ہے اور معنی انابت کے بہی یہی ہین اور معنی توبہ کے عام ہین یعنی معنے مذکور کو شامل ہین اور دوسرے معنی یہ ہین کہ الرجوع من المعصیۃ الی الطاعۃ ومن الدنیا الی العقبی ومن الشر الی الخیر ومن الشرک الی التوحید ومن النفاق الی الاخلاص ومن الکفر الی الایمان ومن الظلم الی الصلاح ومن الحرام الی الحلال یعنے پہرنا ہے نافرمانی سے طرف فرمانبرداری کے اور دنیا سے طرف آخرت کے اور برائی سے طرف بہلائی کے اور شرک سے طرف توحید کے اور نفاق سے طرف اخلاص کے اور کفر سے طرف ایمان کے اور ظلم سے طرف صلاح کے اور حرام سے طرف حلال کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس پس نبشتم

فائدہ معنی رجوع

ایضا ایک عزیز نے پوچہا کہ گلیم یعنے کمل پر نماز پڑہنا کیسا ہے

جواب فرمایا یجوز عندنا وعند الشافعی وعند احمد بن حنبل خلافا لمالک فانہ یقول اذا کان الکساء یحسا یکرہ الصلوۃ علیہ واذا کان رقیقا یحست یصل سند لا الارض فی جبہتہ لا یکرہ عندہ یعنے نزدیک تینون امامون کے کمل پر نماز پڑہنا بغیر کراہت کے درست ہے اگرچہ وہ سخت ہو بخلاف امام مالک رحمۃ اللہ تعالی کے کہ وہ کہتے ہین کہ اگر کمل سخت ہو تو اُسپر نماز مکروہ ہے اسلئے کہ سختی زمین کی اُسکی پیشانی کو نہین پہونچتی ہے ویسے کمل دمشق مین ہوتے ہین یہان نہین ہین اور اگر کمل باریک ایسا ہو کہ سختی زمین کی اُسکے پیشانی کو پہونچے تو باتفاق نماز مکروہ نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہمارے دیار کے کمل پر زمین کی سختی پیشانی کو پہونچتی ہے تو نماز باتفاق مکروہ نہین ہے اور ویسے سخت کمل دمشق مین ہوتے ہین اور جگہہ نہین ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ کلیم اور فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو غریب ہے **ایضا حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ پیادہ جاتے تہے تہک گئے کہنا شروع کیا یا رسول اللہ اذ رکبنی فقال لرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا ارکبک واللہ ثم قال واللہ ارکبک فارکبہ یعنے ابو موسی نے کہا یا رسول اللہ مجہکو سوار کر لو مین تہک گیا ہون پس آپنے فرمایا واللہ مین تجہکو سوار نکرونگا وہ پیچہے رہگئے ذرا دیر بعد آپنے فرمایا کہ تو آ واللہ مین تجہکو سوار کرونگا پہر اُنکو سوار کر دیا بعد اسکے فرمایا یہ کیونکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کہائی کہ مین سوار نہ کرونگا

بعد اسکے قسم کہائی کہ مین سوار کرونگا فرمایا کہ پہلے قسم اَور حالت مین تہی قافلہ کسی خوف
کی وجہ سے جلد جاتا تہا اگر مین سوار کرونگا تو اونٹ گران ہار مین زیادہ تر گران بار
ہوجائین گے یہان سے تو سکتر گزر جائین آخر کو جب خوف جاتا رہا امن ہوگیا آہستگی
آئی تو آپ نے قسم کہائی کہ مین تجہکو سوار کرتا ہون اول قسم اور حالت مین تہی اور دوسری
قسم اور حالت مین ایسا درست ہے پس روے مبارک برین فقیر آورده فرمودند
فرزند من این فائدۂ سوگند کہ گفتم بنویسید پس نشستم **ایضا** ایک عزیز سبق مصابیح
کا خدمت مین پڑہتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من علامات
الساعة ان تکون العراة الرعاء التساه یطاولون فی البنیان یعنے ایک نشانی
قیامت سے یہ ہے کہ نااہل فرمان فرما ہوجائین یعنے نالائق حاکم ہون پس بڑے
بڑے مکان بنائین بعد اسکے فرمایا کہ غلام ہون اور اس دیار کے امیرون کا یہی حال
ہے حسوقت ولایت اقطاع مین جاتے ہین تو لوگون کے گھر بغصب لیتے ہین اور خود
اُنمین رہتے ہین بر سر چند روز دوسرا آتا ہے وہ اُس جگہہ بیٹہتا ہے اور یہ بات واقعی
ہے **ع** بچندروز دگر بارگاہ بوم شود ۞ نگارخانۂ دولت کہ بارجائے نہست ۞
ع این منظر نو بلند افراشتہ گیر ۞ صد نقش در وزرنگ انگاشتہ گیر ۞ در روے
ہمہ ساز خرمی داشتہ گیر ۞ روزے دو سہ بنشستہ و بگذاشتہ گیر ۞ **ع** طلب منصب
فانی نکند صاحب عقل ۞ عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایانرا ۞ اور یہ آیت شریف پڑہی
ولقد جئتمونا فرادی کما خلقناکم اول مرۃ وترکتم ما خولناکم وراء ظہورکم

وما نری معکم شفعاءکم الذین زعمتم انہم فیکم شرکاء لقد تقطع بینکم وضل عنکم ما کنتم تزعمون ای لقد تقطع وصلکم بعد اسکے فرمایا کہ لفظ بین مرفوع ہے فاعل تقطع کا نہ یہ وہ بین ہے جو کہ بمعنی وسط ہے وہ منصوب ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ بین کے معنی اضداد ہین اسکو فراق مین بہی استعمال کیا ہے اور وصال مین بہی اور یہان اس آیت شریف مین بمعنی وصل کے مستعمل ہے یعنے تمہارا وصل کٹ گیا جو کہ درمیان شریکون یعنے معبودون تمہارے کے تہا اور یہ بیت عربی پڑہی

ع

لولا البین لم یکن الھوی ٭ ولولا الھوی ما سرّ البین ٭ اول بین کے معنی فراق ہین یعنی اگر فراق نہوتا تو ہوی نہوتی اور دوسرے بین کے معنی وصال ہین یعنے اگر ہوی یعنے محبت نہین ہوتی تو وصال خوش نہ کرتا پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ با بیان آن آیت و شعر عربی بنویسید کہ غریب ست پس نوشتم **ایضا** ایک عزیز قصیدۂ لامیہ کا سبق پڑہتا تہا نظم اس باب مین تہی

ع

یراہ المؤمنون بغیر کیف ٭ وادراک وضرب من مثال ٭

مخدوم دامت برکاتہ نے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار بعد اسکے فرمایا الادراک رؤیۃ الشیٔ مع الجوانب والجہات واللہ تعالی متعال عن ذلک والمخلوقات کلہا فی الجوانب والجہات فتحقق الادراک یعنے معنی اصطلاحی ادراک کے یہ ہین کہ دیکہنا کسی چیز کا مع جانبون طرفون جہتون کے اور اللہ تعالی انسے منزہ ہے اور ساری مخلوقات جانبون جہتون

بیان معنی ادراک و رویت حق سبحانہ

مین ہے پس ادراک متحقق ہوتا ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزند من فائدہ ادراک کا الکہو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنا ہے ہرگز ہندوستان مین
نہین سنا تہا **ایضا** فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بی بی کے
حجرے مین تشریف رکہتے تہے دوسری بی بی نے اپنے حجرے سے ایک پیالہ کہانا بہر کر
بہیجا اُن بی بی کو جنکے حجرے مین تہے غیرت آئی اسلئے کہ آپ اُنکے حجرے مین تہے اُنہون
نے وہ پیالہ توڑ ڈالا اور کہا کہ آپ میرے حجرے مین اُسکا کہانا کہاتے ہو پس آپ نے
وہ پیالہ لے لیا اور جمع کیا اور کہانا اُسمین ڈالا اصحاب کو بلایا اور اُنکے ساتہہ کہایا اور
فرمایا کہ تمہاری ماں نے غیرت کی پہر دوسرا برتن اُن بی بی کے حجرے مین بہیجدیا اور
ٹوٹا ہوا پیالہ اُنہین بی بی کو دیا بعد اسکے فرمایا کہ جہان پیغمبر علیہ السلام کی بی بیان
ایسی ہون جو کہ ساری عورتون سے بہتر و برتر ہین تو اور عورتون کی رشک کا کیا
کہنا ہے **ایضا** فرمایا و لذکر اللہ اکبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ اسکے دو معنی ہین ایک یہ ہین کہ اضافت طرف فاعل کے ہے تو معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا
اللہ تعالی کا تمکو بہتر ہے تمہاری یاد کرنے سے اُسکو دوسرے یہ ہین کہ اضافت مصدر
کی طرف مفعول کے ہے معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا تمہارا اللہ تعالی کو بہتر ہے ساری طاعت
سے جو کہ سواے ذکر کے ہے ای اکبر من کل طاعتکم پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا لا یصل احد الی اللہ الا بذکرہ یعنے نہین پہونچتا ہے
کوئی طرف اللہ تعالی کے مگر اُسکے یاد کرنے سے فرمایا کہ واسطے ذکر کے تنہا حجرہ چاہئے اور

ذکر رشک امہات المومنین رضی اللہ عنہن

معنی ولذکر اللہ اکبر

وجہ حلال چاہیئے شبہات نہو یہان کیونکر میسر آئے او حجرہ مین لوگ آتے ہین اُنکو حجرے
دیتا ہون اور ذکر مین مشغول کرتا ہون روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے کہ بہائیو چاہیئے کہ رات دن مین ایک دو وقت یا تین وقت ذکر مین مشغول
ہوؤ تو بہی نافع ہے ہم سب نے قبول کیا اپنے حجرون مین مشغول بذکر ہوئے بعد اسکے یہ
حکایت بیان فرمائی حاکیا عن اللہ تعالی انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت
بی شفتاه یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے سے حکایت کی کہ اللہ سبحانہ
فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ساتہہ ہون جسوقت کہ وہ مجہکو یاد کرے اور اُسکے دونو
ہونٹہہ ہلین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مشائخ مریدون کو اوراد مین مشغول نہین کرتے
ہین ابتدائً ذکر کا حکم دیتے ہین جب بعد ذکر کے تصفیہ پا گیا تو اوراد مین مشغول کرتے
ہین مین کیا کرون مین تو اوراد کے نگاہ رکہنے کا حکم دیتا ہون تاکہ بیکار نہ رہین بعد اسکے
فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا ہے کہ واذکر ربک فی نفسک
تضرعًا وخیفۃً ودون الجہر من القول بالغدو والآصال فرمایا تضرعا ای
جہرا لان التضرع من الضراعۃ وھو الاظہار اور خیفۃ مشترک ہے بمعنی سر وجہر
دونو کے اور ودون الجہر مین واو عطف کا ہے یعنے صبح وشام مین پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث اور بیان اس آیت کا جو مین نے
کہا سب کو لکہہ لو بعد اسکے ایک عزیز نے تلقین ذکر کا التماس کیا فرمایا مُربّع بیٹہہ یعنے
چار زانو اور دونو ہاتہہ رانو پر رکہنا چاہیئے یا ہاتہہ باندہ لین جیسے کہ نماز مین باندہتے

اشغال مرید وابتدا ذکر کا حکم دیتے ہین

تلقین ذکر

ہین بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو تلقین ذکر کی بطریق سند کے اول ہوئی ہے یعنے ہاتہون کو
رانو پر رکہنا چاہیئے بائین طرف سے لا کا مد شروع کرین اور دائین جانب نفی کو تمام
کرین پہر اثبات بہی بائین جانب مین کرینا اسلئے کہ دل بائین طرف ہے جب دل سے
نفی کرے اور دل ہی مین اثبات کرے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی
ہے کہ آپ نے صحابہ کو تلقین ذکر کی فرمائی ہے اور ذکر خفی دل مین کہے زبان کو بند کرے
لیکن ساتہہ حرکت مذکورکے بعد اسکے قعود بہی وہی فرمایا کہ قعود دو طرح کا ہے ایک تو تشہد کا
قعود جو کہ ارکان سے ہے دوسرا بدل قیام سے کہ بیٹہکر پڑہے بعد اسکے فرمایا وہ قعود کہ
قائم مقام قیام کے ہے ہمارے مذہب یعنی مذہب حنفی مین مربع بیٹہے تاکہ فرق ہو جائے
درمیان قعود نماز کے اور اُس قعود کے جو کہ قائم مقام قیام کے ہے اسی اثنا مین ایک عزیز
نے پوچہا کہ مربع بیٹہے جواب فرمایا کہ اصل تا قول مالک رحمہ اللہ تعالی بعد اسکے فرمایا
کہ مربع بیٹہنا بادشاہون کے ساتہہ مشابہ ہو جاتا ہے اس جہت سے ہمنے چہوڑ دیا ہے
اور ہمنے تفحص و تلاش کیا تو ہمارے مخدوم لوگ مربع نہین بیٹہتے تہے اور یہ روایت
معمول بہ نہین ہے کہ کوئی مربع بیٹہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من فائدہ ذکر و قعود کا اور اُسکا اختلاف لکہو غریب ہے کم کوئی جانتا ہے پس مین نے لکہہ لیا
بعد اسکے اس آیت شریف کے معنے بیان فرمائے قولہ تعالی الیہ یصعد الکلم الطیب
والعمل الصالح یرفعہ فرمایا کہ یصعد فعل لازم ہے پس معنی یون ہونگے کہ طرف اللہ عز و جل
کے چڑہتی ہین باتین پاک اور یرفعہ فعل متعدی ہے پس معنی یہ ہونگے کہ نیک کام کو اوپر

لیجاتا ہے یعنے فرشتے اوپر لیجاتے ہین پس ذکر تو بیواسطہ ہے اور عمل صالح باواسطہ ہے اور
ذکر واصل ہے اور موصل بہی ہے یعنے خود پہونچتا ہے اور صاحب اپنے کو بہی پہونچا دیتا ہے
ایک عزیز نے سوال کیا کہ الکلم جمع ہے اور الطیب واحد ہے پس واحد صفت جمع کی
کیونکر مستقیم ہوگی فرمایا کہ طیب بروزن فیعل ہے اجوف یائی سے یاے اول اصلی ہے اور
دوسری زائدہ ہے دونو جمع ہوئین اور یہ مکروہ ہے اسلئے ایک کو دوسرے مین ادغام
کردیا جیسے کہ سید و میت تعلیل بہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ فعیل مشترک ہے درمیان مذکر و مونث
کے اور درمیان واحد و جمع کے یہان طیب بہی بمعنی جمع کے ہے پس صفت جمع کی ہوسکے گی
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من بیان آیت مذکور کا لکہہ لو
پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز منجملۂ ابدال کے عالم طیر رکہتا ہے وہ شب جمعہ
کو دروازے کے آگے پہونچا تہا خانقاہ بادشاہ کی جہت سے اندر نہین آیا اُسنے ایک آدمی
بہیجا اُسنے سلام کہا اور زمین چومی اور کہا کہ تم ہر لحظہ ملوک کا کہانا کہاتے ہو یہ وظیفہ جو کہ
فوت ہوتا ہے اُسی سبب سے ہے اور وہ فوت وظیفے کا مسبعات عشر تہی بعد اسکے فرمایا
کہ تہجد بہی فوت ہوگیا جو کہ کسی وقت فوت نہین ہوا ہے مین نے اُسدن خان جہان کا
کہانا کہایا تہا اُس طرف تاجر لوگ خانقاہ بناتے ہین اور وجہ حلال خرچ کرتے ہین اور
خانقاہ کے نیچے حجرے وقف کردیتے ہین ہندوستان مین اصلا یہ رسم نہین ہے بعد اسکے
فرمایا کہ اُس طرف مشائخ کبار سے کوئی نہین رہا ہے عزیزان مجاورین دعاگو کو التماس
خرقے کا لکہتے ہین مین اسی جگہہ سے بہیجدیتا ہون اور نیز بواسطۂ دعاگو مخدوم لوگون کے

مرید ہوئے ہین اسی حکایت مین نہے کہ ایک عزیز پہونچا بہت رویا ذرا دیر کے بعد اُسکو
تسکین ہوئی پوچھا تو کہان سے آتا ہے اور تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ مین مجاور کعبہ
سے آتا ہون چند سال مین مجاور رہا ہون مخدوم جہانیان کے اشتیاق مین آیا ہون
اور نام میرا فخرالدین ترمذی ہے اور تولد میرا ترمذ مین ہوا ہے پوچھا کہ اُس طرف
مشائخ مین سے کوئی باقی رہا ہے اُسنے کہا کہ مثل مخدوم قطب عالم کے کوئی نہین ہے
مشغول لوگ بہت ہین بعد اسکے بیعت کی مرید ہوا اور واسطے تین سو آدمیون کے خرقہ
طلب کیا کہ اُنہون نے بیعت کا التماس کیا ہے فرمایا دیتا ہون سر مبارک پر ملبوس
کیا پہر اُسکو دیدیا بعد اسکے اُسنے کہا کہ جو خانقاہ کہ بنام مخدوم اُس طرف نصب کی
ہے آپ اُس بادشاہ کو لکہدو کہ اُس خانقاہ کی خادمی مجہکو دین ہمنشینون سے فرمایا کہ
لکہدو اُنہون نے لکہکر دیدی چند مدت وہ شخص اسی جگہہ خدمت مین تہا پہر اُسکو
رخصت کیا **ایضا** فرمایا کہ منصور نے انا الحق کہا مین نے اُس طرف مشائخ سے
دو طریق سنے ہین ایک یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے طرف سے حکایت کرنیوالے تھے
اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ مجنون سے پوچھا ما اسمک قال لیلے
حاکیا عن محبوبہ یعنے تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ میرا نام لیلی ہے غایت غلبہ محبوبہ سے
خود ناپیدا ہوگیا وکذلک المنصور یعنے منصور بہی اسی طرح تھے دوسرا طریق یہ ہے
کہ وہ منبر پر وعظ کہہ رہے تھے ندا سُنی کہ من یفدی لنا روحہ فقال انا الحق ای
الناس نفداء روحی یعنے کون ہے کہ اپنی نازنین جان کو ہمارے واسطے قربان

ف منصور کی انا الحق

کرے منصور نے منبر پر سے کہا کہ مین ثابت و استوار ہون واسطے فدا کرنے اپنی جان کے
بعد اسکے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ای لن
تنالوا البار رحمتی تبذلوا ارواحکم بالمجاهده یعنے تم ہرگز نہ پہونچو گے اللہ عز و جل
کو یہانتک کہ تیغ مجاہدہ سے جان بازی نہ کرو ــه جان عود بود ہمیشہ در مجمر ما ۔
خون ریز بود ہمیشہ در کشور ما ۔ داری سر ما وگرنہ دور از بر ما ۔ ما دوست کشیم تو نہ داری
سر ما ۔ پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ دو نو وجہین منصور
کی اور بیان اس آیت کا لکہو غریب ہے **ایضا** فرمایا کیا حکمت ہے کہ پس افگندہ یعنے
فضلہ مکہی کا شہد شیرین ہو جاتا ہے اسلئے کہ اُسنے فرمانبرداری کے فرمان بری کی تاثیر سے
شہد ہوا اور لوگون کی شفا ہو گیا اور یہ آیت کریمہ پڑہی قولہ تعالی واوحی ربک
الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل
الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه
شفاء للناس ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون نحل سے مراد شہد کی مکہی ہے کہ شیرین
و تلخ درخت سے کہاتی ہے فرمانبرداری کی تاثیر سے ایسا پاکیزہ شہد اُسکے پیٹ سے باہر
آتا ہے اور آدمی کی نافرمانی سے اُسکا پس افگندہ ایسا پلید باہر آتا ہے یہ اُسکی نافرمانی
کی تاثیر سے ہے اور یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا
من الظالمین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے
کہا لکہو لو پس مین نے لکہ لیا **ایضا** فرمایا کہ جسوقت اعادی یعنے دشمن غلبہ کرین تو

ـه اے عزیز عمل جوانی کا حاصل مرده ... لن تنالوا البر ... تنفقوا

ـه در وصال عشق ... لا وصال ... تعالی

ـه ...

ف مقہور کرنا دشمن کا

ٹوپی کو اُلٹی پہنیں وہ اُسی وقت مقہور ہو جائینگے جب دفع ہو جائین تو سیدہی کرلین
اور پہن لین مجرب ہے آوچہ مین ہوا تہا دعا گو نے ایسا ہی کیا تہا وہ مقہور ہو گئے فرمایا
کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور
آپ وضو کر رہے تہے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور ایک
روایت مین ہے کہ تیمم کیا اور جواب دیا اُس صحابی نے پوچہا یا رسول اللہ آپنے کیون سلام
کے جواب مین دیر فرمائی آپنے فرمایا کہ السلام ایک اسماے صفات اللہ عزوجل سے
ہے مین کیونکر بے وضو زبان پر کہون بعد اسکے فرمایا واسطے سالک کے بہی یہ شرط ہے کہ
ذکر مین باطہارت ہو اور بدن مین پاک ہو اور دل مین پاک ہو اور کپڑے مین پاک ہو اور
جاے پاک مین ہو اُس ذکر کا اثر اُسمین پیدا ہوگا اور ایسا ہی ذکر موصل ہے طرف حقتعالے
کے **ایضا** فرمایا کہ اگر کوئی چہینکے اور حمد نہ سُنے تو یون کہے یرحمک اللہ ان حمدت
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بہ فائدہ جو مین نے کہا لکہ لو
جملہ غریب ہے مین نے لکہ لیا **ایضا** ملک مین بلاد عرب کا ذکر نکلا فرمایا کہ وہان
کی مسجدون مین مردون کے حجرے علحدہ اور عورتون کے حجرے علحدہ واسطے اعتکاف
کے ہوتے ہین اور اُنمین عورتین علحدہ مشغول ہوتے ہین اس جگہہ نہین ہے اور بلاد
فارس مین بہی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف خواجگان تجار خانقاہین اوپر
بناتے ہین اور خانقاہ کے پیچے حجرے اُنکو وقف کردیتے ہین اور کنیزکان سُریہ یعنے
لونڈیان بازار سے خرید کرتے ہین جب کوئی مسافر پہونچتا ہے اور جورو والا ہے تو

اُسکو ہبہ کر دیتے ہین یعنے بخشدیتے ہین اور اُسکی ملک کر دیتے ہین اسلئے کہ واسطے دخول
کے ملک شرط ہے جب تک کہ وہ رہین جسوقت وہ جاتے ہین تو اُسن بخشی ہوئی لونڈی
کو خصم یعنے مالک کے سپرد کر دیتے ہین اور اگر مسافر جورو نہین رکہتا ہے تو نکاح کر دیتے
ہین جب تک کہ وہ رہے جب جاوے تو چہوڑ دے اور مالک کو سونپ دے اس طرف
یہ بات نہین ہے اگر مسافر کو حاجت ہو تو وہ کہان جائے بعد اسکے فرمایا کہ خواجگان تجار
نے بنام دعاگو کے خانقاہین اوپر بنائی ہین اور اُنکے نیچے حجرے سا کئے ہین مسافر آرام
پاتے ہین **ایضا** مخدوم جہانیان نے اس فقیر سے فرمایا کہ چند روز ہوئے کہ تو سبق
نہین پڑہتا ہے بندے نے خدمت کی یعنی سلام کیا اور سبق رسالے کا شروع کیا
ترتیب اسمین تہی کہ اول مرتبہ شریعت ہے مرید کو چاہیئے کہ شرائط صحت شریعت پر
مواظبت یعنے مداومت و ہمیشگی کرے اور اُسکی محافظت و نگہداشت مین کوشش
فرمائی جب کہ اس باب مین باندازۂ وسع و طاقت کوشش کریگا اور اُسکا حق پورا پورا
ادا کریگا اور ہمت عالی رکہیگا تو بسبب برکت ادا کرنے حق شریعت کے اور ثمرۂ علو ہمت
کے طریقت کا دروازہ اُسے مونہہ دکہائیگا جو کہ دل کی راہ ہے اور جسوقت طریقت کے
حقوق ادا کریگا اور اُسمین کسی طرح کی تقصیر نہ لائیگا اور اسمین بہی ہمت اعلی رکہے گا
کیونکہ بے ہمت مرید کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے اور جب عہدۂ طریقت سے باہر آئیگا اور
حق تعالی اُسکے اندر سے یہ بات جان لیگا کہ وہ ہمت عالی رکہتا ہے اور سوائے حق کے
کسی چیز سے آرام نہین پکڑتا ہے تو وہ اُسکی آنکہہ کے روبرو سے پردے اُٹہا دیگا اور معنی

حقیقت کے جو کہ مقصود سالکوں کا ہے اسپر کشف ہوجائیگا اُسوقت لوگوں نے عرض
کیا کہ حقیقت کیا ہے تب فرمایا کہ دل کی آنکھ سے اپنا دیدار بیچون و بیچگون اوسکو
دکہادیگا جسوقت مرید صادق کو یہ معنی ظاہر ہوتے ہین تو وہ سب سے مونہہ پہیر کر
حق کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے اُسکی طلب مین کمر بند جد و اجتہاد یعنے سعی و کوشش
کا جان کے کمر پر باندہتا ہے اور ہمیشہ اُسکا طالب رہتا ہے اگر دنیا و آخرت کو اُسکے
دل کی آنکھ کے روبرو رکہین تو اُسمین نہین دیکہتا ہے اور جو کچہہ جانتا ہے اُس سے
بہی غیرت رکہتا ہے اُسکا نقش اپنے روبرو سے مٹا دیتا ہے اور سخت کام اُسپر آسان
ہوجاتے ہین کوئی چیز زیادہ تر سخت بے تعلقی و بے چیزی و تنہائی دل سے نہین ہے
یہ سب چیزین اُسکے مطلوب ہوجاتی ہین اور اگر تو کسی کو دیکہے کہ یہ چیزین اُسکے مطلوب
نہین ہوئی ہین تو تو جان لینا کہ اُسکو یہ معنی ظاہر نہین ہوئے ہین اور اُسکی نظر طریق
پر نہین کہلی ہے اور جام جمعیت کا اُسکو نہین دیا ہے اسلئے کہ آرام و ہم کا پانے مین
اور پریشانی مین اور وجود اسباب و کاروائی مین ہے اور آرام دل کا نہ پانے مین اور
جمعیت مین اور ترک اسباب و ناتوانی مین ہے اگر مرید صادق ہے اور صدق مین
صادق سچا ہے یعنے زیرک دانشمند ہوشیار تو وہ درویشی و بے اسبابی و بے چیزی
کو اختیار کریگا اور اُسمین مفتخر و مُباہی ہوگا کیونکہ فخر و مباہات سب چیزون مین حرام
ہے مگر فقر مین حرام نہین ہے اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی وجہ کے
ساتہہ فخر نہین فرمایا مگر ساتہہ فقر کے کیونکہ آپکا قول ہے الفقر فخری یعنے فقر میرا فخر ہے

مراتب مرتبہ عالی ہے اور یہ درجہ متعالی تر ہین آپنے فخر نہین کیا اور اُسکے ساتھہ مباہات
نہ فرمائی اور جب فقر پر پہونچے تو اُسمین مباہات کی اور اُسکے ساتھہ فخر فرمایا اور اس
مرتبے کا بزاری و ابتہال حضرت ذوالجلال سے سوال کیا اللھم احینی مسکینا
وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یعنے اے اللہ تو مجھکو زندہ رکھہ
مسکین اور مار مجھکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پہلی راہ سلوک کی
توبہ نصوح ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے توبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون
لعلکم تفلحون یعنے توبہ کرو تم طرف اللہ کے سب اے ایمان والو شاید تم فلاح
پاؤ یہ آیت شریف حق مین صحابہ رضوان اللہ علیہم کی نازل ہوئی ہے اور وہ تائب
ہوئے ہین اور اُنہون نے کفر سے اعراض اور طرف ایمان کے اقبال و توجہ اور گناہ
کی طرف پیٹھہ کی تھی اور طاعت کے طرف متوجہ ہوئے تھے مین نے پوچھا کہ جب وہ
ایسے صفت کے تھے تو پہر توبوا الی اللہ کے کیا معنے ہین جواب فرمایا کہ توبہ تو سب پر
فرض ہے ہر ساعت مین اور ہر سانس مین لیکن کافرون پر فرض ہے کہ وہ کفر سے
توبہ کرین اور فاسقون پر فرض ہے کہ وہ طاعت و فرمان برداری کے طرف جھکین اور
مومنون پر فرض ہے کہ وہ محسن ہو جائین اور محسنون پر فرض ہے کہ وہ احسن بنجائین
اور واقفون پر یعنے ٹھہرنیوالون پر فرض ہے کہ وہ نہ ٹھہرین اور چلے جائین اور مقیمون پر
یعنے اقامت کرنیوالون پر فرض ہے کہ وہ حضیض سے طرف اوج کے چڑہ جائین مین نے
پوچھا کہ حضیض کیا ہے فرمایا ضد اوج کے یعنے فرو ماندن یعنے نیچے رہجانا اور اترآنا

فرض ہے کہ وہ مُقرّب ہوجائین اور طالبون پر فرض ہے کہ وہ واصل ہوجائین ہر سالک چلنے والا کہ کسی مقام مین مقیم ہوجاے تو وہ گناہ ہے اُس سے توبہ کرنا چاہئے اور آگے چلنا چاہیئے ہنر اس معنی کا ہے کہ توبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون توبہ گناہ کے انداز ے پر ہوتی ہے گناہ شریعت اور گناہ طریقت سے تاکہ رستگار نجات پانیوالے ہوجائین مقصود یہ ہے کہ تو جس مرتبے مین ہے اُس سے اور مرتبہ برتر ہے اُس مرتبے سے اس مرتبے مین آنا فرض ہے ورنہ سلوک سے رہ جائیگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے سیروا سبق المفردون تم سلوک کی راہ چلو سبقت یعنے پیش دستی کرگئے تنہا کرنیوالے یعنے غیر حق کو اپنے دل سے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی سالک سیر سلوک مین توقف کرے اور نہ گزرے تو وہ اُسکے حال کا گناہ ہوگا اسکے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ عبدالرحمن بغدادی کا ایک مرید تھا چار برس اُسنے کوئی چیز نہ کھائی اُس مرید کے واقعہ حال کی شیخ کو خبر پہونچی شیخ نے فرمایا کہ بیچارہ ترقی سے رہ گیا فرشتون کے مقام مین منزل کی مین نے پوچھا کہ وہ تو بصفت ملائکہ ہوگیا اس مرتبے سے اونچا کوئی مرتبہ بالاتر ہے کہ اُس سے ترقی ہوجاے مین نے اسکا جواب پایا کہ فرمایا مرتبہ نبوت کا اس سب سے ترقی کا ہے یہانتک کہ وصال ہوجاے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ عبدالرحمن نے کہا کہ لوح محفوظ مین اسکے نام پر چار برس کا رزق لکھا ہے پس اُس مرید کو طلب کیا اور ایک لقمہ اسکے مونہہ مین دیا اُسنے کھالیا اُسی وقت اُسکو ترقی ہوگئی اللہ تعالی کا قول پاک ہے یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق کہانا کہاتا اور بازارون مین چلتا پھرتا

پیغمبرون کی صفت ہے سب کہانا کہاتے اور بازارون مین پیادہ چلتے تہے اور سودا
سُلف لاتے تہے المشی پیادہ رفتن یعنے مشی عربی زبان مین پیادہ پا چلنے کو کہتے
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من حمل سلعۃً من السوق فقد
بَرِئَ من الکِبْر یعنے جو شخص کہ سامان اُٹہا لائے بازار سے تو مقرر وہ بری ہوا کبر سے کبر
کے معنے ہین بزرگی کردن اور برات کے معنے بیزار شدن یعنے وہ اپنے آپ کو بڑا
سمجہنے سے پاک صاف ہو گیا یہ سب ترتیب آغاز سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہے
ایضاً مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت مین مصحف یعنی قرآن شریف پڑہتے تہے فرمایا
کہ مین ساتون قراتون کا سماع رکہتا ہون اُس طرف مین نے استادون سے سُنی ہین
اور اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور اُنسے اللہ تعالی تک ہے جو شخص
مجہسے سُنے تو اسناد اُسکا صحیح ہے **ایضاً** فرمایا کہ امام مجاہدؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہین کہ اُنہون نے کہا کہ مین بہوک کے مارے واسطے قوت کے پیٹ پر
پتہر باندہتا اور نماز سے دو نو ہاتہہ زمین پر رکہکر اُٹہتا تہا ایک دن مین بر سر راہ
بیٹہا امیر المؤمنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گزر کیا مین نے ایک آیت بیان مین
بہوک کی پیٹ بہرنے کی پڑہی مین بہوکا تہا او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیماً ذا
مقربۃ او مسکیناً ذا متربۃ اُنہون نے مجہے سیر نہ کیا اُنکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے گزر کیا مین نے وہی آیت پڑہی اُنہون نے بہی سیر نہ کیا اسی طرح بہت سے صحابہ نے گزر
کیا کسی نے میرا پیٹ نہ بہرا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گزر فرمایا

مجہپر نظر کی جو کچہہ میرے دل مین تہا اُسکو دریافت کرلیا اور تبسم فرمایا پہچان گئے کہ مین
بہوکا ہون مجہسے فرمایا اے ابوہریرہ تو میرے گہر مین آ آپنے برابر مجکو اندر لے گئے ایک
پیالہ دودہ کا آگے لائے اور مجہسے فرمایا تو اصحاب صُفَّہ کو بُلا لا مجہے دشوار معلوم ہوا کہ اس
ایک پیالے مین مین ہی تو سیر ہونگا مین چاہتا تہا کہ نہ جاؤن بعد اسکے آپنے فرمایا اے
ابوہریرہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسولؐ یعنے تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو
رسولؐ کی تو جا اور بُلا لا مین بُلا لایا مجہسے فرمایا کہ اس پیالے کو اُنمین سے ایک کے ہاتہہ
مین دے جب مین نے اُسکے ہاتہہ مین پیالہ دیا تو وہ سیر ہو گیا اور پیالہ ویسا ہی باقی
تہا چنانچہ سارے اصحاب صفہ سیر ہو گئے اور دودہ کا پیالہ برقرار رہا پس آپ نے
میرے ہاتہہ سے پیالہ لیا اور سب سے آخر پیا اور یہ حدیث شریف فرمائی ساقی القوم
اخرھم شربا یعنے لوگونکے پلانیوالے کو چاہیئے کہ وہ سب کے آخر پیئے پس اس حکایت
مذکور مین دو چیزین ہین ایک تو یہ ہے کہ فضل اَفْقَر کا فقیر پر مقدم رکہا اسلئے کہ اصحاب
صُفَّہ اَفْقَر تہے اور ابوہریرہ فقیر تہے دوسرے یہ ہے کہ آپ کا معجزہ ہوا کہ سارے اصحاب
ایک پیالے سے سیر ہو گئے اور خود بہی پیا اور سیر ہو گئے پس از ان آن امیر روے
منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید

ایضاً ذکر حق تعالیٰ کے خوف کا نکلا

فرمایا کہ یحیی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن روتے اور خروش کرتے تہے اور
کہتے تہے کہ ہم ہی اپنے واسطے آگ کا شعلہ روشن کرتے ہین اگر ہم گناہ نہ کرین تو مستوجب

عقوبت دوزخ کی کیون ہون اور زار زار روتے تھے سارے اہل مجلس روتے تھے بیہوش ہوگئے تھے اُس دن اُنکے مجلس سے تیرہ جنازے باہر لائے بدانکہ جنازہ بفتح الجیم ہو المیت وبکسر الجیم ہو السریر یعنے جنازہ بفتح جیم مردے کو کہتے ہین اور بکسر جیم پلنگ اور کھاٹ کو بولتے ہین **ایضا** سردی کے موسم مین ہوا سرد تھی انگلیان آگ پر رکھی ہوئی تھی فرمایا کہ اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی ہو تو نزدیک اُسکے نماز پڑھنا مکروہ ہے اسلئے کہ آتش پرستون کے ساتھہ تشبہ ہوتا ہے اور اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی نہو انگشت یعنے انگاری ہون تو مکروہ نہین ہے اسلئے کہ انگشت کو کوئی نہین پوجتا ہے مگر آتش افروختہ کو پوجتے ہین —

کراہت نماز نزدیک آتش اور وجہ

ایضا ذکر سماع

ایک عزیز نے پوچھا کہ سماع کس سبب سے منع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو مروی ہے کہ آپنے دو بیتین بابی کی سُنی ہین بیت[1] لقد لسعت حیۃ الھوی کبدی ؛ فلا طبیب لھا ولا راقی ؛ الا الحبیب الذی شغفت بہ ؛ فانہ رقیتی وتریاقی ؛ فرمایا کہ بروایت صحیح نہین ہے غیر صحیح ہے بطریق احتمال والاحتمال ترکہ واجب یعنے احتمال کا ترک کرنا واجب ہے اور ہاتہہ پر ہاتہہ نہین مارا ہے اور نہ نغمہ کیا ہے باآواز خوش شعر کے طریق پر پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا منع ہے اسلئے کہ سرود گویون یعنے گوّیون کے ساتھہ تشبہ ہوتا ہے مگر ایک طریق ہے کہ جو وقت کسی کو بُلائین تو سیدہے ہاتہہ کی پیٹھہ بائین ہاتہہ کی ہتیلی پر مارین اسلئے کہ اسمین تشبہ

[1] لسعت بفتح اول دروں وعین مہملہ آواز لطیف و نغمہ سرود ۱۲ غیاث

نہین ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے بس روے مبارک برین حقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم در ملفوظ بنویسید پس بنوشتم۔

روز یکشنبہ وقت چاشت غرۂ ماہ رمضان مبارک

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز شہر سے آیا قدمبوسی کی کہا کہ ماہ رمضان کا ہلال طالع ہوگیا تو بنیت نفل کی صبح کی روزہ فرض کی نیت فرمائی اور فرمایا مسئلہ ہے کہ اگر کسی نے سلخ شعبان میں روزہ نفل کی نیت کے بعد اسکے معلوم ہوا کہ رمضان کا چاند ہوگیا تو نیت اُسکی درست اور روزہ اُسکا درست ہے خلافاً للشافعی رحمہ اللہ تعالی کیونکہ اُنکے نزدیک رات کی نیت معتبر ہے اور اگر کسی نے سلخ شعبان مین روزہ نہین رکہا تہا پہر معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کا چاند طلوع ہوگیا اور کچہ کہایا نہ تہا تو واسطے موافقت روزہ دارون کے امساک کرے اور اگر کہا لیا ہے تو روا ہے بعد اسکے **کیفیت ہلال** کی بیان فرمائی کہ فتاوی مین ہے ان کان الہلال تغیب قبل الشفق فلاول لیلتہ وان کان تغیب بعد الشفق فللیلۃ الماضیۃ یعنے اگر ہلال شفق سے پہلے غائب ہوجائے تو اول رات کا ہے اور جو بعد شفق کے غائب ہو تو گزری رات کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جس ماہ مین کہ شبہہ ایام کا ہو تو البتہ اُسمین عظیم خطر ہے کیونکہ اوقات افاضل یعنے اصل وقت شبہے مین پڑینگے خلق ثواب سے محروم رہی گے اور اگر شبہہ نہو گا تو اچہی طرح سے گزرینگے بعد اسکے فرمایا کہ ماہ رمضان مین **ایک ختم قرآن شریف کا تراویح مین سنت ہے**

وقیل واجب یعنے کسی نے کہا کہ واجب ہے لیکن مستحب وہی ہے مین نے کتاب مین اس طرح پایا ہے کہ ہر رات ایک سیپارہ اور کچھ پڑہین ستائیسوین رات کو ختم ہوجائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی طرح کیا ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد ندو فرمودند فرزند من این مسائل کہ گفتم غریب ست بنویسید بعد اسکے فرمایا کہ کسی حافظ کو لاؤ تا کہ ختم کرے ویسے ہی مولانا محمد حافظ مہمانی نے التماس کیا کہ بندہ ختم کرے گا اگر حکم ہو فرمایا مبارک ہو۔

شب دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان

کو اس فقیر کو طلب کیا اور اپنے پہلو مین جگہہ دی اور بہت اکرام کیا فرمایا مین نے تجھکو اجازت دی کہ تو ہر شب وقت افطار اور سحرے کے دسترخوان پر نزدیک میرے بیٹھے جیسا کہ تو اسوقت بیٹھا ہے مین نے قدمبوسی کی اور قبول کیا ع چکند بندہ کہ گردن نہ نہد فرمان را و اس فقیر کو کہانا کہانے مین جہد یعنے اصرار کرتے اور یاران دیگر کو بہی اور فرماتے تہے کہ حدیث شریف مین ہے من اکل فوق شبع فھو حرام الا السحور لقوۃ الصوم وللمضیف لاجل الضیف یعنے جو شخص پیٹ بہرے پر کہائے تو وہ حرام ہے مگر سحور واسطے قوت روزہ کے اور واسطے مہماندار کے مہمان کی خاطرداری کے لیئے بعد اسکے یہ حدیث شریف پڑہی قولہ علیہ السلام تعجیل الافطار وتاخیر السحور سنۃ یعنے جلد کرنا افطار کا اور دیر کرنا سحری کا سنت ہے بعد اسکے فرمایا کہ وجہ حلال چاہیئے اسی واسطے دعاگو ملوک کا کہانا نہین کہاتا ہے

حت تک کہ وہ نہین کہدیتے ہین کہ ہمنے قرض لیا ہے کیونکہ اُنکے وجوہات مین شبہہ ہوتا ہے
بعد کہانے کے فقاع لائے اُسکو کہاتے تہے اور فرماتے تہے کہ روافض خذلہم اللہ تعالی
فقاع کو حرام کہتے ہین بسبب تشبیہہ شراب کے اسلئے کہ متغیر ہے مین اُس طرف پوشیدہ
کہاتا تہا کہ مبادا وہ دیکہہ لین اس جہت سے کہ وہ مجہکو ڈکار لاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جو
کچہہ ہو سیدہی طرف سے لین اسلئے کہ ان اللہ یحب التیامن یعنے اللہ تعالی دوست
رکہتا ہے تیامن کو اسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجلس مبارک مین ایک اعرابی سیدہی جانب بیٹہا تہا اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بائین طرف بیٹہے تہے تو آپنے پانی کا پیالہ حضرت ابوبکر کو
ندیا کیونکہ وہ بائین طرف تہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُس طرف ایک یہ روایت بہی
سُنی ہے کہ مراد اس سیدہے جانب سے ساقی کے ہاتہہ کی ہے نہ مُسقی کے فرمایا
لا تشربوا بعد اکلک عاجلاً یعنے بعد کہانا کہانے کے جلد پانی مت پی پس وے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این فائدہ و مسائل کہ گفتم بنویس بغریب
کار خواہد آمد تراو یاران را۔

دوسری تاریخ ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا قاضی علاء الدین صدر جہان نے سوال کیا کہ ختم
تراویح کے رات مین امام کو چاہیئے کہ بعد چند آیتونکے سورۂ اخلاص پڑہے تا کہ جواز
نماز کا متفق علیہ ہو جائے اسلئے کہ نزدیک امام مالک رحمہ اللہ کے سورت کا پڑہنا فرض ہے

مع سورۂ فاتحہ کے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ نزدیک امام مالک کے تمام سورت فرض
مین شرط ہے نہ نفل مین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے مالکیونکو دیکہا ہے کہ تراویح
ختم کرتے ہین اور آخر مین کوئی سورت نہین پڑہتے ہین صحابہؓ نے بہی ایسا ہی کیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے امام مالک کی کتاب مین پڑہا ہے کہ فرض مین پوری
سورت شرط ہے نفل مین نہین ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین کہ
لا صلوٰۃ الا بفاتحہ الکتاب وسورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتہہ فاتحۃ الکتاب
کے اور ساتہہ ملانے کسی سورت کے ہمراہ اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ اس صلوۃ سے نماز مکتوبہ
یعنے فرض مراد ہے نہ تطوّع یعنے نفل ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے ہمارے
مذہب مین فضل یہ ہے کہ ساتہہ فاتحہ کے کوئی سورت پڑہین اور یہ بات فقہ مین مذکور
ہے ویقرأ الفاتحۃ وسورۃ معہا او ثلث آیات من ای سورۃ شاء والاول اولی
یعنے پڑہے سورۂ فاتحہ کو اور کسی سورت کو ہمراہ اُسکے یا تین آیتین جس سورت سے
چاہے اور قول اول اولے ہے اور فرمایا کہ کتاب متفق مین یہ بیت مذکور ہے س
وکلّ مسئلۃ فیہا اختلاف فعلہ اولی ولا اختلاف پس روے مبارک برین فقیر
آوردند و فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسی داند کار
خواہد آمد پس نشستم **ایضا** اس فقیر نے التماس کیا کہ مین چاہتا تہا کہ اچہ مبارک
مین جاؤن فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالی تجہکو اسی جگہہ تربیت حاصل ہو جائے گی ۔

ایضا ذکر مسجد سے نکلنے کا بعد اذان کے

فرمایا کہ فتاوی مین ہے یکرہ الخروج من المسجد بعد الاذان لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یخرج من المسجد بعد الاذان الا منافق الا ان یکون محدثا او یکون جنبا او یکون اماما لمسجد آخر او یکون مؤذنا لمسجد آخر یعنے بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے یہانتک کہ نماز پڑھ لین اسلیئے کہ آپکا قول ہے کہ نہین نکلتا ہے مسجد سے بعد اذان کے مگر منافق بعد اسکے فرمایا مگر یہ کہ نکلنے والا بے وضو ہو یا جنب ہو یا نہانے کی حاجت رکہتا ہو یا کسی اور مسجد کا امام یا مؤذن ہو کہ ان سب کو بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ نہین ہے

ایضا ذکر مسجد مین جماعت سے نماز پڑھنے کا

فرمایا مؤمن کو چاہیئے کہ نماز بجماعت مسجد مین پڑھے اور باوضو منتظر نماز کا رہے کہ المنتظر للصلوٰۃ کانہ فی الصلوٰۃ یعنی انتظار کرنیوالا نماز کا گویا فی المعنی عین نماز مین ہے اور اگر جماعت مین حاضر ہوگا تو ہر گز کچھہ چیز نہوگا اور یہ حدیث شریف پڑہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من سمع اذان الحی ولم یحضر لا یموت حتے قرنہ اللدان ولم نطف عن قبرہ النیران یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد محلے کی اذان سُنے اور حاضر نہو تو کیڑے اسکے قبر مین نہ مرینگے اور اُسکی قبر سے آگ نہ بجھے گی وہ سب وقت عذاب مین رہیگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر معذور ہو جیسے مریض تو یہ وعید اُسکے حق مین نہین ہے۔

ذکر فاتحہ پڑھنے کا پیچھے امام کے

ایضاً فرمایا کہ دعا گو نماز مین فاتحہ پڑہتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالے کے قول پر امام و مقتدی دونون کے واسطے فرض ہے ہمارے مذہب مین بہی ایک روایت ہے کہ نماز جہریہ مین جیسے مغرب و عشا و فجر مین فاتحہ کا پڑہنا واسطے مقتدی کے مستحسن ہے مین نے امام سے کہدیا ہے کہ جو دعا عوارف مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے اُسکو درمیان فاتحہ و سورت کے پڑہے تاکہ اُسقدر دیر ہوجاے کہ مین فاتحہ پڑہ سکون کیونکہ استماع یعنے سننا قرآن کا فرض ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنے جبوقت قرآن پڑہا جائے تو تم اُسکو سنو اور چپ رہو شاید تم رحم کئے جاو بعد اسکے فرمایا کہ مذہب مین امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اگر مقتدی نے امام کو رکوع مین پایا ہے تو فاتحہ کا پڑہنا ساقط ہے اسلئے کہ تمکن یعنے قدرت پڑہنے کی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر فاتحہ سے کچھ باقی رہگیا ہے اور امام رکوع مین چلا گیا تو رکوع مین تمام کرے اور مین اسی طرح کرتا ہون پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد فرمودند فرزند من این مسائل در روایات احادیث کہ گفتم جملہ بنویسید غریب ست۔

ذکر گناہ و استغفار

ایضاً فرمایا کہ گناہ براندازہ حال ہے اور استغفار براندازہ گناہ جیسا کہ حق تعالی نے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمایا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اس ذنب یعنے گناہ سے مراد شریعت کا گناہ نہین ہے

طریقت کا گناہ مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکیان نیک لوگونکی
گناہ ہین مقربین کے اسلئے کہ ابرار خدا کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب کی طمع بہی
دل ہین ہوتی ہے اور مقرب لوگ خاص اُسکی ذات کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب
پر کچہہ بہی نظر نہین کرتے اگر وہ کرین تو اُنکے حال کا گناہ ہو جائے اُس سے استغفار
کرین استغفروا اللہ فانی استغفرہ فی کل یوم مائۃ مرۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرماتے ہین کہ تم اللہ تعالے سے بخشش مانگو اسلئے کہ
مقربین ہر روز اُس سے سو بار مغفرت مانگتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اگر راہِ سلوک مین
لحظہ بہر فتور ہو جاے تو اُسی وقت استغفار کر لے پس وہ سترقی ہو جائیگا پس روے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید تو سالکی کار آید

بیان ذکر اللہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ

ایضا ذکر اللہ کا ذکر نکلا فرمایا ذکر اللہ تعالی فرض دائم علے المسلمین غیر موقت
کالصلوۃ والزکوۃ والصوم والحج لقولہ تعالی والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا
احق بہا واہلہا ای اوجبہم کلمۃ لا الہ الا اللہ لقولہ تعالی واذکروا اللہ
ذکرا کثیرا یعنے اللہ تعالی کا ذکر سب وقت فرض ہے مسلمانونپر لیکن کسی وقت معین
پر نہین ہے مثل نماز وزکوۃ وروزہ وحج کے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور لازم
کر دیا اللہ نے اُنپر کلمۂ تقوی کو اور تہے وہ زیادہ ترحقدار اُسکے اور اہل اُسکے یعنی واجب
کر دیا اُنپر کلمۂ لا الہ الا اللہ کو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور یاد کرو تم اللہ کو یاد کرنا

ہے لیکن اسکا کوئی وقت معین نہین فرمایا فویل للقاسیہ قلوبھم من ذکر اللہ
فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ یعنے پس خرابی ہے واسطے اُن لوگون کے کہ جنکے دل سخت
ہین اللہ کی یاد سے سو وہ مثل پتہرون کے ہین بلکہ اُسسے بہی زیادہ تر سخت مراد اس سے
منافقون کافرون کے دل ہین یہان اَوْ بمعنی بَل ہے جیسا کہ او ادنی یعنے بل ادنی
پس ذاکر کو چاہیئے کہ ساتھہ شدت وسختی کے ذکر کرے تاکہ وہ قساوت وسختی زائل ہوجائے
اور طریقہ ذکر کا اس طور پر فرمایا کہ نفی کو بائین طرف سے شروع کرے دائین جانب مین
لائے اور اثبات کو بہی شدت سے بائین طرف مین القا کرے اسلئے کہ دل بائین جانب
ہے تاکہ یہ شدت وسختی ذکر کی اُس شدت وسختی دل کو صیقل کردے بعد اسکے یہہ
آیت شریف پڑہی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا من الشیاطین
فہو لہ قرین فی الدنیا والاخرۃ یعنے جو شخص مونہہ پہیرے رحمن کی یاد سے تو مقرر کرین
ہم واسطے اُسکے ایک شیطان شیطانون مین سے پس وہ شیطان اُسکا قرین اور ساتھی
ہو دنیا وآخرت مین بعد اسکے فرمایا کہ جو شخص ذکر کی مداومت وہمیشگی کرے تو اُسکا
حال برعکس اسکے ہوگا یعنے اُسکا قرین اللہ تعالی ہوجائیگا اور وہ مقربان حق تعالے
سے ٹہیریگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا جلیس من ذکرنی
یعنے مین جلیس ہون اُس شخص کا کہ جو مجھے یاد کرے بعد اسکے فرمایا کہ لفظ شیطان کا
بروزن فَعْلان کے ہے اور اُسکے اشتقاق کے دو وجہین بیان فرمائین کہ اگر وہ مشتق
شطن سے ہوگا نون اصلی یا زائدہ تو اُسکے معنے بُعد من اللہ عزوجل ہونگے یعنے وہ اللہ تعالے

اشتقاق لفظ شیطان [illegible]

سے دور ہوا ہے اور اگر مشتق شیط سے ہو گا بیاے اصلی و نون زائدہ تو اُسکے معنی ہلاک کے ہونگے یعنے وہ ہلاک شدہ ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فوائد ذکر و ہر دو وجہ اشتقاق شیطان بنویسید۔

ایک شیخ کا مرید ہو

ایضاً فرمایا کہ طالب کو بغیر شیخ مرشد کے چارہ نہین ہے کہ وہ اُسکو ارشاد کرے اور واسطے طلب حق کے اسکا سبب ہو جائے اور طالب کو چاہیے کہ ایک کا مرید ہو جائے اور اگر اور مشائخ کا بہی مرید ہو گا تو طریقت کا مفسد ہو گا کہ کسی طرح مُصلح نہو گا اور اگر خرقہ تبرک پہنے تو روا ہے اسلئے کہ خرقہ تبرک کا ارادت نہین ہے۔

ہاتہہ چومنا

ایک عزیز زائر آیا اور دستِ مبارک کو چوما فرمایا فتاوی مین ہے کہ تقبیل الید ان کان للطمع یکرہ وان کان لتعظیم الاسلام یجوز ولا یکرہ یعنے ہاتہون کا چومنا اگر طمع کے واسطے ہے تو مکروہ ہے اور اگر اسلام کے تعظیم کے واسطے ہے تو درست ہے مکروہ نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید و سبق بخوانید۔

منازل سلوک

ایضاً یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا بات اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم نے راہِ خداوند جل ذکرہ مین واسطے راہ چلنے والونکے بر سبیل اجمال چار منزلون کا

پتا دیا ہے تاکہ اُنسے گزر کر کے مقصود کو پہونچ جائین پہلی منزل ناسوت ہے دوسری
منزل عالم ملکوت کی ہے تیسری منزل عالم جبروت کی ہے چوتھی منزل لاہوت کی
ہے فرمایا کہ **ناسوت** تو عالم حیوانات کا ہے اور فعل اس منزل کا پانچون حواس
سے ہے جیسے کہانا پینا سونگہنا دیکہنا سُننا چھُونا اور جو مثل انکے ہے جسوقت سالک
ریاضت و مجاہدہ کر کے اس عالم سے گزر جاتا ہے اور ان صفتون کو چھوڑ دیتا ہے
تو وہ عالم **ملکوت** مین پہونچ جاتا ہے اور ملکوت فرشتون کا عالم ہے فعل اس
منزل کا تسبیح و تہلیل و قیام و رکوع و سجود و قعود ہے جسوقت اسکی طرف نظر
ترک کر کے اس منزل سے گزر جاتا ہے تو عالم **جبروت** مین پہونچتا ہے یہ عالم
روح کا ہے تاکہ صفات حمیدہ حاصل کرے جیسے شوق ذوق محبت طلب وجد سکر
صحو اثبات محو جب ان صفتون سے مجرد ہوجاتا ہے تو عالم **لاہوت** مین پہونچتا ہے
یہ ایک عالم ہے بے نشان جسوقت سالک اُس جگہہ پہونچ جاتا ہے تو خود سے رہائی
پاتا ہے جسوقت خود سے رہائی پالیتا ہے تو خود مین پہونچتا ہے اور اسکو لامکان کہتے
ہین یہان نہ گفتگو ہے نہ جستجو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وان الی ربك المنتهى یعنے
بیشک تیرے ہی رب تک پہونچنا ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے **ع** در دیدہ
دیدہ دیدہ بنہادند ؎ وانرا زرہ دیدہ غذامی دادند ؎ ناگہ بسرحد کمال افتادند ؎
اندیدہ دیدنی کنون آزادند ؎ اور یہ عربی نظم فرمائی کہ اسمین اس فارسی کے معنی
ہین **ع** كَانَتْ لِقَلْبِي اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ ؎ فَاسْتَجْمَعَتْ اِذْ رَأَتْكَ الْعَيْنُ

اَهْوَائِیْ ؛ فَصَارَ یَحْسُدُنِیْ مَنْ کُنْتُ اَحْسُدُهٗ ؛ وَصِرْتُ مَوْلَی الْوَرٰی مُذْ صِرْتَ مَوْلَائِیْ ؛ تَرَکْتُ لِلنَّاسِ دُنْیَاهُمْ وَدِیْنَهُمْ ؛ شُغْلًا بِحُبِّكَ یَا دِیْنِیْ وَدُنْیَائِیْ

شعر صبر و دل و دین و ہوش جملہ ز من گم شدند ؛ روح مجرد بماند دامن دلبر گرفت ؛ پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ عربی شعر اور فارسی شعر لکھہ لو و بعبارت دیگر فرمودند از راہ شفقت و اشارت بر من کردند عبارت ازین منقطع است و اشارت با تمام باین ہم گفتیم بدل تا خاص و عام برسد ناسوت صفت نفس کی ہے اور ذمیمہ ہے جس وقت صفات محو ہو جاتی ہین تو عالم ناسوت سے نکلتا ہے ملکوت مین جا ملتا ہے اور ملکوت فرشتون کی صفتین ہین سب کی سب حمیدہ ہین جب سالک بتوفیق آلہی اسکو بہی گزر کر جاتا ہے تو عالم جبروت مین جا ملتا ہے اور یہ خاص روح کی صفتین ہین اور ذات مقدس آلہی سے قریب ہین ۔

اور صفات کے ساتہہ مشغول ہونا ذات کا حجاب ہو جاتا ہے اور مین کہتا ہون کہ مجموع آدمی یعنی سارا آدمی ہی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح نفس تو شیطان کی جگہہ ہے اور دل فرشتون کا مجمع ہے اور روح محل نظر رحمن ہے اور انمین سے ہر ایک کی ایک صفت اُسکے لائق ہے پس صفت نفس کی جہکنا ہے طرف اس جہان کے اور صفت دل کی میل کرنا ہے طرف بہشت جاودان کے اور صفت روح کی طلب کرنا رحمن کا ہے اور پوشیدہ بہیدون کا جو کوئی نفس کی پیروی کریگا تو وہ دوزخ کی آگ مین پڑیگا اور جو شخص دل کی متابعت کریگا تو دار نعیم مین پڑیگا اور جو کوئی

روح کی فرمابرداری کریگا تو وہ خداوند کریم کے پڑوس مین پڑیگا ٥ گر در رہ
تن روے مہیا نارست ۞ ور در رہ دل روے بہشتت دارست ۞ ور در رہ جاں
روے اے جان بدہی ۞ قصہ چہ کنم کہ حاصلت دیدارست ۞ یہ ساری ترتیب حق
مین بندے کے تہی کیونکہ سبق بندے کا تہا ایسے کرم فرماتے تہے بعد اسکے موافق
معنی مذکور کے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مین کسی درویش کے گہر مین
اُترا تہا اور وہ عالم ملکوت رکہتے تہے عالم ملکوت عالم سماوی کو کہتے ہین کہ آسمان پر
چلے جاتے ہین مین نے دیکہا کہ وہ میرے روبرو سے غائب ہوگئے ذرا دیر کے بعد آگئے
مین نے معلوم کیا کہ عالم ملکوت رکہتے ہین اُنکی بی بی نے کہا کہ اسی وقت تو غائب ہوا
اور آگیا کہان تہا سچ کہہ کہ مین تجہکو مہر بخشدونگی اُن درویش نے کہا کہ مین آسمان
مین گیا تہا اُس بی بی نے اپنا مہر اُنکو بخشدیا بعد اسکے فرمایا کہ ملک روے زمین کے
تصرف کو کہتے ہین اور ملکوت تصرف آسمانی ہے یہ ترتیب ساری شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من یہ ترتیب جو مین نے تمکو کی لکہہ لو۔

ذکر خلق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک دن
ایک اعرابی یعنے جنگلی آدمی آیا اُسنے مسجد نبوی مین پیشاب کر دیا وہ جانتا نہ تہا اور
آپ مع اصحاب کے بیٹہے تہے صحابہ نے چاہا کہ اُسکو رنج پہونچائین آپنے منع فرمایا
کچہہ مت کہو اسلئے کہ اُسکو ضرر پہونچیگا یعنے درمیان پیشاب کرنے کے اُٹہہ کہڑا ہونا

نقصان ہے جب وہ فارغ ہوچکا تو آپنے اُسکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ اللہ کا گہر ہے
نماز و تلاوت قرآن و ذکر رحمٰن کی جگہہ ہے آپنے شیرین زبانی سے فرمایا کہ یہان پیشاب
پاخانہ نہ کرنا چاہیئے بعد اسکے ایک ڈول پانی کا منگایا اور اُس جگہہ کو پاک کردیا بعد اسکے
فرمایا اے یارو اسے پانی سے مسجد پاک ہوگئی کسواسطے ایک ناداں کے دل کو رنجیدہ
کروایسا ہو کہ اُسکو دستور معلوم نہ ہو **حکایت** ایک دن اور ایک اعرابی خدمت
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کسی چیز کی توقع کی آپ برد پہنے ہوئے
تہے یعنے دبیز کپڑا پس اعرابی نے اُس کپڑے کو اپنے طرف کہینچا چنانچہ حضور کا سینۂ
مبارک چہل گیا تو آپنے سختی سے نہین زبان شیرین سے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے اُسنے
کہا کہ تم مجہے بیت المال سے مال دو آپنے صحابہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ دیدو بعد اسکے
فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ خلق میری ہاتہہ پاؤن زور سے کہینچتے ہین مین تاب
نہین لاسکتا ہون ضعیف ہوگیا ہون مین بہی اس بات پر تحمل کرتا ہون اسلئے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمل فرمایا ہے **حکایت** ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک اعرابی آیا اُسنے سوال کیا آپنے کچہہ اُسکو دیا بعد اسکے
آپنے فرمایا تو جا مین نے تیرے حق مین احسان کیا وہ بولا کہ تم نے کچہہ احسان نہین کیا
صحابہ اسپر بپہرے کہ اُسکو مار ڈالین اسلئے کہ اُسنے تکذیب کی آپنے منع کیا کہ تم کچہہ مت کہو
پہر آپ اُسکو اپنے خانۂ مبارک مین لے گئے زیادہ تر احسان کیا پہر فرمایا کہ مین نے تیرے
حق مین احسان کیا اُسنے کہا کہ تمنے احسان کیا پہر آپ نے بزبان شیرین کہا کہ اس

سبب سے کہ تو نے نفی کی صحابہ تجھسے رنجیدہ ہوئے تو انکے آگے بہی کہدے جیساکہ تو نے میرے
روبرو کہدیا اُسنے ویسا ہی کیا پہر آپ صحابہ پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ مثل میرے اوس
شخص کے ساتہہ مشابہ ہوتی ہے کہ اونٹنی اُس سے بہاگ گئی ہو ایک خلق واسطے پکڑنے کے
اُسکے پیچہے دوڑے اور وہ اُنکے ہاتہہ نہ آئے جسوقت اسکا مالک آئے تو کہے کہ تم باز رہو
پہر وہ اُسکو گہاس چارہ دکہائے تو وہ اونٹنی اپنے مالک کو پہچان لے پس وہ جائے بہتر
طریق پر اُسکو پکڑ لے جیساکہ مین ان جنگلیون کو ہاتہہ مین لاتا ہون **ایضا** فرمایا کہ
تراویح مین تین رات متابعا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیت کرین مخدوم کا معمول
یہی تہا نیت بلند کرتے تہے۔

ادب پانی وغیرہ پینے کا

ایضا فرمایا کہ پانی یا شربت یا فقاع کو تین سانس مین پینا چاہیے اگر ساقی یعنے
پلانیوالا کہڑا ہے جبکہ غلام ہو تو درست ہے اور اگر آزاد ہو تو بیٹہنے کا حکم دے پس تین
سانس مین پیتین مخدوم کا معمول یہی ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من این اخلاق
مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ونیت تراویح ومسئلہ آب خوردن کہ گفتم جملہ بنویسید۔

شریعت طریقت حقیقت

ایضا یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا ترتیب اسمین تہی کہ شریعت ہے اور طریقت ہے
اور حقیقت ہے اور مجموع آدمی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح دنیا نفس کی جگہہ
ہے اور عقبی دل کا محل ہے اور جان کا مقصود مولی ہے اور آج کے دن یہ تینون چیزین

دنیا مین ساکن ہین اور اُسکے اسباب ہین اور ان تینون کو امر کیا ہے کہ اس جگہہ سے
نکلین اور اس مقام سے تجاوز کرین نفس کو امر کیا ہے کہ الی معرۃ من ربکم اور دل
کو امر کیا ہے کہ واللہ یدعوا الی دار السلام اور روح کو اسکی ندا کی ہے کہ یا ایتھا
النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور ان تینون کے واسطے رستے
رکہے ہین نفس کے واسطے شریعت اور دل کے واسطے طریقت اور روح کے واسطے حقیقت
نفس شریعت کی راہ سے عالم مُلک سے جہان ملکوت مین جاتا ہے اور دل کی صفتین لیتا ہے
اور دل طریقت کے رستے سے عالم ملکوت سے سکّان جبروت مین جا ملتا ہے اور صفت
روح کی لیتا ہے تاکہ ساتہہ صفات قدسیہ کے متحقق ہو جائے اسلئے کہ حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے تخلقوا باخلاق اللہ یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ نفس دل
ہو جاتا ہے اور دل روح ہو جاتا ہے یہانتک کہ تینون ایک حکم لیتے ہین اس معنی کو
توحید مطلق کہتے ہین جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا کہ العشق والعاشق والمعشوق
واحد یعنے عشق و عاشق و معشوق ایک ہین تو مین نے گستاخی کی پوچھا جواب فرمایا کہ
یہ بات وہ شخص جانتا ہے کہ جسکو عشق مجاز کا اتفاق پڑا ہو اور اشارہ طرف اس فقیر کے
کیا اور تبسم فرمایا کہا کہ کسی وقت تجھے عشق مجاز کا اتفاق ہوا ہے مین نے قدمبوسی کی میرا
بدن کانپنے لگا حود انہون نے کرم کیا فرمایا کہ ایک دن دعا گو اسی محل مین یعنی العشق
والعاشق والمعشوق واحد نزدیک شیخ مدینہ عبداللہ مطری قدس اللہ روحہ کے پڑہتا
تہا مین نے پوچھا جیسا کہ تو نے مجھسے پوچھا تو شیخ نے فرمایا کہ اگر تو کسی وقت عاشق ہوا ہے

تو سمجھہ جائیگا پس مین نے شیخ سے کہا کہ والد کا ایک کبزرک رادہ تہا نعایت مرغوب مجہکو
اُسکے ساتہہ ایک خیال پڑگیا پس مین خدا سے ڈرا کہ وہ والد کا مملوک ہے میری کیا حد ہے
مین نے اُس خیال کو ترک کیا اور یہ بات جو مذکور ہوئی اسکو توحید مطلق کہتے ہین کما
قال المشائخ الصوفیہ رضی اللہ تعالی عنہم التوحید افراد الہمم باجماع الامر
یعنے جب تک کہ ایک ہمت اور ایک نظر نہین ہوجائے تب تک جمعیت کے دروازے
اُسپر نہین کہلتے ہین اور اسباب وحدت کے واسطے اُسکے آمادہ نہین ہوتے ہین سر اس
بات کا یہ ہے کہ جس جگہہ تو ہو روے دل طرف اُسکے لا اور جس حال مین ہو روے جان
طرف اُسکے حضرت و بارگاہ کے رکہہ اللہ تعالے فرماتا ہے وہو معکم اینما کنتم یعنے وہ
تمہارے ساتہہ ہے جہان کہین تم ہو تم اُس سے غائب نہین ہو ونحن اقرب الیہ
من حبل الورید یعنے ہم قریب تر ہین طرف اُسکی جان کے رگ سے جسوقت تو نے یہ
بات جان لی تو لحظہ بہر اُس سے غائب و غافل مت رہ جبکہ تو سنے کہ وہ حاضر ہے اور
جان رکہہ کہ تیرا دل تیرے ہاتہہ مین نہین ہے اور طریقت جو کہ اُسکی راہ ہے کسی کو معلوم
نہین ہے اور روح کو کوئی نہین پہچانتا ہے قل الروح من امر ربی یعنے اللہ پاک نے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم کہدو کہ روح میرے رب کی
امر سے ہے الا ما شاء اللہ اور حقیقت جو کہ اُسکا کام ہے وہ عبارت مین نہین آتی ہے
اور نہ اشارے مین سماتی ہے رہی اسجگہہ شریعت سو جو کوئی چاہے کہ طریقت کا دروازہ
اُسکی طرف کہولین اور حق حقیقت اُسکو دکہاوین تو اُسے چاہیئے کہ شریعت کا حق ادا

کرے اور امر ونہی کی حرمت کو نگاہ رکھے اور جب بولے سہ حان لسا نواب کہہ کہ کیا لکہا

یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی شروع سبق سے فارغ ہونے تک۔

منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ رمضان

کو یاران بزرگ خدمت مین حاضر تہے جیسے ۱ سید صدرالدین محمد ۲ سید شرف الدین

۳ سید شمس الدین مسعود ۴ سید راستبن ۵ سید رکن الدین راجا ۶ سید

رفیع الدین ۷ سید معین الدین ۸ مولانا فریدالدین ۹ مولانا مختار

۱۰ مولانا تاج الدین محمد ۱۱ مولانا نجم الدین شیخ زادہ ۱۲ مولانا حسام الدین

بہکری ۱۳ مولانا تاج الدین مالکپوری ۱۴ مولانا مسعود مہونی ۱۵ مولانا محمد مہونی

۱۶ مولانا نظام الدین ابراہیم ۱۷ خواجہ صدرالدین بہزاد درویش ۱۸ مسعود

درویش ۱۹ خواجہ خسرو دہلوی ۲۰ خواجہ مظفر سامانی ۲۱ خواجہ نصرت اور

یاران دیگر جیسے ۲۲ ملک زادۂ نصیرالدین ۲۳ مولانا رکن الدین دیپالپوری

۲۴ مولانا علاءالدین مالکپوری ۲۵ ملک زادۂ شہاب الدین عرف پیبان

۲۶ خواجہ مسعود باحرزی ۲۷ مولانا خواجگی ۲۸ مولانا سالار سرسی ۲۹ شمس الدین

الغرض سب خدمت مین حاضر تہے کہ عزیزان حفاظ شیراز سے آئے پاے بوسی کی پانچ

آیتین قرآن شریف کی پڑہین او چند شعر بہی پڑہے حلق انکا نَے کی طرح آواز کرتا تہا

یارون کو رقت و بکا بہت ہوا مولانا تاج الدین نے نعرہ مارا اور گر پڑے ہاتہہ پانون

مارنے لگے اور موںہہ سے کف نکلتا تہا یارون نے انکو پکڑ لیا اور حضرت مخدوم مراقبے

مین تھے پوچھا یہ کیا ہے یارون نے عرض کیا یا اُنکے حق مین دعا کی باین طور کہ الٰہی
قوّه فی سبیلک یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے پس وہ ہوش مین آگئے
حافظ لوگون کی تحسین کی اور فرمایا کہ کتب فتاوی مین باین عبارت مذکور ہے کہ تعدّ مومن
درست خوان وَلَا تعدّ مومن خوش خوان یعنے امامت کا درست خوان سے کہین
نہ خوش خوان سے اگر وہ درست نہین پڑھتا ہے یعنے اُن حافظون نے درست و خوش
پڑھا شربت کا گھڑا انکا ایک ایک پیالہ دیتے تھے اس فقیر کو طہارت کی حاجت ہوئی
مین باہر گیا بعد اسکے خوان لائے اُسکو کھولا اور یارون کو یاد کیا اس فقیر کو بھی بعادت
قدیم یاد کیا فرمایا کہ میرے نزدیک آپ بستر خادمون نے کہا کہ یہان نہین ہے باہر گیا ہوگا
پس کھانا کھا چکے یہ فقیر پہونچا پوچھا آیا یا نہین خدام نے عرض کیا کہ آگیا پس خادمون
سے فرمایا کہ ایک صحنک اُسکی علحدہ لاؤ خادم لے آئے فرمایا کہ وہ تنہا کیونکر کھائے گا
یار لوگ تو سب کھا چکے ہین فرمایا کہ مین نے ایسا پیٹ بھر کر نہین کھایا ہے وہ میرے ساتھ
کھائیگا پس اس فقیر کو اپنے نزدیک بلایا اور اس فقیر کے ساتھ کھانے لگے مین اور وہ
تھے کوئی تیسرا آدمی نہ تھا اور فرمایا کہ فرزند من تو کہان تھا مین نے تجھے یاد کیا مین نے
عرض کیا کہ طہارت کے واسطے باہر گیا تھا جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو مین نے
قدمبوسی کی اپنے حجرے مین آگیا بعد اسکے یاران بزرگ جنکا ذکر ہوا وہ سب واسطے تہنیت کے
آئے مبارکبادی دی اور اس فقیر کا ہاتھ چوما اور کہا کہ آج کی رات تو نعمت لے گیا کہ
تو نے مخدوم کے ساتھ ایک صحنک مین کھانا کھایا ایسے طور پر کہ کوئی تیسرا درمیان مین

نہ تھا ایسا کبھی مخدوم کے ساتھ کسی نے نہین کہا یا ہے جیسا کہ تونے ایک صحنک مین کہا یا
بعض لوگ تو انکے پس خوردہ کی آرزو رکھتے ہین سو وہ بھی نہین پاتے شب مذکور مین
وقت سحر سے کے بندہ نزدیک مخدوم کے تہا یارون سے پوچھا کہ نوبت بجادے تو بعض
نے عرض کیا کہ بجادے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ مبارک اور گازرون اور دوسرے شہرون
مین بھی پانچون وقت نوبت بجاتے ہین اچھی بات ہے تاکہ ابر مین وقت معلوم ہوجائے
ایک عزیز نے طاس کا پوچھا تو کچھ نہ فرمایا بعد اسکے یہ فرمایا ہے ضرب المزامیر کلہا
استماعہا حرام سوی طبل الحرب فی الوغا وضرب الطبل ایضا حرام الا فی الغزو
والقافلۃ یعنے مزامیر کا بجانا اور اسکا سننا گناہ ہے اور طبل کا بجانا بھی گناہ ہے مگر لڑائی
مین اور قافلے مین کہ بمنزلہ عبادت ہے بعد اسکے فرمایا ضرب النای لا یجوز خلافا
للشافعی رحمہ اللہ تعالی یعنے نائے کا بجانا درست نہین ہے بعد اسکے فرمایا ضرب
الدف لا یجوز وقال بعض اصحابنا و مالک رحمہم اللہ تعالی یجوز ضرب الدف
عند النکاح لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام اعلنوا النکاح ولو بالدف یعنے
دف کا بجانا روا نہین ہے مطلقا بنا بر قول صحیح اور ہمارے بعض اصحاب و امام مالک
نے کہا ہے کہ نکاح کے وقت دف بجانا درست ہے اسلئے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تم ظاہر
کرو نکاح کو اگرچہ ساتھ دف کے ہو بعد اسکے فرمایا کہ اس دف سے عرف مراد ہے ساتھ
اُس چیز کے کہ اُسمین شہرت ہو لیکن قضاۃ و ائمہ اور فرمان دہ لوگون کو نہین چاہیے
اسلئے کہ یہ لوگ صدور ہین انکے حق مین دف وغیرہ بجانا منع ہے پس روے مبارک

برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسائل کہ گفتم بنویسید در ملفوظ غریب ست

پس نشتم **ایضا** عوارف کا سبق ہوتا تہا بات اسمین تہی کہ انابت کیا ہے الرجوع منہ

الله لا طلب مدد عنہ لا یعنے انابت پہرنا ہے اُس سے طرف اُسکے یعنے اُس سے کوئی چیز نہ

چاہی مگر اُسی کو خدا سے اُسی کی ذات کو طلب کرے اور کوئی چیز طلب نہ کرے

ایضا قطب کے فرشتے مطیع ہوجاتے ہین

فرمایا کہ جب ولی قطب کے مرتبے مین ہوجاتا ہے تو فرشتے اُسکے مطیع ہوجاتے ہین اسی

درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن حوالی ملتان مین مغل پہونچے

تاکہ لوٹین لوگون نے شیخ رکن الدین قدس سرہ کو خبر کی کہ مغل پہونچے ہین شیخ نے ذرا

دبر سر نیچا کیا اور فرمایا کہ مغل اُس سے دفع ہوگئے کنارۂ آب پر پہونچے ہزیمت پڑگئی ایک

عزیز محرم راز تہا اُسنے پوچہا تو شیخ نے فرمایا کہ باری تعالی نے فرشتون کا لشکر بہیجا چند

لاکہہ آگئے سب کو منہزم کردیا جیسے کہ بدر کی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم تین سو صحابہ کے ساتہہ لڑائی کے واسطے پیش آئے تو پانچ ہزار فرشتون کی مدد

ہوئی اور سب کو منہزم کردیا نصرت خاص اسلام کی ہوئی اللہ تعالی نے فرمایا ہی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون اذ تقول

للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثۃ آلاف من الملائکۃ منزلین

بلی ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ

آلاف من الملائکۃ مسومین بعد اسکے فرمایا کہ جب ولی اللہ قطب ہوجاتا ہے

تو اللہ تعالی سر قدر یعنے اپنے تقدیرات اُسکو دکہا دیتا ہے اور وہ اُسکا متصرف ہو جاتا
ہے جیسا کہ حضرت خضر کا قصہ ہمراہ موسی علیہما السلام کے قرآن شریف مین مذکور ہے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز ملتان مین شیخ عارف صدر الحق
والدین رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس مین ایک بیوہ عورت کا لڑکا مرگیا وہ بڑہیا زار زار روتی
ہی چنانچہ اُسکا رونا شیخ کی سمع مبارک مین پہونچا پوچہا یہ کیا رونا ہے لوگون نے واقعہ حال
عرض کیا پس شیخ نے جوتا پہنا اور خانقاہ سے اُسکے گہر مین آئے اُس جوان کے نزدیک
گئے اور کہا احی یا قیوم قم باذن اللہ وہ جوان مردہ زندہ ہوگیا اُٹہکر بیٹہہ گیا اور
کہا کہ مین مرگیا تہا اور مین نے موت کے سکرات چکہے مین کیونکر زندہ ہوگیا اوس
جوان کی مان شیخ کے پانون پر گر پڑے اور اُسکو بہی ڈالا شیخ نے فرمایا کہ تو تو بیہوش
ہوگیا تہا چپ رہ کچہہ مت کہہ بعد اسکے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ یہ ہے سر قدر اور
اُسکا تصرف پہر وہ جوان بوڑہا ہوا ابہی مرا ہے جب وہ یارون مین ہوتا تو اُنسے کہتا
کہ مین مرگیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے مین بولا ہت شیخ زندہ ہوگیا پس
آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید اور
سبق پڑہ پس یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا روز دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان
کے وقت چاشت کا تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور تربیت فرمائی
جان اے مسعود کہ اس معنی کے طلب کرنے سے تو محمود ہوگیا ساتہہ اس عبارت کے
کہ اللہ تعالی کے راہ چلنے والے کی تین حالتین ہین ایک تو سلوک دوسرے وقوف تیسرے

سالک کی تین حالتین

رجوع **سلوک** عبارت ہے مقامات کے چلنے سے کہ مقصود کو پہونچ جائین اور **وقوف**
سے یہ مراد ہے کہ کسی مقام مین توقف کرین یہ وقوف تین حال سے خالی نہین ہے یا تو
ترقی ہوجاے کہ اُس مقام سے گزر کرے یا اُسی مقام مین رہجاے آگے نہ جائے
یہانتک کہ مرجائے یا یہ کہ کام مین خذلان وزیان کاری ہوجائے رجوع کرے اُس سے
بہی پہرآئے اور **رجوع** عبارت ہے پہرنے سے اور سبب پہرنے کا چند چیزین ہین سالک
مین سالک مین نعوذ باللہ حرام مین یا مکروہ مین یا مالایعنی مین مشغول ہوجاے یا یہ ہے
کہ کوئی تعلق پیش آجاے اسلئے کہ وہ راہ بے تعلقی کی ہے جو کوئی تعلق ہو جسکہ سالک
مین واقع ہو تو چاہیئے کہ صابر رہے اور اگر نہو تو صحیح تائب تو ہوجاے ختم مقابر درس
مدارس امامت مساجد کسب مکاسب تعلیم صبیان عہدۂ دیوان اور جوانکے مانند ہے
یا یہ کہ سالک مین کوئی فتور وکسل یعنی بیکاری پڑجاے یہ بہی رجوع کا سبب ہے یا یہ
کہ ابناے دنیا کے ساتہہ اختلاط کرے پس ان تینون حالون کا کوئی نفع ومضرت نہین
ہے بغیر مشیئت وارادت حق سبحانہ وتعالی کے لیکن بندے کو واسطے محافظت فرمان حق
واعبد ربک حتی یاتیک الیقین کے کام مین رہنا چاہیئے اور واسطے امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ سیروا سبق المفردون سبکبار ہونا چاہیئے تاکہ حق کی عنایت
بندے کے لئے آئے جسوقت سالک خلق سے روگردانی کرتا ہے اور حق کی طرف متوجہ
ہوتا ہے تو اُسکو جمعیت کا جام پلاتے ہین اور چشمۂ جمع مین اُسکو غرق کرتے ہین اور یہ بیت
فرمائی ۔ کانت لقلبی اھواء مفرقۃ ۔ فاستجمعت اذ رأتک العین اھوائی

اور جس شخص کو کہ حق جل وعلا نے اپنے ساتھ اور اپنے کام مین مشغول کیا ہے تو جان لینا
چاہیئے کہ عنایت اُسکے کام پر سابق ہو چکی ہے اور حقیقت اُسکے بارے مین لاحق ہوگی
جب یہ بات معلوم ہو گئی تو کام مین رہنا چاہیئے اور انتظار مین بڑہنا چاہیئے **۵**
زنہار دلا چو آمدی باز مرو ؛ دشوار بود کہ رفتہ را باز آرند ؛ بعد اسکے اس فقیر کو تربیت
فرمائی کہ فرزند من اگر تو چاہتا ہے کہ حق تعالی تجھکو نظر عنایت دیکھے تو تو بعد اول سنت
جمعے کے ایک سو ایک بار یا نصیرُ کہہ اور مین بہی باآواز بلند کہون تا کہ مذاکرہ ہو جاوے
مین نے عرض کیا کہ شرح نو دو نہ نام مین اس بندے کی نظر پڑی نہی تو ایک سو ایکبار
ہمیشہ بے ناغہ بعد سنت جمعے کے کہتا ہون فرمایا کہ اسی سبب سے ہے کہ تو میری صحبت
کا ملازم رہتا ہے اور سالک ہو گیا اور ملفوظ جمع کرتا ہے اور سلوک مین امن وخوف کا
رستہ دریافت کر لیا اس دن مین بہت کچھہ مرحمت ارزانی فرمائی اور تسبیح اپنی استعمال
کی عطا کی اور دعا فرمائی اور باطن کی نظر اس فقیر کے باطن مین ڈالی یہ ساری ترتیب
آغاز سبق سے تا فراغ حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** فرمایا دوام الذکر ای المحبہ
لقولہ من احبّ شیئا اکثر ذکرہ لاسیما افضل الاذکار وہو قول لا الہ الا اللہ
یعنے ہمیشہ ذکر کرنا نشان دوستی کا ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو دوست رکہتا ہے تو وہ اُسکو بہت یاد کرتا ہے خاصکر بہترین
ذکر اور وہ کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو اسناد تلقین ذکر کی حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رکہتا ہے درمیان میرے اور شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ کے

تلقین ذکر کا ایک واسطہ ہے اور وہ واسطہ اُنکے خلیفہ شیخ شرف الدین محمود شاہ انسری
قدس اللہ ارواحہما ہین بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز عہد دولت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اعدا کی تشویش بہی یارون کو طلب کیا اور فرمایا (تلقین ذکر)
ارفعوا وادفعوا ایدیکم و قولوا لا الہ الا اللہ یعنے آپنے یاروسے فرمایا تم مربع بیٹہو سیدہے پانؤنکو
بچہاؤ اور بائین پانؤنکو اسپر رکہو اور ہاتہونکو آستین سے کہینچو اور ران پر رکہو اور بائین بات
سے نفی شروع کرو سیدہی جانب کو لیجاو ساتہہ مدکے وہان تک کہ سانس باقی رہے
کرے پہر اثبات بائین طرف کرو یارون نے ویسا ہی کیا پس تشویش اعدا کی مندفع
ہو گئی اور یارون سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین ذکر کی ہمکو
اسی طرح کی ہے اور آپ بہی کہتے تہے **ایضاً** ایک عزیز نے پوچہا کیا حکمت ہے کہ موںہہ (حکمت بردن دست وقت دعا بسوے آسمان)
اور ہاتہہ وقت دعا کے آسمان کی طرف اُٹہاتے ہین جواب فرمایا کہ یہ بات سنت شریف
مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام السماء قبلۃ الدعاء والکعبہ قبلۃ الصلوۃ
یعنے آسمان دعا کا قبلہ ہے اور کعبہ نماز کا قبلہ ہے

ختم سورۂ انعام

ایضاً فرمایا کہ واسطے کفایت مہمات کے اکتالیس بار سورۂ انعام پڑہین ساری
مہمات کفایت کو پہونچین گے بعد اسکے فرمایا کہ اجہ مین اکتالیس بار اس سورت کو لکہا ہے
اور اُسکی جلد باندہ لی ہے جب کوئی مہم پیش آتی ہے تو اکتالیس آدمیون کو بلاتا ہون یا
دس آدمیون کو تو وہ چار بار پڑہتے ہین وہ مہم کفایت کو پہونچتی ہے پس حروف مبارک

برین قصر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ ذکر حدیث قلتہ و دعا و فائدہ سورۂ انعام بتو بپسند۔

ایضاً شب پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا سحرے کے وقت کندوری مائدہ مین تہوڑی سی چیز تہی ایک عزیز بازار سے ہر یہ لایا تہوڑا تہوڑا ہمراہ یارون کی اُس سے تناول کرا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت مین مکہ مبارک مین تہا تو ماہ رمضان مین ایک رات سحری کچہ نہی جسے کہ آج کی رات مین نے پانی پی لیا اور روزے کی نیت کر لی فرا دیر کے بعد کسی نے اُس حجرے کا دروازہ ٹہوکا کہ جسمین مین رہتا تہا مین نے دروازہ کہولا تو دیکہا کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ ہین سحری کا کہانا اور چند دینار فتوح کے میرے ہاتہہ مین دئی مین نے قبول کئے اور حق تعالی کا شکر بجالایا

ایضاً روز پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رات کو مین چاہتا تہا کہ دوگانہ استحباب بیٹہکر شروع کرون تو مین نے آواز سنی کہ محب باشی و دوگانہ استحباب چون نشستہ بگزاری یعنے تو محب ہوئے اور دوگانہ استحباب کا بیٹہکر کیون پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا مین نے شروع کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین یہ بہی چاہتا تہا کہ واسطے نفع یارون کے دوگانہ ادا کرون اور دعا کرون مین نے ندا سنی کہ تو دعا یارون کی کرے اور دوگانہ بیٹہکر پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا اور مین نے شروع کیا **ایضاً** بروز مذکور بعد ادائے نماز ظہر کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا یارون کو نزدیک بلایا پس ہم نزدیک گئے فرمایا مین چاہتا
تہا کہ صلوۃ ظہر یہ بیٹہکر شروع کرون مین نے دیکہا کہ ایک صوفی آیا سلام کیا اور کہا
کہ مین نے تجہسے کہاہے کہ تو دس رکعتین پڑہ اور تو پانچ پڑہتا ہے کیونکہ دس رکعتین
بیٹہکر از روے ثواب کے پانچ ہوتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے
صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم یعنے بیٹہکر نماز پڑہنے کا ثواب آدہا ہے
اُس نماز سے جسکو کہڑے ہوکر پڑہین پس مین اُٹھہ کہڑا ہوا مین نے کہڑے ہوکر نماز
شروع کی بعد اسکے فرمایا کہ مین ضعیف ہو گیا ہون اگرچہ مین چاہتا تہا کہ بیٹہکر شروع
کرون حضرت خضر کو مین نے پایا کہ اُنہون نے یہ وعظ کیا وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے
یارون سے ملاقات کرونگا پس تمکو چاہیئے کہ تم ہمیشہ پڑہو اور اس بات مین کوشش
کرو کہ کہڑے ہوکر پڑہو **ایضاً** فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے
اس سے پہلے صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انجیل مین پڑہی تہی جب
مین نے اُنکو دیکہا تو اُنپر ایمان لے آیا اور مین نے چند صفتین اور پائین ایک یہ تہی
کہ سبق حلمہ علی جھلہ یعنے سابق ہوا ہے اونکا حلم اُنکے جہل پر بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
مکہ مبارک مین سُنا ہے للجھل معنیان احدھما السفاھۃ والثانی الاختصام
یعنے جہل کے دو معنی ہین ایک تو نادانی دوسری خصومت اگر جہل علم کی ضد پڑے
تو مراد سفاہت ہوتی ہے اور اگر اُسکی ضد حلم پڑے تو خصومت مراد ہوتی ہے اور
اسجگہہ بہی خصومت مراد ہے کیونکہ ضد اُسکے حلم ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

صلوۃ ظہر کے اسطرح بیٹہکر پڑہے

ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

جہل کے دو معنی

وسلم کم خصومت تھے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ بھی اگر کوئی خصومت کرتا ہے تو کہتے ہین کہ جہل چھوڑ یعنے خصومت چھوڑ تبسم فرمایا پس آن امیر روے منبر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ وہر دو وجہ معنی جہل بنویسید غریب ست کم کسی میداند من آن طرفہا سماع دارم پس نبشتم

ایضا بیان خوف و رجا

ذکر خوف و رجا کا تہا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون مین سے ایک مرید اُنکے پاس آیا اُسنے اُنکو دیکہا کہ ایسے موٹے ہو گئے ہین کہ تمام گہر کو بہر دیا ہے پہر بار دیگر آیا تو دیکہا کہ پانی کی طرح ہو گئے اور پگل گئے ہین یعنے دبلے ہو گئے ہین پس اُس مریدنے خادم سے پوچہا کہ شیخ کا کیا حال ہے خادم نے کہا کہ جسوقت اُنکو رجا یعنے امیدواری ہوتی ہے تو پہلی حالت پر ہو جاتے ہین جیسے کہ تونے دیکہی اور جب خوف کرتے ہین تو دوسری حالت پر ہو جاتے ہین جیسے کہ تونے دیکہی

ایضا شب جمعہ چہٹی ماہ رمضان

کو ہر تراویح مین یعنے چار رکعتون مین دو رکعت نماز پڑہتے تہے ایک عزیزنے پوچہا کہ یہ کیا نماز ہے فرمایا مین بعد نماز عشا کے آٹہہ رکعتین پڑہتا ہون دو رکعتین حفظ ایمان کی شب جمعہ مین بعد اسکے فرمایا کہ نماز تسبیح کی وتر پر مقدم رکہتا ہون اس سبب سے کہ اگر کوئی کاہلی کرے تو نماز تسبیح کو چہوڑ دے اور چلا جائے مکہ مبارک مین بہی نماز تسبیح کو

وتر پر مقدم رکہتے ہین اور خانقاہ شیخ کبیر مین بہی وتر پر مقدم کرتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ ماہ رمضان مین بعد وتر کے دو رکعتیں مروی ہیں اُنکو پڑہین ثواب بہت ہے دونو
رکعتون مین فاتحہ اور اخلاص تین بار پڑہین اور یہ مخدوم کا معمول ہے پہر طرف اس
فقیر کے متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھہ لو کام آئے گا اور اسی
شب مذکور مین اُن یارون کو جو کہ خدمت مین معتکف ہوئی امیدوار کیا کہ اس شب
قدر مین تم بہی میرے ساتہہ ہوگے اور جو اصحاب کہ میرے ساتہہ معتکف ہین اُنکے واسطے
مخصوص دعا کرونگا اور شب قدر کے خرقے پہناؤنگا جیسے کہ ہر سال پہناتا ہون اور
واسطے جملہ مسلمانون کے بہی دعا کرونگا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو کو شب قدر میراث سے
پہونچی ہے مع جملہ احداد کے تا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تا حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والد دعاگو کے چہوٹے تہے اور اُنکے برادران دیگر اُنسے بڑے تہے یہ
نعمت اُنہین کو پہونچی اور اُنسے مجھکو پہونچی دیکہئے مجھسے کس کو پہونچتی ہے بڑے کو یا چہوٹے
کو بعد اسکے فرمایا کہ مین ایک رات ماہ رمضان کی راتون سے سو گیا اور وہ شب قدر
تہی اور مجھے اُسکی خبر نہ تہی مخدوم والد دامت برکاتہ آئے مجھکو جگا دیا اور کہا شب قدر
ہے جب مین بیدار ہو گیا تو شب قدر طالع ہو رہی ہے مین نے سوچا کہ اگر مین وضو
کرونگا تو شاید وہ وقت مخصوص گزر جائیگا مین نے تیمم کر لیا اور دعا مین مشغول ہو گیا
بعد اسکے فرمایا کہ شب قدر کی دو علامتین ہین ایک یہ ہے کہ اُس رات مین اول
رات سے آخر رات تک کتا آواز نہین کرتا ہے دوسرے یہ ہے کہ قطرات باران کے

حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ کو شب قدر پر اطلاع ہونی

علامات شب قدر

ہوتے ہین اور ہوا نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم خنک ہوتی ہے اور علامت یہ ہے کہ اگر کسی کی
وہ آنکھہ ہووے تو ساری موجودات سجدہ کرتی ہے مناسب اسکے حکایت بیان
فرمائی کہ مین بماہ رمضان مسجد مین معتکف تہا مین نے دیکہا کہ مسجد کے دیوارین سجدے
مین ہوگئین اور چہت ویساہی برقرار تہا۔

شب مذکور شب جمعہ

مین بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز جمشید نام نے مخدوم کے مریدون مین
سے ایک حدیث لکھکر غیر کے ہاتہہ بہیجی تہی اُسکو خدمت مین عرض کرتے تہے اور یہہ
لکہا تہا کہ یہ بندہ اربعین ماہ رجب مین معتکف تہا کبہی ایک سیر طعام کبہی آدہ سیر اور
کبہی وانگ سیر کہاتا تہا اور کبہی فاقہ کرتا تہا کچہہ فتح باب نہوا جواب فرمایا کہ جو کوئی اربعین
یعنے چلہ یا کوئی طاعت واسطے فتح باب کے کرتا ہے لا یفلح ولا یفتح لہ الباب قط
یعنی وہ رستگار نہین ہوتا ہے اور نہ کبہی اُسکے واسطے دروازہ کہولا جاتا ہے اسلئے
کہ اُسنے خاص خدا کے واسطے نہ کی پس آدمی کو چاہئے کہ جو کوئی طاعت کرے تو واسطے
تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کی کرے تو وہ خاص واسطے خداے عز وجل کے ہے جبتک
کہ نفس اوصاف ذمیمہ سے پاک نہو جائیگا ہرگز خالص واسطے خدا کے نہو گی۔

روز شنبہ ساتوین ماہ رمضان وقت اشراق

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا چند نفر دانشمند شہر سے آئے اور شرف قدمبوسی
حاصل کیا اور ختم تراویح کا پوچہا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا ایک قوم کے ساتہہ

کیا تو اُس شخص کے گردن سے اور اُس قوم سے سنت ساقط ہو گئی پہر اگر دوسرا ختم شروع کرے اور دوسری قوم اُسکی مقتدی ہو تو ختم تراویح کا اُنکی گردن سے ساقط ہوگا یا نہین اور ختم ثانی واسطے امام کے مستحب ہوگا جواب فرمایا کہ ساقط ہوگا اور وہ سنت ہے وقراءۃ المقتدی قراءۃ المقتدی پس ساقط ہوگا اور اس سب پر روایت وسماعت ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ ومدینہ مبارک مین بہی ایسا ہی کرتے ہین بعض دانشمندون سے جو کہ سالک ہوئے ہین ہمکو سماع ہے کہ اگر کوئی جسکی عمر چالیس برس سے کم ہو سلوک طریقت مین مشغول ہوگا تو فتح باب ہو جائیگا ورنہ نہو گا جواب فرمایا اکثر یہی ہے کہ چالیس برس کے اندر فتح باب ہو جاتا ہے وللاکثر حکم الکل لیکن چالیس برس سے زیادہ مین بہی بعض نادر کو ہو جاتا ہے۔

ایضا سردی مین تیمم کرنا

ہوا سرد تہی فرمایا فتاوی مین ہے یجوز التیمم فی البرد علی قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ وعلیہ الفتوی یعنے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر سردی مین تیمم درست ہے اور فتوی اسی قول پر ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند وفرمودند فرزند من فائدہ ختم تراویح وفاتحہ فتح باب وتیمم سردی جملہ بنویسید غریب است کار خواہد آمد تراو یاران تر اپس نشستم۔

روز مذکور ساتوین ماہ رمضان کی شب

کو خدمت مین حاضر تہا اس فقیر کو سبق پڑہنے مین جہد بہت کیا اور فرمایا فرزند

من سبق پڑھ اسلئے کہ شنبے کا دن ہے نبادا کہ فوت ہوجاے اور یہ حدیث فرمائی جو کہ
صحاح سے ہے فَوْتُ السَّبْتِ فَوْتُ السِّتِّ یعنے فوت شنبے کا فوت ہے چھہ دن کا
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے اس حدیث کے عجب معنی سُنے ہین کہ ہرگز ہندوستان
مین نہ سنی تہی یعنے جو کوئی شنبے کے دن فوت کریگا تو چھہ دن نہوگا پانچ دن ہوگا اور
جمعے کے دن سبق نہین ہے یہ معنی نہین ہین کہ سارے چھہ دن چلے جائینگے معنی
اس حدیث شریف کے یہ ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من اس حدیث کے معنے جو مین نے کہے لکھہ لو غریب ہین اور سبق پڑہو پس
اس فقیر نے سبق شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ بعد تحقیق ایمان و تصحیح توبہ کے مرید کو چاہیے
کہ دائم الوضو رہے اور پانچون وقت کی نماز جماعت کے ساتھہ پڑہے اور حفاظت رکہے
تا کہ کوئی نماز فوت نہوجائے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے حافظوا علی الصلوات
یعنے تم محافظت کرو نمازونپر بلکہ جب نماز پڑہ چکے تو دوسری نماز کا منتظر رہے المنتظر
للصلوۃ فی الصلوۃ یعنی منتظر نماز کا عین نماز مین ہے اور جب نماز پڑہ چکے تو اور نماز
کا انتظار کرے اور جو ورد کہ اپنے اندازے کے موافق خود پر مقرر کر لیا ہے اسمین مشغول
ہو اور وہ قرآن شریف کی تلاوت ہے اور نفل نماز ہے اسلئے کہ کہا ہے کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ حق تعالی تیرے ساتھہ بات کرے تو تو قرآن پڑہ اور اگر چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالی سے
بات کرے تو تو نماز پڑہ اور اخلاص اُسمین نگاہ رکہہ نماز دوسرون کے واسطے مت پڑہ
اور قرآن شریف دوسرون کے واسطے مت پڑہ باطن کی طہارت کو ظاہر کی طہارت

روز شنبہ سبق فوت نکرد

منتظر نماز در نماز

اوصاف ذمیمہ

کے ساتھہ یار کریہ سب جو مین نے کہا کچھہ فائدہ نہین رکھتا ہے جب تک کہ پہلے اوصاف ذمیمہ کو نہ چھوڑے جیسے غل و غش و غضب و حسد و حقد و بغض و کینہ و حرص و رغبت و کبر و منزلت و جاہ و قبول خلق اور انکا تعریف کرنا اور عجب و ریاء و ہوا و جفا و شرک خفی یہ سب ہیں چیزین ہین کہ یہ اوصاف بمنزلہ طہارت کے ہین واسطے نماز کے جیسے کہ نماز بغیر طہارت ظاہر کے درست نہین ہوتی ہے تو سلوک کہ باطن کی نماز ہے بے طہارت باطن کے درست نہوگا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کی تہی

ایضاً ذکر مردون کا نکلا

ثواب کلمہ طیب لاالہ الا اللہ لاکھ بار

فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ مائۃ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفر لہ وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے جو کوئی لا الہ الا اللہ کو ایک لاکھہ بار کہے اور اسکا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت بخشا جائے اگرچہ عقوبت کے لائق ہی کیون نہو ایک عزیز نے پوچھا کہ مجلس واحد شرط ہے فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے فرمایا مین نے مکۂ مبارک مین دیکھا ہے کہ ایک سو تسبیح ہزار ہزار مہری کی صندوق مین رکھی ہین سو آدمیون کو دیتے ہین فی الحال ایک لاکھہ تمام ہوجاتا ہے اور میت کو بخشدیتے ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث ملفوظ مین لکھہ لو غریب ہے پس مین نے لکھہ لی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے برادرم محمد حاجی کی نیت سے کہا اسکو بخشدیا اور فرمایا کہ کوئی اسکے رشتہ دارون مین سے حاضر ہے ایک عزیز نے کہا کہ اسکا بھتیجا حاضر ہے اسکو بلایا اور کہا کہ مین تمکو بشارت دیتا ہون

کہ اُسکو بخشندیا اُسنے قدمبوسی کی اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ مرزان کا حال کس
طرح ہے فرمایا مین ہر روز چاہتا ہون کہ اُسکی نیست سے کہون نہین کہہ سکتا ہون ولیکن
ان شاء اللہ تعالی کہونگا خان زادہ سلطان شاہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ واسطے
سلطان محمد کے بخشش مانگی ایک دانشمند خدمت مین حاضر تہا کہا کہ اپنے والد خان جہان
کے واسطے بہی کہہ فرمایا کہ مین کون ہون کہ دعا کرون لیکن مین واسطے زیارت خان
کے گیا تہا بخشش مانگی اُسکی عاقبت بخیر ہوئی سلطان کی زیارت کے واسطے نہین
گیا ان شاء اللہ تعالی اُسکی بخشش بہی مانگونگا **ایضا** فرمایا کہ اولیاء خدا مین بعض
کو دل کی آنکہہ سے رویت ہے مشائخ جو کہ واصلین سے ہین نماز فرض و نفل مین
اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ عین ذات دیکہتے ہین۔
جواب فرمایا بالقسم واللہ عین ذات دیکہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ جب حاصل ہوتا ہے
کہ یہ شرط حاصل ہو جائے جو کہ مشائخ صوفیہ نے کہی ہے کہ الطہارۃ فصل و الصلوٰۃ
وصل فمن لم ینفصل فی الوضوء عن الکونین لم یتصل فی الصلوٰۃ الی صاحب
الکونین یعنے طہارت جدا ہونا ہے اور نماز ملنا ہے سو جو شخص کہ وضو مین دنیا و
آخرت سے جدا نہوگا تو وہ نماز مین ہرگز طرف مالک دو نو جہان کے نہ پہونچیگا مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ
روحہ شروع حال مین وضو کرتے تہے جب فارغ ہوئے تو الحمد للہ کہا خادم نزدیک
جدباد رشیخ کے گیا کہا کہ آج بعد وضو کے شیخ رکن الحق والدین نے الحمد للہ کہا جو دعا مین

حکایت شیخ رکن الدین قطب عالم علیہ الرحمہ

کہ آئے ہین اُنکو نہین پڑہا وہ نزدیک شیخ کے آئے اور واقعہ حال پوچہا شیخ نے کہا کہ
آج وضو مین دنیا و آخرت دل مین نہین گزرے مین نے جانا کہ آج میرا وصال
ہوگا اس جہت سے مین نے الحمد للہ کہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید غریب ست **ایضا** فرمایا کہ صفت سالک کی (صفت سالک)
ناطق و ساکت و غائب و حاضر و موجود و مفقود ہے حال واحد مین شخص واحد
مین یہ صفت کیونکر درست ہوگی فرمایا کہ ناطق بحق اور ساکت غیر حق سے غائب
خلق سے اور حاضر ساتہہ حق کے اور موجود ساتہہ وجود خالق کے اور مفقود و معدوم
خود سے ؎ غائب ز خود و بدوست باقی ٭ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ٭
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مخدوم والد دامت
برکاتہ مین ایک مسافر سیّاح مہمان ہوا اُچہ مین تین خانقاہین ہین ایک تو والد کی
دوسری شیخ جمال الدین کی تیسری خانقاہ گازرونیون کی پس اُس سیاح نے
والد سے کہا سید جیو مین نے تمہاری اچہ مین ایک شخص جمال الدین نام دیکہا مین نے (صفات شیخ جمال الدین در مکہ)
اتنی سیاحی کی مثل اُسکے نہین دیکہا ظاہر با خلق بشاشت نمودن و باطن با حق
بودن یعنی ظاہر مین تو خلق سے بشاشت کرنا بکشادہ پیشانی پیش آنا اور باطن
مین حق کے ساتہہ ہونا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین مشائخ کبار سے سُنا ہے
کہ شیخ جمال الدین کی زمانے مین مثل اُنکے کوئی دوسرا اُنکے مرتبے کا نہ تہا۔

معنی شیخ

ایضا ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ کس کو کہتے ہین جواب فرمایا الشیخ ھو العالم العلوم
الثلثه علم الشریعة وعلم الطریقه وعلم الحقیقه وان یتعلقه ویعتقده
بعض علماء زمانه والشیخ ھو الذی یحیی ویمیت یعنے شیخ اُس شخص کو کہتے
ہین کہ اُسکے واسطے تین چیزین ہون ایک تو یہ ہے کہ وہ تین علمون کا عالم ہو علم شریعت
وعلم طریقت وعلم حقیقت دوسری چیز یہ ہے کہ بعض علماء اُسکے زمانے کے اُس سے
تعلق کرین اور اُسکے معتقد ہون تیسری چیز یہ ہے کہ وہ زندہ کرے اور مارے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر کے جوار مین بعہد
شیخ عارف صدر الحق والدین قدس اللہ روحہا ایک بیوہ عورت کا لڑکا مر گیا وہ ڈہیا
زار زار روتی تہی شیخ نزدیک اُس جوان کے آئے اُسکا ہاتہ پکڑ کے بٹہا دیا وہ زندہ ہو گیا
اُس جوان نے کہا کہ مین مر گیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے یہ سر ہے اس معنی
کا کہ الشیخ یحیی ویمیت ایک عزیز نے پوچہا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے احیاء و اماتت یعنی جلانا مارنا کیا ہے جواب فرمایا کہ معدود جیسا کہ عبد اللہ انصاری
رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ جس زمانے مین آپنے مکہ مبارک سے ہجرت فرمائی مدینے مین
تشریف لائے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکے ہمراہ تہے جو لوگ
توانگرون مین سے آپکے معتقد تہے اُن سب نے آپکے واسطے مہمان خانہ آراستہ کیا
یہ عبد اللہ انصاری فقیر تہے اُنہون نے اپنے فقیری کے سبب سے کہا کہ ہم بہی کچھ کرین
ایک بکری تہی اُسکو ذبح کر ڈالا اور مہمان خانہ درست کیا اور دروازے کے آگے واسطے

اونٹ کے گہاس رکہا کہ شاید اس درویش کے گہر مین نزول فرمائین آپنے شتر مبارک
کو اُنکے گہر کے دروازے مین اوتارا اور خود اندر تشریف لے گئے عبد اللہ انصاری نے
جان پائی اسلئے کہ اول قدم مبارک مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مجہ درویش کے
گہر مین آیا بکری ذبح کی ہوئی کا کہانا موجود تہا وہی آگے لے آئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ کہانے مین ہاتہہ ڈالین کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کا حکم
لائے کہ تم کہانے مین ہاتہہ مت ڈالو یہانتک کہ عبد اللہ انصاری کے لڑکے تمہارے
ساتہہ نہ کہائین عبد اللہ نے اُنکو طلب کیا بی بی سے پوچہا کہ لڑکے کہان گئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ تم کہانا مت کہاؤ یہانتک کہ وہ حاضر نہ ہوجائین
اون لڑکونکا واقعہ حال یہ تہا کہ جسوقت اُنہون نے اُس بکری کا ذبح ہونا دیکہا
تہا تو بڑے بہائی نے نادانی سے چہوٹے بہائی کو ذبح کر ڈالا جب وہ مرگیا تو اس
بڑے بہائی نے اپنے تئین اوپر سے نیچے گرادیا گردن تن سے جدا ہو گئی یہ بہی مرگیا
جسوقت عبد اللہ کی بی بی نے یہ ماجرا دیکہا تو اُنکو کپڑے سے ڈہانکدیا اسلئے کہ آج
شادی ہے اگر مین رُوونگی تو غم پیدا ہوگا اور اپنے جی مین کہا کہ نعمت غم سے بدل
جائے گی جب عبد اللہ نے طلب کیا تو وہ بی بی اُنکو لڑکونکے نزدیک لے گئین کپڑا
اُنکے اوپر سے دور کردیا جسوقت عبد اللہ نے دیکہا تو کہا کہ مین کیونکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہون شادی کا دن ہے غم پیدا ہوجائیگا نہ کہا یہ عرض کیا کہ وہ کسی
جگہہ کہیلنے کو گئے ہونگے آپنے چاہا کہ کہانے کی طرف ہاتہہ لیجائین پہر حکم آیا کہ تم مت کہاؤ

جب تک کہ وہ حاضر نہ ہو جائین پہر ہاتہہ کہانے سے کہینچ لیا فرمایا کہ عبد اللہ حکم نہین ہے مین
کیونکر کہاؤن وہ جہان کہین ہون اُنکو ڈہونڈ کر لے آ جب عبد اللہ نے ایسا دیکہا تو واقعہ حال
بیان کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک اُن لڑکونکے تشریف لائے اور اپنا
دست مبارک اُنکے حلق کے نیچے لیگئے ہاتہہ پکڑا اٹہادیا دونو زندہ ہوگئے اور آپ کے ساتہہ
کہانا کہایا غم شادی سے بدل ہوگیا یہ ہے احیاء اماتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بعد اسکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود قوت کے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
کی رعایت کو نگاہ رکہتے تہے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے ایک
معجزہ اُنکے معجزون سے یہ تہا ویحیی الموتی باذن اللہ یعنے وہ اللہ تعالی کے حکم سے
مردے کو زندہ کرتے تہے اور اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی رعایت کو بہی نگاہ
رکہتے تہے جبکہ یارون نے پوچہا کہ جن وشیاطین اُنکے زیر فرمان تہے تو آپ نے فرمایا
کہ برادرم سلیمان نے کہا ہے رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے
اے میرے رب تو مجہے ایسا ملک دے کہ میرے بعد کسی کے واسطے لائق نہو ایک عزیز
نے پوچہا کہ یہ تو حسد ہے فرمایا حسد نہین ہے حسد تو وہ ہوتا ہے کہ مثل ہو پس سوے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بتو رسید غریب ست نبشتم

ایضا اللہ سبحانہ بعض اولیاء رضی اللہ عنہم سے بات کرتا ہے

فرمایا کہ حق تعالی بعض اولیا سے بات کرتا ہے خلق صوت ہوجاتا ہے اُسکے ساتہہ بات
کرتا ہے جیسے کہ موسی علیہ السلام سے اور اور پیغمبرون سے باتین کی ہین اللہ تعالی کا

قول پاک ہے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے باتین کین اولیاء کرام سے اس طور پر بات کرتا ہے کہ ھذا اعمل وھذا لا تعمل یعنے یہ کر اور یہ مت کر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور عمر غوری جو کہ حرم شیخ مین آرام کئے ہوئے ہین دونو ایک جگہہ تہے جبکہ تغلق نے مولانا علم الدین کو ملتان مین شیخ کیا اور شیخ رکن الدین کو اس جگہہ بلایا تو عمر غوری ملتان سے اُچہ مین چلے گئے اسلئے کہ اسنے شیخ رکن الدین کی مخالفت کی ہے شیخ اسجگہہ نہین ہین تو مین اسجگہہ ملتان مین کیا کرون **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کوئی شخص صلاحیت مین ہو اور کسی شیخ سے پیوند نکرے تو یہ بات کیسی ہے یہ معنی ہاتہہ آئین یا نہین جواب فرمایا کہ نہین ہاتہہ آئین شیخ چاہیئے کہ خود کو اُسکی کنف حمایت مین ڈالے اور اُسکی صحبت کرے راہ امن وخوف کی دریافت کرے مگر وہ آدمی کہ مجتہد کامل ہو جیسے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کہ کمال نعمت اللہ تعالی کی طرف سے اُنمین تہی **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی شخص کو شیخ کامل قبول کرلے تو مقبول ہوجائیگا اور مردود نہوگا فرمایا کہ مقبول ہوجائیگا لیکن خوف مین رہنا چاہیئے اور یہ بیت پڑہی

بیت از ہیبت آن دو راہ خون شد دل من ؛ بود منزل من ؛

ایضا اسدن یعنے **ساتوین ماہ رمضان** مین بندہ خدمت مین حاضر تہا مولانا تاج الدین محمد مفتی دام فتواہ نے مخدوم سے گزارش کی کہا کہ سید علاء الدین نے فوائد مخدوم سے جمع کیا ہے روے مبارک طرف بندے کے لائے پوچہا کہ فرزند من تونے

شیخ کا ہونا ضروری ہے

کسقدر ملفوظ جمع کیا ہے مین نے عرض کیا کہ ایک جلد ضخیم ہو گی فرمایا کہ بہت ہو گیا ہے
تجھے چاہیئے کہ میرے مریدون اور معتقدون سے اصحاب دول کو پہونچائے تقصیر
نہ کرے تاکہ جن لوگون نے میری صحبت نہین کی ہے انکو یہی کافی ہو جائیگا تو نے بہت
زحمت دیکھی ہے خدا تجھپر رحمت کرے راحت سے بدل ہو گی کیونکہ تو نے دعاگو سے
فوائد وارشاد کو لیا ہے اور سلوک مین امن وخوف کی راہ کو دریافت کر لیا ہے اور
تو سالک ہو گیا ہے اور تو نے صحبت کی ملازمت کی ہے امن کی راہ کو اختیار کیا ہے
خوف کے رستے کو چھوڑا ہے اور ہاتھہ اٹھائے اور بہت سی دعائین کین کہ مین شرمندہ
ہو گیا وَاَنْ تُنَوِّرَ قَلْبَہٗ بنور معرفتك الٰهی اِجْعَلْ وَلَدِیَ المعنویّ سبط
علاء الدین من المفرسین لدیك والواصلین الیك وَاَنْ تَخْتِمَ اَمْرَہٗ
بالایمان وَاَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَہٗ بالخیر وَاَنْ تَجْعَلَہٗ للمتقین اماما وَاَنْ تَجْعَلَہٗ
محبوبا فی قلوب اهل الایمان فی الاهل وَاَنْ تَقْضِیَ حوائجہٗ وان تُحَصِّلَ
مقصودہ بفضلك وکرمك یا مولانا وسیدنا بعد اسکے فرمایا کہ جن لوگون نے
اس دعاگو سے بیعت کی ہے انکو اور خلق کو واجب ہوا کہ نزدیک تیرے آئین اور
فتوح لائین اور تکبر نہ کرین اور فوائد حاصل کرین پس تو انکو ارشاد کرے بعض سے مین کہونگا اور بعض سے
مین نے مجلس ہی مین کہدیا ہے کہ تیرے پاس آئین اور فتوح لائین گویا وہ میرے
پاس آئے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی مزاحم ہوئے تو میری طرف سے خرقہ پہنانا اور
مین نے تجھکو وکیل کیا اس واقعے کی مبارکی کو یاران بزرگ جانتے ہین پس مین نے

قدمبوسی کی اور مین اپنے جی مین سوچا کہ مین کیا اُسکے لائق ہون لیکن بسبب ملفوظ
جمع کرنے کے نعمت پہونچی واللہ مین نے خود نہین طلب کی ہے اُنہون نے خود ساتہہ
اس تربیت کے فرمایا جو کہ مذکور ہوا مین نے اسکا بیان اس جہت سے کیا کہ لوگ
گمان نکرین کہ شاید مین نے طلب کی ہے **ع** چہ کند بندہ کہ گردن نہہد فرمان را
ایضا فرمایا کہ دعا گو جمعے کے دن دوسرے خطبے مین نماز پڑہتا ہے اس جہت سے
کہ نام سلاطین کا کان مین نہ پڑے بعد اسکے فرمایا کہ یہ بات فتاوی کامل مین ہے ادا
خطب الخطیب خطبۃ تامۃ یجوزان یذکر اللہ او یسبح او یصلی صلوٰۃ
حتی لا یستمع ذکر الظلمۃ لانھم یوصفون بخلاف اوصافھم یعنے جس وقت
خطیب دوسرا خطبہ پڑہے تو ذکر اللہ کرنا یا تسبیح کرنا یا نماز پڑہنا درست ہے علت
یہ ہے کہ ظالمون کا ذکر نہ سنا جائے کیونکہ وہ بخلاف اُنکے اوصاف کے صفت کئے
جاتی ہین جو کہ اُنمین نہین ہین بعد اسکے فرمایا یہ بہی فتاوی کامل مین ہے لو قال
رجل لسلاطین زماننا عادل کفر والاصح انہ لا یکفر لانہ عدل فی
عمرہ مرۃ واحدۃ ولو قال علی الاطلاق کفر اتفاقا یعنے اگر کسی آدمی نے ہمارے
زمانے کے بادشاہون کو عادل کہا تو وہ شخص کافر ہوگیا صحیح تر یہ ہے کہ وہ کافر
نہوگا اسلئے کہ اُسنے اپنی عمر مین ایکبار عدل کیا ہو اور اگر اُسنے مطلق کہا ہے کہ وہ
عادل ہے کسی وقت اُسنے ظلم نہین کیا ہے تو باتفاق کافر ہو جائیگا **ایضا** فرمایا
کہ موئے بند ابریشم اور جوڑ یعنے جوڑے مین نماز مکروہ ہے اسکے ساتہہ قبول نہوگی

خطبۂ ثانی مین وقت ذکر سلاطین کے اذکار و نماز درست ہے

ذکر عادل کہنے بادشاہ کا

ولیکن روا ہوگی باین جہت کہ اُسکی گردن سے نماز ساقط ہو جائیگی فرشتے گناہ لکہین گے **ایضاً** فرمایا کہ اگر کوئی مکلف ساری رات بیدار رہے تو اُسنے ترک سنت کیا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول تو یہ ہے کہ انا اصلے وانام یعنے مین نماز پڑہتا ہون اور سوتا ہون۔

اتوار کے دن آٹہوین تاریخ ماہ مبارک رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعا گو اس سے پہلے بسبب ضعف کے بعض نوافل بیٹہکر پڑہتا تہا اسوقت مین کہڑے ہوکر پڑہتا ہون اسلئے کہ فضیلت کے دن ہین بعد اسکے فرمایا کہ تضعیف عمل کی یعنے بڑہنا عمل کا تین چیز مین ہے ایک تو مکان مین جیسے خانۂ کعبہ اور مسجدین دوسرے زمان مین جیسے ماہ رمضان اور مواسم دیگر تیسرے نسب مین جیسے شریف لوگ یعنے سادات اسمین بہی تضعیف عمل کی ہے اور بہت فضیلت ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یضاعف لمن یشاء

ایضاً فضیلت سورۂ ملک

میت غائب کی خبر پہونچے سورۂ ملک پڑہے ہمراہ یارون کے واسطے آسانی سوال قبر کے اور ثواب اُس میت کو بخشا اور یہ حدیث شریف فرمائی من مات غریبا فقد مات شہیدا حدیث صحاح کی ہے یعنے جو شخص کہ مرے غربت یعنے مسافرت مین تو مقرر وہ شہید مرا یعنے شہیدونکا درجہ اُسکو دینگے اسی درمیان مین ایک قلندر پہونچا قدمبوسی کی اور کہا کہ مدت پندرہ سال کی ہے کہ مین عالم بیہوشی مین ہون

یعنے پندرہ برس سے چمڑا پہنتا ہون اسوقت مین توبہ کرتا ہون اور مرید ہوتا ہون
اور چمڑا اوتارتا ہون صوفی ہوتا ہون صوفیون کے کپڑون کا التماس رکھتا ہون
فرمایا مبارک ہے دستپیں اُسکو مرید کیا اور فرمایا کہ چمڑا مت اُتار یہانتک کہ کپڑے پیدا
ہون کیونکہ بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے پہر روئے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فائدہ تضعیف عمل کا اور حدیث غریب کی
لکہو بعد اسکے فرمایا کہ فرزند من سبق پڑہو مین نے قدمبوسی کی اور شروع کیا بات
صفت سالک مین تہی کہ ابتدا سلوک کی بیداری ہے ظاہراً و باطناً جسوقت مرید نیند
سے جاگے تو طہارت پاک بجالائے اور دو رکعت تحیت طہارت کی ادا کرے جب
صبح نکلے تو دو رکعت سنت وقت کی پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل
یا ایہا الکافرون اور دوسری مین بعد فاتحہ کے اخلاص پڑہے اسلئے کہ حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے بعد اسکے ستر بار اس طور پر استغفار کری
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ و اسألہ التوبۃ
اور سو بار تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کہے جیسے کہ دعا گو کہتا ہے اللہم انی اسألک
رحمۃ من عندک تہدی بہا قلبی یہانتک کہ اللہم زدنی نوراً و اعطنی
نوراً و اجعل لی نوراً قوت القلوب مین اس طرح لایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اسکے پڑہنے مین ملازمت فرمائی ہے بعد اسکے فرض نماز صبح کی
ادا کرے اور اسمین کوشش کرے کہ بحضور دل پڑہے اور جب سلام پہیرے تو یہ

کہے اللهم انت السلام تا دا ا الجلال والاکرام بعد اسکے اُن دعاؤن مین
مشغول ہو جو کہ آئی ہین جسقدر کہ مداومت کرسکے اپنا وِرد کرے اور ہر دم استغفار
کرتا رہے اور توبہ از سرِ نو کرے اور واسطے گزری ہوئی عمر کے بخشش مانگے اور
زیادہ بات نہ کرے مگر نیک بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کرے اور صلاح
مسلمانونکی دعا مانگے، یا وہ بات کہے کہ جسمین مسلمان بہائی کا نفع ہو یا کوئی بات علم
کی کہے اور جہانتک ہوسکے جس حال مین کہ ہو قبلے کی طرف مونہہ کرکے بیٹھے اگر
کسی صاحب دل کی زیارت یا کسی پیر کی صحبت یا کسی عالم ربانی کی مجالست کرے
تو یہ اُس سے بہتر و فاضلتر ہے کہ مصلے پر اوراد مین مشغول ہو کیونکہ اوراد ذکر کی یاد دہی
کرتے ہین اور صحبت مذکور کو یاد دلاتی ہے اگر ایسی باتین میسر نہون تو اُسوقت
مسجد جماعت مین مصلے پر بیٹہنا یا خلوت مین اللہ تعالی کے ذکر مین مشغول ہونا بہتر ہے
اور جسوقت سورج نکل آئے تو بعد طلوع آفتاب کے اشراق کی دو رکعت نماز پڑہنے
مین بہت فضیلت ہے اور جسوقت آفتاب بلند ہو جائے تو چاشت کی نماز ادا کرے
چنانچہ یہ نماز سنت ہے یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی یہانتک کہ مین
سبق سے فارغ ہوا۔

نوین تاریخ ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے یارون مین سے دعا سے فتح باب کا
التماس کیا اس سے پہلے بہی بارہا التماس کرتا تہا فرمایا کہ جب تک علائق کا انقطاع

نہ ہو جائیگا تب تک فتح باب نہوگا **ایضا** فرمایا کہ اولیاء خدا تعالی کسی آدمی سے اور
کسی چیز سے نہیں ڈرتے ہین مگر خدائے عزوجل سے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخشونہ ولا
یخشون احدا الا اللہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت مین ہے اگر کہین کہ یحبہم
و یحبونہ علامہ کس کی صفت ہے تو جواب دینگے تفسیر میں ہے کہ یہ عامۂ
مومنین کی صفت ہے **ایضا** فرمایا کہ جاہل ہرگز شیخ نہین ہوتا ہے اور تم کہانی
تاکہ تم یقین کرو بعد اسکے فرمایا کہ شیخ شیوخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدونکو
وصیت فرمائی ہے کہ لاتکونوا من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص الدین وقطاع
الطریق علی المسلمین یعنے تم جاہل صوفیون سے مت ہوا اسلئے کہ وہ دین کے چور اور
مسلمانونکے رہزن ہین **ایضا** فرمایا کہ فتاوی کامل مین ہے یکرہ الصلوۃ اذا
حول الریح الرجل والا لایکرہ یعنے نماز مکروہ ہے جسوقت کہ ہوا آدمی کو ہلاوے ورنہ
مکروہ نہین ہے **ایضا** ایک شخص چھینکا جواب دیا اور فرمایا کہ الحمد للہ علی
کل حال کہین عوارف مین ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ جسوقت کل حال کہے گا تو شر
بھی داخل ہو جائیگا جواب فرمایا کہ مین نے دو وجہین سنی ہین ایک وجہ یہہ ہے کہ
حال شر مین امہلنی وما اہلکنی یعنے حالت شر مین حمد اسپر ہے کہ اُسنے مجھے مہلت
دی اور مجھے ہلاک نہین کیا دوسری وجہ یہہ ہے علی کل حال من النعم والحمد
بمقابلتہ یعنے حمد بمقابلۂ نعمت ہے پس دونو طریق پر الحمد للہ علی کل حال کہنا روا
ہوگا **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کوئی بغیر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا سو گیا تو اُسکا وضو

اولیاء اللہ سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے

وصیت شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ

ٹوٹے گا یا نہین جواب فرمایا کہ اگر مقعد زمین پر چپکی ہوئی ہے تو وضو اُسکا درست ہے
ورنہ ٹوٹ جائیگا صحیح روایت یہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
قول پر وتر ایک رکعت ہی ہے اور قنوت نہین پڑہتے ہین مگر نصف رمضان مین
اور فجر مین تو سب وقت پڑہتے ہین اور ہم اپنے مذہب پر عمل کرتے ہین پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من مسئلہ یہ ہے اور دونو وجہین حمد چہینک کے
اور وضو ٹوٹنے کا مسئلہ سب کو لکھہ لو **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیے کہ عالی ہمت ہو
خدا یتعالی سے سوائے اُسکے اور کو طلب نہ کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ سند مین ایک عورت ولیہ تہی مکاشفہ رکہتی تہی بارہا میری زیارت کو آتی تہی
اور کہتی کہ دعا کرو بہشت و عرش و کرسی وغیرہ کا تماشا دکہاتے ہین مین کہا کرونگی
مجہسے دور کرے مین تو اُسکی شیفتہ ہون سندی زبان مین کہتی تہی جسوقت اوسنے
انتقال کیا تو اُسنے اپنی چادر و مصلا نزدیک دعاگو کے بہیجدی مین نے اُس چادر
کے خرقے بنائے اور یارون کو پہنائے اور مصلا لڑکونکی مان کے پاس ہے یہ بیت
پڑہی **بیت** آن زن کہ بہ از ہزار مرد ست توئی ؛ وآن مرد کہ از زنے خجل ماندہ
منم ؛ بعد اسکے فرمایا کہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے یہ بیت حق مین رابعہ رضی اللہ
تعالیٰ نے کہی تہی جسوقت کہ اُنسے سوال کیا تو جواب دیا منجملہ اُن سوالونکے ایک یہ تہا
قال رابعہ نے بایزید سے پوچہا کہ اگر پہونچے تو تم کیا کرو بایزید نے فرمایا کہ مین کہا لون
اور اگر نہ پہونچے تو صبر کرون پہر بایزید نے رابعہ سے پوچہا کہ تم کیا کرو کہا اگر پہونچے

تو مین نہ کہاؤن اور کہلاؤن ورنہ صبر کرون پس رابعہ نے بایزید سے کہا کہ یہ جو تمنے کہا
بازار کے کُتّے بہی یہ صفت رکہتے ہین اگر پہونچتا ہے تو کہا لیتے ہین ورنہ بیٹہے رہتے
ہین **ایضاً** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مین فرمایا کہ آپ پشت برہنہ

در اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گدہے پر سوار ہوتے اور اگر یارون مین سے کوئی تہک جاتا تو اپنے پیچہے سوار کر لیتے
تہے ایک دن جنگلی آدمی آیا اور آپکے جامۂ مبارک کو کہینچا چنانچہ بدن مبارک چہل گیا
پس آپنے یارون سے فرمایا کہ اسکو بیت المال سے کچہہ دیدو فقیر ہے بعد اسکے فرمایا
کہ بیت المال درست نہین ہے مگر اُس شخص کو کہ جو اُسکے لائق ہے قولہ تعالی
انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها والمؤلفة قلوبهم
وفي الرقاب والغارمين وفي سبيل الله وابن السبيل فريضة من الله
والله عليم حكيم فهؤلاء ثمانية اصناف وقد سقطت المؤلفة قلوبهم
لان الله تعالى اعز الاسلام واغنى عنهم فبقي سبعة واما الفقير فمن

مستحقین بیت المال

له ادنى شئ والمسكين من لا شئ له وقيل على العكس وهو قول الشافعي
رحمه الله عليه والعامل من يدفع اليه الامام بقدر عمله والرقاب
اي المكاتبون يعانون في فك رقابهم والغارم من لزمه دين وليس
عنده شئ وفي سبيل الله هو الغازي منقطع الغزاة وابن السبيل
المسافر وان كان له مال في وطنه وهو في مكان لا شئ لديه فهؤلاء مصرف
لبيت المال وللامام يدفع الى كل واحد منهم يعنے بيت المال کے مستحق

آٹھہ آدمی ہین کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اُنکا ذکر فرمایا ہے مؤلفۃ القلوب کو
نہ دین شروع اسلام مین اُنکو دیتے تہے وہ عرب کے بوڑہے لوگ تہے پہر اللہ تعالے
نے اسلام کو عزت دی اور اُنسے مستغنے کر دیا پس یہان سات آدمی باقی رہے
ایک اُنمین سے **فقیر** ہے فقیر اُس آدمی کو کہتے ہیں کہ اُسکے پاس نصاب سے کم ہو
دوسرا **مسکین** ہے مسکین اُسکو کہتے ہین کہ اُسکے ملک مین کوئی شئے نہو بعض نے
یون کہا کہ فقیر اُسکو کہتے ہین کہ اُسکی ملک مین کوئی شئے نہو اور مسکین وہ ہے کہ
اُسکے پاس نصاب سے کم ہو یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے لیکن قول اول
صحیح تر ہے اور فتوے بہی اوسی پر ہے تیسرا **عامل** جیسے عالم و کاتب اور مثل اسکے
امام اُنکے کام کے موافق اُنکو دے چوتہا **مکاتب** اسکی بیت المال سے مدد
کیجائے تاکہ وہ غلامی سے خلاصی پائے پانچوان **قرضدار** اگر اُسکے پاس کچھہ نہو تو
اُسکے قرض خواہونکو دین تاکہ وہ قرض سے رہائی پائے چھٹا **غازی** راہ خدا
یعنے لشکری ساتوان **مسافر** کہ وطن مین اُسکے پاس مال ہے اور یہان فقیر ہے
تو اُسکو بہی دین یہ سب بیت المال کے مستحق ہین امام ہر ایک کو انمین سے دے
بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف خانقاہ بیت المال سے بناتے ہین اور اوسطرف خواجگان
تجار نے خانقاہین بنائی ہین اور اُنکے واسطے حجرے وقف کئے ہین بعد اسکے فرمایا
فتاوے کامل مین ہے یعطی لھؤلاء من بیت المال بقدر کفایتھم و اھالیھم
وقضاء دیونھم یعنے اُن لوگونکو بقدر اُنکے کفاف اور گھروالونکے اور ادای قرض

کے بیت المال سے دے ہیں نے یہ مسئلہ بادشاہ سے بیان کیا اور کہا کہ عورتونکا مہر
بھی دین ہے پس اُسکو بیت المال سے دین بادشاہ نے کہا کہ خدا کے واسطے آپ
اس روایت کو ظاہر مت کرو ابھی سب سعی کرینگے اور دامن پکڑینگے تبسم فرمایا
بعد اسکے فرمایا کہ اسوقت بیت المال کے مستحقون کی لابدی ضروری بھی گزر
نہین ہوتی ہے بس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
مسائل بیت المال کہ گفتم بنویسید کہ کار خواہد آمد پس نشستم **ایضا** فرمایا کہ موٹے
ابریشم اور جید اور ریشمی کپڑے مین اور اُس کپڑے مین کہ جسمین ایک تار حرام کا
ہو یا لقمہ حرام کا پیٹ مین ہو ان صورتون مین نماز مکروہ ہے قبول نہین ہے نماز
پڑھنے والے کے مونہہ پہ مارتے ہین اسلئے کہ سبب قبولیت کا تقوے کی شرط ہے
وشرائط التقوی عظیمہ قولہ تعالی انما یتقبل اللہ من المتقین یہ حصر ہے
ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقیون
سے **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیے کہ حلال طلب کرے کھانا پینا پہننا کرنا سونگھنا
کہنا سننا پکڑنا جانا سب حلال پر کرے کیونکہ یہ سب فرض ہے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ یعنے طلب حلال
کی فرض ہے بعد فرض کے یعنے اول حلال طلب کرے کہ فرض ہے وکلوا من الطیبات
بعد اسکے فرائض و واجبات وسنن ومستحبات مین اور نوافل مین مشغول ہو اسلئے
کہ کلام اللہ مین اللہ کی طرف سے پیغمبرون کو یہ خطاب ہے کہ یا ایھا الرسل کلوا

فرض طلب حلال

من الطیبات واعملوا صالحا یعنے اے میرے پیغمبر اول حلال طلب کرو بعد اُسکے
عمل صالح کرو تاکہ ثمرہ دے اللہ تعالے فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء
والمنکر والبغی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من لم تنھہ صلوٰۃ
عن الفحشاء والمنکر لم یزد من اللہ الا بعدا یعنے جسکو اُسکی نماز حرام ومکروہ سے
باز نہ رکھے تو وہ زیادہ نکریگا اللہ سے مگر دوری کو پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ وجہ حلال کہ گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا کہ
مذہب روافض مین ایک عجب رسم ہے مہمان اُنکے پاس اُترتا ہے تو عورت اپنے
خاوند پر حرام ہوجاتی ہے اور مہمان پر حلال جب تک کہ وہ مہمان اُنکے گھر مین ہے
جب وہ چلاجاتا ہے تو پھر وہ خاوند پر حلال ہوجاتی ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن مین اُس طرف ایک گھر مین مہمان ہوا مین نے دیکھا کہ اُس
گھر کی عورت میرے نزدیک آئی اور بیٹھی اور کہا کہ حُرِّمتُ علی زوجی وحُلِّلتُ
لک مادمت فی البیت یعنے مین اپنے خاوند پر حرام ہوگئی اور تجھپر حلال جب تک
کہ تو اس گھر مین مہمان ہے مین نے دریافت کرلیا کہ یہ عورت رافضیہ ہے پس مین
اُس جگہہ سے بھاگا اور میرے ہمراہ اور یار بھی تھے ہم ایک مسجد مین آئے اور اعتکاف
کی نیت کرلی تاکہ ہم اُس علت سے خلاصی پائین اور ہمنے کہا کہ اس مقام سے بہتر
کہان جائین بعد اسکے فرمایا کہ وہ لوگ صحابہ کے منکر نہین ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو اور اصحاب پر تفضیل دیتے ہین الحمد للہ کہ ہمارے دیار مین نہین ہین یہ بہت ہی

رسم مذہب روافض

بُری رسم ہے ورنہ یہان بہی جاہل ہین فساد مین پڑجائین عور تو نکے فاسد کرنے کو
ہر ایک مہمان ہو جائے اور تبسم کرکے فرمایا کہ اُس جگہہ سُنّی لوگ اُنکے گرد نہین آتے مین
مگر وہی جو اُنکے ہم مذہب ہین بعد اسکے فرمایا بلا تو یہ ہے کہ مدارس کا درس اور
کتاب واحادیث سے تمسک کرتے ہین اور آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے تاویل
کرتے ہین اور یہ یعنے تاویل آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے ہرگز جائز نہین ہے
ایضا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے
شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ سالک کو چاہیئے کہ بعد فراغ کے نماز چاشت سے
واسطے حاجت مسلمان بہائیون کے مصلے سے اُٹھے جیسے بیمار کی عیادت کرنا
جنازے کے ساتہہ جانا بوڑہے ضعیف کمزور کی مدد کرنا یا امر بمعروف ونہی عن المنکر
کرنا اللہ تعالی نے بدونکو امر فرمایا ہے کہ وتعاونوا علے البر والتقوی ولا تعاونوا
علے الاثم والعدوان پر صلہ رحم ہے یا کسی عالم کی زیارت کو جائے یا مجلس وعظ
مین بیٹھے یا سبق پڑہائے اگر عالم ہو یا تحصیل علم کرے اگر متعلم یعنے طالب علم ہو اگر
ان سب باتون مین سے کچہہ نہو تو اُسوقت تلاوت قرآن شریف کی کرے یا نماز نفل
پڑہے یا ذکر مین مشغول ہو اور نفس کے ساتہہ محاسبہ کرے کہ تونے رات مین کیا کیا
اور آج کیا کیا اگر اچہا کیا ہے تو اللہ تعالی کا شکر کرے ورنہ استغفار کرے اور اگر
یہہ سب بہی نہو تو عیال کا نفقہ حاصل کرے اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا قضیت
الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ یہ آیت شریف پڑہی

اور اگر یہ سب نہو تو قیلولہ کرے ان فی النوم سلامہ کی حقیقت جانے پس قیلولے
مین چلا جاوے جسوقت اس راہ پر چلے تو سارے کتب منزل اور سارے انبیاء
ورسل کی متابعت کی تعداسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت مین چند قول سُنے ہین ایک
قول یہ ہے کہ بیع وشرا یعنے خرید و فروخت کرو کیونکہ جمعے کی نماز سے پہلے ممنوع تہی
وذروا البیع دوسرا قول یہ ہے کہ بعد اداے نماز کے عالم ربانی کی مجلس مین
یا کسی واعظ کی مجلس مین حاضر ہو تیسرا قول یہ ہے کہ واسطے زیارت اولیاء اللہ کے
جاو چوتہا قول یہ ہے کہ صلہ رحم کرو پانچوان یہ ہے کہ بیمار کی عیادت کرو چہٹا قول
یہ ہے کہ ذکر مین مشغول ہو اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا وابتغوا من فضل اللہ
واذکروا اللہ کثیرا ساتوان قول یہ ہے کہ اگر جنازہ ہو تو اُسکے ساتہ جاو آٹہوان
قول یہ ہے کہ اگر درمیان دو آدمیونکے خصومت ہو تو صلح کرادو نوان قول یہہ ہے
کہ اگر کسی کو تارک فرائض و واجبات وسنن کا دیکہے تو امر بمعروف کرے دسوان
قول یہ ہے کہ اگر کسی کو معصیت مین دیکہے تو نہی عن المنکر کرے گیارہوان قول
یہ ہے کہ بوڑہے ضعیف کی مدد کرو بارہوان قول یہ ہے کہ فقیر و مسکین کو صدقہ دو
تیرہوان قول یہ ہے کہ باہم مصافحہ کرو چودہوان قول یہ ہے کہ پڑوسیون کی مدد
کرو پندرہوان یہ ہے کہ نفقہ عیال کا حاصل کرو کیونکہ فرض ہے سولہوان قول
یہ ہے کہ وجہ حلال حاصل کرو سترہوان قول یہ ہے کہ اپنے خاندان کو نصیحت
نیک کرو اٹہارہوان قول یہ ہے کہ اپنی اور مسلمانون کی دعا کرو انیسوان قول

یہ ہے کہ حق مین والدین کے احسان کرو بیسوان قول یہ ہے کہ اگر دعوت مین بلائین تو جاؤ اکیسوان یہ ہے کہ بارگاہ باریتعالی سے آخرت انگو بائیسوان یہ ہے کہ اللہ تعالی سے اُسکی ذات مانگو لعلکم تفلحون یعنے شاید تم رستگار ہوجاؤ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً فرمایا خرقہ دو نوع ہے

خرقہ تصوف و خرقہ تشبہ خرقۂ تصوف خرقۂ صحبت ہے اور اسکو خرقۂ ارادت کہتے ہین وکل من الاصحاب لبسوا خرقۃ الصحبۃ وھی حرقۃ الارادہ والارادہ ھو طلب اللہ تعالی یعنے سارے صحابہ نے خرقہ صحبت کا پہناہی اور وہ خرقۂ ارادت ہے اور ارادت طلب حدا کو کہتے ہین اقل صحبت شیخ کی ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے خبر مین ہے کہ سلف مین کہتے ہین کہ فلان شیخ کے اسّی مرید یا سّو ہین اور اسوقت ہزار ہا پیوند کرتے ہین اور صحبت ایک بہی نہین کرتا ہے اور جانتے تہے کہ مرید طالب حق کو کہتے ہین پس کوئی نادر ہوتا کہ دنیا سے اور دنیا کے کام سے تارک ہوتا لیکن واسطے توبہ کے بہت آتے تہے جیسے کہ دعاگو کے پاس توبہ کرتے ہین یہ سب تائب ہین جو کہ تعلق کرتے ہین لیکن مرید وہ آدمی ہے کہ صحبت کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا جیسا کہ فرزند میرا سید علاء الدین دعاگو کی صحبت مین رہتا ہے اور شیخ زادہ نجم الدین اور مولانا فرید الدین اور دوسرے چند عزیز معدود جب یہ فرمایا تو مین نے شکر حق

ادا کیا الحمد للہ کہ مین نے مدت دس ماہ اور دو چلّے ایک اربعین ہو ہی) دوسرا اربعین ماہ رمضان مین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت حاصل کی دوسرا خرقہ تشبہ تصوفہ ہے اور اسکو خرقۂ تبرک کہتے ہین کہ خرقہ پہنے اور پیوند کرے اور صحبت مذکور نہ کرے پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ارادت وصحبت و بیان دو خرقۂ ارادت و تبرک چنانکہ بیان کردم شنویسید پس نشتم **ایضاً** ایک عورت آئی کچھ کہنے لگی فرمایا کتاب مین ہے صوتُ العورۃ عورۃ یعنے عورت کی آواز بھی عورت ہے نہ سننا چاہیئے منع فرمایا۔

دسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو وقت چاشت کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا ایک عزیز مصلے فتوح لایا فرمایا نشانی کر دو تاکہ مین نماز پڑہون پوچہا کہ سیدہی جانب نشانی کرین یا بائین جانب جواب فرمایا کہ روبرو چاہیئے اس جہت سے کہ جاے سجدہ ہے سبحان ربی الاعلی کہا ہے اور سانس اُسپر پہونچی ہے پانون کے نیچے نہ رکہا جاے ایک عزیز نے پوچہا کہ چادر سر پر ڈالین یا مونڈہے پر جواب فرمایا دونو طریق مسنون ہین لیکن اگر دستار نہو تو سر پر نہ ڈالین کہ اسمین عورتون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے **ایضاً** فرمایا کہ سحور یعنے سحرے مین خلال کرنا سنت موکدہ ہے اور غیر سحرے مین مستحب ہے بعد اسکے فرمایا خلال القصب مکروہ لانہ غیر مسنون یعنے نے کا خلال نہ کرنا چاہیئے کیونکہ مکروہ ہے اسلیئے کہ سنت نہین ہے اسی اثنا مین ایک عزیز

نے پوچھا کہ بعد کہانا کہانے کے اگر کلی نکرین اور نماز پڑہین توکیسا ہے فرمایا کہ نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ لذت کہانے کی مونہہ مین ہے۔

ایضاً ذکر ولایت کا نکلا

فرمایا قوت القلوب مین ہے کل من یحب له ولاسه محصر لسلة الجمعة والعیدین فی مکة المبارکة والمدینة المشرفة یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ وعیدین کو مکۂ مبارک و مدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ولاسه بفتح الواو وھی المحبوبیة اور اسجگہہ بفتح واو ہے محبوبیت مراد ہے وبکسر الواو العطیة وھی تصرف الافعال مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت محبوبہ ہے ہر شب جمعہ کو مکہ و مدینۂ مبارک مین حاضر ہوتی ہے اور بارہا واسطے میرے کچھہ نشانی وہانسے لاتی ہے اور مین اُسکو بانٹ دیتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ واسطے بعض محبوبین خدا کے کہانا اور پانی بہشتی پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مکۂ مبارک مین ایک عزیز جبل ابوقبیس مین حجرہ رکہتا مشغول رہتا تہا ایک دن مین اُسکی زیارت کے واسطے گیا اُسنے بہشت کے قرص مجہے دئے نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے کچہہ مین اُچہ مین بہی لایا اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ جیسا دنیا کا کہانا ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا جواب فرمایا ویسا ہی ہے لیکن لذیذ ہے بقولہ تعالی واتوا به متشابها یعنے طعام بہشت کا مشابہ طعام دنیا کے ہے۔

ایضاً تاثیرات ذکر اللہ کا ذکر نکلا

فرمایا ان فی الجنہ یسقط جمیع العبادات الا ذکر اللہ تعالیٰ یعنے بہشت عنبر سرشت
مین ساری عبادتین ساقط ہوجائینگی مگر ذکر اللہ عزوجل کا اسلئے کہ اہل جنت ذکر کرینگے
اللہ سبحانہ فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنہ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت
ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ
الذی صدقنا وعدہ وھذا ذکر الجنہ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا شمس الدین برادر قتلغخان مرید شیخ علاء الدولہ کے تھے رحمہما اللہ تعالیٰ اور اُنسے
نعمت لی تھی اور خانۂ کعبہ کے مجاور ہوگئے تھے ذکر مین ایسے مستغرق ہونے کہ اگر کسی وقت
سوتے تو اُنکے سینے سے آواز ذکر کی نکلتی جسوقت اُنہون نے وفات پائی دعاگو نے
اُنکو دیکھا تھا پس مین اُنکے جنازے پر حاضر ہوا شیخ مکہ عبد اللہ یافعی اور مشائخ دیگر بھی
حاضر تھے اُنکے جنازے سے ذکر کی آواز آتی تھی چنانچہ سب حاضرین نے سنی اور سب کے
سب ذکر مین مشغول ہوگئے ایک شور اُٹھا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے کہا کہ جس جگہہ تو
اختیار یعنے پسند کرے اُس جگہہ دفن کرین مین نے اُنکو اپنی دادی ام المومنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے پائنتی نزدیک قبر ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اور دوسرے
مسافرون کو گورستان غریبان مین دفن کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ذکر خدا کا ایسا
اثر ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم
وتاثیر آن این جملہ بنویسید پس نبشتم۔

ایضاً ذکر مزاح یعنے خوشطبعی کا نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ مزاح کیسا ہے جواب فرمایا کہ مزاح شرعی روا ہے اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی لامزح ولا اقول الاحقا یعنے مین البتہ مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا ہون مگر حق یعنی مین سچی خوشطبعی کرتا ہون مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ مطائبہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی پیادہ تھے انہون نے کہا یا رسول اللہ ارکبنی انا ماش قال ارکبک علی الفصلان یعنے تم مجھکو سوار کرو مین پیادہ ہون تو آپنے مطائبہ کیا کہ مین تجھکو اونٹنی کی بچے پر سوار کرونگا یعنے اونٹ بے شبہہ اونٹنی کا بچہ ہے ایک دن اور نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھیان تھین آپنے مزاح کیا فرمایا لاتدخل العجائز فی الجنۃ یعنے بڑھیان جنت مین داخل نہونگی بڑھیون نے کہا یا رسول اللہ ہمنے کیا کیا ہے کہ ہم بہشت مین نہ جائین فرمایا کہ بڑھیان سب جوان ہوجائین گی بعد اسکے بہشت مین داخل ہونگی ایک اور دن خدمت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عورت آئی اور کہا کہ مین ہمراہ اپنے شوہر کے ایسا ملاعبہ کرتی ہون اور وہ بھی میرے ساتھ ایسا ملاعبہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ روا ہے اور یہ آیت شریف پڑھی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم یعنے عورتین تمہاری کھیتی ہین تمہاری پس تم آؤ اپنی کھیتی مین جس طرح چاہو بعد اسکے زبان ہندی مین فرمایا کہ چوراسی یعنی ہشتاد و چہار طریق پر عورتون سے صحبت کرنا چاہئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت کی تفسیر مین دیکھا ہے فأتوا حرثکم انی

[illegible] ۱۲

[illegible]

متنغمرا ی قائما وراکعا وقاعدا ومصطجعا ممکنا عریانا ملتحفا ولاحفا استیے
مثل چو راسی طریق ہین یعنے تم صحبت کرو اپنی عورتون سے دراں حال کہ خود کہڑے
ہو اور بطریق رکوع اور بیٹہکر اور لیٹ کر اور تکیہ لگاکر اور کپڑے پہنکر اور ننگے ہو
اور اوپر کہینچکر مثل لحاف کے خواہ خود اوپر ہو کر پس تبسم کرتے جاتے تہے اور یہی
فرمایا کہ شرح مین کہاہے کہ جماع کو شکل شعب پر اختیار کیا ہے اپنے اور شکلین مرد
کو نقصان پہونچاتی ہین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزاح ہین
ایسا تبسم فرماتے تہے حتی بدت نواجذہ یعنے یہانتک کہ در دندان مبارک کہائی
دیتا تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان مزاح ربانی
این آیت کہ گفتم بنویسید غریب است ہر کسی نمے داند

ایضا ذکر نصیحت کرنیکا نکلا

مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
ایک یار کو وعظ و نصیحت کرتے تہے فرماتے تہے کہ یا اخی اذا رأیت رجلا فکلمہ
بمقدار عقلہ وفہمہ فان کان طالب الشریعۃ فقل من الشریعہ وان کان
طالب الطریقۃ فقل من الطریقہ وان کان طالب الحقیقہ فقل من الحقیقہ
فان لم تقل فصرت فی حقہ یعنے اے میرے بہائی جسوقت تو کسی لائق آدمی کو
دیکہے تو بمقدار اسکے عقل و فہم کے اسکے ساتہہ بات کر پس اگر وہ شریعت کا طالب ہے
تو شریعت سے کہہ اور اگر طریقت کا طالب ہے تو طریقت سے کہہ اور اگر حقیقت کا

طالب ہے تو حقیقت سے کہہ پس اگر تو نہ کہیگا تو تونے تقصیر کی اور اگر ہر ایک کے
اندازہ عقول پر نہ کہیگا تو تو ظالم ہوگا اسلئے کہ وہ تو اور چیز کا طالب ہے تو اُسکو اور
چیز بتاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بہی کہا ہے
من منح الجہال علماً فقد اضاعہ ؛ ومن منع المستوجبین فقد ظلما . الخلّ
کالماء یبدی ضمائرہ مع الصفا ویخفیہا مع الکدر ؛ الدہر ہو العطاء یعنی
جو شخص عطا کرے نادانوں کو علم طریقت کا یہاں علم سے مراد علم طریقت ہے تو مقرر
اُسنے اس علم کو ضائع کیا اور جو لوگ کہ لائق طریقت کے ہین اُنسے جسنے باز رکہا تو
مقرر اُسنے ظلم کیا اسلئے کہ حکم باریتعالی کا یہ ہے واذا قلتم فاعدلوا یعنے جب تم بات
کرو تو عدل کرو بعد اسکے فرمایا کہ یہ حکم ہے تکلموا الناس علی قدر عقولہم یعنے تم
بات کرو لوگوں سے اُنکے اندازہ عقول پر مثلاً ایک شخص شریعت کو خوب نہین جانتا ہے
تو اُس سے طریقت کہتا ہے وہ کب جانیگا **ایضاً** ایک عزیز دانشمند وسالک واسطے
زیارت مخدوم کے آیا فرمایا من زار فقیراً یکتب فی دیوانہ بکل خطوۃ سبعین
الف حسنۃ ویقول الملائکۃ یا رب صل بہ کما وصل لولیک یعنے جو شخص
کسی درویش کی زیارت کو آتا ہے تو ہر قدم مین ستر ہزار نیکیان اُسکے نامۂ اعمال
مین لکہے جاتے ہین اور فرشتے کہتے ہین الٰہی تو اُسکو اپنا وصال روزی کر جیسا کہ
اُسنے تیرے ولی سے وصال کیا دنیا مین وصال ایک اسی قول سے ثابت ہے پہر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نصیحت کا جو کہ حضرت

ثواب زیارت بزرگان

عیسے علیہ السلام نے اپنے یارون کو بتایا اور اشعار عربی جو کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کہے مع اس حدیث کے جو مین نے کہے سب کو لکھہ لو خوب ہے تمکو اور تمہارے یارون کو کام آئیگا پس مین نے لکھہ لیا۔

بارہوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ

کو فرمایا کہ امام جسوقت نماز مین سجدۂ تلاوت پڑھے اگر جماعت کثیر ہو تو ایک یہہ روایت ہے کہ رکوع کے ساتھہ کفایت کرے اور ایک روایت یہہ ہے کہ سجدۂ نماز مین کفایت کرے اور واقع مین وہی ہوجائیگا **ایضا** امام نے ختم تراویح مین توقف کیا ایک عزیز نے کہا کہ امام رکوع مین گیا فراغ کے بعد دو رکعت پڑھنے کا اسکو حکم دیا کہ تو اپنی نماز پھیرے بعد اسکے فرمایا کہ اگر امام بند ہوجائے تو دوسرا آدمی اسوقت بتائے کہ امام نے مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ نہ پڑھا ہو اور اگر مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ پڑھ چکا ہے تو نہ بتائے اور مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ما یتناولہ اسم القراءۃ ہے لقولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنے جسکو اسم قرات کا شامل ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس پڑھو تم جو آسان ہو قرآن سے اور نزدیک اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹی تین آیتین ہین مثل سورۂ اخلاص کے یا ایک لنبی آیت مثل آیت الکرسی کے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہہ مسئلہ سجدۂ تلاوت کا اور حصر یعنے رکجانے امام کا جو مین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** فرمایا کہ گیارہوین تاریخ کے شب کو

ہین منتظر رہا کہ شاید شب قدر ہو پانی کے قطرے برستے تھے لیکن بہرنے گنتے کا
بھونکنا سنا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچھا کہ اُسی وقت لطیف مین یا ساری
رات فرمایا کہ اُس رات مین اصلا کتا نہین بھونکتا ہے بعد اسکے پوچھا کہ اس زمانے
مین عورتون مین سے بھی کوئی عورت شب قدر پاتی ہے جواب فرمایا کہ تیری دادی
شب قدر کو پاتی ہے **ایضا** ایک عزیز مشارق کا سبق خدمت مین پڑھتا تہا
حدیث شریف یہ تہی قوله علیه الصلوٰة والسلام من اثنیتم علیه خیرا
وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله
فی الارض قال ثلث مرات یعنے آپنے فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم نیک کہو تو واجب
ہوئی واسطے اُسکے بہشت اور جسکو تم بُرا کہو تو وجب ہوئی واسطے اُسکے دوزخ تم
گواہ ہو اللہ تعالی کے روے زمین مین یہ خطاب ہے پس تمکو چاہیئے کہ درمیان
بہائیونکے نیک زندگی کرو تاکہ وہ پس پشت تملو نیک کہین کیونکہ اُنکے اچہا بُرا کہنے
سے آدمی بہشتی و دوزخی ہوتا ہے ؎ بدنام زیستن بتر از مرگ کافرست ؎
مردن بہ نیک نام این حیات اولیاست ؎ بعد اسکے یہ حدیث شریف فرمائی قوله
علیه السلام من ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه یعنے جس شخص کو اُسکے عمل نے
پیچھے ڈالدیا تو سب اُسکا کچھہ نفع نہ کریگا اور یہ آیت شریفہ پڑہی فاذا نفخ فی الصور
فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینه فاولئك
هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئك الذین خسروا انفسهم فی

بیان اسلام ظاہر سیادت در دین عمل

حالدس تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون یعنے جوقت صور پہونکا جائیگا تو اُسوقت
نسب نفع ندینگے اُسدن تو جسکے اعمال کا وزن بہاری ہوگا تو وہ رستگاروں سے
ہوگا اور جسکا ہلکا ہوگا وہ زیانکاروں سے ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ سیدونکو سیادت نفع
نہ دیگی جب تک کہ عمل صالح نہو اور یہ اشعار عربی پڑہے ۵ بجدٍّ لا
بجدٍّ کلّ مجدٍ + وما جدٌّ بلا جدٍّ بمجدٍ + فکم عبدٍ یقوم مقام حُرٍّ +
وکم حُرٍّ یقوم مقام عبدٍ + ۵ الجدُّ یُدنی کلّ امرٍ شاسعٍ + والجدُّ
یفتح کلّ بابٍ مغلقٍ + واذا سمعتَ بانّ مجدُودًا حوٰی + عُودًا فاثمر فی یدیه
فصدّقٍ + واذا سمعتَ بانّ محرومًا اتی + ماءً لیشربه فغاص فحقّقٍ + جد اول
بکسر جیم ہے کیونکہ معنی اُسکے کوشش کے ہین اور دوسرے جد بفتح جیم ہے اسلئے کہ اُسکے
معنی داداکے ہین پہر جد اول بفتح جیم بمعنی داداکے ہے اور دوسرے جد بکسر جیم
بمعنی کوشش ہے معنی اشعار کے یہ ہین کہ ہر بزرگی بسبب کوشش کے ہے نہ بسبب
داداکے کیونکہ دادا بغیر کوشش کے نفع نہین دیتا ہے کہ وہ بزرگ کردے پس کتنے
غلام کہڑے ہونگے آزاد کی جگہہ مین اور کتنے آزاد کہڑے ہونگے غلام کی جگہہ مین پہر
یہ شعر فرمایا ۵ من ملک النفس فحرٌّ ما ھو + والعبد من یملکه هواه +
یعنے جو شخص کہ مالک نفس کا ہے وہ آزاد ہے اور جو شخص نفس و ہوا کا بندہ ہے
وہ بندے کا بندہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ۵ از حرص و ہوا و
بندہ وارم + پس بر سر آن ہر دو پادشاہم + تو بندہ بندگان مائی + از بندۂ بندگان

چه خواهم ؛ بعد اسکے فرمایا شریف کو چاہیئے کہ جد و اجتہاد و سعی و کوشش کرے
نسب پر کفایت نفرمائے اور دین کے کام مین ناز نہ کرے کہ مین سید ہون چاہیئے
کہ اپنے داداکی متابعت و پیروی کرے آخیر شعرون کے یہ معنی ہین کہ سعی و کوشش
ہر بعید کام کو قریب کر دیتی ہے اور ہر بند دروازے کو کہولدیتی ہے اور جسوقت تو سُنے کہ کسی سعید و نیکبخت و خوشنما
آدمی نے سوکہی لکڑی کو ہاتہہ مین لیا تو وہ اُسکے ہاتہون مین میوہ دار ہوگئی پس تو
اسکو سچ جاننا اور جب تو سُنے کہ کوئی محروم و شقی و بدنصیب و بیچارہ پانی پر آیا تاکہ
اُسکو پیئے پس وہ خشک ہوگیا تو تو اس بات کو سچ سمجہنا بعد اسکے فرمایا کہ دنیا مانند زمین
کے ہے اور حیات مثل پانی کے ہے اور عمل مثل کہیتی کے ہے اور یہ حدیث شریف
پڑہی الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنے دنیا کہیتی ہے آخرت کی بعد اسکے فرمایا کہ ہر
سانس جو تجہسے گزرتی جاتی ہے ملک دوجہان کی قیمت رکہتی ہے اگر تو اُسکو خیر مین
صرف کرے ورنہ دنیا و آخرت دو نو جہان کی خرابی ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی۔

بیت بغفلت میگزاری روزگارے ؛ مگر در گور خواہی کرد گارے ؛ **بیت**
گارے کن و کار بگزار ؛ گفتار کے کار دار دکار ؛ پس روے مبارک برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این حدیث بیان نسب و عمل و آیت کہ گفتم مناسب آن و اشعار
عربی ہر ہفت یا اشعار پارسی دیگر بنویسید بلفوظ غریب ست کار خواہد آمد ترا
و یاران ترا پس نبشتم **بیت** گر ہمہ عمر خود با تو برآرم دمے ؛ حاصل عمر آن دمست
باقی ایام رفت ؛ ہر انکہ غائب از وے یک زمان ست ؛ دران دم کافرست

اما نہانست ؎ اہبا داغانے پیوستہ باشد ؎ در اسلام بروے بستہ باشد ؎ حضوری
بخش اے پروردگارم ؎ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ؎ بعد اسکے فرمایا کہ یہہ
اشعار شیخ امین الدین گازرونی نے کہے ہین **ایضا** فرمایا کہ جس عمل کرنیوالے کی
صحت توبہ نہوگی تو اُسکا عمل مقبول نہوگا اول توبہ صحیح کرنا چاہئے بعد اُسکے عمل کرے
تاکہ اس صفت مین داخل ہو قولہ تعالی التائبون العابدون۔

ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا

فرمایا کہ آپنے کسی صبح کی نماز مین قصار مفصّل کی سورتین پڑہین تو یارون نے
پوچھا یا رسول اللہ آپ تو صبح کی نماز مین طوال مفصل پڑہتے ہین آج کیا ہے کہ
آپنے قصار مفصل پڑہین فرمایا کہ مین نے ایک بچے کا رونا سن لیا اسلئے مین نے جلد
نماز ادا کی تاکہ اُسکو گود مین لون اور رونے سے اُسکو باز رکہون کیونکہ اُسکی ماں
فتنے مین پڑے گی یعنی اُسکا وقت غارت جائیگا آپنے فرمایا ہے من لم یرحم
صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ای من متابعنا یعنے جو شخص کہ مہربانی نہ
کرے بچون پر اور بزرگی نہ رکہے بزرگونکی تو وہ ہمارے پیروی کرنیوالون سے
نہین ہے **ایضا** فرمایا ہر عمل کہ پیر سے دیکہین اُسکو لین کیونکہ کامل غیر مشروع
کام ہرگز نہ کریگا اور یہ عمل جو کہ فعل مین ہو دوسرے کے دل مین اثر کریگا لسان
الحال افصل من لسان المقال یعنے حال کی زبان مقال کی زبان سے بہتر
ہے پس آن امیر روے منبر برین فقیر آورد فرمودند فرزند من این فائدہ عمل

باآیت کہ خواندم وآن حدیث کہ گفتم جملہ بنویسید پس نشستم۔

تیرہوین تاریخ ماہ رمضان روز جمعہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا بادشاہ نے کپڑے بہیجے خانجہان لایا قدمبوسی کی اور
عرض کیا کہ بادشاہ نے خدمت مین کپڑے بہیجے ہین فرمایا قبول ہین بعد اسکے فرمایا
کہ اگر مشروع ہین تو مین پہنونگا ورنہ نہین پہنونگا واسطے لڑکونکی والدہ کے رکہہ
چہوڑونگا خانجہان نے قسم کہائی کہ مشروع کپڑے ہین یارون نے کہا کہ مشروع
کپڑے ہین اور اگر مشروع نہون تو مردون کو درست نہین ہین عورتونکو حلال ہین
لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام ہٰذان محرمان لذکور امتی وحلال لاناثھم
یعنے ریشم اور سونا میری اُمت کے مردونپر حرام کیا گیا ہے اور حلال ہے واسطے
انکی عورتونکے غرضکہ دین کے کام مین اتنا احتیاط رکہتے ہین سارے مسلمانون کو
بہی ایسا ہی چاہیئے پس خان جہان رخصت ہوا عرض کیا کہ مین غلام بجان و
دل مخدوم کے زیر قدم ہون اگرچہ بعد دیر کے قدمبوسی کی جاتی ہے اُسپر یہہ
حدیث شریف پڑہی من احب قوما فھو معھم یعنے جو شخص کسی قوم کو دوست
رکہتا ہے تو وہ اُنکے ساتہہ ہے پس تو معنی مین ہمراہ دعاگو کے ہے پوچہا کہ سلطان
نے کتنے کپڑے بہیجے ہین عرض کیا کہ چونتیس جوڑے حسن خادم ذراسی نبات
یعنی مصری واسطے تبرک کے لایا اپنے دست مبارک سے اُسکے مونہہ مین دی اور
یہ دعا فرمائی الٰھی ارزقہ حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو اُسے ایمان کی حلاوت

روزی کر بعد اسکے فرمایا کہ جب دوسرے کو شیرینی کہانا ... ہو اس طرح دعا کرین
اور اگر خود کہائین تو یون کہین الٰہی ارزقنی حلاوۃ ... یعنے اے اللہ تو
مجہے ایمان کی حلاوت روزی کر اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسی طرح دعا فرمائی ہے غرض یہ ہے کہ جس حال مین ہون خدا کو یاد کرین کہانے
اور سونے مین بہی جیسا کہ اوراد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صحابہ
وتابعین رضی اللہ عنہم سے مروی ہے خان جہان چلا گیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
بادشاہ کا کپڑا پہن لیا اسلئے کہ امتثال بادشاہ کے حکم کا واجب ہے اللہ تعالی فرماتا
ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

امتثال حکم بادشاہ

شب پنجشنبہ چودہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعا گو سے فرمایا ہے کہ غرہ پیر کے دن تہا اتوار
کے دن خلاف گواہی دی اور جملہ اطراف مین یہی ہے اور مین نے یہ بہی سُنا ہے
کہ لشکر منصور مین بہی غرہ پیر کے دن تہا دعا گو چاہتا تہا کہ صدر جہان آتا ہے
اُس سے کہدون اور مین نے نہ کہا اسلئے کہ اُسکا حکم ہو جائے لیکن اوقات شریف
سے تو نہ چاہیئے کہ محروم ہو جائین **ایضاً** فرمایا کہ مین ہر تراویح یعنے چار رکعتون
مین دو رکعت پڑہتا ہون اسلئے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر تراویح
۳۶ رکعت ہین مکہ ومدینہ مبارک مین مین نے دیکہا ہے حنفی وشافعی وحنبلی مذہب
والے بہی اسی طرح کرین تا کہ اتفاق ہو جاے اسی درمیان مین خوان لائے

مسئلہ تراویح

اُسکو صرف کیا فرمایا کہ اُس چیز کے کہانے کے بعد کہ جسکو آگ پہونچی ہو مونہہ دہو ڈالین
کیونکہ سنت ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی جو کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام الوضوء مما مستہ النار أی المضمضۃ بعد اسکے فرمایا کہ اس وضو سے
مراد کلی ہے بنا بر سنت کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کلی فرماتے تہے نہ کہ
وضو کو دُہراتے اور اگر کوئی کلی نہ کریگا تو بسبب خلاف سنت ہونے کے نماز مکروہ
ہوگی لیکن اگر ایسی چیز کہائین کہ جسکو آگ نہین پہونچی ہو تو کلی کی حاجت نہین ہے
مخدوم کا معمول یہی تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
بگیر پیدا این فائدہ تراویح وحدیث مضمضہ بنویسید غریب است۔

شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا مائدہ سحور یعنے سحری کا خوان لائے اُسمین پیاز بہی
فرمایا کہ پیاز نہایت مفید ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی من اکل حفاء الارض
لو بصرہ ماؤہا الحفا ای البصل یعنے جو شخص زمین کی پیاز کہائیگا تو اُسکو اُس
زمین کا پانی ضرر نہ پہونچائیگا ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی کو زمین کے پانی نے
پکڑ لیا ہو اور وہ پیاز کہالے تو پانی کی گرفتگی اُس سے جاتی رہے گی فرمایا جاتی رہیگی
اسلئے کہ حدیث صحاح کی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
این حدیث فائدہ پیاز کہ گفتم در ملفوظ بنویسید **ایضاً** اس فقیر کو ایک مشکل
تہی مین نے خدمت مین عرض کیا کہ محراب داخل مسجد ہے یا خارج جواب فرمایا

کہ داخل مسجد ہے پھر مین نے پوچھا کہ اُسمین قدم رکھنے سے نماز کیون مکروہ ہوتی
ہے فرمایا کہ خلاف سنت ہونے کی جہت سے دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی آنیوالا
آئیگا تو جانیگا کہ واسطے فرض کے کھڑا ہے وہ بھی شروع کریگا لیکن نوافل مکروہ نہین
ہین **ایضاً** فرمایا کہ مصیبت زدہ پر نوحہ و فریاد کرنا درست نہین ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات قریب ہوئی اور وہ آپکے گود مین تھے تو آپ نے
دریافت کرلیا آپ کا دل فیض منزل غمگین ہوا اور چشم مبارک سے آنسو بہتے تھے
اور کچھہ فریاد نہین فرماتے تھے پس چاہیئے کہ اپنے پیغمبر کا اتباع کرین انکا خلاف
نکرین بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مدینۂ مبارک مین تربت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی
زیارت کی ہے بقدر ایک گز کے ہے کچھہ زیادہ مین نے پیمائش کی ہے ایک عزیز
نے پوچھا کہ ابراہیم کونسی حرم سے تھے فرمایا کہ جاریۂ ماریہ نام رضی اللہ عنہا سے تھے
بعد اسکے فرمایا کہ وہ ایسی لونڈی نہ تھین کہ بازار سے خریدتے ہین ایک بادشاہ نے
اپنی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامی کے واسطے بھیجی تھی **ایضاً** فرمایا
کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی دشوار کام آتا تو آپ الحمد للہ
علی کل حال فرماتے **ایضاً** اخلاق نبوی سے فرمایا کہ جب آپ مجلس مین
تشریف لاتے تو تین بار سلام کی تکرار فرماتے اور اگر کوئی چیز قرآن مجید یا حدیث
شریف سے کہتے تو تین بار تکرار کرتے اور باآواز بلند فرماتے تاکہ یارون کے دل مین

بیٹھ جائے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
فوائد کہ گفتم بنویسد۔

شب پنجشنبہ پندرہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز واسطے روح اپنی میت کے کہانا لایا تہا
اُسکو قبول کیا فرمایا کہ جب کسی کی روح کے واسطے کہانا کرین تو چاہیئے کہ دوسرونکو
کہلائین اور خود ہی اُنکے طفیل مین کہالین اُسکی روح کو پہونچیگا **شب مذکور**
مین بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی
وثلاث وربٰع بعض روافض نے اس آیت سے نو عورتین حلال رکہی ہین
اور بعض نے اٹہارہ اُنکے مذہب مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ مثنی دو عورتین ہوئین
اور ثلاث تین اور ربٰع چار تو مجموع نو عورتین ہوئین اور بعض کہتے ہین اٹہارہ
مثنی دو دو اور ثلاث تین تین دس ہوئین اور ربٰع چار چار یہ آٹہہ ہوئین مجموع
اٹہارہ ہوئین بعد اسکے فرمایا کہ یہ باطل ہے صحیح مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے
اس مذہب صحیح مین یہی چار عورتین مراد ہین کیونکہ متعارف ہوچکا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے **ایضا**
فرمایا سنا بالقصر الضوء قولہ تعالی یکاد سنا برقہ ای ضوء برقہ وبالمد
ھو العلو پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من
یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو غریب ہے کام آئیگا۔

ایصال ثواب میت
نکاح چہار زن

سولہوین تاریخ ماہ رمضان پیر کے دن

اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ خدمت مین حاضر تہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا فرمایا خبر مین ہے
کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا مشی علی الارض مشی منسیا تکفیتا ای بتمہلا
یعنے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت زمین پر چلتے تو جلد چلتے نہ بطور کاہلون
کے گویا پہاڑ سے اُترتے ہین بازمین خلاش مین جلد جاتے ہین اگر کوئی چاہتا کہ سلام
کرے تو دوڑتا اُسوقت سلام کرتا اور زمین مین بہت دیکھتے آسمان مین کم نظر فرماتے
راہ چلنے مین دائین بائین نہ دیکھتے تہے سر جہکا کر چلتے اور اگر کسی جگہہ دیکھتے تو تمام
بدن مبارک کو پہیرتے کنارۂ چشم سے نہین دیکھتے تہے اور اگر کسی جگہہ سوار ہونے
تو صحابہ کو اپنے آگے روانہ کرتے آپ کے عقب مین فرشتے چلتے اسواسطے کہ جلد پہرین

دستار

ایضا ایک عزیز سرسند فتوح لایا قبول کیا فرمایا کہ طرۂ دستار یعنے پگڑی کے شملہ
چہوڑنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین طریق مروی ہین کتب مین
ہے طرۃ العمامہ یکون قدر شبر اوالی وسط الظہر اوالی موضع الجلوس ہذا
الطریق مسنون لاغیر واختار اہل الصوفیہ مقدار شبر لان فیہ فضیلتین
احدہما مسنون والثانی بیاد رسل الملائکۃ مقدار شبر یعنے شملہ عمامے کا بقدر
ایک بالشت کے ہو یا وسط پشت تک یا بیٹہنے کی جگہہ تک یہ تینون طریق سنت ہین
نہ انکا غیر اور مختار مشائخ صوفیہ کا ایک بالشت ہے اسلئے کہ اسمین دو فضیلتین ہین
ایک تو سنت دوسرے یہ ہے کہ فرشتے طرۂ دستار کو ایک بالشت چہوڑتے ہین آگے

بائین جانب من پس روے مبارک رین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من ابن اخلاق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گفتم وطرۂ دستار جملہ بنویسد **ایضا** فرمایا فرزند
وصیت سالک
من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب ایسین تہی کہ جب وقت نماز ظہر کا آئے تو
سالک نیند سے جاگے وضو کرے اور بعد اُسکے شکر طہارت چار رکعتین صلوۃ
زوال کی پڑہے بعد اُسکے سنت ظہر کی ادا کرے بعد اسکے فریضۂ ظہر بجماعت پڑہے
جب نماز ظہر کے ورد سے فارغ ہوجاے تو تلاوت کرے یا ذکر کرے عصر کی نماز
تک اور اگر دل فارغ نہین رکہتا ہے تو فراغتِ دل مین کوشش کرے اسلئے کہ
حضرت داود علیہ السلام کے حق مین خطاب ہے یا داؤد فرغ قلبك یعنے اے
داؤد تو اپنے دل کو فارغ کر تاکہ وہ ذکر کے واسطے مہیا ہوجاے اسلئے کہ ذکر اعمال
قلوب کا جامع ہے فرائض کو مسجد مین پڑہے اور نوافل کو گہر مین کیونکہ دین کی سلامتی
فرائض مسجد میں اور نوافل گھر میں پڑھے
اور دل کی جمعیت یہی ہے اور جو چیز سلامتی وجمعیت سے نزدیکتر ہے اُسکی نگاہداشت
زیادہ تر اولی ہے مگر یہ کہ مرشد ہو تو اُسکے واسطے عمل کا ظاہر کرنا واجب ہے تاکہ دوسرے
دیکہین اور اُس سے عمل اخذ کرین جب عصر کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعتین سنت
عصر کی پڑہے اور فرض کو بجماعت ادا کرے اور جب فارغ ہو تو ذکر وفکر مین مشغول
ہوجاے کہ یہ دل کا کام ہے اور وہ اعضا کا کام ہے اور جسوقت آفتاب زرد پڑ جاے
تو تلاوت ادعیہ وتسبیح مین جو کہ بعد عصر کے آئی ہین مشغول ہو یہانتک کہ سورج ڈوب
جائے اور اسوقت کا زندہ رکہنا فضیلت مین مثل زندہ رکہنے ورد اول کے ہے

ہے صبح کے جاگنے سے طلوع آفتاب تک اسلئے کہ اول النهار الدین وآخره العصی
اور دوست تر یہ بات ہے کہ استغفار مین رہے کہ سورج ڈوب جاے اور ساتھہ نفس کے
محاسبہ کرے کہ دن جسے گزر گیا تو کیا ہاتھہ مین لایا کیونکہ خبر مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام لا بورک فی یوم لا ازداد فیہ خیر یعنے برکت نہین ہے اُس دن مین کہ
جسمین خیر زیادہ نہو بہہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

ایضا معنی رمضان

فرمایا کہ اسم صفات خداوند تعالی کا ہے فعلان کی وزن پر بمعنی فاعل ہے رمض
سے اے احرق یعنے بندون کے گناہونکا جلانیوالا اور ماہ رمضان کو شہر رمضان
کہتے ہین تاکہ فرق ہوجاے درمیان اسم صفات کے دوسرے یہ کہ کلام مجید کا اتباع
ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن فرمایا رمضان الذی نہین کہا معنی
رمضان کے محرق ہین یعنے جلانیوالا اسلئے کہ اسمین گناہ گارون کے گناہ بسبب روزے
کے مٹتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آورد وند فرمودند فرزند من این معنی رمضان
کہ گفتم بنویسید غریب ست۔

ایضا ذکر وصال حق کا نکلا

فرمایا کہ وصال خدا تعالی کا ہرگز نہ پائین جب تک مجاہدہ نہ کرین اسلئے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین جاھدوا لاجلنا
لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ کہ ہمارے واسطے مجاہدہ کرتے ہین تو پہر اپنے ہم انکو

اپنے وصال کی راہین بتاتے ہین بعد اسکے فرمایا المجاہدۃ ھو ترک الماکولات والمشروبات ۲۵
والملبوسات والمنکوحات ای فلھا یعنے مجاہدہ ترک کرنا ہے بہت سے کہانے پینے
پہننے عورتین کرنیکا بعد اسکے فرمایا کہ اگر ایسا واصل وفات پائے تو لذت وصال کی اُسکو
ہی ہو بعد اسکے فرمایا کہ بعض ایسے واصلونکو گور مین تنہا نہیں چہوڑتے ہین عرش کے
نیچے لیجاتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این معنی مجاھدہ
ووصال کہ گفتم جملہ بنویسید غریب ست۔

سترہوین ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ختم تراویح کا ذکر نکلا فرمایا کہ اُس طرف ہر رات نماز
تراویح من قرآن شریف کا ایک سپارہ اور کچھ پڑہتے ہین ستائیسوین رات کو ختم کر دیتے
ہین مخدوم کا معمول یہی تہا بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین
رات تراویح پڑہی ہے اسی سبب سے مین تین رات متابعًا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نیت کرتا ہون اور باقی راتون مین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ادا کی ہے
اسلئے مین متابعا للخلفاء الراشدین نیت کرتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اس طریق کی نیت
خاصہ میرا ہے کسی کتاب مین یہ طریق نہین ہے تمنے پایا ہے حاضرین مجلس نے عرض کیا کہ
ہمنے کسی کتاب مین نہین پایا ہے فرمایا کہ مقصود تراویح سے ختم ہے اگر کوئی ایک رات
مین ختم کرلے پہر اور راتون مین تراویح نہ پڑہے تو گنہگار نہو گا کیونکہ مطلوب ختم ہے
بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک بعض کے ختم تراویح کا واجب ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے

اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا کر لیا تو اُسکے گردن سے
سنت ساقط ہو گئی اگر وہ دوسرا ختم تراویح مین شروع کرے تو مستحب ہو گا اور ایک
دوسری جماعت اُسکا اقتدا کرے تو اُنکے ختم تراویح کا سنت مین محسوب ہو گا یا نہین
جواب فرمایا کہ محسوب ہو گا اسلئے کہ سنت و مستحب قریب الحکم ہین اور نفس تراویح اسمین
حاصل ہے اور اسطرف محدث و مشائخ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جس جماعت نے
تراویح کا ختم نہین کیا ہے وہ اُس امام کے ساتھ پڑہین کہ جسنے دوبارہ ختم تراویح کا
شروع کیا ہے اور یہ کام شیخ جمال الدین اُچھی رحمۃ اللہ علیہ بھی کرتے تھے اور دوسرون
کو فرماتے پس روے مبارک برین فقیر آوروند فرمودند فرزند من این فائدہ بیت
تراویح کہ گفتم بنویسد غریب ست کم کسے میداند **ایضا** فرمایا کہ یہ دعا جو کہ اوراد
مین ہے کس طرح مستقیم یعنے درست و راست ہو سکتی ہے کہ کما اتیت ابراھیم رُشدہٗ
فاٰتِنا رُشدنا و کما اتیت موسیٰ سؤالہ فاعطنا سؤلنا و کما غفرت لمحمد ذنبہ
فاغفر لنا ذنوبنا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ختم انبیاء اور سب سے افضل ہین
اُنکا گناہ کے ساتھہ کیونکر ذکر کرین فرمایا کہ دعا گونے اُس طرف محدثون مشائخون سے
پوچھا کہ شیخ شہاب الدینؒ کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گناہ کے ساتھہ ذکر
کرتے ہین مین نے یہ جواب پایا کہ یہ دعا مروی ہے وہ کیا کرین لیکن تم اس بات کا بھید
سُنو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سبب سے گناہ کے ساتھہ یاد کیا ہے تاکہ اُنکی
امت کے گناہگارون کے دل آرام پکڑین اگرچہ اس ذنب سے ذنب شرعی مراد

ہین ہے ذنب حال مراد ہے حسنات الابرار[۱] سیئات المقربین یعنے نیکونکی نیکیان
مقربون کی بدیان ہین اور وہ نیکی ابرار کے عمل با طمع اجر ہے اور مقرب لوگونکا عمل
بغیر طمع اجر کے ہوتا ہے اُسکی طاعت واسطے اُسکی ذات کے کرتے ہین اور اگر اونکی
خاطر وضمیر مین اجر کی طمع گزرتی ہے تو یہ اُنکے حال کا گناہ ہے اُس سے استغفار کرنا چاہیے
جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان صلوتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین یعنے بیشک میری نماز اور میرا حج اور میری زندگی اور میری
موت اور میری ساری طاعتیں واسطے ذات خداوند کے ہین جو کہ پروردگار ہے
جہان والونکا نہ واسطے طمع اجر کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند
من اس فائدہ کہ گفتم بنویسید بنوشتم ۔

[۱] یہ کلام ابو سعید خراز [illegible]

ستر ہوین ماہ رمضان

کو بہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سید صدر الدین راجا برادر مخدوم منصور
کے لشکر سے آئے قدمبوسی کی بغلگیر ہوئے پوچہا تو جواب دیا کہ سلطان نے بہت
مرحمت کی کہ تقریر مین نہین آتی ہے ایک گانون میرے نام پر کر دیا اور دو ہزار
تنکہ پیشکش کیا اور خلعت پہنایا پہر رخصت کیا اور خط بہیجا اور کہا کہ میری طرف
سے پابوسی بندگی مخدوم کو پہونچاؤ اور معذرت کرو کہ مین لقاے مبارک کا سخت
مشتاق ہون مہم پیش آئی ہے ان شاء اللہ تعالی فتح ہو گی بعد فتح کے خدمت مین
حاضر ہونا ہو گا روز مذکور مین یہی فرمایا کہ طالب حق کا کام بسبب جد واجتہاد

سکے وہاںتک پہونچتا ہے کہ اُسپر مکاشفہ ہوتا ہے اگر اُس سے قطع نظر کی تو مقصود کو
پہونچ گیا ورنہ اُسی مین رہجاتا ہے مقصود کو نہین پہونچتا ہے اور وہ یعنے مقصود
ذات حق ہے مثلاً اگر ملتان سے دہلی کا قصد کیا اور منزل گزرتی ہے آگے ہوتا جاتا
ہے یہانتک کہ اسی اثنا مین اِدہر اُدہر ہی مین رہگیا تو وہ مقصود کو نہ پہونچا پس طالب حق
کو چاہیئے کہ انوار مکاشفہ کے جو اُسپر منکشف ہوتے ہین اُنسے ترک نظر کرے اُنکو دفع فرمائے
آگے جائے اُنپر فریفتہ ہو جاے کیونکہ کام تو آگے ہے یہانتک کہ نور تجلی اُسپر متجلی
ہو جاے خداے عزوجل کو دل کی آنکہہ سے دیکہے اُسکی ذات پاک کو اکثر نماز مین
دیکہے اور یہ وہ نور ہے یہ آیت شریف پڑہی فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا
وخر موسی صعقا ولی کا دل پہاڑ سے کمتر نہیں ہے فرمایا کہ مین نے ایک درویش
سے یہ بیت یاد رکہی ہے بیت طاقت دیدن رخ تو کراست ؛ من سکین شدہ
حیرانم ؛ اور یہ وہ مقام ہے کہ خود سے فانی اور دوست کے ساتہہ باقی ہو جائیں
خود کی کچہہ یاد نہ لائین اُسی کی یاد مین رہین اور ہمیشہ خطاب کرین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن امام ذوالنون رضی اللہ عنہ خانۂ کعبہ مین
آئے ایک مرد سیاہ رنگ یعنے حبشی کو دیکہا کہ اپنی خبر نہین رکہتا ہے میرے آنے کی
اُسکو کب خبر ہوگی اُسنے میرے طرف کچہہ نہ دیکہا ویسا ہی مستغرق تہا اور آہستہ کچہہ
کہتا تہا مین نے اپنا کان نزدیک اُسکے رکہا تو مین نے سُنا کہ وہ کہتا ہے انت انت
یعنے تو ہی تو ہے بعد ایک زمانے کے ہوش مین آیا مجہکو دیکہا تو مین نے سلام کیا

اُس سے پوچھا کہ تو یہ خطاب کس سے کرتا تہا اُسنے جواب دیا کہ وہ سِرّ ہے کہ محبوب جانتے
ہین ہر کسی سے نہ کہنا چاہئے کہ فضیحت ہو جائین تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر کوئی
عاشق مجاز معشوقہ کا ذکر کرے تو بالضرور فضیحت ہو جائے ؎ یک شربت
وصل تو بہ از طاعت صد سال ؛ کز طاعت پندار نشد حاصل دیدار ؛ پوشیدہ
نوشیدہ ضیاء وصلش ؛ اظہار نمی باید کرد این ہمہ اسرار ؛ یہ قول مولانا ضیاء الدین
رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ تو نہین دیکہتا ہے کہ خانقاہ شیخ کبیر قدس اللہ
سرہ مین شروع کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہین جب خود سے فانی ہو جاتے ہین
تو اللہ اللہ کہتے ہین اسلئے کہ جملہ خواطر کی نفی کر چکے تو اثبات مین ہو گئے بعد اسکے
فرمایا کہ وہ درویش کہان رہے ہین اس زمانے کے ولی اُن درویشونکے اتباع
کو نگاہ رکہتے ہین شاید بعض ویسے بہی ہون خالی نہین ہین پس روے مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد انوار و تجلی اسرار کہ گفتم بنویسد تو سالکی
کار خواہد آمد ترا۔

شب چہار شنبہ اٹہارہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا تہجد کے وقت مائدۂ سحور لائے مخدوم کہانے سے
پہلے ہاتہہ نہین دہوتے ہین اُسی طرح کہاتے ہین علی الدوام اور بعد کہانے کے
ہاتہہ دہوتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ کہانے کے اول و آخر ہاتہہ دہونا سنت ہے
جواب فرمایا کہ اول مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے بعد اسکے فرمایا کہ درویش اول

ہاتھہ بہیرو دہوتے ہین اس جہت سے کہ منہ بفقر ـ یعنے محتاجی کو لیجاتا ہے جو کہ اُنکو صدق افتقا ہے اسلئے اول ہاتھہ دہونا برکت پاتا ہے حسن الدینے الفقر و تبع اللمم بعد اسکے ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی کا ہاتھہ بہرا ہوا نہ فرمایا تو دہو ڈالے ورنہ حاجت نہین ہے

اٹہارہوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ذکر عطریات کا نکلا فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عطریات کو بہت دوست رکہتے تہے اور بدن مین اور کپڑے پر ملتے تہے اور خود بہی ایسی خوشبو تہی کہ آپکا پسینا بہی اسی طرح کا تہا یعنے اگر مدینہ مبارک مین بوئے خوش آتی تو لوگ کہتے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین گزر فرما رہے ہین اور جس جگہہ آپ مستراح کرتے یعنے قضاے حاجت فرماتے تو خوشبو آتی اگر آپ راہ مین گزر فرماتے اور آپ کو لوگ نہ دیکہتے تو جان لیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر فرما رہے ہین اور یہہ بہی خبر مین ہے کہ آپ آخر شب کو بدن اور کپڑے مین عطر ملتے تہے باین نیت کہ صبح کو درمیان یاروں کے جاونگا تو انکو خوشبو پہنچاونگا اسی لئے جمعے کے دن غسل کرنا کپڑے دہونا خوشبو ملنا سنت ہے اسلئے کہ پسینے کے سبب سے بدن مین بدبو آنے لگتی ہے تاکہ ارد گرد کے لوگونکو مضرت نہ پہونچے بعد اسکے فرمایا کہ جب باین حد برادر مومن کا ضرر روا نہیں رکہتے ہین تو ہاتھہ اور زبان سے کب رنج پہونچائین گے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام المسلم من سلم المسلمون من یدہ و لسانہ یعنے مسلمان وہی ہے کہ اُسکے ہاتہہ اور زبان سے مسلمان

سلامت رہیں بعد اسکے فرمایا کہ **اولیاے کامل کے عذرہ مین خوشبو آتی ہے** اور اگر کامل نہیں ہے تو بدبو بھی نہین آتی ہے دعاگو نے اسکا امتحان کیا ہے مناسب اسکے **حکایت** فرمائی کہ اجیہ مین ایک عورت حاملہ ہے لڑکون کی مان کے پاس عوارف پڑہنے کو آتی تہی اُس سے عطر کی خوشبو آتی ایک دن لڑکون کی مان نے اُس سے پوچھا کہ تو دن مین عطر ملتی ہے اُسنے کہا برسین ہوئین کہ میرے خاوند نے انتقال کیا ہے مین کسکے واسطے عطر ملون معلوم ہوا کہ وہ ولیہ ہے اور یہی عورت جمعے کی راتون کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے وہان ایک عورت ہے اُس سے پایا گیا ہے بارہا واسطے دعاگو کے قرص مکہ اور نبات مصری لاتی ہے سید شمس الدین مسعود نے کہا کہ بارہا مین نے بھی اُس سے کہا یا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ عطر کہ گفتم بوی سید غریب ست۔

ایضا شب قدر پانے کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ شب قدر طاق شب مین ہوتی ہے یا جفت شب مین جواب فرمایا کہ دعاگو نے ہرسال طاق شب مین پائی ہے اور اسی طرح مروی ہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ عورت ولیہ بھی پاتی ہے اور صبح کو خود آتی ہے یا آدمی بھیجتی ہے کہ مین نے شب قدر پائی آج کی رات ہی صحیح ہے یا نہین اُسی رات مین دعاگو نے بھی پائی تو مین جواب دیتا کہ آج کی رات شب قدر تہی بعد اسکے فرمایا کہ سال گزشتہ کو مین نے شب قدر شب بست وسوم کو پائی ہے اور جس شخص نے کہ سال گزشتہ مین مہر۔۔۔ ٤ ۂ شب قدر

پائی تہی وہ اس بار معتکف نہین ہے دہلی مین رہتا ہے بندے نے پوچہا وہ کون ہے
آہستہ فرمایا کہ سید شرف الدین بعد اسکے فرمایا محمد ظفاری بہی دو سال ہوئے کہ معزول
ہوگیا ہے میرے پاس بہی نہین آتا ہے **ایضا** ایک زائر نے عرض کیا کہ مین نے
حج کی نیت کی ہے آپ کسی بادشاہ کو لکہدین تاکہ وجہ توشہ یعنے کچہہ زاد راہ دیدے
مسئلہ حج
منشیون سے فرمایا کہ لکہدو بعد اسکے فرمایا فقہ کی کتاب مین ہے من اراد الحج وداخل
من الملوك زاداو یاکل فی طریق الحج لا یقبل منہ حج ولا عمرة یعنے جو شخص چاہے
کہ حج کو جاوے اور توشہ وجہ ملوک سے کرے اور اسکو حج کی راہ مین کہائے تو اللہ تعالے
اسکے حج و عمرے کو قبول نہ فرمائے بعد اسکے فرمایا کہ بعض لوگ یہ مسئلہ نہین جانتے ہین
حج کا توشہ وجہ ملوک سے کرتے ہین اور اصل اعمال مین وجہ خالص چاہیئے تاکہ قبولیت
ہو اور فقراء پر تو حج ہے فرض نہین ہے جسوقت فرض ہوجائے تو اسوقت چلا جاوے
قولہ تعالی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے واسطے
اللہ کے ہے لوگون پر حج خانہ کعبہ کا جو شخص کہ طاقت رکہے طرف اسکے راہ کی حج اسوقت
فرض ہوتا ہے کہ راہ کا زاد و راحلہ ہو اور عیال کو اتنا خرچ دیجائے کہ جاوے اور پہر
آجائے اور راہ مین امن ہو پس روے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من
مسئلہ حج کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسے میداند **ایضا** روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی کہ جسوقت سالک
فرض مغرب کے پڑہ چکے تو کسی سے بات نہ کرے یہانتک کہ چہہ رکعت نماز ادا کرے کیونکہ
تعداد رکعت بعد مغرب صلوٰۃ اوابین

سنت ہے فقہ مین ذکر کیا ہے ویندب الست بعد المغرب لقوله علیه الصلوة
والسلام من صلی المغرب ثم صلی بعدها ست رکعات قبل ان یتکلم
بسوء کتب له عبادة ثنتی عشرة سنة یعنے بعد مغرب کے چھہ رکعتین
مندوب ہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
شخص مغرب کی نماز پڑہے پہر بعد اسکے چھہ رکعت نماز پڑہے قبل اسکے
کہ کوئی بری بات بولے تو لکہی جائے گی واسطے اسکے عبادت بارہ برس کی
بعد اسکے بیس رکعت صلوة[۵۲] الاوابین کی پڑہے ہمیشہ درمیان مغرب وعشا
کے اسلئے کہ حق مین اوابین ادا کرنیوالونکے یہ آیت شریف نازل ہوئی
ہے تتجافی جنوبهم عن المضاجع یعنے الگ ہوتی ہین کروٹین اونکی
بچھونون سے یہ انہین کے حق مین ہے کہ درمیان مغرب وعشا کے وقت
کو زندہ رکھتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تہی۔

شب پنجشنبہ اونیسوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا مسعود درویش گوشت نہین کہاتا تہا فرمایا
حدیث شریف مین ہے قال علیه الصلوة والسلام سید[۵۳] ادام اهل الدنیا
والجنة اللحم یعنے آپنے فرمایا کہ دنیا وجنت والون کے سالن کا سردار گوشت ہے

ایک عزیز نے پوچھا کہ بہشت مین گوشت کہا ئین گے جواب فرمایا قولہ تعالی ولحم طیر
مما یشتہون یعنے بہترین گوشتون کا یہی پرندون کا گوشت ہے۔

ایضا توحید و شرک کا ذکر نکلا

فرمایا کہ سلوک کی اصطلاح مین التوحید افراد الحق عن غیرہ والشرک اشراک الغیر
معہ یعنے توحید جدا کرنا حق کا ہے اُسکے غیر سے اور شرک شریک کرنا ہے غیر کا ساتہہ
اُسکے پس روے مبارک بسوے این فقیر آوردند فرمودند فرزند مستعد بت فائدہ گوشت
ومعنی توحید و شرک کہ تقریر کردم عزیز ست بنویسد۔

ایضا شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ کہانے کا دانہ کہ وقت کہانے کے
گر پڑتا ہے اسکے کہانے کا کیا فائدہ ہے جواب فرمایا کہ قضاے مہور حور ہے بعد اسکے
فرمایا کہ حرمت اس دانۂ طعام کی واسطے رضاے خدا کے ہے پس خدا کی رضا
بجالائی جاے اور یہ مثل اُس بات کی ہے کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کو کسی کے نکاح
مین دیوے تو اُس لونڈی کا مہر واسطے مولی کے ہوگا سو وہ حورین اللہ تعالے
کی لونڈیان ہین اور وہ اُنکا ولی ہے یہ اُنکا اجر اُسکو دیوے بعد اسکے فرمایا کہ مہر اجر
آیا ہے جیسا کہ نکاح شعیب علیہ السلام کے صاحبزادی کا موسیٰ علیہ السلام سے ہوا
یہ قصہ قرآن شریف مین ہے قولہ تعالی انی ارید ان انکحک احدی ابنتی
ہاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج فان اتممت عشرا فمن عندک وما ارید

ان اشق علیک ستجدنی ان شاء اللہ من الصالحین قال ذلک
بینی وبینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی واللہ علی ما نقول
وکیل یعنے حضرت شعیب نے حضرت موسی سے کہا کہ مقرر مین چاہتا ہون
کہ تیرے نکاح مین دون ایک کو میرے ان دو بیٹون سے اس شرط پر کہ تو میری
خدمت کرے ساتھہ چرانے بکریونکے آٹھہ برس پہر اگر تو دس برس پورے کردے
تو تیرے طرف سے ہے اور مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تجہپر مشقت رکہون انجام
کو تو مجھے پائیگا اے موسے اگر اللہ نے چاہا صالحون نیک مردون سے حضرت
موسیٰ نے کہا کہ یہ شرط درمیان میرے اور درمیان تیرے ہے جونسی مدت
مین پوری کردون تو کوئی زیادتی مجھپر نہین ہے اور اللہ وکیل ہے اُسپر جو ہم
کہتے ہین پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من فائدہ مہور بنویسید

انیسوین ماہ رمضان روز پنجشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا حضور مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لباس مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ آپ پیراہن یعنے کرتا پہنتے اور اُسکو دوست
رکہتے تہے لیکن بے گرہ بند کے یعنے جیب نہ ہوتی تہی آپ کا قول ہے کہ احبّ
الاثواب الیّ القمیص والحبرۃ یعنے دوست ترین کپڑونکا طرف میرے پیراہن
اور بارانی ہے اور اگر آپ بارانی پہنتے تو بارہا بند کہلے ہوتے بعد اسکے فرمایا کہ

پیراہن باجیب پہننا بدعت ہے ہندوستان مین پہنتے ہین اور اُسطرف پیراہن
باجیب کوئی نہین پہنتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ آستین مبارک آپکی ایک روایت مین
ہے کہ بند دست تک ہوتی اور ایک روایت مین تا سر انگشتان اس سے زیادہ نہین
ہوتی تہی اور آپ جامہاے کوتاہ پہنتے تہے یعنے اونچے کپڑے پہنتے اسلیئے کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے وثیابک فطہر ای فقصر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ ایک دن آستین امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی اُنگلیونسے زیادہ تہی تو اُتنی کاٹ
ڈالی اور دور کردی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
لباس مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تقریر کردم بنویسید پس نوشتم **ایضا** روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ جب عشا کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعت سنت پڑہے پہر فریضہ عشا
ادا کرے بجماعت بعد اسکے دو رکعت سنت اوراد شیخ کبیر مین دوسرا طریق مروی ہے
لیکن دعاگو نے اُس طرف ایک اور طریق سُنا ہے اور مین اُسی طرح پڑہتا ہون حدیث
شریف مین ہے من صلی بعد رکعتی سنۃ العشاء اربع رکعات سنۃ ونقرا[۲]
فی الرکعۃ الاولی اٰیۃ الکرسی ثلاث مرات وفی الثانیۃ سورۃ الاخلاص ثلاث
مرات وفی الثالثۃ الفلق ثلاث مرات وفی الرابعۃ الناس ثلاث مرات
قضیت لہ حوائجہ وقالت الصحابۃ واطمأ هذہ الصلوۃ قضیت حوائجنا
کاہا یعنے جو شخص پڑہے بعد دو رکعت سنت عشا کے چار رکعتین سنت کی اور پڑہے

[۲] [illegible]

پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی تین بار اور دوسری رکعت مین سورۂ اخلاص تین بار
اور تیسری مین سورۂ فلق تین بار اور چوتھی مین سورۂ ناس تین بار۔ اسکی حاجتین
پوری کیجاتین اسکو صلوٰۃ الحاجۃ بھی کہتے ہین جیسے کہ صحابہ نے کہا کہ ہمنے اس نماز
کی مواظبت و مداومت کی تو ہماری ساری حاجتین روا ہو گئین بعد اسکے فرمایا کہ
نیت متابعاً للنبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے کیونکہ آپنے اس نماز کو پڑہا ہے اور یہ
پیر اسمول ہے بعد عشا کے جو سوتین آئی ہین اُنکو پڑہے سورہ یٰس و حٰم الدخان
والم تنزیل و تبارک اور اگر نماز مین پڑہے تو بہتر ہے بعد اسکے فرمایا کہ پائچہ ازار مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹخنے سے اوپر رہتا تہا ٹخنے سے نیچے نہ تہا قوم لوط لعنہم اللہ تعالےٰ
کی افعال مین سے ایک فعل یہی تہا کہ پائچہ ازار کا ٹخنے سے نیچے پہنتے تہے بد قوم تہی
ٹخنے سے نیچے پہننا اس طور پر کہ ٹخنا چہپ جائے مکروہ و بدعت ہے اسلئے کہ آپکا قول
ہے من صلی وکان ازارہ تحت الکعبین لا ینظر اللہ الیہ یعنے جو شخص نماز پڑہے
اور اُسکی ازار ٹخنوں سے نیچی ہو تو اللہ تعالیٰ طرف اُسکے نظر نہ فرمائیگا اسی درمیان مین
ایک زائر آیا اور سر زمین پر رکہدیا آواز بلند فرمایا کہ ایسا کرنا روا نہین ہے ہاتہہ پکڑنا
چاہیئے مصافحہ کرنا چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ سر جہکانا بہی مکروہ ہے فقہ مین مذکور ہے
یکرہ الانحناء للسلطان وغیرہ یعنے مکروہ ہے سر نیچا کرنا واسطے بادشاہ کے
اور غیر بادشاہ کے اسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ مولانا بہاء الدین
قاضی اوچہ دعاگو کے اوستاد تہے میں اُنکے پاس پڑہتا تہا اور تواضع کرتا تہا ایک دن

مجہسے کہا کہ تو سر کو بلند کرکے سلام کر نیچا کرکے سلام مت کر کیونکہ مکروہ ہے پس روے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم نویسید پس ہشتم **تاریخ**
مذکور مین بعد اداے نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا **بات مکاشفہ**
و مشاہدے مین تہی فرمایا کہ اول سالک کو زمین کا مشاہدہ ہوتا ہے جو کچہہ
روے زمین پر ہے سب کو دیکہتا ہے بعد اسکے جو کچہہ زمین کے بیٹ مین ہے وہ
منکشف ہوتا ہے جیسے کشف قبور اور احوال مردون کا اور جو کچہہ کہ زمین کے نیچے
ہے جیسے سونا چاندی خزانے وغیرہ بعد اسکے جنون پریون کا مشاہدہ ہوتا ہے
اُنکو دیکہتا ہے بعد اسکے آسمان کا مشاہدہ ہوتا ہے جیسے فرشتے اور بہشت و عرش
و کرسی و لوح و قلم اور جو اسکے سوا ہے بعد اسکے ارواح کا مکاشفہ ہوتا ہے بعد اسکے
روحانیون کا مکاشفہ ہوتا ہے یعنے مردان غیب کا جیسے ابدال و اوتاد و نقبا
و نجبا و قطب اُنکو دیکہتا ہے اور انکے غیر کو بہی بعد اسکے اولیا کا مشاہدہ ہوتا ہے
بعد اسکے انبیا علیہم السلام کا مشاہدہ ہوتا ہے اور صحابہ رضہ و تابعین کا بعد اسکے اپنے
پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مشاہدہ ہوتا ہے بعد اسکے
مشاہدہ حق کا متجلی ہوتا ہے یہ مقام وصال کا ہے واصلون سے ہو جاتا ہے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
قدس اللہ سرہ منبر پر خلق کو تذکیر و وعظ فرما رہے تہے اسی اثنا مین منبر سے اوترائے
اور نیچے کے زینے پر بیٹہہ گئے اور خلق کی طرف پشت کی اور منبر کی طرف مونہہ کیا

... تمام سر جھکایا اور بیٹھہ گئے وعظ سے رُک گئے اہل مجلس نے کہا شاید شیخ دیوانے
ہو گئے انکا ایک راز دار تہا اُسنے پوچہا کیا تہا کہ آپ اثناء تذکیر مین منبر سے اُتر آئے
اور آخری زینے پر بیٹہہ گئے اور خلق کی طرف پیٹہہ کر دی فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو مین نے دیکہا کہ منبر پر بیٹہے میری کیا مجال کہ مین حضرت رسالت پناہ کے
برابر بیٹہون اور اُنکی طرف پشت کرون یہ ہے مشاہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا اسکے بعد مشاہدہ حق کا طالع ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ مکاشفہ کہ گفتم بنویسید پس نشستم۔

بیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت تہجد

کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے پہلوے راست مین مائل بٹہایا فرمایا فرزند
من مربع بیٹہہ یعنے چار زانو جیسا کہ مین بیٹہا ہون خود بہی مربع بیٹہے جیسا کہ مین ذکر
کرونگا تو بہی ... کر تین بار کلمہ کہا اول وآخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
درود بہیجا لائے نفی مین مد کیا اور دائین طرف سے سیدہی طرف لیگئے وہانتک کہ دم
تمام ہو گیا پہر اثبات بائین طرف کیا فرمایا فرزند من مین نے یہ تلقین ذکر تجہکو کی تو بہی
اسی ہیئت پر کہہ مین نے ویسا ہی پہلوے مبارک مین بیٹہے ہوئے کہا پہر فرمایا کہ مین
اس تلقین ذکر کی تا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسناد رکہتا ہون جسکو مین
تلقین کرون تو اُسکے اسناد صحیح ہو گی بعد اسکے دعا کی اللهم ربنا احترامو ربنا
بهذه الكلمة الطيبة اول وآخر درود شریف پڑہا پہر روے مبارک طرف اس

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس تلقین ذکر کو لکھ مع اسناد اسامی مشائخ کے ہشت
دعاگو کو تلقین ذکر کی اجازت پہونچی ہے قال شیخ الاسلام امین الله فی الانام
قطب المحققین امین الملة والدین محمد قدس الله روحه رد ثنا عن علی
ابن ابی طالب رضی الله عنه و کرم الله وجهه انه قال یا رسول الله دلنی علی
اقرب الطریق الی الله تعالی وافضلها عند الله واسهلها علی عباد الله فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی بما وصلت الی النبوة فقال علی بما ذلک
یا رسول الله قال بمداومة الذکر فی الخلوات قال یا رسول الله اهکذا فضیلة
الذکر وکل الناس ذاکرون قال علیه السلام یا علی لا تقوم الساعة وعلی
وجه الارض من یقول الله الله ثم قال علی وکیف اذکر یا رسول الله قال اسمع
منی حتی اقولها ثلثا وانت تسمع ثم قلها ثلثا وانا اسمع ثم قال رسول الله لا اله الا الله
فسمع علی من رسول الله ثم قال کما سمع منه ثلثا فاجازه ان یلقن غیره فلقن
الحسن البصری مجیزا له فسمع الامام الحسن البصری من علی فقال مثل ما سمع
منه ثم سمع الامام الحبیب العجمی من الامام الحسن فقال مثل ما سمع منه ثم
سمع الامام داود الطائی من الامام الحبیب فقال مثل ما سمع منه ثم سمع
معروف الکرخی من الامام الطائی فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام السری السقطی
من الامام المعروف فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام الجنید من الامام السری
فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام احمد ممشاد الدینوری من الامام الجنید

فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[٩] الشيخ ابو حفص عمر بن محمد بن عمر السهروردي
من الامام احمد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[١٠] الشيخ ضياء الدين ابو نجيب
عبد القاهر بن الامام عبد الله السهروردي من الامام ابي الحفص فقال
مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[١١] الشيخ قطب الدين ابو رشيد احمد بن محمد
الحنفي الابهري من الامام ابي النجيب فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[١٢]
الشيخ ركن الدين ابو الغنائم بن مفضل بن ابي القاسم الحسن السجاسي من الامام الابهري
فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[١٣] الشيخ اصيل الدين ابو الحسن بن محمد الشيرازي
من الامام ابي الغنائم فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[١٤] الشيخ اوحد الدين
عبد الله بن مسعود البلياني من الامام الاصيل فقال مثل ما سمع منه
ثم سمع الامام[١٥] شيخ شيوخ الاسلام امين الملة والدين محمد بن عمر من الامام
اوحد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع امام[١٦] المسلمين قدوة المحققين امام الدين
محمد بن اخيه الامام امين الدين قدس الله ارواحهم ورحمة الله عليهم
اجمعين ثم سمع الامام[١٧] الهمام قطب الانام شيخي واستاذي السيد احمد الشريف
الشيخ الكامل والمكمل والواصل والموصل الى الله الغني ابو عبد الله جلال الدين
حسين بن احمد بن محمد البخاري الحسيني ضاعف الله جلاله قدره ومد الله
ظلال عمره امين ثم سمع هذا الفقير المؤلف الحزين اسير الذنوب الغريق
في امواج بحر الغيوب المحتاج الى الصمد المغني ابو عبد الله علاء الدين

علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی تاب الله علیه واعانه
بالطاعة من شیخه واستاده سلالة الانبیاء وبقیة الاولیاء المذکور المشهور
فقال مثل ما سمع منه وکان ذلک فی لیلة الجمعة بوقت التهجد العشرین من
شهر رمضان سنة احدی وثمانین وسبعمائة یعنے شیخ امین گازرونی رحمۃ الله
علیہ نے کہا کہ ہمنے امیر المومنین علی کرم الله وجہہ سے روایت کی اُنہون نے فرمایا
کہ مین نے رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یارسول الله آپ مجھے وہ راہ بتائین
کہ جو نزدیک تر ہو طرف پہونچنے خدا کے اور فاضل تر ہو نزدیک الله کے اور آسان تر
ہو الله تعالے کے بندون پر پس آپنے فرمایا اے علی مین تجھکو وہ راہ بتاؤن کہ جس سے
مین درجۂ نبوت کو پہونچا ہون پس حضرت علی نے کہا وہ کیا ہے یارسول الله فرمایا
مداومت ذکر کی خلوتون مین حضرت علی نے کہا فضیلت ذکر کی ایسی ہے ذکر تو
سب لوگ کہتے ہین آپنے فرمایا اے علی تو خاموش رہ قیامت قائم نہوگی اور روے
زمین پر کوئی ذاکر ہو کہ الله الله کہے حضرت علی نے کہا یارسول الله مین کیونکر ذکر کہون
آپنے فرمایا تو سُن مجھسے یہانتک کہ مین تین بار کہون اور تو سُن جب مین فارغ ہو جاؤن
تو تو تین بار کہہ اور مین سنون پس آپنے تین بار لا اله الا الله کہا ساتھ مدّ کے حضرت
علی نے آپ سے سُنا اور آپ کے روبرو تین بار کہا جیسا کہ سُنا پھر آپنے اجازت دی
کہ دوسرے کو تلقین کرین حضرت علی نے امام حسن بصری کو تلقین کی پس اُنہون
نے اُنسے سُنا پس کہا جیسا کہ اُنسے سُنا پھر امام حبیب عجمی نے امام حسن بصری سے سُنا

پس کہا جیسا کہ اُنسے سُنا پہر اؔمام داود طائی نے امام حبیب عجمی سے سُنا پہر اؔمام معروف کرخی نے امام داود سے سُنا پہر سری سقطی نے امام معروف سے سنا پہر اؔمام جنید نے امام سری سقطی سے سنا پہر اؔمام ممشاد دینوری نے امام جنید سے سُنا پہر امام ابو حفص عمرو نے امام احمد ممشاد سے سُنا پہر اؔمام ضیاء الدین ابو النجیب نے امام ابو حفص سے سُنا پہر اؔمام قطب الدین ابو رشید نے امام ابو نجیب سے سُنا پہر ابو الغنائم نے امام قطب الدین سے سُنا پہر اؔمام اصیل الدین نے امام ابو الغنائم سے سُنا پہر امام اوحد الدین نے امام اصیل الدین سے سُنا پہر امام امین الدین گازرونی نے اپنے چچا امام اوحد سے سُنا پہر اؔمام امام الدین نے اپنے بہائی امام امین الدین سے سُنا پہر اؔمام ہمام قطب امام مشہور شیخ جلال الحق والدین دامت برکاتہ اس فقیر کے شیخ واوستاذ نے امام امام الدین سے سنا پہر اس فقیر حقیر نے اپنے شیخ واستاذ مذکور سے سُنا شب جمعہ وقت تہجد بیسوین ماہ مبارک رمضان ۸۰۱ھ ہجری کو جملہ مشائخ سترہ ہین اس فقیر نے سترہ واسطون سے تلقین ذکر کو سُنا الحمد للہ علی ذلک **ایضا**

ایک عزیز نے پوچہا کہ جسوقت یہ دعا پڑہین اللھم یا دائم الفضل علی البریۃ تو آمین کہین جواب فرمایا کہ آمین کہین اسلیئے کہ امر کے معنے مین ہے ای ادم علینا فضلک یعنے اے اللہ تو اپنا فضل ہمپر دائم رکھہ **ایضا** فرمایا کہ مسبعات عشر مین جسوقت اس دعا مین پہونچین اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالدا تو جس شخص کے بہائی بہن اعیانی ہون وہ اسی طرح کہے کیونکہ مصدر تفاعل کا واسطے اشتراک کے ہے

اور جس شخص کے بہائی بہن اعیانی اور علاتی دونون ہون تو وہ ولس ولدا
پڑہے تا کہ علاتی خارج نہو جاوین اور دعاگو کے اعیانی بہائی بہی ہین اور علاتی بہی
اسلئے مین ولس ولدا پڑہتا ہون تا کہ وہ محروم نہ رہجائین پہر اس فقیر سے اور یاران
اعلی سے فرمایا کہ اس طرین کو لو یہ غریب ہے اسکو کم کوئی جانتا ہے **ایضا** فرمایا
من قرأ هذا الدعاء بعد صلوة الفجر حفظ من الفتن اللهم انت الخالق وانا
المخلوق فمن یدعو المخلوق الا الخالق وهو الله الواحد الباقی فسبحانه توحد
بالملک والعظمة والکبریاء والجبروت والسلطان والعز والشرف والحول
والقوة یا ودود یا غفور یا معین یا مستعان یا احد یا صمد یا فرد یا وتر
یا حی یا قیوم یا بدیع السموٰت والارض یا ذا الجلال والاکرام یا لا اله الا انت
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد الف الف صلوة وحی علی محمد وعلی آل
محمد الف الف تحیة وسلم علی محمد وعلی آل محمد السلام بعدد انفاس
الایام وقطرات الغمام یعنے جو کوئی اس دعا کو بعد نماز فجر کے پڑہے تو وہ بسبب برکت
اس دعا کے زمانے کے فتنون سے محفوظ رہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو
اور ہمیشہ بعد نماز فجر کے پڑہا کرو دعاگو ہمیشہ پڑہتا ہے اور مین نے سب یارون سے
کہدیا ہے اور مولانا سراج الدین امام سے بہی کہدیا ہے کہ باواز بلند پڑہین **ایضا**
فائدہ بیان فرمایا کہ جب مسبعات مین اس دعا کو پہونچین اللهم یا رب افعل لی
وبهم عاجلا وآجلا فی الدین والدنیا والآخرة ما انت له اهل ولا تفعل

سایا مولنا ما نحن له اهل تو اس فارسی کو بھی مکرر پڑھین اسی سکے ہم معنی ہے
شیخ عارف صدر الحق والدین قدس سرہ کی کہی ہوئی ہے ع یارب تو بفعل
بد من کار مکن ؛ با من تو ہمان کن کہ بدان معروفی ؛ ان الله هو اهل التقوی
واهل المغفرة یعنے ہین تو بدکردار ہون اور تو اہل مغفرت ہے پس تو اپنی مغفرت
مجھے ارزانی فرما پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لوگین نے
سب یارون سے کہدیا ہے انہون نے اسکو لیا ہے یعنے یاد کرلیا ہے اور کبھی کبھی
مخدوم دامت برکاتہ اس منظوم کو بعد دعاے مذکور کے تین با تکرار کرتے ہین اور
اول وآخر درود شریف پڑہتے ہین اور گاہ گاہ روتے ہین نالہ وزاری کرتے ہین

له اے اللہ [illegible]

ایضا فرمایا خبر مین ہے ان یوما جاء اعرابی الی رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم فقال یا رسول الله نحن سکان البادیه وبعد ما المصر لا
نقدر ان نصلی الجمعة ونحن محرومون من فضیلة الجمعة فقال علیه السلام
یا اعرابی صل یوم الجمعة بعد الاشراق عشرة رکعة علی هذا الترتیب
صل رکعتین تقرأ فی الاولی بعد الفاتحة الفلق وفی الثانیة الناس فاذا فرغت
اقرأ آية الکرسی سبع مرات وفی روایة عشر مرات فبعد ثمان رکعات اخری
بسلامین فی کل رکعة بعد الفاتحه اذا جاء نصر الله وقل هو الله احد خمسا
وعشرین مرة وبعد الفراغ سبعین مرة سبحان رب العرش الکریم ولا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم وسبعین مرة استغفر الله وسبعین مرة

دو رکعت در روز جمعہ بعد اشراق

الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام فکانما صلی فی کل مسجد من الافاق وکو من حجۃ
مقبولۃ نسب فی دیوانہ فکانما عمل علی اربع کتب منزلۃ التوراۃ والزبور
والانجیل والفرقان پس آن اعرابی ... بمنبر رب فقیر آوردند فرمودند فرزندمن بگیرید
دعاگو ہر جمعہ بدوام میگزاردیتی ایک دن ایک بدوی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ ہم جنگل کے رہنے والے ہین اور شہر ہمسے
دور ہے ہم قدرت نہین رکھتے ہین کہ جمعے کی نماز پڑہین اور ہم جمعے کی فضیلت سے
محروم ہین پس آپنے فرمایا اے اعرابی تو جمعے کے دن بعد اشراق کے دس رکعتین پڑہ
اس ترتیب پر دو رکعتین پڑہ پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ فلق پڑہے اور
دوسری مین سورۂ ناس پہر جسوقت تو فارغ ہوجاے تو سات بار آیۃ الکرسی پڑہ اور
ایک روایت مین دس بار پہر بعد اسکے آٹہہ رکعتین اور پڑہ دو سلام سے ہر رکعت
مین بعد فاتحہ کے اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد پچیس بار اور بعد فراغ کے ستر بار
سبحان رب العرش الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ستر بار استغفر اللہ اور
ستر بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پس گویا اسنے اقالیم کے ہر مسجد مین نماز پڑہی اور
کتنے مقبول حج اسکے نامۂ اعمال مین ثبت ہوگئے پس گویا وہ عمل کرتا ہے چارون
کتابون منزل پر توراۃ و زبور و انجیل و فرقان **ایضا** فرمایا خبر مین ہے من
صلی الجمعۃ ثم قعد وقرأ الفاتحۃ سبعا وقل ھو اللہ احد سبعا والمعوذتین
سبعا سبعا وقرأ بعد ذلک ھذا الدعاء اللھم یا غنی یا حمید یا صمد یا معید

یا رحیم یا ودود اکفنی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک و
بفضلک عمن سواک فقال من داوم علی هذا اغناہ اللہ تعالی عن خلقہ ویرزقہ
من حیث لا یحتسب پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بعد
فراغ دوگانہ جمعہ مدام برین عمل کنید دعاگو مدام میخواند چنانکہ مے بیند اثر تمام ست

ایضا فرمایا کہ دعاگو نے چند حدیثین واقعہ یعنے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بے واسطہ سنی ہین اُسکا قصہ یہ ہے کہ مولانا شمس الدین مجاور مکہ
واسطے غرض اپنے شیخ کے غلہ خریدتے اور رکہتے تہے لوگ اونکو محتکر کہتے اور احتکار نزدیک
فقہا کے ممنوع ہے اور محتکر ملعون ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین
دیکہا کہ آپنے فرمایا لا المحتکر ملعون لو اضر یعنے ایسا نہین ہے جو کہ خلق کہتی ہے محتکر
ملعون ہے اگر ضرر پہونچاوے وہ بہ نیت غرض پیر اپنے کے غلہ جمع کرتا ہے لکل امرئ
ما نوی یعنے ہر مرد کے لئے وہ ہے جو اُسنے نیت کی دوسرا خواب یہ ہے کہ مین مکہ مبارک
مین تہا مین نے واقعہ مین دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ایک جماعت
خلق اُچہ کی آپ سے ساتہہ تیغ و تیر و سپر کے محاربہ کرتی ہے پس آپنے روے مبارک
دعاگو کی طرف کیا اور فرمایا ولدی انظر کیف یفعلون یعنے اے فرزند دیکہہ تو کہ یہ
خلق اُچہ کی کس طرح میرے ساتہہ محاربہ کرتی ہے اور یہ وہ بات تہی کہ اُچہ کے کچہہ لوگ
بدعتین ظاہر کرتے تہے پس دعاگو نے مکے سے یہ حدیث خواب کی مع قصے کے بہیجدی
اور اُس بدعت سے مین نے اُنکو منع کر دیا اُنہون نے اُن بدعتون کو چہوڑ دیا الحمد للہ

احادیث مرویہ عن سید المرسلین صلعم در خواب

تیسرا خواب یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین دیکہا کہ آپ
طرف دعاگو کے متوجہ ہوئے اور فرمایا عظ وعظ طلعت الشمس من مغربہا یعنے اے
فرزند تو وعظ کر مقرر قریب ہے کہ سورج مغرب سے نکلے حرف قد یہان واسطے تقریب
کے ہے یہ بہی فرمایا کہ جسوقت دعاگو مدینۂ منورہ مین جسوقت ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
ہہا تو مین روضۂ مقدسۂ نبوی مین جاتا پائینی کی طرف سلام کرنا اور اسی جگہہ مشغول
ہوجاتا تہا زیارت کرنیوالے دعاگو کے آگے سے بتکلف گزر کرتے تہے مین نے روضے
سے آواز سنی ولدی لاتعرہان ولدی دوّاری یعنے اے فرزند میرے تو کہڑا مت
ہو واسطے نماز کے روبرو میرے زائرون کے پس مین اس جگہہ سے دور ہوگیا
اور گوشۂ روضہ مین دیوار کے آگے مشغول ہوگیا مین نے تحقیق کرلیا کہ آواز حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور یہ بات دن مین بحالت بیداری تہی پس
اس بات کو مدینے کے شریفون نے سنی یہ خبر منتشر ہوگئی لوگون نے یقین کرلیا کہ
دعاگو سیّد ہے بشہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آن امیر کبیر روئے منیر
برین فقیر آورد ندو فرمودند فرزند من این احادیث بنویسید خدمت کردم نبشتم۔

ایضا فرمایا کہ تنگی کے وقت پڑہین کشائش کیہین

یا خفی الالطاف ادرکنی فی وقتی ہذا اگر جمع ہو تو ادرکنا فی وقتنا ہذا کہین
اول وآخر مین درود شریف پڑہین **ایضا** فرمایا کہ بیمارون کے اچہا ہونے کی
نیت سے ایک سو گیارہ بار **یا سلام** کہین وہ مرض صحت سے بدل جاے نسخ

نود نہ نام مین بہی ذکر کیا ہے درود شریف پڑہین اور توسل کرین الہی توسلت بھذا الاسم ان تعافی جمیع مرضی المسلمین والمسلمات ۔

ایضاً ذکر قصوری کا نکلا

فرمایا جبکہ سالک مین بے ادبی آپڑتی ہے تو وہ محجوب ہو جاتا ہے اسفل السافلین مین جا گرتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ سید محمد طفادی دعا گو سے تعلق رکھتا ہے اہل مکاشفہ تہا ایک وقت رکھتا تہا اُس بارکہ مین شہر مین آیا وہ حج سے نزدیک میرے آیا کہا کہ مجھپر قرض بہت ہے تو مین نے اُسکے واسطے بادشاہ سے سعی کی کہ حاجی ہے چند حج کئے ہین اور سالک واہل مکاشفہ ہے بادشاہ نے اُسکو کچھہ دیا مین نے سُنا کہ وہ تجارت مین پڑگیا وہانتک نوبت پہونچی کہ وقع نظرہ علے بعض الامارد یعنے اُسکی نظر کسی امرد بے ریش پر پڑگئی تو وہ محجوب ہوگیا در نظر حال برین جملہ ست یعنی دیکھنے مین تو حال اس سب پر ہے کہ محجوب ہوگیا اُس بیچارے آدمی کی کس حدتک بعد و دوری اللہ سے ہوگی کہ جو وہ فعل کرے نزدیک ہے بات دین مین ہے اور اسوقت بہی وہ میرے پاس نہین آتا ہے کہ توبہ کرے اس رات یعنی بیسوین کو مین نے سارے یارون کے واسطے دعا کی ہر چند مین نے چاہا کہ نام محمد طفاری کا لون اصلا زبان پر نہین آیا ۔

لہ اصل کا یہ لفظ ... واخشم ... اصل کا لفظ یہ ہے ...

ایضاً ذکر طلب کا نکلا

فرمایا کہ طالبین تین قسم ہے ایک تو دنیا کے طالب ہین وہ لاشئی ہین یعنے کچھہ نہین

ہین ایک عزیز نے عرض کیا کہ آپ لاشی فرماتے ہین فرمایا کہ لاشی تو شی سے ہے اور طالب
دنیا کا لاشے ہی نہین ہے دوسرے آخرت کے طالب ہین وہ حق کے طالب ہین
اسلیئے کہ رؤیت حق تعالی کی بہشت سے ہے لیکن وہ طلب ہین خم رکھتے ہین طلب
محض اُسکی نہین رکھتے ہین تیسرے طالب محض اُسکی ذات کے ہین وہ لوگ معالی الہمم
یعنے عالی ہمت اور واصل ہین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیہ الناس علی
ثلث فرق رجل و نصف رجل و لا شئ فالرجل الواصل و نصف الرجل
الطالب و لا شئ طالب الدنیا لان الشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ
کما قال الشاعر شعر لا شئ عندی کل من طلب الدنیا ۔ والقاهرون
نفوسهم ابطال ۔ للطالبین شابہ بحالهم ۔ والواصلون الی الحبیب رجال ۔
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اسکو لکھہ لو جو مین نے
کہا یعنے مشائخ نے کہا ہے کہ آدمی تین قسم ہین ایک تو پورا مرد ہے دوسرا نیم مرد ہے
تیسرا کچھہ چیز نہین ہے پس پورا مرد تو وہ ہے کہ واصل ہے اور آدہا مرد طالب ہے کہ
ہنوز طلب مین ہے مقام وصال کو نہین پہونچا ہے تیسرا کچھہ چیز نہین ہے وجود اُسکا
مثل عدم کے ہین دلیل یہ ہے کہ جب کوئی چیز مقصود سے خالی ہو تو دور کرنا اُسکا
روا ہے معنی عربی رباعی کے یہی ہین اور دُنیا اصل اسکی دنیا ہے وزن نظم کی جہت سے
یا کو حذف کر دیا اور ابطال جمع ہے بطل کی لے شجاع یعنے شیر مرد اور اسی بیسوین
رات مین مسعود درویش شروع نماز تراویح سے فراغ تک رکوع مین رہا اور کچھہ

نہ پڑہا اور وہ منجملہ طعام کے جیسے گیہون چانول کچھہ نہین کہاتا تہا کچھہ میوہ کہا لیتا تہا اسی پر کفایت کرتا اُسکے حق مین فرمایا لا تکن من جہال الصوفیہ فانہم لصوص الدین وقطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو جاہل صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ تو دین کے چور اور مسلمانونکے رہزن ہین ۔

اکیسوین تاریخ ماہ رمضان روز شنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سالک نہ سوئے یہانتک کہ جو سورتین رات مین روایت کی گئی ہین اُنکو نہ پڑہ لے قوت القلوب مین ذکر کیا ہے کہ جیسے سورہ یٰسین وحم دخان والم تنزیل وتبارک الذی اور اگر ان سورتون کا خیال نہ رکہے اور یاد نہ ہون تو دو بست پنجاہ بار سورہ اخلاص پڑہے کہ یہ ہزار آیتین ہین حدیث صحاح مین ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے نہ سوئے لا تنامو حتی تختموا القرآن ولا تناموا حتی تعروا فی سبیل اللہ ولا تناموا حتی تحجوا ولا تناموا حتی ترضوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا تناموا حتی ترضوا ربہ عز وجل فتعجب الصحابہ وقالوا یا رسول اللہ کیف نفعل ھذا فی لیلۃ واحدۃ فقال علیہ السلام من قرأ خمسا وعشرین مرۃ سورۃ الاخلاص فکانما ختم القرآن ومن قال سبحان اللہ والحمد للہ الی آخرہ عشر مرات فکانما جاھد فی سبیل اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم مائۃ مرۃ فکانما

رات کو پانچ کام کرکے سوئے

سحر واعلم ومن صلی علی النبی مائة مرة فکانما ارضی رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ومن کثر لا الہ الا اللہ فکانما ارضی ربہ عزوجل تو بتمام یعنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحاح مین نقل ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے
نہ سوئے اول ختم قرآن شریف کا دوسرا غزا تیسرا حج چوتہا خوشنودی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پانچوان خوشنودی اللہ عزوجل کی صحابہ متعجب رہگئے عرض کیا
یارسول اللہ یہ پانچ کام ایک رات مین کیونکر کرسکتا ہے فرمایا کرسکتا ہے جو کوئی پچیس بار
سورۂ اخلاص پڑہے تو ایسا ہو کہ اُسنے قرآن کا ختم کیا اور جو کوئی دس بار سبحان اللہ
والحمد للہ تا آخر کہے تو ایسا ہو کہ غزا کی ہو اور جو کوئی سو بار درود پڑہے تو اُسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کیا ہو اور جو کوئی رات مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت
کہے تو وہ ایسا ہے کہ اُسنے خدائے عزوجل کو راضی کیا ہو پہر سو رہے مخدوم سے پوچہا
گیا کہ بہت کسقدر کہے فرمایا کہ اقل ستر بار مروی ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے اور
وسط تین سو ساٹہہ بار بعدد رگ اعضا اور اسکے اکثر کی حد نہین ہے باوضو کہے اور
ذاکر نہ سوئے یہانتک کہ نیند غلبہ نہ کرے جب سالک یہ کام بجالائے گا تو اُسکو عاقلون
سے لکہین گے اور حاضرون سے اُسکو شمار کرین گے یہ ساری ترتیب حق مین اس
فقیر کے تہی آغاز سبق سے فراغ تک۔

اسی روز مذکور مین ذکر لباس کا نکلا

فرمایا کہ جامۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر یعنے موٹا ہوتا تہا آپ باریک

نہین پہنتے تہے آپ کا قول ہے کہ من رق ثوبہ رق دینہ یعنی جسکا کپڑا باریک ہوا تو اسکا دین باریک ہوا اور جب آپ اپنے کپڑا پہنتے تو نیت کرتے دن پہننے واسطے تعظیم کے تاکہ خلق کی نظر مین افترہ حلیم نہ ہون اور دوستون کا دل مسرور اور دشمنونکا دل محزون ہو جاے یعنی دوستون کا دل خوش ہو اور دشمنون کا دل پہٹا ہوا بہتر ہے بعد اسکے فرمایا خبر مین ہے کہ کسی رات کو راتون سے مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ کپڑا اپہنا تہا راوی کہتا ہے کہ مین نے روے مبارک کو دیکہا کہ چودہوین رات کے چاند سے بہی زیادہ تر روشن تہا اور آپ پر حلۂ سرخ تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ فقہا نے تو لعل کپڑے کو مکروہ رکہا ہے جواب فرمایا فتاوی کامل مین ہے یکرہ لبس الثوب الاحمر والاصفر یعنے لال و زرد کپڑا اپہننا مکروہ ہے اسی درمیان مین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین قدس سرہ موٹا کپڑا پہنتے تہے ایک تنکہ بازار مین بہیجتے اسکی ایک چادر لاتے تینون کپڑے پگڑی و کرتا اور ازار اسی چادر سے بناتے انسے پوچہا کہ تم موٹا کپڑا کیون پہنتے ہو جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موٹا کپڑا اپہنا ہے مین کون ہون کہ موٹا کپڑا نہ پہنون نسہ سے وفا بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپکا کمل اور ازار صحابہ کے پاس باہر لائین اور کہا اے یاران پیغمبر اسی مین پہنے ہوئے آپکی روح پر فتوح قبض ہوئی فرمایا کہ دعاگو نے مدینۂ مبارک مین اس گلیم و ازار کی زیارت کی ہے اور مین نے بوسہ دیا اور سر و آنکہہ پر رکہا ہے

یہ دلیل ہے آپ کے موٹا کپڑا پہننے پر آورہ گلیم وازار سیدون شریفون کے پاس ہے اور اکثر اُمیں سے روافض کا مذہب رکہتے ہین بددین ہین اگر امیر المومنین حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کا نام سُنتے ہین تو لعنت کرتے ہین اور دشوار سمجہتے ہین اسی درمیان مین ایک عزیز نے کہا کہ بندگی مخدوم یعنے حضرت مخدوم نے بقوتِ علم اُنکو الزام دیا ہوتا فرمایا کہ مین نے اُنکو الزام دیا ہے مین ایک دن مدینۂ مبارک مین اُنکے مدرسے مین حاضر ہوا مین نے دیکہا کہ قرآن شریف واحادیث متبرک سے تمسک کرتے ہین اور بدون سماع کے اپنے طرف سے آیتون کی تاویل کرتے ہین پس مین بزبان معذرت پیش آیا اور مین نے عربی مین کہا انا اخ لکم اسألکم مسئلۃً اسمعوا منی یعنے مین تمہارا بہائی ہون یعنی تم بہی سید ہو تم مجہپر خفا مت ہو مین تمسے ایک مسئلہ پوچہتا ہون تم اُسکو مجہسے سن لو کہا قُل یعنی کہہ اور پوچہا اے مذہبک یعنے تیرا کون مذہب ہے مین نے کہا مذهب ابی حنیفہ الی اَجْدَادِی عادی یعنے مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مع جملہ آباء واجداد کے بخارا مین پہر مین اُنپر ساتہہ آیت کے پیش آیا اور مین نے کہا کہ الم تقولون نحو از مسح الرجل لقولہ تعالی وامسحوا برؤسکم وارجلکم عطفا علے برؤسکم بالجر وترکتم النصب وهاتان القراءتان مشهورتان مرویتان اعنے النصب والجر فترك القراءة المشهورة کترك الآیة هی هاتین القراءتین حالتان الحالة الاولی فی غسل الرجل وهو العطف علی قوله وجوهکم وایدیکم بالنصب

والحالۃ الثانیہ فی الخفف وھو العطف علی فامسحوا برؤسکم بالجر فلما دابرکم
قراءۃ النصب فانھا مشھورۃ ومرویۃ فانس) جوانکہ یعنے تم کہتے ہو کہ پانون پر
مسح کرنا جائز ہے اور پانون کے دہونے کو فرض نہین جانتے ہو اسلیئے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ تم مسح کرو اپنے سرون کا اور پانون کا ارجلکم کو زیر سے پڑہتے ہو رؤسکم
پر عطف کرتے ہو اور زبر کی قرارت کو تمنے چہوڑ دیا ہے ارجلکم مین دو قراتین ہین اور
یہ دونو مشہور و مروی ہین اسکو زیر سے بہی پڑہا ہے اور زبر سے بہی پس تمنے زبر کی
قرارت کو کیون چہوڑ دیا حالانکہ قرارت مشہورہ کا چہوڑ دینا مثل آیت کے چہوڑ دینے
کے ہے پہر ان دونو قرارتون مین دو حالتین ہین پہلی حالت یعنے ارجلکم کا زبر سے
پڑہنا اور عطف کرنا وجوہکم وایدیکم پر یہ پانون کے دہونے مین ہے پس پانون کا دہونا
فرض ہے اور دوسری حالت یعنی ارجلکم کو زیر سے پڑہنا اور رؤسکم پر عطف کرنا یہ
موزہ پہننے مین ہے کیونکہ موزے پر مسح روا ہے پس تمنے زبر کی قرارت کو جو کہ مشہور
و مروی ہے کیون ترک کر دیا اب تم اس سوال کا کیا جواب دیتے ہو وہ ساکت رہگئے
خاموش ہوگئے اُنسے کچہہ جواب نہ بنا بند ہوگئے مین نے اُنکو الزام دیدیا پہر مین اوس
جگہہ سے اپنے حجرے مین جو کہ نزدیک کعبے کے تہا آگیا جبکہ مین نے اس قصے کو مشائخ
و علمار و فقہار اہل سنت وجماعت سے کہا تو وہ بولے کہ تو اُنسے کہہ سکتا ہے ہم نہین
کہہ سکتے ہین مین نے کہا کہ پہلے مین نے معذرت کر دی تہی تاکہ وہ خفا نہون بعد ازان
روے مبارک برین فقیر آورد ند وگفتند فرزند من بنویسید پس نشستم۔

بائیسوین ماہ مذکور روز دوشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین قدس اللہ ارواحہما کے اوصاف مین باتین ہو رہی تہین** فرمایا کہ دعاگو مدینۂ مبارک روضۂ مقدسۂ نبوی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سینۂ مبارک کے جانب مین سلام کہتا تہا شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو کا ہاتہہ پکڑا آپ کے پائنتی کی طرف لائے اور کہا کہ تو اس جگہہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑہ اسلئے کہ یہ شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین کا مقام ہے اُنہون نے پائنتی کی طرف سے سلام پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک مین بہی نزدیک خانۂ کعبہ کے شیخ نصیر الدین محمود کا مصلے ہے **شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ** نے دعاگو سے کہا کہ بعد اسکے تو اسجگہہ مشغول ہوا اور ایک اور جگہہ بتائی دعاگو دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوا مین نے اپنا قدم اُنکے مصلے کے قدم پر نہین رکہا میری کیا مجال ہے کہ مین ایسا کرون شیخ عبداللہ یافعی اور دیگر مشائخ نے میرے واسطے دعا کی اسلئے کہ مین نے ادب نگاہ رکہا بعد اسکے مین دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوتا تہا **حکایت** شیخ رکن الدین قدس سرہ کی وفات ہوچکی تہی اور شیخ نصیر الدین زندہ تہے ایک رات مین نے شیخ نصیر الدین کو دیکہا کہ آئے مین نے ملاقات کی مجہے منع کیا کہ میری زندگی مین

کسی سے نہ کہنا اور اسی طرح جمعے اور پیر کی راتون مین حاضر ہوتے تھے فائدہ

مین ہے کل من صحت لہ ولایتہ تکون لیلۃ الجمعۃ و لیلۃ الاثنین فی مکۃ المبارکۃ

والمدینۃ المشرفۃ یعنے جس شخص کی محبوبیت صحیح ہوتی ہے تو وہ جمعے کی اور پیر کی راتہ

مین مکۂ مبارک اور مدینۂ مشرف مین ہوتا ہے ذرا دیر مین جاتے ہین اور واپس آتے

ہین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ نقل صحت

ولایت کی لکھو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنی ہے **حکایت** جبکہ دعاگو

مکۂ مبارک سے اُچہ مین آیا اور شیخ نصیر الدین شہر سے ٹہٹہ مین جاتے تھے سلطان محمد

نے طلب کیا تھا اُنپر خفا تھا تو وہ خانقاہ مین نزدیک والد مخدوم کے اُترے اور کہا

کہ تم مدد رہو کیونکہ میرے حق مین خفگی ہے مجھے ٹہٹہ مین لئے جاتے مین مخدوم والد

واسطے شیخ کے ممد ہوئے چنانچہ اثناے راہ مین لوٹ آئے سلطان محمد مر گیا مخدوم

والد کے خانقاہ مین اُترے ہمنے اُنکی ضیافت کی اُنکو مہمان رکھا شیخ نے دعاگو سے

کہا کہ یہ واقعہ یعنے شب جمعہ اور شب دوشنبہ کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہونے کا میری

حیات مین مت کہو بعد موت کے کہو ایسا اخفا کرتے تھے **حکایت** یہ بھی

فرمایا کہ ایک دن مین نے مخدوم بزرگ اپنے دادا کو دامت برکاتہ خواب مین دیکھا

کہ تو شیخ کبیر اور شیخ فرید سے توسل کر اور تعویذ اس طرح لکھ الٰھی بحرمۃ الشیخ الکبیر

دامت برکاتہ ان تفعل کذا و کذا اگر وہ شخص سندی ہے اور اُنسے تعلق رکھتا ہے

تو مراد شیخ بہاء الدین ہونگے اور اگر وہ ہندی ہے اور شیخ فرید الدین سے تعلق

رکہتا ہے تو مراد وہی ہونگے اس سے پہلے دعا کو تعویذ اس طرح لکہتا تہا جو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض
ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور مانند اسکے اب اس طرح لکہتا ہوں کہ بحق الشیخ الکبیر
بفرمان مخدوم جد خود بعد اسکے فرمایا کہ یہ جو بحق کہتے ہین بر طریق کرم ہے نہ بر طریق
وجوب اور عوام کے حق مین بحق کہنا منع ہے کیونکہ جہّال جانین گے کہ خدا پر ایسا واجب
اور خواص کے حق مین بحق کہنا منع نہین ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ بر طریق کرم
ہے نہ بر طریق واجب اور بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی **بیت** وَمَاإنْ فِعْلُ
اَصْلَحَ ذو افتراض علی الھادی المقدس ذی التعالی ان زائدہ ہے اور ما
نفی کا ہے ای لیس فعل اصلح واجبا علی الباری تعالی لان الا لوھیۃ
تنافی الوجوب یعنے اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہے مگر بر طریق کرم کے اسلئے کہ
خدائی منافی وجوب کے ہے اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقھا ای کرما لا وجوبا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ بنویسید بین نبشتم **ایضا** فرمایا کہ جسوقت شیخ نصیر الدین
وفات پائی تو دعا گو ماہ رمضان مین معتکف اربعین تہا اسی دن شیخ مدینہ عبد اللہ
مطری قدس اللہ روحہ گزر کر رہے تہے مسجد کے حجرے مین میرے پاس آئے
سلام کیا مین نے پہچان لیا کہ شیخ عبد اللہ مطری ہین مین نے انکا اکرام کیا اور سلام
کا جواب دیا شیخ نے عربی زبان مین کہا فارسی نہین جانتے تہے کہ مابقی التسنیہ وطت الھند

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

الیوم وانا احی فی صلوٰۃ جنازتہ وانت معتکف اعلق الباب وصل صلوٰۃ جنازتہ من ھنا ولا تخرج والا اذھب بک یعنے شیخ مدینہ نے کہا کہ آج قطب ہند نہ رہا یعنے شیخ نصیر الدین اور مین مدینے سے آتا ہون واسطے نماز جنازے کے اور تو معتکف ہے باہر آنا درست نہین ہے ورنہ مین تجھے لیجاتا پس تو دروازہ مسجد کا بند کر دے اور نماز جنازے کی پڑہ۔

اٹھارہوین ماہ رمضان وقت اشراق کے

مین نے یارون کو طلب کیا اور مسجد کا دروازہ بند کرا دیا تاکہ کوئی نہ دیکھے مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مین درست نہین ہے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ مین روا ہے پس مین نے نماز شروع کی اور تاریخ و وقت و ساعت لکھہ رکھی واقعہ اُسی طرح تھا اور میت غائب پر جنازے کی نماز پڑہنا آیا ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صلوٰۃ علی المیت الغائب

وآلہ وسلم نے ہمراہ اصحابہ کے نجاشی بادشاہ حبش پر نماز جنازہ پڑہی ہے اور اس باب مین حدیث صحاح کی ہے ان اخا لکم قد مات فقوموا وصلوا علیہ یعنے تمہارا ایک بہائی مرگیا ہے پس تم کہڑے ہو اور اُسپر نماز پڑہو ہمارے مذہب مین نہین ہے صاحب مذہب فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے حجاب کہولدیا تہا اُنہون نے جنازے کو حاضر دیکہکر نماز پڑہی جس آدمی کا کہ یہ واقعہ ہو اُسکے واسطے ہمارے مذہب مین بہی روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این طریق بنویسید **ایضاً** اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں حاضر تہے جواب فرمایا کہ حاضر نہ تہے وہ معتکف
اربعین تہے جیسا کہ دعا گو معتکف تہا اور نہ حاضر ہوتے ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدنیہ
عبد اللہ مطری معتکف اربعین نہ تہے جواب فرمایا کہ وہ عشر اخیر مین معتکف ہوئے ہین
واسطے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ معتکف اربعین نہین ہوئے
تہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ مشائخ چشت کے اخیر عشرے مین معتکف
نہین ہوتے ہین اسکی کیا حکمت ہے جواب فرمایا کہ اعتکاف عشر اخیر مین تین روایتین
ہین قیل واجب و قیل مستحب و الصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے کسی نے کہا کہ واجب
ہے اور کسی نے مستحب بتایا اور صحیح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے خبر مین ہے کہ ایک وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے عشر اخیر کا اعتکاف فوت ہوگیا جب
آپ لوٹ کر تشریف لائے تو اور دنون مین اسکی قضا کی دس دن معتکف ہوئے
بعد اسکے فرمایا کہ شاید مشائخ چشت مستحب کی روایت پر عمل کرتے ہین یا یہ ہے کہ
انہون نے نفس کا تزکیہ کرلیا ہے اور اعتکاف واسطے تزکیۂ نفس کے ہے ہم نیک
گمان کرتے ہین اسلئے کہ آپ کا قول ہے ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم ایمان والون سے
نیک گمان رکہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این سہ روایت
واین حدیث بنویسید پس نبشتم ایضا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا اثناے سبق مین زائر لوگ پہونچے
خادمون سے فرمایا کہ زائرون کو وہین رکہو یہانتک کہ فرزند من سبق سے فارغ

ہوجاے خادمون نے انکو اُسی طرح رکہا اور فرمایا کہ فتاوے کامل مین ہے ینبغی
للمعلم ان یقعد البواب علی الباب او یغلق الباب حتی الفراغ یعنے معلم کو
چاہیے کہ دروازے پر دربان بٹہائے یا دروازہ بند کرادے فارغ ہونے تک
ترتیب اسمین تہی کہ جسوقت سالک رات مین بیدار ہو تو صبح سے پہلے تہجد کی نماز
پڑہے کام مین تازہ ہو دیر نکرے شاید صبح طلوع ہوجاے کیونکہ خواجۂ عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو صریح امر ہے فتہجد بہ نافلۃ لک وہ وقت استغفار کا اور قراءت
کلام اللہ کا ہے قولہ تعالی وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا وروی
انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی التہجد قبل الصبح اور نگاہ رکہنا اسوقت کا سب
وقتون سے فاضل تر ہے اور وہ سحر سے صبح کے نکلنے تک ہے مگر نماز درمیان رات
کے کہ وہ وقت رات مین فاضل ترین اوقات ہے اسلئے کہ خبر مین ہے قال داود
علیہ السلام فی مناجاتہ الٰہی انی احب ان اعبدک فای وقت ہو افضل فاوحی
اللہ تعالی الیہ یاداود لاتقم اول اللیل ولا آخرہ فانہ من قام اولہ نام آخرہ
ومن قام آخرہ لا یقوم اولہ وقم وسط اللیل حتی تخلو بی واخلو بک وارفع
الی حوائجک یعنے حضرت داود علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا الٰہی مین
بیشک دوست رکہتا ہون کہ تجہے پوجون اور تیری عبادت وبندگی کرون سو
کونسا وقت بہتر ہے پس اللہ تعالی نے طرف انکے وحی کی کہ اے داود تو اول رات
مین مت کہڑا ہو اور نہ آخر رات مین اسلئے کہ جو شخص اول رات مین کہڑا ہوگا تو وہ آخر

رات مین سورہیگا اور جو شخص کہ آخر رات مین کہڑا ہوگا وہ اول رات مین کہڑا ہوگا
لیکن اے داود تو توسط لیل یعنے میانۂ شب مین کہڑا ہو وہ ایک خالی وقت ہے
تو میرے ساتھہ خلوت مین ہو اور مین تیرے ساتھہ خلوت مین ہون اور تو اپنی حاجتین
طرف میرے بہوچا اور اگر سالک آخر رات مین نماز کے ساتھہ مشغول ہو جاوے تو
بہتر ہے اسلئے کہ نماز مین استغفار و تلاوت کے معنی موجود ہین یہ ساری ترتیب
شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور مین سید
صدرالدین محمد بہکری کی ایک اور حالت تہی اور روتے تہے اُنکے نزدیک آئے
اور یہ دعا کی اللھم قوہ فی سلک یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے
بعد اسکے فرمایا کہ بعد ہر فرض کے مین بار پڑہے اُسکو قوت ہوگی **ایضا** ایک
شخص بہ نیت اسلام آیا اُسکو اسلام کی تلقین کی زبان عربی مین کہا عرب مین تلقین
اسلام کی اس طرح کرتے ہین ما امرنی اللہ تعالی قبلتہ وما نہانی عنہ فانتہیتہ
یعنے اللہ تعالی نے جس چیز کا مجہے حکم کیا مین نے اُسکو قبول کیا اور جس چیز سے اُسنے مجھکو منع کیا
مین اُس سے باز رہا پہر اُس مولاے اسلام کو کپڑے دئے اور پوچہا کہ تونے سر دہویا
ہے اُسنے کہا ہان دہویا ہے اگر جنب اسلام لاوے تو غسل اُسپر واجب ہوتا ہے ورنہ
مستحب ہے کتاب مین ہے وحب لمن اسلم جنبا والا ندب وقال مالک و
احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالی ان لم یکن جنبا وجب ایضا یعنے نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے اگرچہ جنب نہو تو بہی غسل واجب ہے ایک بار سے فرمایا کہ اُسکو کچھہ

فا تلقین اسلام بزبان عربی

فا مسئلہ غسل کافر بعد اسلام

قرآن سکہادے تاکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر نماز درست و جائز ہو جائے
قولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر من القرآن یہانتک کہ اور سیکہہ لے۔

تیئسوین رات ماہ رمضان شنبے کی رات

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ سال گذشتہ مین آج کی رات مین نے شب قدر پائی تہی اور سید شرف الدین نے بہی اور اس عورت نے بہی جو کہ اُچہ مبارک مین ہے لیکن چیکہ آج کی رات نہین ہے تو طاق راتون مین پچیسوین مین یا ستائیسوین مین یا اونتیسوین مین ہوگی **ایضا** فرمایا کہ مکہ و مدینہ و گازرون مین بعض لوگ ایک چلہ معتکف ہوتے ہین اور اہل علم محدث بہی عید کے دن کہانے سے افطار کرتے ہین اور چالیس دن پورے ہونے مین پانی سے افطار کرتے ہین یا خرمایا اور کسی میوے سے کفایت کرتے ہین اور بعض لوگ طے کرتے ہین اسی رمضان مین فقاع لائے فرمایا کہ فقاع کے کہانے مین مخالفت روافض کی ہے اگر کہائے گا تو مثاب ہوگا وہ فقاع کو حرام جانتے ہین خمر کے ساتہہ تشبیہہ دیتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ روافض قرآن و احادیث سے تمسک کرتے ہین مین ایک دن اُنکے درس مین آیا اور اُنسے کہا کہ انا اخ لکم لا تعصوا علی اقول لکم دلیلا اسمعوا منی انکم تمسکون بھذہ الآیۃ وامسحوا برؤسکم وارجلکم بالکسر برکتم الفتح وجوزتم المسح علی الرجل وھاتان القراءتان مشہورتان والمعام صتر بای القراءتین لا تعارضہ من الاسس فلا نجوز ففی قراءۃ النصب غسل الرجل وفی قراءۃ الجر فی حالۃ

لبس الخف المسح ولا بحب المسح علی الخف الا قدر ثلثۃ اصابع من اصابع الید و علی

روایۃ الحسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالی ما لم یمسح مقدار الربع لا یجوز کمسح الراس

فقلت لھم لما ذا ترکتم العقیدۃ فسکتوا و ما اجابوا یعنے جب بین مکہ و مدینہ بین روافض کے

پاس آیا تو مین نے کہا کہ مین جہت سیادت سے تمہارا بھائی ہون تم مجھپر خفا مت ہو تا کہ

مین تمسے ایک دلیل کہون تم مجھسے اسکو سُن لو وہ بولے کہ کہہ تب مین نے کہا کہ تم اس آیت

کو وامسحوا برؤسکم وارجلکم کو ساتھہ زبر کے پڑہتے ہو اور زیر سے نہین پڑہتے ہو

اور دونو قراتین مشہور ہین اور معارضہ درمیان دو قراتون کے مثل معارضے کے ہے

درمیان دو آیتونکے اور یہ روا نہین ہے اور تم پانوٴن پر مسح کرتے ہو اور دہونے

نہین ہو پس جب ارجلکم کو زبر سے پڑہین تو یہ پانون کے دہونے مین ہوگا کیونکہ

وجوھکم پر عطف ہوگا اور معطوف مثل معطوف علیہ کے ہے یعنے حکم مین اور

جسوقت ارجلکم کو زیر سے پڑہین گے تو مسح موزے کا مراد ہوگا اور وہ جائز

ہے اور موزے پر مسح واجب نہین ہے مگر بمقدار تین انگلیونکے ہاتھہ کی انگلیون

سے اور حسن بن زیاد کی روایت پر بقدر چوتہائی کے جب تک مسح نہ کریگا جائز نہوگا

مثل مسح سر کے پس مین نے کہا کہ تم فتح کا جواب دو کہ تمنے کسواسطے قرارت کو ترک کردیا

وہ چُپ رہے جواب ندیا پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند

من یہ مباحثہ جو مین نے بیان کیا ملفوظ مین لکھہ لو بعد اسکے فرمایا کہ وہ ایسے روافض

وضو مین پانون نہین دہوتے ہین مسح کرتے ہین الحمد للہ کہ مذہب سنت وجماعت کو

نصرت سے ورنہ دشواری ہو بعد اسکے فرمایا کہ تین شہر روافض سے بھرے ہوئے
ہین سُنی نادر ہین مگر یہ کہ کوئی مسافر ہو ایک تو لہسہ دوسرا قطیف تیسرا بحرین لہسہ
نزدیک مکہ و مدینہ کے ہے اور قطیف دران بر دریا اور بحرین درمیان دریا کے
اور حاکم ان تینون شہرون کا بادشاہ ہرمز ہے وہ لوگ اُسکی رعیت ہین اور وہ سُنی
ہے اور مقطع بھی سنیون سے بھنا ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ تو سُنی ہے اور رعیت
اُسکی روافض ہے وہ کیونکر اُنکو سلامت چھوڑتا ہے جواب فرمایا کہ مفضلہ ہین
حضرت علیؓ کو دیگر صحابہ پر تفضیل دیتے ہین اُنکے منکر نہین ہین اہل بدعت ہین اگر
وہ مارے تو کتنون کو مارے حد نہین ہے تینون شہر پُر ہین اور وہ تائب ہونیوالے
نہین ہین بعد اسکے فرمایا کہ بادشاہ مکہ و مدینہ کا بھی رافضی ہے اور اُنکے سر پر مصر
مین خلیفہ ہے وہ سُنی ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ اُنسے ولایت کیون نہین کھینچ لیتا ہے
سنی کو ولایت دیدے جواب فرمایا کہ اس جہت سے دور نہین کرتا ہے کہ وہ شریف
یعنے سادات ہین از جہت روے پیغامبر یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لحاظ سے اُنکو دور نہین کرتا ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر و عمر
و عثمان و اصحاب دیگر رضی اللہ عنہم اجمعین پر تفضیل دیتے ہین اُنکے منکر نہین ہین
اور اگر منکر ہون تو لائق قتل کے ہو جائین گو شریف ہی کیون نہون بعد اسکے فرمایا
کہ اُس طرف عرب ملک یمن مین سب سُنی نادر ہے یا کوئی مسافر ولایت خراسان و
ہندستان سے گیا ہو اور اکثر شریف روافض ہین اور سادات خراسان و ہندستان

وجہ تسمیہ روافض

اور دیگر ولایت کے سب سنی ہین انکو روافض اسلئے کہتے ہین کہ رَفَض ای ترک یعنے رفض کے معنی ترک کے ہین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزندون مین سے ایک فرزند تہے انہون نے انکو امام کیا اور کہا کہ تم حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کو ترک کرو اور حضرت علی اپنے دادا کو مقتدا کرو مذہب سنت کو چہوڑ دو اون فرزند امام نے فرمایا کہ مین ہرگز انکو دشمن نہیں رکہونگا وہ تو صحابۂ کرام مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور مذہب سنت کو نچہورونگا فرضوہ پس اُن لوگون نے امام کو چہوڑ دیا اور بہوائے نفس ایک مذہب پیدا کیا اور کہا کہ ہم وہ مسائل نکالین گے جو کہ مسائل مذہب سنت کے برعکس ہونگے اور دین سنت کو اور اُن امام کو چہوڑ دیا ابتک وہ اسی مذہب پر ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم غریب است بنو بسید پس نوشتم۔

تیئسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

لباس سیاہ

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ جمعے کے دن وقت خطبے کے اور عید کے دن عمامۂ سیاہ اور کپڑے سیاہ موٹے پہنتے اسی سبب سے خطیب بہی پہنتے ہین اور طرہ یعنے شملہ عمامے کا کبہی تو آگے ہوتا اور کبہی عقب مین پس بعد اسکے فرمایا کہ صوفیوں نے سیاہ لباس اختیار کیا ہے ایک تو متابعت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بات یہ ہے کہ اسمین دہونے کی حاجت نہین ہے مگر ایک مدت مین تا کہ بفراغ خاطر طاعت کرین اور سفید کپڑا

جبکہ میلا ہو جاتا ہے تو اُسکے دہونے کی حاجت ہوتی ہے صابون چاہیئے پس تشویش
مین پڑین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا بہی پہنتے تہے
کتاب مین مذکور ہے یستحب الثوب الابیض یعنے سفید کپڑا مستحب ہے ایک دن آپنے
ایسا کپڑا پہنا تہا کہ اُسکی قیمت ستائیس اوسٹیون کی تہی لیکن اکثر احوال بُرد یعنے موٹا
کپڑا پہنتے تہے پس اگر ہم کسی وقت اچہا کپڑا پہن لین تو روا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے اور جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوڑہے ہو گئے
تو صحابہ مین سے ہر کوئی دست مبارک کو پکڑتا تہا تاکہ تکیہ ہو جاے جیسے کہ دعاگو کا
ہاتہہ پکڑتے ہین واسطے تکیہ کے اور یہ ہمارے واسطے حجت ہے بعد اسکے فرمایا کہ علم لغت
مین ہے اللبس بفتح اللام کار پوشیدن من ضرب یضرب نظیرہ ملبوس الحق
بالباطل یعنے حق کام کو ناحق سے چہپاتے ہین واللبس بضم اللام جامہ پوشیدن
من حد سمع یسمع نظیرہ فی قولہ تعالی یلبسون ثیابا خضرا ایس روے مبارک
بر بن فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویسید پس نبشتم **ایضا** روز مذکور مین خان جہان
نے اپنے بہائی کو بہیجا کہ بادشاہ سے لکہا ہوا آیا ہے کہ برادر خان جہان کو معلوم ہو کہ
اس بار ہمکو مہم پیش آگئی اگر حضرت مخدوم دیر فرمائین یہانتک کہ ہم آئین یا یہہ کہ
جو عزیز لوگ اُچہ سے بسبب غرض کے اُنکے رکاب سعادت کے ہمراہ آئے ہین اونکے
انعام وادرار کے اغراض کو پورا کر دے اور جو اُنکا مطلوب ہے وہ اُنکو دیدے تقصیر
نہ کرے تاکہ وہ سلامتی سے مع حصول غرض کے وطن مبارک مین لوٹ جائین برادر

سفید لباس پہننا سنت ہے
عمدہ لباس
بوڑھے آدمی کا عصا پکڑنا
معنی لفظ لباس

خان جہان نے عرض کیا کہ مخدوم کا کیا اشارہ ہے فرمایا کہ دعا گو بے ملاقات سلطان
کے نہ جائیگا شاید بار دگر ملاقات ہو یا نہو فرزند خان جہان سے کہدو کہ میری طرف
سے بادشاہ کو لکھہ بھیجے کہ دعا گو بہی لشکر منصور مین آئے یا یہ کہ مین یہین رہون یہانتک
کہ بادشاہ مع لشکر منصور بفتح و نصرت لوٹکر آئین کیونکہ ہمارے مخدومون نے سلاطین
کی رعایت کی ہے اور مخلص رہے ہین مین بہی اپنے مخدومون کے رعایت کو نگاہ
رکہتا ہون پس برادر خان جہان لوٹ گیا بعد اسکے فرمایا کہ یہ تو مین کہتا ہون لیکن سبب
رہنے کا اس شہر مین ایک اور چیز بہی ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے پوچہا کہ کوئی بیگانہ تو نہین ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے یار لوگ
ہین کوئی بیگانہ نہین ہے فرمایا نزدیک آؤ ہم نزدیکتر گئے ہم چند یار تہے فرمایا کہ دعا گو
واسطے چند چیز کے اس شہر مین ٹہیرا ہوا ہے جب تک کہ وہ مرفوع یعنے پوری نہو جائینگی
واپس نہ جائیگا ایک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام نے وعدہ کیا ہے وہ میرے واسطے ہدیہ
رحمانی لائینگے مین منتظر ہون اور بعض یارونکو بہی پیش کرونگا اور ملاقات کراؤنگا
اور چار مقبرون مین چار رات رہونگا ایک تو مقبرہ شیخ قطب الدین دوسرا شیخ نظام الدین
تیسرا شیخ محمود یعنے حضرت چراغ دہلی اور مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ تم حضرت خضر
علیہ السلام سے ملاقات کروگے بعد ظہر کے دس رکعت ظہر یہ کو ساتہہ تین سلام کے
لازم کرو اور اسطرف بہی پڑہتے ہین البتہ ساتہہ حضرت خضر علیہ السلام کے ملاقات
ہوگی وہ سر قدر پر مطلع ہین اور اسکو علم لدنی کہتے ہین جیسا کہ انکا قصہ ہمراہ موسیٰ

رعایت سلاطین

ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

صلوٰۃ ظہریہ برائے ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

علیہ السلام کے مذکور ہے اور بعض اولیا بہی سر قدر پر مطلع ہوتے ہین جنکہ کمال کو پہونچتے ہے حق سے ندا سنتے ہین خلق صوت افعل ولا تفعل کے منتظر رہنے ہین یعنے یہ کرو مت کرو بعد اسکے فرمایا مین نے عہد کیا ہے کہ جب تک چند معتکف یارون کا فتح باب نہو جائیگا مین واپس نہ جاؤنگا یہ فقیر شکر بجا لایا کہ مین بہی خدمت مین اربعین کا معتکف ہون الحمد للہ علی ذلک اور بعض یار جو کہ میرے پاس اربعین کے معتکف ہوئے ہین وہ میرے ساتہہ شب قدر پائین گے امید ہے دعاگو کے رہنے کا سبب اس شہر مین یہ ہے ورنہ مین چلا جاتا اسی درمیان مین روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سلوک مشروع ومحمود و مکتوب مرید کے ظاہر پر ہے تاکہ اس راہ شریعت کے برکت سے راہ باطن کی کہ اُسکو طریقت کہتے ہین اُسپر کہل جاے جسوقت کہ راہ طریقت کی کشادہ ہوگئی سالک پر تو یہ بات واجب ہوگئی کہ اگر راہ موافق شریعت کے نہو گی تو اُسکو طریقت کی راہ کچہہ فائدہ نہ دیگی بعد اسکے فرمایا شریعت کیا ہے دنیا مین رہنا اور عقبی کو لینا اول اتباع ظاہر کا چاہیئے کہ ذرہ بہر اُس سے تجاوز نہ کرے کہ جسکو شریعت کہتے ہین تاکہ اُس اتباع کے ثمرے سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے میسر ہو اُسکو طریقت کہتے ہین کیونکہ کوئی فاسق یا اہل بدعت یا عاصی گنہگار کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے بہید بہے ہے طریقت کیا ہے عقبے مین رہنا اور مولے کے ساتہہ ہونا اور حقیقت دنیا و عقبے کا ترک کرنا اور محض مولے کو اختیار کرنا ہے ٥ تارک دنیا نباشی طالب

خلق صوت افعل ولا تفعل

بیان شریعت و طریقت و حقیقت

فاسق و بدعتی و عاصی کہین نرسد

عقبیٰ شوی ہے اے عجب گوئی کہ عقبی جاے خانہ رہستی ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

چوبیسوین ماہ رمضان شب چہار شنبہ

کو ایک عزیز نے طعام حاضر افطار کا بہیجا سید الحجاب نے بہت سے جلابی اور رقاع بہی اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے نزدیک جگہہ دی بعادت قدیم اور خادمون سے فرمایا کہ سب یارو نکے حجرون مین پہونچاؤ بعد فارغ ہونے کے کہانے سے پوچہا کہ سب کو بمراد کہانا پہونچ گیا خادمون نے عرض کیا کہ سب نے بمراد کھایا الحمد للہ کہا جیسے کہ اسوقت تفحص فرمایا اسی طرح سب وقت یارون کے تفحص و اندیشے مین رہتے تہے **ایضا** فرمایا کہ جب آدمی نافرمان ہو جاتا ہے تو شیطان اُس سے ایمن یعنے بیخوف ہو جاتا ہے اسلئے کہ وہ میرے قبضے مین ہوا اور میرے لشکر و رعیت سے ہو گیا قولہ تعالیٰ استحوذ علیہم الشیطان فانساھم ذکر اللہ اولٓئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون یعنے غالب ہو گیا اُنپر شیطان پس بہلادی اُنسے اللہ کی یاد وہی لوگ ہین شیطان کا گروہ خبردار بیشک گروہ شیطان کا وہی ہین ٹوٹا پانیوالے اور شیطان اون لوگونکے وسواس و خیال مین ہے کہ جو طاعت کرتے ہین

فائدہ اولاد آدمی کے سلطان ابلیس ہے

شب مذکور مین تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا وہ دعا کہ بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر مین ہے اوسکو پڑہتے تہے جب تمام کر چکے تو ایک عزیز نے مولانا مختار کے یارون مین سے پوچہا

که هر دعا مستجاب ہے جواب فرمایا کہ نص کلام مجید کے حکم کے بنا پر مستجاب ہے قوله تعالی
ادعونی استجب لکم یعنے تم مجھے پکارو میں تمہارے واسطے قبول کرونگا لیکن حدیث
مین شیخ عبد القادر قدس سرہ نے چند شرطین قبولیت دعا کی ذکر کی ہین قوله
علیه الصلوة والسلام ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة فانه لا یستجاب
الدعاء من قلب لاہ وعنه علیه الصلوة والسلام للدعاء جناحان اکل الحلال
وصدق المقال وعنه علیه الصلوة والسلام الدعاء یتوقف بین السماء
والارض فاذا صلی علی عرج الی السماء وشرط استجابة الدعاء حتی یرفع یدیه
وان تبدو یٰ ضبعه اول حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالی سے دعا کرو اور تم
یقین کرنیوالے ہو قبولیت کا پس بیشک قبول نہین کیجاتی ہے دعا دل غافل سے
دوسری حدیث کے یہ معنی ہین کہ واسطے دعا کے دو بازو ہین ایک تو حلال کہانا
دوسرے سچ بات کہنا تیسری حدیث کا یہ ترجمہ ہے کہ دعا ٹہیرتی ہے درمیان آسمان
وزمین کے پس جسوقت مجھپر درود بہیجا تو وہ آسمان مین چڑھ جاتی ہے اور شرط قبولیت
دعا کی یہ ہے یہانتک کہ اپنے دونو ہاتھونکو اُٹھائے اور اپنے دونو بغلون کو ظاہر کرے
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر اور
اسکی شرح عزیزی مین حدیث اول بایں لفظ ہے ادعوا الله وانتم موقنون
بالاجابة قال العلقمی فیه وجهان احدهما ان یقول کونوا اوان الدعاء علی
حالة تستحقون فیها الاجابة وذلك باتیان المعروف واجتناب المنکر

الثانی ادعوه معتقدین لوقوع الاجابۃ لان الداعی ان لم یکن متحققا فی الرجاء لم یکن صادقا واذا لم یکن رجاؤہ صادقا لم یکن الدعاء خالصا والداعی مخلصا وقال بعضہم لابد من اجتماع الوجہین اذ کل منہما مطلوب لرجاء الاجابۃ)

واعلموا ان اللہ تعالیٰ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ) المراد ان القلب استولی علیہ اشتغل بہ عن الدعاء فلم یحضر الذلل والخضوع والمسکنۃ اللائق ذلک بحال الداعی) ت (فی الدعوات واستغربہ) ک (فی الدعاء)

عن ابی ھریرۃ (قال السیوطی حدیث صحیح لغیرہ اور تیسری حدیث بایں لفظ ہے الدعاء محجوب عن اللہ حتی یصلی) بالبناء للمفعول ای یصلی الداعی)

علی محمد و اھل بیتہ (یعنی لا یرفع الدعاء الی اللہ تعالیٰ رفع قبول حتی یصحبہ الصلوۃ علیہ وعلیہم فہو الوسیلۃ الی الاجابۃ وفی الرسالۃ القشیریۃ اختلف الناس فی ان الافضل الدعاء او السکوت والرضاء فمنہم من قال ان الدعاء عبادۃ لحدیث الدعاء ھو العبادۃ ولان الدعاء اظہار للافتقار الی اللہ تعالیٰ وقالت طائفۃ السکوت والجمود تحت جریان الحکم اتم والرضاء بما سبق بہ القدر اولی وقال قوم یکون صاحب دعاء بلسانہ ورضا بقلبہ فیاتی بالامرین جمیعا وآداب الدعاء کثیرۃ منہا تجنب الحرام والاخلاص الی اللہ تعالیٰ وتقدیم عمل صالح وذکرہ عند الشدۃ والتنظف والتطیب والثناء علی اللہ اولا وآخرا والوضوء واستقبال

القبلة والصلوة والجثي على الركب والصلوة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم
اولا واخرا ووسطا وبسط اليدين ورفعهما وان يكون رفعهما حذو المنكبين
وكشفهما وضمهما والتأدب والخشوع والتمسكن وان لا يرفع بصره الى السماء
وان يسأل الله باسماء الحسنى وصفاته العليا وان يجتنب السجع وتكلفه وان
يتوسل الى الله تعالى بانبيائه والصالحين من عباده وخفض الصوت
والاعتراف بالذنب واختيار الادعية الواردة عن النبي صلى الله عليه
وآله وسلم وان يدعو لوالديه واخوانه المومنين وان يحضر قلبه ويحسن
رجاءه وان لا يعتدي في الدعاء بان يدعو بمستحيل او ما فيه اثم وان لا يتحجر وان
يؤمن عقب دعائه وان يمسح وجهه بيديه بعد فراغه وان لا يستعجل بان لا
يستبطئ الاجابة او يقول دعوت فلم يستجب لي) ابو الشيخ عن علي رضي الله
تعالى عنه (قال الشيخ حديث حسن لغيره انتهى ما نقلت من شرح
الجامع الصغير للعزيزي۔

چوبیسوین ماه رمضان روز سه شنبه

تعویذ آخر جمعہ ماہ رمضان

کو بنده خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تعویذ جو کہ آخر جمعۂ ماہ رمضان
مین درمیان سنت و فرض کے لکہتے ہین روا ہے جواب فرمایا کہ وقت خطبہ کے کچہہ حرکت
نہ کرنا چاہیئے جیسے کہ نماز مین مگر جسوقت کہ خطیب ذکر سلاطین کا کرے اُسوقت درست
ہے کہ تعویذ لکہین یا نماز پڑہین یا تسبیح کہین یا ذکر و تلاوت کرین تاکہ ظلمہ کا ذکر کان مین

نہ پڑے اسلئے کہ وہ اُس صفت کے ساتھہ موصوف ہوتے ہین جو اُمنین نہین ہے یہہ
بات فتاوی کامل مین مذکور ہے اذا خطب الخطیب خطبۃ تاسۃ حوزان یصلی او
یذکر اللہ او یسبح حتی لا یسمع ذکر الظلمۃ لانہم یوصفون بما لیس فیہم اور آخر
جمعۂ ماہ رمضان مین تعویذ مروی لکہین وہ یہ ہے و لوان قرآنا سیرت بہ الجبال
او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا پس روے مبارک
برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث و روایت و فائدہ تعویذ کہ گفتم
بنویسید **ایضا** یہ حدیث شریف پڑہی اور فرمایا کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام لا یکمل ایمان المرء حتی یظن الناس انہ مجنون یعنے پورا نہین ہوتا
ہے ایمان مرد کا یہانتک کہ لوگ گمان کرین کہ وہ مجنون ہے لوگونسے مراد یہان
وہ لوگ ہین کہ جنکو حب دنیا کے نشے نے مست کر دیا ہے کہ وہ بسبب اپنی مستی کے
زاہد دنیا کو دیوانہ کہتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ اس دیوانے سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ مومن کامل دنیا اور دنیا کے کام سے یکسوئی کرتا ہے
اور آخرت کے اور اُسکے کام کے طرف متوجہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہین مقرر وہ دیوانہ ہو گیا
کہ کوئی کام اور کوئی کسب نہین کرتا ہے یہ مراد نہین ہے کہ وہ دیوانہ ہوجاتا ہے اُسکا
تو خود ایمان کامل ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من بنویسید
پس نشستم **ایضا** فرمایا سالک کو چاہئے کہ ہمیشہ **باوضو** رہے اور باوضو
سوئے کیونکہ اگر بے وضو سوئے گا تو وعید ہے من نام بلا طہارۃ فی شئ بابہ ف

او يقظ له قط یعنے جو شخص کہ بے وضو سوئیگا تو دروازہ سلوک کا اُسپر بند کر دیا جائے گا
اُسکے واسطے کبھی نہ کھولین گے اور اگر کبھی وضو ٹوٹ جائے اور پانی موجود نہو یا یہ کہ
ہوا سرد ہو تو سالک کو چاہئے کہ تیمم کرلے اور سورہے کیونکہ تیمم بھی طہارت ہی مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُسطرف دیکھا ہے کہ مشائخ وعلماء
اگر اثناے خواب مین جاگ اُٹھتے ہین تو اُسیوقت تیمم کرلیتے ہین کہ ذرا دیر بھی بے وضو
نہ رہین اور بعض اُنمین سے نزدیک خوابگاہ کے پانی کا برتن موجود رکھتے ہین جسوقت
اثناے خواب مین بیدار ہوتے ہین توے الحال وضو کرلیتے ہین اور دوگانہ تحیۃ الوضو
کا ادا کرتے ہین اور لیٹ جاتے ہین دعاگو بھی ایساہی کرتا ہے پس روے مبارک
برین فقیر آورد و فرمودند کہ فرزند من اینکہ گفتم بگیرید و بنویسید خدمت کردم **ایضا**
فرمایا کہ سالک کے دل مین جب تک **مدح و قدح خلق** کی مساوی نہو جائیگی
ہرگز کامل نہوگا اور ساتھہ دنیا وآخرت کے مداہنت نہ کرے فرمایا المدہ اہنۃ
فی اللغۃ المیل یعنے مداہنت لغت مین میل ہے مناسب اس ترتیب کے اشعار
عربی فرمائے **ع** وما احد عن السن الناس سالماً ولو انہ ذالک
النبے المطہر وان کان صوّاما واللیل قائما یقولون زرّاق ترائی ویمکر
وان کان سکّتا یقولون اَبکم وان کان منطیقاً یقولون مہذار وان
کان مقدامًا یقولون اہوج وان کان مفضالاً یقال مبذّر فلا
تحتفل بالناس بالمدح والہجا ولا تخش غیر اللہ واللہ اکبر ترجمہ ان اشعار کا

جو کہ صفت سالک مین مخدوم نے ثبت فرمائی ہے یہ ہے کہ مانفی کا ہے یعنے
لوگونکی زبانونسے کوئی شخص سالم نہین ہے اگرچہ پیغمبر پاک ہے کیون نہو چنانچہ
شاعر ساحر کاہن مجنون مسحور اُون نے انکو کہا ہے دوسرا بیچارہ کہان کا ہے اگروہ
صائم الدہر قائم اللیل ہو تو کہین گے کہ مکار ہے ریا و مکر کرتا ہے سکیت مبالغہ ساکت
کا ہے جیسے صدیق مبالغہ ہے صادق کا یعنے اگر سالک خاموش رہے تو کہین گے
کہ گونگا ہے بات نہین کرتا ہے اور منطیق بہی مبالغہ ناطق کا ہے یعنے اگر وہ بہت سی
باتین کرے تو کہین گے کہ بدگو و شور انگیز ہے اور اگر وہ پیش قدمی کرنے والا ہے
تو کہین گے کہ اہرج ہے یعنے بڑا قتال ہے کیونکہ ہرج کے معنے قتل کے ہین اور اگر وہ
بہت سا دینے والا ہے تو کہین گے کہ مبذر مسرف ہے پس تو اے سالک لوگون کی
مدح و ہجو کرنے کے سبب سے مختلف مت ہو یعنے اپنے رنگ کو مت بدل اور سوا
اللہ کے کسی سے مت ڈر اور اللہ تعالی سب سے بڑا ہے اُٹھ اور تکبیر کہہ اور طاعت
مین مشغول ہو جا بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و گفتند فرزند من این
اشعار عربی بنویسید کہ سالک را لابد است پس نبشتم۔

ایضاً ٹوپی پہنے کا ذکر نکلا

فرمایا کہ قلنسوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قلنسوۃ بیضاء یعنے
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تہے پس سفید ٹوپی پہنا سنت
ہے بعد اسکے فرمایا کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ثلاث قلنسوۃ

احدھا بیضاء والثانیہ بردۃ حبراء سوداء والثالثہ قلنسوۃ الاذنین یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین ٹوپیان ہیں ایک تو سفید تھی دوسری
سیاہ وستر یعنے موٹی تھی تیسری گرم گوش اور اپنے کان کی طرف اشارہ کیا کہ ایسی
تھی اور حال یہ تھا کہ خود گرم گوش پہنے ہوئے تھے سردی کا موسم تھا اور سفر مین
اور سرد ہوا مین بھی پہنتے تھے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مع جبّے کے نماز پڑھتے تھے اور کبھی کبھی ازار سے اور با وطہ نہ ہوتے تھے اور
ایک دن آپ نے قیمتی جبّہ پہنا تھا ایک سائل نے سوال کیا اُسی وقت کھینچکر دیدیا اور
فرمایا کہ مثل اوسکی واسطے میرے دوسرا بنائین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
کہ وہ جبہ ہنوز تمام نہین ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی
بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ کلاہ
کا لکھ لو اور سبق پڑھو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تھی کہ طریقت واسطے سالک
کے ایک سیدھی راہ ہے شریعت سے نکالی گئی ہے جیسے کہ کسی چیز کا مغز وخلاصہ
کھینچتے ہین جیسے گیہون سے میدہ پس اصل میدے کی وہی گیہون تھی شریعت
بیان ہے توحید و معاملات کا اور طریقت طلب کرنا اُس معاملات کی تحقیق کا
ہے اور اعمال ظاہر کا آراستہ کرتا ہے ساتھ اوصاف باطن کے جیسے صفائی ضمیر و
تہذیب اخلاق طبعی کدورتون سے جیسے میل کرنا طرف دنیا کے اور ہوا وریا وجفا
وشرک خفی وحقد وحسد وغل وغش وغضب وبغض وکینہ وخصومت وتکبر وعجب

وحرص ورغبت وطمع ومنزلت وریاست وسری وجاہ وقبول وثناے مردم اور مانند
اسکے یہ جو میں نے شمار کیا جملہ چوبیس باتین ہین سالک کو چاہئے کہ ان سب کو یاد
کرلے یا صفحۂ کاغذ پر لکھہ رکھے اور ہر روز بے ناغہ دیکھے اور نفس سے محاسبہ لے اسلئے کہ
ان چوبیس مین سے اگر ایک اُسکے نفس مین موجود ہو تو توبہ واستغفار کرے اور
اگر موجود نہو تو حق کا شکر بجا لائے بہتر یہ ہے کہ دو رکعت نماز شکر اللہ تعالے ادا کرے
یہ جو مین نے کہا جو سالک کہ ان باتون سے صاف نہوگا وہ صوفی نہوگا اسلئے کہ اس
جملے کے ہر چیز مین تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہے وہی طریقت ہے کہ طارف
رونده راگویند درآداب در سر حقیقت وشارع رونده ہست درآداب احکام یہ ساری
ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی اور فرمایا فرزند من لکھو کہ تمکو
اور دوسرونکو یہ ترتیب کام آئیگی تو مجھسے روایت کرنا۔

شب چہارشنبہ چھبیسوین ماہ رمضان کو تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرچ مائدہ سحور کے یعنے بعد کہا چکنے سحری کے ذکر
عقل وسر کا نکلا فرمایا کہ سر بالاتر قلب سے ہے اور عقل اس سے فروتر ہے اور مرتبے
بہی دو ہین ایک علوی دوسرا سفلی اور آدمی بہی دو چیز سے مرکب ہے ایک نوعلوی
دوسرے سفلی علوی عبارت اوپر سے ہے اور سفلی نیچے کو کہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ سر
چونکہ علوی ہے عالی مرتبہ چاہتا ہے اور سفلی کی طرف نظر نہین کرتا ہے یہ کہ کسی بندیکو
بندگان خدا سے علو ہمت ہوتا ہے اُسی کی قوت باعث کے سبب سے ہے اور عقل دونو چیز

مین مائل ہے علوی کی طرف بہی میل رکہتی ہے اور سفلی کی طرف بہی دنیا اور دنیا کے
کامون کی بہی عقل دیتی ہے اور آخرت اور اُسکے کامون کے بہی عقل دیتی ہے درمیان
دونو کے مشترک ہے لیکن جبکہ یہ عقل اللہ تعالی کی توفیق سے سر کے موافق ہو جاتی
ہے تو اُسی علوی کو چاہتی ہے مقام عقل کا قلب ہے جیسا کہ خبر مین ہے کہ سائل (مقام عقل کا قلب ہے)
سلیمان بن داؤد علیہما السلام یا ربّ ما موضع العقل قال فی جوف ابن آدم
یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اے میرے پروردگار عقل کی کون جگہ ہے
فرمایا کہ بنی آدم کے جوف مین اور قلب جوف مین ہے بعد ازان روے مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند بنویسید این را پس نبشتم۔

بچیسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **ارادت و توبہ کا ذکر نکلا** فرمایا عوارف مین ہے (صفت مرید)
لا یکون المرید مریدا حتی لا یکتب علیہ صاحب الشمال عشرین سنۃ
شیئا یعنے حق کا طالب نہین ہوتا ہے یہانتک کہ بائین طرف کا فرشتہ بیس برس
اُسپر کچہہ نہ لکہے یہ صفت ہنوز مریدی کی ہے بعد اسکے فرمایا مین نے اُس طرف مشائخ
سے پوچہا اور جواب پایا کہ طالب کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ ایسا نہو بعد اسکے
فرمایا کہ اگر مرید یعنے طالب کو کوئی لغزش پہونچے تو اُسی وقت اُٹہے پانی پر جاوے
اور انابت کرے اسلئے کہ سیدہی طرف کے فرشتے بائین طرف کے فرشتونکو منع کرتے
ہین کہ مت لکہو ذرا دیر تک ٹہیر جاؤ شاید وہ انابت کرلے اگر اسنے جلد تر انابت کرلی

تو نہایت خوب ہے ورنہ لکھہ لیتے ہین پس چاہئے کہ جسوقت کوئی زلت ہوجاے
تو اُسی وقت رجوع کرے اور چاہئے کہ یہ زلت و لغزش عمداً و قصداً نہو اور اگر
بتقدیر الٰہی کچھہ وجود مین آجائے تو اُسی وقت توبہ کر ڈالے پہر فرمایا کہ فرزند مین یہ
فائدہ لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضاً وزمذکور مین** قاضی علاء الدین
صدر جہان نے ایک عزیز کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ مین مشغول ہوا ہون مکاشفہ و کرامت
کچھہ ظاہر نہین ہوتی ہے جواب فرمایا من اشتغل لاجل المکاشفة لا یفتح له
قط و ینبغی ان یشتغل فی طلب الله تعالی فیکاشف له بطفیله یعنے جو شخص کہ
واسطے مکاشفہ و کرامت کے مشغول ہوتا ہے تو اُسکو کبھی کچھہ مکاشفہ نہین ہوتا ہے
تو توحق تعالی کا طالب ہو تو اُسکے طفیل مین سب کچھہ ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن شیخی سیدی احمد کبیر قدس الله سره کنارهٔ دریا پر کشتی طلب
کر رہے تہے تاکہ سوار ہون اور دوسرے کنارے پر جائین بعض لوگون نے عرض
کیا یا شیخ آپکے مرید تو دریا کے پانی پر قدم رکہتے ہین اور گزر جاتے ہین جیسے کہ
زمین پر آپ کیون کشتی طلب کرتے ہین شیخ نے اُنکو جواب دیا کہ جس چیز مین کہ استدراج
کا احتمال ہو اُسکی کیا حاجت ہے کہ چند درم کے واسطے ہم اُسکے محتاج ہون اور
نظر کرین مناسب توحق کے ساتہہ مشغول ہونا ہے یہہ بہی **حکایت** بیان
فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مین مخدوم والد دامت برکاتہ کے پاس ایک درویش
غریب مسافر اُترا اور کہا کہ تمہارے شہر یعنے آچہ مین مین نے ایک ایسے شیخ کو پایا کہ

دل کے ساتھہ تو حق سے توجہ گری رکھتا ہے اور تن سے بشاشت ساتھہ خلق کے رکھتا ہے کیا معظم آدمی ہے وہ شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ ہین بعد از ان روے مبارک برین فقیر آورد ندفرمودند فرزند ان بنویسید پس نبشتم۔

ایضاً ذکر اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلا

فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامۂ ستبر یعنے موٹا کپڑا پہنتے جب پہٹ جاتا تو پیوند لگاتے اور اگر نعلین مبارک پہٹ جاتین تو خود سیتے اور نزدیک اپنے حائک یعنے جامہ باف کے جاتے اور جہد یعنے مشقت کپڑا بننے کی فرماتے پس مومن کو چاہیئے کہ اپنے رسول ؐ کی متابعت کو نگاہ رکھے۔

شب پنجشنبۂ چہبیسوین ۲۶ ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ درم مہر کو نیچے نہ رکھنا چاہیئے ممنوع ہے اسلئے کہ اُسمین حروف کے نقش ہین واسطے تعظیم کے بعضے نادان جیسے بازار والے نہین جانتے ہین تو اُسکو پانون کے نیچے رکھتے ہین گنہ گار ہوتے ہین روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا اسی درمیان مین

حکایت سید صدر الدین محمد بہکری کا ذکر نکلا اونکو جنون سا ہوگیا تہا پریشان باتین بکتے تہے فرمایا کہ وہ ایک وقت کسی مقام مین پہونچا اور وہان دعوے کیا کہ مین سید جلال الدین کا رشتہ دار ہون میرے نام سے کسی اصحاب دول کے لڑکے کا پیغام ہوا اُنہون نے مجھسے پوچہا تو مین نے کہدیا

کہ ہماری قرابت ہے اور مین کچھہ رنجیدہ نہین ہوا جبکہ اُسنے تکذیب کی تو وہ دیوانہ ہوگیا بسبب کذب کے پس اُنکو معلوم ہوگیا کہ میرا قرابتی نہ تہا بعد اسکے فرمایا کہ تم گمان مت کرو کہ مین سید صدرالدین سے رنجیدہ ہوا ہون مین تو ہرگز کسی سے رنجیدہ نہین ہوتا ہون وہ تو خود ہمارا فرزند ہے جبکہ بادشاہ کے یہان سے کپڑے آئے تو دعاگو کے پوتون نے اُسکے کپڑے دینے مین تاخیر کی تو اُسنے بُرا کہا مین اُس سے بہی کچھہ رنجیدہ نہین ہوا لیکن اُس فرزند کو مالی خولیا ہوگیا ہے مین بہت سی دعائین کرتا ہون اور کچھہ دوا دارو بہی کرونگا ان شاء اللہ تعالی صحت دیگا۔

ستائیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت افطار کے

بندے کو حجرے سے طلب کیا بعادت قدیم جیسے کہ ہر بار طلب کرتے تہے نزدیک اپنے جگہہ دی فرمایا یقین ہے کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے اسلئے کہ کُتا نہین بہونکتا ہے اور پانی کے قطرے بہی ہین و من علامات لیلۃ القدر ان یمطر المطر بالتقاطر ولا یکون کثیرا و لا یصوت الکلب یعنے لیلۃ القدر کے نشانیون سے ہے کہ تقاطر بارش کا ہو اور بہت نہ برسے اور کُتا آواز نہ کرے تہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور یاران دیگر سے باین عبارت فرمایا خذ وھا یا سیدی ھذہ اللیلۃ لیلۃ القدر فاحیوھا و لا تناموا فیھا یوفقنا و یرزقنا ان شاء اللہ تعالے اس فقیر سے فرمایا فرزند من آج کی رات کو لو مین نزدیک تہا مین نے سُنا شاید کسی دوسرے یار نے بہی سُنا ہو مجہسے جسقدر بنا مین بیدار رہا اکثر رات بیداری مین

گزری قرآن شریف کا ختم ہوا امام حافظ سورۂ تبت پڑہتا تہا جب فارغ ہوا تو پوچہا
کہ ذات لھب کو تو نے سکون لام سے پڑہا یا لام کے زبر سے اُسنے عرض کیا کہ زبر سے
فرمایا کہ اگر کوئی ذات لھب کو سکون لام سے پڑہیگا تو نماز فاسد ہوجائے گی اسلئے
کہ ذات مضاف ہے اور لھب مضاف الیہ ہے جسوقت ختم تمام ہوگیا تو حافظ کو
بلایا اور کپڑے دئے دعا کی تقبل اللہ منک وجزاک اللہ خیرا اس رات مین
سو رکعت نماز جیسے کہ اوراد مین مسطور رہے ہمراہ جماعت کے ادا کی بعد نماز تسبیح و
تراویح کے اور حضرت مخدوم بعد ادا کرنے ہر دو رکعت کے چند خرقے پہنتے اور
اُتارتے تہے مین نے دریافت کر لیا کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے مین نے سُنا تہا
کہ ہر سال ماہ رمضان شب قدر مین خرقون کو ملبوس کرتے ہین اور صبح کے وقت
یارون کو دیتے ہین اسی رات مین تہجد کے وقت سحرے کے وقت اس فقیر کو حجرے
سے طلب کیا اور بعادتِ قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی عربی زبان مین فرمایا چنانچہ
اہل علم نے سمجہہ لیا باین عبارت یا اصحابی و رفقائی ھذہ اللیلۃ لیلۃ القدر
ادرکتہا و اتنا من اصحابی ایضًا رایت العجائب فی ھذہ اللیلۃ منھا
نظرتُ الی المکتوبات کلھا فی السجدۃ وکان ذلک فی النصف من ھذہ اللیلۃ
وکنتُ فی آخر الصلوۃ تلک اللیلۃ اردتُ ان اسبق الصلوۃ واقع فی السجدۃ
ما خالفتُ الامام حتی فرغ الامام ثم وقفتُ فی السجدۃ ودعوتُ فی سجدتی
دعاء اصحابی الذین اعتکفوا معی ورفقائی الذین جاؤا الیّ من اوطانھم

لو دعوتُ جمیعَ من تعلق بی لو دعوتُ جمیعَ اهلِ الاسلام فقمتُ من السجدۃ
کلما قمتُ قامتِ الاشیاءُ المکوناتُ کلّہا من السجدۃ وھذا لیس کرامۃ من
ادراک ھذہ اللیلۃ فی کل سنۃٍ لنا میراث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
یعنے اے میرے یارو اور اے میرے رفیقو یہ رات شب قدر ہے مین نے اُسکو پایا
اور دو شخص نے میرے یارون مین سے بہی مین نے اسی رات مین عجائب دیکھے
منجملہ اُنکے یہہ ہے کہ مین نے ساری کائنات کو سجدے مین دیکھا اور یہ اس رات کے
نصف مین تہا اور مین اس رات آخر نماز مین تہا مین نے ارادہ کیا کہ نماز کو
توڑ ڈالون اور سجدے مین گر پڑون مین نے امام کی مخالفت نہ کی یہانتک کہ امام
فارغ ہو گیا پہر مین سجدے مین گرا اور مین نے اپنے سجدہ مین اُن یارون کی دعا
کی کہ جنہون نے میرے ساتہہ اعتکاف کیا اور اُن رفیقون کی کہ جو اپنے وطنون سے
طرف میرے آئے پہر مین نے دعا کی اُن سب کی کہ جنہون نے مجہسے تعلق کیا پہر سارے
اہل اسلام کی دعا کی پہر مین سجدے سے اُٹہا جسوقت مین اُٹہا تو سارے اشیاے
کائنات سجدے سے اُٹہے اور یہ میری کرامت نہین ہے بلکہ اس رات کا پانا ہر
برس مین ہمارے واسطے میراث ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جبکہ اس
فقیر نے بندگی مخدوم سے یہ سُنا تو مین پاؤن پر گر پڑا فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے
بہی نام لیکر دعا کی ہے اور فرمایا کہ باین عبارت مین نے دعا کی ہے الٰھی احعل
ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین لدیک والواصلین الیک

واختم امرہ بالایمان واجعل عاقبتہ بالخیر مع الاھل واجعلہ شیخا کبیرا
واقض حوائجہ المشروعۃ وان تعافی بدنہ وان تحسن عملہ وحالہ وان
تقویہ فی سبیلک وان ترزقہ العفاف والکفاف وان تجعلہ محبوبا فی
قلوب المؤمنین وللمتقین اماما وطوّل عمرہ بفضلک وکرمک یا مولانا
وسیدنا یعنے اے میرے اللہ تو کر میرے فرزند معنوی سید علاء الدین کو اُن لوگون
مین سے کہ جو تیرے نزدیک مقرب ہین اور تجھہ تک پہونچ گئے ہین اور خاتمہ کر اُسکے
کام کا ساتھہ ایمان کے اور کر عاقبت اُسکی ساتھہ خیر کے مع گھر والونکے اور کیجیو تو
اُسکو بڑا شیخ اور پوری کر اُسکی مشروع حاجتونکو اور عافیت دے اُسکے بدن کو
اور اچہا کر اُسکے عمل وحال کو اور قوی کردے اُسکو اپنی راہ مین اور عطا کر اوسکو
پرہیزگاری اور روزی اور مومنون کے دلون مین اُسکو محبوب کر اور پرہیزگارونکا
اُسکو پیشوا بنا اور دراز کر اُسکی عمر کو اپنے فضل وکرم سے اے ہمارے مولے اور
اے ہمارے سید بعد اسکے فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے اس عبارت سے دعا
کی مین شرمندہ ہوگیا مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین کون ہون کہ میرے واسطے
اس قدر دعا فرمائین لیکن یہ اُنکے مکارم اخلاق سے ہے پہر مین نے قدمبوسی
کی مجھے بغل مین لیا اور مین نے بہائی کو بہی قدمبوسی کرائی فرمایا کہ مین نے تمہارے
بہائی کے واسطے بہی دعا کی ہے پس اس فقیر نے اپنے جی مین کہا کہ اونکی دعا
مستجاب ہے خصوصا شب قدر اور حالت سجدے مین پس مین نے دو رکعت

سکر کی ادا کی اس نیت سے کہ اُنہون نے مجھکو بھی یاد فرمایا جبکہ یاران بزرگ نے میرے
حق مین ایسا کرم مخدوم سے سُنا تو اس فقیر کو مبارکبادی دی اور مجھسے مصافحہ بھی
کیا مین نے یہ رباعی پڑہی اور لکھی رباعی ربے نمے روم و چارہ نمی دانم ؛ مگر
کہ صحبتِ مردانِ مستقیم احوال ؛ سزد کہ صدر نشینانِ بارگاہ قبول ؛ نظر کنند بہ
بیچارگانِ صفِ نعال ؛ رباعی ہیزمے بودم بچنگل ناگہان ؛ در کرہ آتش فتادم
جملگی آتش شدم ؛ صحبت ایسی اثر رکھتی ہے خصوصًا صحبت اُن بزرگوار قطب عالم
مخدوم جہانیان کی بعد اسکے دو خرقے ایک تو اس فقیر کو دوسرا اس فقیر کے
بھائی کو عطا کیا اور پہنایا اور فرمایا الٰہی توّجہ تاج الکرامۃ والسعادۃ ووفقہ
بانواع العبادۃ یعنے اے میرے اللہ تو اُسکو کرامت و سعادت کا تاج پہنا اور انواع
عبادت کی اُسکو توفیق دے بعد اسکے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر
کیا ہے ای ثوابہ خیر من عبادۃ احیائہ و ادراکہ الف شہر یعنے ثواب اُسکا
ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے بعد اسکے فرمایا قدر کے کیا معنے ہین یعنے تقدیر
الامور والفصاما درمیان شب قدر اور شب برات کے فرق ہے برات کو جو
برات کہتے ہین اسلئے کہ نامے لکھے جاتے ہین اُس رات مین ہر چیز کی برات
لکھی جاتی ہے وذلک قولہ تعالیٰ حم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ
مبارکۃ انا کنا منذرین فیہا یفرق کل امر حکیم ای مفصے تفسیر مدارک مین
دو قول ذکر کئے ہیں بقول اول شب قدر ہے اور یہ صحیح ہے اور دوسرے قول میں

ماہ شب برات

شب برات ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ شب قدر مین کافر بہی سجدہ کرتا ہین فرمایا
حق مین جمادات کے ہے کہ اُنمین حیات پیدا کی جاتی ہے وہ سجدہ مین ہوجاتے
ہین اور آدمیون مین سے سجدہ نہین کرتا ہے مگر اُس آدمی کو کہ معلوم ہو وہ اُنکو
سجدے مین دیکہے تو وہ بہی سجدے مین ہوجاتا ہے بعد اسکے یہ بیت منظومہ کی پڑہی

(سجدہ کرنا دواب در شب قدر)

بیت ولیلۃ القدر بکل الشہر دائرۃ وعنہما فادر اى ليلة القدر
بكل الشهر من رمضان دائرة عند ابى حنيفة رضى الله عنه وعندهما معين
كذا السماع لى فى مكة یعنے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شب قدر تمام ماہ رمضان
مین گردش کرتی رہتی ہے اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالے
کے معین ہے مین نے اُس طرف مکہ مبارک مین سُنا ہے اس کل شہر سے مراد تمام
ماہ رمضان ہے نہ تمام سال اگر بات یون ہوتی تو یہ کہتا و لیلۃ القدر بکل سنۃ
دائرۃ دلیل یہ ہے اور مکہ مبارک مین فتوی بہی اسی پر دیتے ہین بعد اسکے روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو پس
مین نے لکہہ لیا۔

(بیان لیلۃ القدر در رایۂ حضرت امام اعظم و در رایۂ صاحبین)

ایضاً آخر جمعہ ستائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ اذان کے وقت بات نہ کرنا چاہیئے اور اُسکو سُننا
چاہیئے اسلئے کہ فتاوے کامل مین ہے استماع اذان مسجد الحی واجب لمن كان
فى البيت وان كان حاضرا فى المسجد لا يجب لان اجابة الفعل اولى من القول

(اذان کے وقت بات نہ کرے)

یعنے مسجد محلے کی اذان کا سُننا واجب ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو گھر مین ہے اور اگر وہ مسجد مین حاضر ہے تو واجب نہین ہے اسلئے کہ اجابت فعل کی اولی ہے قول سے اُسنے تو فعل مین اجابت کی اور مسجد مین حاضر ہو گیا یہہ بہی فتاوے کامل مین مذکور ہے کہ الکلام عند الاذان والاقامہ مکروہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من تکلم فی الاذان خیف لہ زوال الایمان ومن تکلم فی الاقامہ منع عن السجدۃ یوم القیامہ اذا امر وا بالسجدۃ فیسجد المؤمنون تحت العرش یعنے بات کرنا وقت اذان واقامت کے مکروہ ہے اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص اذان مین بات کرے تو اُسکے زوال ایمان کا خوف ہے اور جو شخص اقامت مین بات کرے تو وہ منع کیا جائیگا سجدے سے روز قیامت مین جسوقت کہ وہ سجدہ کا حکم کئے جائینگے تو سارے مومن سجدہ کرینگے عرش کے نیچے وہ نہ کر سکیگا ہر چند چاہیگا اصلا اُسکی پیٹہہ نہ جھکے گی گویا میخ ٹھونکدی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من بنویسید این کہ گفتم پس نبشتم **ایضا** نبات یعنے مصری کے برتن لائے ایک تو واسطے بندے کے اور دوسرا واسطے برادر بندے کے ارزانی فرمایا اور یارون کو بانٹ دیا اور خود نے بہی کہایا اور فرمایا کہ کہانسی مجھے زحمت دیتی ہے اور بعض یارون کو بہی نبات کہانسی کو پہاڑ دیتی ہے خادمون سے فرمایا کہ صحنکین خرید کرو تاکہ عید کے دن کام آئین اُس رات مین دو سوا کین ایک تو اس فقیر کو اور دوسری برادر اس فقیر کو ارزانی فرمائی بعد اسکے فرمایا کہ مکہ مبارک مین

نماز عید سے پہلے حاضر ہوتے ہین اور نماز عید فطر سے پہلے افطار کرنا سنت ہے
اور عید الضحی ہین قربانی کے گوشت سے افطار کرنا سنت ہے دعا گو خطبۂ عید اضحی
سے پہلے آدمیون کو بہیجدیتا ہے تاکہ قربانی ذبح کردین اور کہانا تیار کرلین جب
ہمن مع یارونکے پہرکر آتا ہون تو اُسی سے افطار کرتا ہون کیونکہ سنت ہے ایک
عزیز نے پوچہا کہ مکہ و مدینۂ مبارک ہین شیر خرما بناتے ہین اور کہاتے ہین جواب
فرمایا کہ اگر شیر خرما مسنون ہوتا تو اُس طرف تو خرما کا جنگل بہت ہے ہر گہر ہین باندازۂ
ہمت شیر خرما بناتے لیکن سنت نہین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ دست مالیدہ بہی اُس طرف
بناتے ہین جواب فرمایا کہ مکہ و مدینے ہین یہ رسم نہین ہے یہ رسم دیار ہندستان کی ہے

افطار قبل از نماز عید فطر مسنون است

در شیر خرما

مالیدہ

اٹہائیسوین ماہ رمضان روز شنبہ

کو یہ فقیر خدمت ہین حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من سبق پڑہ پس ہین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ شارع تو چلنے والا ہے
آداب احکام ہین اور طارق چلنے والا ہے آداب سِر حقیقت ہین مثلاً کپڑے کا
نگاہ رکہنا لوث نجاست سے اور بدن کا معصیت سے شریعت ہے اور دل کا
نگاہ رکہنا کدورات بشریت سے طریقت ہے اور خاطر کا نگاہ رکہنا غیر خدا ے
عز و جل سے حقیقت ہے اور موںہہ طرف قبلے کے لانا شریعت ہے اور دل کے موںہہ کو
طرف حضرت حق کے رکہنا طریقت ہے اور اسمین ملازم رہنا حقیقت ہے انبیاء
علیہم السلام امت کو شریعت کا حکم دیتے ہین اور خود طریقت کی راہ چلتے ہین واسطے

بیان شریعت و طریقت و حقیقت

تخفیف اُنکے اور اپنے کے اگر کسی شخص کو اس مین سے ہمت عالی اُسکی یار و مددگار
ہو جائے اور چاہے کہ حقائق کو پہونچے تو وہ سلوک طریقت کو اختیار کرتا ہے تا کہ
درجۂ عوام سے نکلے اور درجۂ خواص مین داخل ہو بعد اسکے فرمایا کہ زکوۃ شریعت
کی دو سو درم شرعی سے پانچ درم شرعی واجب ہین اور زکوۃ طریقت کی دو سو
کے دو سو واجب ہین اور زکوۃ حقیقت کی یہ ہے کہ دل مین جو کچھ غیر اللہ ہے اُسکو
باہر پھینکدے ع یا خانہ جاے رخت بود یا محال دوست ؀ قلب المؤمن
حرم اللہ تعالی وحرام علی حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے مومن کا دل حرم
محترم اللہ سبحانہ ہے اور اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو
بعد اسکے فرمایا کہ حقیقت شریعت ہے جب تک شریعت کو مضبوط نہ پکڑیگا ہرگز
حقیقت کو نہ پہونچیگا اور حقیقت بجالانا مندوبات کا ہے یعنے مستحبات کا نہ بجالانا
روایات رخصت کا اور حیلے کا اسلئے کہ شریعت مین رخصت وحیلہ جو کہ روا ہے
سو اُسکو واسطے ضعیف حالونکے رکھا ہے اور طریقت مین رخصت روا نہین ہے
اکثر چلنے والے اس سے غافل ہین کیونکہ رخصت وحیلہ ارباب طریقت کا ذنب جال
ہوتا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین ای حسنات ارباب الشریعۃ
بالرخصۃ والحیلۃ عند المقربین سیئاتہم اسلئے کہ شریعت والے ساتھ ہئیت
کے چلتے ہین اور ہئیت مین رخصت روا ہے ورنہ گران بار ہون ہلاک ہو جائین
اور طریقت والے ساتھ ہمت کے سلوک کرتے ہین اور ہمت مین رخصت روا

نہین ہے شارع نے شرع مین دو چیزین رکہی ہین رخصت مین ایک اجر اور عزیمت
مین دو اجر اور وہ ہمت ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند
من بنویسد کہ این ترتیب ترا کار خواہد آمد کہ دیگر ازا خواہی کرد اور مشیخت کی شرط
یہی تین علم ہین سبکی مین نے تجہکو تربیت کی اور تو نے مجہسے حاصل کئے جب تک
کہ یہ تین علم یعنے شریعت و طریقت و حقیقت نہون ہرگز وہ مقام مشائخ مین نہ پہونچیگا
اسلئے کہ یہ مقام ارشاد کا ہے جب تک خود نہ جانین گے دوسرے کو کب بتا سکینگے
اور اگر کوئی صالح نیک آدمی ہو اور اسمین یہ تین علم موجود نہون تو اسکو ولی نہ کہینگے
جیسا کہ مین نے سنا ہے کہ ایک جاہل کو شیخ کہتے ہین جو آدمی کو علم شریعت سے
عاجز ہو وہ طریقت و حقیقت کو کیا جانیگا شریعت بمنزلۂ میوے کے ہے اور طریقت
وحقیقت بمشابہ مغز کے ہے یہ بات مین نے سلطان سے بہی کہی تہی مین کیا جانون
ہنوز اسکو شیخ کہتے ہیں یا نہین حاضرین مجلس نے کہا کہ اسوقت اسکو کم کوئی علما
وفقہا و اشراف سے شیخ کہتا ہے مگر جہال کہ وہ اسکو شیخ کہتے ہین بعد اسکے فرمایا
سالک کو چاہیے کہ جن مقامات مین وہ نہ پہونچا ہو انکی بات نہ کرے کیونکہ وہ اونکو
نہین جانتا ہے اور اس کہنے مین شہرت طلب کرتا ہے تاکہ خلق جانے کہ یہ سالک
ہے حالانکہ وہ نہین ہے خدائے تعالے سے ڈرے مین نے مکۂ مبارک مین سنا ہے
کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ اس بیت کو بہت پڑہا کرتے تہے اور زار زار روتے
اس محل مین وہ بہی روئے اور بار بار پڑہتے تہے ؎ از ہیبت آن دو راہ خون

شد دل من زتاخود بکدام رہ بود منزل من ؀ قولہ تعالی فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر یعنے ایک گروہ بہشت مین ہے اور ایک گروہ دوزخ مین بعد اسکے فرمایا مرید کو چاہیئے کہ پیر کی صحبت کرے اور اُسکے افعال کو لیوے اور اگر یہ دولت میسر نہ آئے تو جو اوراد کہ پیر سے مروی ہین اُسی پر کام کرے اگرچہ تہوڑا ہو اور اگر خود سے کوئی چیز اختیار کریگا تو وہ ہوائے نفس سے ہوگی اگرچہ رات دن مین ہزار رکعت ہی کیون نہ پڑہے اور تمام سال ہی کیون نہ روزہ رکہے قولہ تعالی افرأیت من اتخذ الٰہہٗ ہواہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی یعنے کیا پس نہین دیکہا تو نے اُس شخص کو کہ ٹہیرایا اُسنے اپنے ہوا کو معبود اپنا اور روکا نفس کو ہوا سے پس بیشک جنت ہی ہے اسکا ٹہکانا بعد اسکے فرمایا کہ امام شبلی قدس اللہ روحہ سے پوچہا کہ زکوۃ کیا ہے اُنہون نے فرمایا کہ تم زکوۃ فقہا کا پوچہتے ہو یا زکوۃ اولیا کا پس زکوۃ فقہا کی تو دو سو درم سے پانچ درم ہین اور زکوۃ درویشون کی وہ چیز ہے جو کہ موجود ہے بعد اسکے فرمایا کہ قوت القلوب مین مذکور ہے لا تجوز الذخیرۃ للسالک الا لاجل قضاء الدین لو کان السالک مدیونا ولاجل انفاق خرج اہلہ ان کان متاہلا یعنے جائز نہین ہے ذخیرہ کرنا واسطے سالک کے مگر واسطے ادائے دین کے اگر سالک قرضدار ہو اور واسطے خرچ گہر والون کے اگر عیالدار ہو بعد اسکے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من لکہو غریب ہے تیرے اور تیرے یارون کے کام آئیگا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین

اس فقیر کے تہی مین سبق سے فارغ ہوگیا **ایضا** فرمایا کہ فرزند قاضی علاءالدین
صدر جہان نیک مخلص دعاگو ہے مین اسکے واسطے بہی دعا کرتا ہون ستائیسون
رات سہ شنبہ ماہ رمضان کو وقت مائدہ یعنے خوان طعام کے بندے کو حجرے
سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی فرمایا کہ شب قدر مین سارے
اشیاء مکونات سجدہ کرتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ کیونکر سجدہ کرتے ہین جواب
فرمایا کہ اُس رات مین واسطے جملہ جمادات کے حیات پیدا کیجاتی ہے پہر وہ سجدہ
کرتے ہین اور یہ بات علم کلام مین درست یعنے ثابت ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ نزدیک مخدوم بزرگ جد دعاگو دامت برکاتہ کے لکڑی کا پیالہ
تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین مشغول ہوتے تو وہ لکڑی کا پیالہ بھی
اُنکے ساتھہ ذکر مین ہوتا یہ ہے خلق حیات جمادات کی ایک عزیز نے شیخ عارف
صدرالدین سے پوچہا کہ حجرے مین دوسرا اسید نہین ہے اور آواز ذکر کی ایسی
نکلتی ہے جیسے دو آدمی ذکر کرتے ہین شیخ نے فرمایا کہ اُنکے پاس لکڑی کا پیالہ
ہے وہ موافقت کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ پیالہ لکڑی کا اس دعاگو کی میراث
مین پہونچا ہے مین نے اُسکو تبرک رکہا ہے اسی درمیان میں ایک عزیز نے
پوچہا کہ شب قدر مین آسمان سجدہ کرتے ہیں پس فرمایا کہ آسمان تو جمادات سے
ہین سب سمت بیت المعمور مین سجدہ کرتے ہین جسدن کہ حضرت نوح علیہ السلام
کا طوفان ہوا تو اُسکو چوتہے آسمان پر رکہدیا اُس سے پہلے زمین کعبہ مین تہا

ذکر کردن پیالہ چوبین

اب بھی محاذی و برابر خانۂ کعبہ کے ہے ایسا کہ اگر کوئی پتھر اُس جگہہ سے ڈالین تو
نام کعبہ پر گرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو نزدیک
ایک عزیز کے اُٹھا بیٹھا تھا مین نے دیکھا کہ وہ سامنے سے غائب ہوگیا ذرا دیر کے
بعد آگیا مین نے پوچھا تو کہان تھا کہا کہ مین واسطے کسی مصلحت کے بیت المعمور
مین گیا تھا ایک وقت مین چوتھے آسمان پر گیا اور آگیا ایک عزیز نے پوچھا کہ
اتنی ہزار برس کی راہ کیونکر گیا اور پھر آیا جواب فرمایا کہ اُپر سطے ہو جاتی ہے قدم
قدم جاتے ہین آسمان کے طبقے مثل نردبان و زینے کے ہو جاتے ہین اور
سطے مثل سطے زمین کے ہے یعنے جس طرح زمین کی رگ کھینچ دیتے ہین اسی طرح
آسمان کی رگ بھی کھینچ دیتے ہین یہ بات عقیدۂ نسفی علم کلام کرامت ولی کے
بیان مین مذکور ہے الکرامة حق فتظهر الکرامة علی نقض العادة
فالولی یطیر فی الهواء ویمشی علی الماء ویصعد علی السماء وغیر ذلک
من الاشیاء فکل ذلک معجزة نبی من الانبیاء فتظهر لواحد من ولی منه
لکن بشرط اتباع نبیه قولا وفعلا وحالا ومن خالف هذا فلیس بولی
یعنے کرامت حق ہے پس کرامت ظاہر ہوتی ہے خلاف عادت پر سو ولی
ہوا پر اوڑتا ہے اور پانی پر چلتا ہے اور آسمان پر چڑھتا ہے اور جو اُسکے مانند ہے
اُس سے یہ سب معجزہ ہے پیغمبر کا پس ظاہر ہوتا ہے واسطے ایک کے اوسکی
امت کے ولی سے لیکن بشرط پیروی اپنے پیغمبر کے گفتار و کردار و رفتار مین

درجۂ صدیقیت ولی سے بالاتر

اور اگر ان تین مین سے ایک کی مخالفت کریگا تو وہ ہرگز ولی نہوگا اور درجۂ مشیخت کا
ولی سے بالاتر ہے اور درجہ ولایت کا بالاتر مشیخت سے ہے اور کوئی درجہ
بالاتر درجۂ صدیق سے نہین ہے کیونکہ درجہ صدیق کا درجہ نبی کے نزدیک ہے
کل من یحیط بدرجة الصداقة حصل له درجة النبوة وذلك فی
قوله تعالى اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء
والصالحين وحسن اولئك رفيقا اور ان شہدا سے مراد حاضرین حق ہین
یقال فلان شہدای حضر بعد اسکے فرمایا کہ صدیق صیغہ مبالغہ ہے کیونکہ فعیل
واسطے مبالغے کے ہے وجہ اشتقاق صدیق کی مین نے دو طرح سُنی ہین ایک
وجہ یہ ہے کہ صداقت سے مشتق ہے وھو ذکر المحبة پس معنی یہ ہونگے کہ
صدیق لوگ خدا کی یاد کثرت محبت وصدق سے کرتے ہین دوسری وجہ یہ ہے
کہ مشتق صدق سے ہے وھو کثرة التصدیق پس معنی یون ہونگے کہ بسیار
راست گو داشتن یعنے بہت سچ کہنے والے لیکن وجہ اول متفق علیہ ہے یعنی بہت سے
اسی پر ہین بعد اسکے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین
یہ دونو وجہین موجود تہین کثرت محبت بہی تہی اور کثرت تصدیق بہی یہانتک
کہ ایسا ذکر کیا ہے کہ جو کچہہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتے انکار
نہ کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا وابوبکر کفرسان ساعیان
لو تقدم فامنت به ولکنی تقدمت فامن بی یعنے مین اور ابوبکر دو گہوڑون کے

مشابہ ہین کہ وہ دوڑین اگر وہ آگے بڑہ جاتے تو مین اُنپر ایمان لاتا یعنے وہ پیغمبر
ہو جاتے ولیکن مین آگے بڑہ گیا پس وہ مجہپر ایمان لائے یعنے پیغمبری مجہکو ہوئی
قولہ علیہ السلام لو کان من بعدی نبی لکان ابوبکر وقولہ لو وزن
ایمان ابی بکر مع ایمان جمیع امتی لرجح ومثل هذا کثیر فی ذات ابی بکر وهو
افضل الصحابة رضوان الله علیهم اجمعین پس روے مبارک مین فقیر آوردند
وفرمودند فرزند من این فوائد وہر دو وجہ صدیق بنویسید پس نشستم بعد اسکے فرمایا
فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ فرزند من جبکہ تو نے
سلوک طریقت کو جان لیا تو تو جان کہ پہلے باطن کو صاف کرنا چاہیئے تاکہ
بتدریج مشکلات طریقت کا حل اُسکے دل مین پیدا ہو اور جانے کہ اولیا عالم
ہین اور وہ علم باوجود ولایت کے ہی ہوتا ہے علم یہی طریقت ہے اُسکی طلب
مین دوڑے رات دن ظاہر و باطن درگاہ خداوند عالم پر حاضر رہے ایک وقت
بہی اُس سے غائب نہو اور زائد علاقون سے اور خلق کے دل دینے سے اعراض
کرے اور باطن کے صاف کرنے مین اور مراقبے مین مشغول رہے کیونکہ طریقت
کی شرط دل کی جمعیت ہے اسلئے کہ خاطر متصرف حق سے دور ہوتا ہے اگرچہ
نماز مین ہو جسوقت دل جمع ہو گیا تو متقی ہو جائیگا اور نسبت بندے کی درگاہ
خداوند تعالی پر یہی تقوی ہے قولہ تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم
ای ابعدکم عن التعلقات وافضل الاعمال ثلثة قطع العلائق وحفظ الدقائق

وادراک الحقائق وقطع العلائق مثل درس المدارس وحلم المفاس
وامامة المساجد وکسب المکاسب واشباهها کل ذلک من العلائق یعنی
بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تر تمہارا ہے یعنے دور تر تمہارا تعلقات سے
اور بہترین اعمال تین ہین علائق کا قطع کرنا دقائق کا نگاہ رکھنا حقائق کا
دریافت کرنا علائق جیسے مدرسون کا درس دینا مقبرون پر ختم پڑھنا مسجدون
کی امامت کرنا پیشہ وری کرنا اور انکی مثل اور یہ سب امور منجملہ علائق ہین انکو
قطع کرے حفظ دقائق یہ ہے کہ سالک کے دل مین معانی ہوتے ہین ہر لحظہ
اونکو نہ نکالے ادراک حقائق یہ ہے کہ دقائق کی جو کچھ ماہیت ہے اُسکو دریافت
کرے جس آدمی مین یہ تین خصلتین موجود ہین وہ صوفی ہے اور صوفی سے مراد
مقرب ہے لانہ مشتق من الصفة وھی القربة ارباب صفہ کو جو اصحاب
صفہ کہتے ہین سو اسی لئے کہ وہ بنیان طریقت ہین یا کوئی قربت نہین ہے مگر انا
جلیس من ذکرنی کفایت ہے یعنے اس سے بڑھکر اور کیا قربت ہوگی کہ اللہ جلشانہ
فرماوے کہ جو شخص مجھکو یاد کرے مین اُسکا ہمنشین ہون پس بنا اس راہ کی ذکر
کو رکھنا چاہیئے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو
کچھ تعلق رکھتا ہے مین نے عرض کیا کہ اگر تعلق ہوتا تو دس مہینے کی مدت مین
صحبت مخدوم کی میسر نہ آتی فرمایا الحمد للہ کچھ تعلق نہین ہے تمنے بمراد صحبت
کی ہے بعض یارون سے فرمایا جو کہ دعوی سلوک کا رکھتے ہین تم کیون صحبت کی

در قطع علائق

فضیلت ذکر اللہ تعالیٰ

غنیمت نہین لیتے انہون نے جواب دیا کہ ہم تعلق رکہتے ہین بعض نے کہا امامت مسجد کی بعض نے کہا تعلیم صبیان کی بعض نے کہا ختم مقابر کا بعض نے کہا درس مدارس کا بعض بولے کہ ہم کسب مین مشغول ہین مین نے حق کا شکر ادا کیا اگر مجہکو تعلق ہوتا انومین کیا اترتا کہ مثل انکے نہین ہوتا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

او نتیسوین ماہ رمضان روز یکشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک رائی پہول لایا خادمون سے فرمایا کہ سب کو دو تاکہ سونگہین واسطے مخالفت روافض کے اسلئے کہ وہ پہول کا سونگہنا واسطے روزہ دار کے ناقض صوم جانتے ہین پس جو کوئی اونکی مخالفت کریگا مثاب ہوگا **ایضا** فرمایا نماز پڑہنے والے کو چاہئے کہ نماز کے اندر قرآن شریف کے معانی کو دل مین گزرانے ایسے کہ کوئی چیز معانی سے متروک نہ ہوجائے اور کلام متکلم کی ہیبت اسکے دل مین جمی ہوئی رہے اور اگر معانی نہین جانتا ہے یعنے عامی ہو تو متکلم کی ہیبت تو ضرور دل مین رہے کہ کلام اُس خداوند کا ہے کہ جسکی صفت متکبر وجبار ہے تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر بادشاہ مجازی طرف نائب غیبت کے یا طرف مقطع کے کوئی فرمان لکہکر بہیجے تو اُسکی اور اُسکے رعایا کے دل مین کسقدر خوف پڑیگا اور سب حاضر ہونگے اور دل کا کان اُسپر رکہینگے کہ دیکہئے کیا حکم ہوگا اور یہ قرآن شریف تو فرمان ہے بادشاہ حقیقی سے طرف

نندون کے ایک حقیقی کتاب ہے اصل اُسمین یہ ہے کہ اُسکی یاد مین رہین اور
اسکو لحظہ بہر غائب نہ جانین بلکہ حاضر جانین قولہ تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون وھو اقرب الیہ من حبل الورید یعنے تو اللہ کو غافل مت
سمجھہ اُس چیز سے جو ظالم کر رہے ہین اور وہ قریب تر ہے طرف بندے کے جان کی
رگ سے پس جو ذات کہ اتنی نزدیک ہو کیونکر اُس سے غافل و غائب ہون اور
اُسکا کفران و عصیان اختیار کرین اور حیلہ و رخصت ڈہونڈین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ کبار سے شیخ جمال الدین
کی صفت سُنی ہے کہ وہ ظاہر مین تو خلق کے ساتہہ بشاش تازہ رو ہوتے اور
باطن مین حق کے ساتہہ انیس رہتے اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حکم ہوا وقل رب زدنی علما تو آپنے فرمایا اللھم اجعل لاعجۃ فی قلبی
نعلما للامۃ یعنے اے اللہ تو میرے دل مین اندوہ عشق اور درد شوق ڈال
سر اس معنی کا ہے جو کہ کسی شاعر نے کہا ہے **شعر** از دوست بیادگار دردی
دارم ٭ آن درد بصد ہزار درمان نہ دہم ٭ بعد اسکے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو
مین نے کہے لکھہ لو اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی
جان کہ مبتدی کو بعد تحقق الارادۃ ای الطلب وصحۃ التجرید ای التجرید
من العلائق یعنے بعد تحقیق طلب اور صحت تجرید علائق کے مبتدی کو چاہیے
کہ ایسا پیر طلب کرے جو کہ پختہ و مشفق و کار دیدہ اور آفات راہ کو پہچانتا ہوا ہو

اور اُسکی صحبت کا ملازم ہوجائے جیساکہ تو دعاگو کا ملازم رہتا ہے اور اقل صحبت
ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے اسلئے کہ جو درخت کہ خود رو ہوتا ہے
اُسکا میوہ حلاوت وشیرینی نہیں دیتا ہے کیونکہ مرید ابتدا مین غلبہ طلب کرتا ہے
اور شوق کی حرارت سے متحیر ہوجاتا ہے اور راہی صلاح وفساد بھلائی بُرائی کو
نہین جانتا ہے یہانتک کہ کوئی کامل پیر مرید کے احوال مین تصرف کرے اور
اُسکے احوال باطن کو اہی صفائی انوار سے پہچانے اور نیک وبد سے اُسکو آگاہ
کرے اور فوائد کو روزگار مرید کے طرف عائد فرمائے کیونکہ راہ مین خطر بہت ہے
پس پیر مانند بدرقہ کے ہے جو کہ رہبری کرتا ہے تاکہ راہ کے امن وخوف کو پاجائے
اور مقام مین پہونچے مشائخ کبار نے فرمایا ہے کہ جو کوئی طریقت مین اپنی راے
وفکر پر کفایت کرتا ہے تو وہ ایک بت پرست مغرور ہوتا ہے پس واسطے طلب
کرنے ان معانی کے شیخ کی صحبت چاہیئے اور کم سے کم صحبت ایک چلہ تو ہو جسنے
یہ بھی نکیا وہ اور کیا دعوی کرے اور ارادت سچی چاہیئے کیونکہ ارادت طریقت
مین ایسی ہے جیسے عبادت مین نیت ہوتی ہے پس جسطرح عبادت بے نیت کے
کچھہ قدر نہین رکھتی ہے اسی طرح طریقت مین جو مرید کہ ارادت سے خالی ہے
وہ کوئی مرتبہ حاصل نکریگا بعد اسکے فرمایا کہ سلوک مین جس جگہہ ارادت کا ذکر ہو
معنی اُسکے طلب حق کے ہوتے ہین اصل سلوک مین فرزند من اگر تو چاہے کہ
راہ چلی جائے تو پہلے پیش نہاد خاطر یہ بات رکھہ کہ خود سے دست بردار ہوجا

اُسوقت راہ مین قدم رکہہ کیونکہ یہ کام ساتہہ ہمت کے ہے نہ ساتہہ منیت یعنی آرزو کے قولہ تعالی ام للانسان ما تمنی یعنے کیا واسطے انسان کے ہے جو وہ تمنا کرے اور درون کو برون سے پہچان اور برون کو درون سے معلوم کر کیونکہ جب تک یہ معلوم نہوگا سلوک میسر نہوگا اور یہ علم ذوقی ہے من لم یذق لم یدر قال لن یلج فی ملکوت السموات من لم یولد مرتین اعنی مرة بولادة الطبیعیة ومرة بولادة المعنویة وهو من لا رحم صحبة الشیخ الذی هو نائب النبی کیونکہ مشائخ صوفیہ پیغمبر کے نائب ہین تصوف کے تین مرتبے رکہے ہین جب تک کہ تینون جمع نہون تب تک تصوف نہوئی اور کمال کو نہ پہونچے قال المشائخ الصوفیة التصوف اولہ علم ای بالعلوم الثلثة المذکورة وهی علم الشریعة وعلم الطریقة وعلم الحقیقة واوسطہ عمل وآخرہ موهبة یعنے اول مرتبہ تصوف کا علم ہے نہ یہ کہ مجرد علم شریعت مراد ہے بلکہ تینون علم مذکور کہ جنکی مین نے تربیت کی اور تو نے مجہسے حاصل کئے اور مرتبہ وسط یعنے درمیان تصوف کا عمل ہے اور تیسرا مرتبہ موہبت من اللہ ہے لا من الکسب یعنے وہ مرتبہ نرے اللہ کے دین ہے کسبی نہین ہے اسلئے کہ علم بے عمل کے ناقص ہے اور عمل بے علم کے ناتمام اور عمل و علم بے موہبت یعنے بخشش حق کی رسم ہے اور آفات مذکورہ جملہ چوبیس جو کہ مین نے تجہسے بیان کی ہین علم و عمل ان آفتون سے صاف پاک چاہیئے تاکہ خاصیت اُسکی ظاہر ہو نفس خسیس ہے ایک خُسنت مین ایک جہان بیچڈالتا ہے

بیان تصوف سہ مرتبہ

بعد اسکے فرمایا اگر مرید یعنے طالب ایک چلہ اپنے پیر کی صحبت مین مشغول ہوجائے
جیسا کہ تم ذکر کہتے ہو تو حق تعالی اُسکو مکاشفہ و مشاہدات روزی کرے اول کشف
مشاہدہ روے زمین کا ہوتا ہے تمام دنیا کو شرق سے غرب تک معاینہ کرتا ہے
بعد اسکے ببرکت النظر الیہا باطن زمین کا کشف ہوتا ہے جیسے اہل قبور اور زمین کے
خزانے اور زمرد و مروارید اور مانند انکے بعد اسکے ببرکت النظر الیہا مکاشفہ آسمانونکا
مشاہدہ ہوتا ہے اور اوپر بہی عرش و کرسی تک جاتا ہے اور بیت المعمور کا طواف
کرتا ہے اور بہشت و دوزخ مین پہونچتا ہے قولہ تعالی وما یلقاہا الا ذو حظ
عظیم اوپر سے نیچے آتے ہین گرفتاران دنیا کی طرف نظر کرتے ہین کہ عاجز
رہے ہوئے ہین کہتے ہین کاش اگر دنیا کو ترک کرین تو وہ بہی مرتبے پر صاعد ہون
یعنے اوپر چلے جائین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک درویش
کو یہ واقعہ تہا کہا جبکہ مین اوپر سے نیچے آیا تو مین نے گرفتاران دنیا کو دیکہا اونکے
حال کی گرفتاری سے شفقت آئی کاشکے وہ بہی بالا تر جائین بعد اسکے لوح کا
کشف ہوتا ہے جملہ تقدیرات نظر مین آتی ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ دعاگو ایک دن مجلس مین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کے حاضر تہا
اونکی خدمت مین ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور پابوسی کی بیٹہہ گیا التماس بیعت
کا کیا شیخ توبہ کی تلقین اُسکو نہین کرتے تہے وہ الحاح و زاری بہت کرتا تہا ایک
عزیز شمس الدین نام جد مادری شیخ الاسلام کے تہے وہ گستاخ تہے اُنہون نے شیخ سے

کہا کہ یہ عزیز الحاح کرتا ہے کس واسطے تم تلقین توبہ نہین کرتے ہو شیخ نے ایسی بلند
آواز سے کہا کہ سب اہل مجلس نے سن لیا ابو الفتح بیچارہ کیا کرے کہ مین لوح محفوظ
مین دیکھہ رہا ہون کہ ہنوز چند گناہ کریگا بعد اسکے مشاہدہ انبیا علیہم السلام کا پھر
مشاہدہ اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کا ہوتا ہے آخری مشاہدہ اسی کو کہا ہے بعد اسکے
حق تعالی کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ دل کی آنکھہ سے دیکھتا ہے اور اکثر احوال نماز مین
دیکھتا ہے اور یہ بات اہل سنت وجماعت مین ظاہر ہے قولہ تعالی وان الی
ربک المنتہی اور یہ مرتبہ نہایت کا ہے کہ منتہی اسوقت کہتے ہین کہ جب اس جگہہ
پہونچتا ہے اور اس بات کو پہونچتا ہے جو کہ مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمائی
ہے الطہارۃ فصل والصلوۃ وصل من لم ینفصل فی الطہارۃ عن الکونین
لم یتصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین اگرچہ کام اس جگہہ تک پہونچ جاتا ہے
توبھی خوف مین رہنا چاہئے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگونے
ملک مبارک مین مشائخ سے سنا ہے کہ جسوقت شیخ رکن الحق والدین قطب عالم قدس اللہ
روحہ جمعہ و پیر کی راتون کو خانہ کعبہ مین حاضر ہوتے تو اسوقت کے مشائخ کے
روبرو یہ بیت پڑھتے اور گریہ وزاری فرماتے ؎ از ہیبت آن دو راہ خون
شد دل من تا خود بکدام رہ بود منزل من ؎ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر
اور خود بھی روئے اور یار لوگ بھی روئے حزن وخوف ظاہر ہوا بعد اس کے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من لکھہ لو پس مین نے

تکلف لبابہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اُس فقیر کے تہی۔

شب سی ام ماہ رمضان

کو وقت خوان طعام کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم اپنے نزدیک جگہہ دی نمک منگایا اور فرمایا کہ شیخ نے عوارف مین ایک حدیث جو کہ صحاح سے ہے منجملہ وصایا کے ذکر فرمائی ہے یا علی ابدا بالملح واختم بہ فان الملح دواء من سبعین داء یعنے اے علی تو کہانے مین نمک سے شروع کر اور ختم بہی اُسی سے کر کیونکہ نمک ستر بیمارئیونکی دوا ہے۔

تیسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ کو

بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ ہلال طالع نہین ہوا ہے رات کو کوئی آیا اور کہا کہ طالع ہوگیا اور چاند نہوایا رون نے کہا کہ طالع نہین ہوا ہے بعد اُسکے فرمایا کہ ایک درویش نے رات کو جبکہ سُنا کہ ہلال عید فطر کا طالع ہوگیا تو مین نے سُنا کہ وہ روتا تہا اور یہ حدیث یاد آئی من فرح بدخول رمضان واغتم بخروجہ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ یعنے جو شخص کہ خوش ہو رمضان کے آنے سے اور غمگین ہو اُسکے جانے سے تو وہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے مثل اُس دن کے کہ جنا اُسکو اُسکی مان نے **ایضا** فرمایا عالم کو چاہیئے کہ عامل ہو اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے کل عالم لم یعمل بعلمہ فھو سخرۃ الشیطان یعنے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نکرے تو وہ مسخرہ ہے شیطان کا پس عالم کو عمل سے کوئی چارہ نہین ہے

تاکہ اس تہدید و وعید سے خارج ہوجاے **ایضاً** فرمایا فرزند من پڑھ پس مین نے
شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نظر بحکم صفا
قرآن شریف اور حدیث شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کے اسرار
پر پڑی ان لکل آیۃ ظہراً و بطناً یعنے ہر آیت کے واسطے ایک ظاہر ہے اور ایک
باطن ہے تو وہ طریقہ دل و راہ کا چلے و مرید انرا برغبت و اعزاز کردند اُنکے اس
درمیان مین تجربہ حاصل ہوا اُنہون نے اپنے احوال اور مریدون کے احوال سے
مقدمات بنائے اور اُن مقدمات سے نتائج نکالے اور اون نتائج پر احکام رکہے
حکم اول یہ ہے کہ حق تعالے ایک شخص کی آنکہہ کو افعال پر کہولدے
تو وہ نیک کو نیک جانے اور بد کو بد پہچانے اور اُسکے ارادے کو جانے ناگاہ ایک
شخص مقبلان درگاہ سے اور اللہ کا مقبول اقبال کرے یعنے متوجہ ہو اور تبدیل
احوال کا قصد فرمائے پس وہ مقبول اللہ کا اس گرے ہوئے کو اُٹہائے اور اس
گم شدہ کو بغل مین لے اور اُسکو نفس امارہ کے ہاتہہ سے چہوڑائے اور اون مکارہ
و تکالیف کے چنگل سے خلاصی دے **دوسرا حکم** یہ ہے کہ اگر اُسکو کوئی
فتور یعنے کسل و کاہلی پیش آئے اور کوئی قصور معلوم ہو تو براہ لطف اُسکو ترغیب
کرے کیونکہ نفس نے بحکم مجاورت دنیا کے اُسپر غلبہ پایا ہے اور بقضیۂ مصاحبت
ابناے دنیا کی استعلا ڈہونڈہا ہے **تیسرا حکم** یہ ہے کہ املاک و اموال
سے خلوت کرنیکا حکم دے اور بر مثال احوال ترغیب کرے **چوتہا حکم** یہ ہے

که بدرستہ دارون اور ہمنشینون سے اُسکو منع کرے اور اُنکی باتین سننے سے باز
رکھے کیونکہ جس چیز کو مرید سال بھر مین خود سے دور کرتا ہے وہ لوگ گھڑی بھر مین
اُسکے دل مین بٹھا دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمراہ نفس کے رہے قولہ تعالے
الاخلاء يومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقين وقوله الآخر ويوم
يعض الظالم على يديه يقول ياليتني اتخذت مع الرسول سبيلا ياويلتا
ليتني لم اتخذ فلانا خليلا لقد اضلني عن الذكر بعد اذ جاءني وكان
الشيطان للانسان خذولا یعنے دوست قیامت کے دن دشمن ہو جائینگے
مگر متقی پرہیزگار لوگ اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹیگا کہیگا اے کاش مین پکڑتا
ہمراہ رسول کے راہ اے میری خرابی کاش مین نہ بناتا فلان کو اپنا دوست البتہ
مقرر اُسنے بے راہ کر دیا مجھکو ذکر سے بعد اسکے کہ وہ میرے پاس آیا اور ہے شیطان
واسطے انسان کے زیان کاری کرنیوالا یعنے وہ دوست میرا بمنزلہ شیطان کے
تھا کہ اُسنے خذلان و زیان کاری کی پس جبکہ مرید کو یہ بات محقق ہو گئی تو نفس کو
قید مین رکھے اور اُسکو کسی حال مین باہر نہ چھوڑے اور کہے اے نفس اگر اس بار
تو باہر ہو گیا تو پھر لانا تیرا دشوار ہے کیونکہ اول وہ نہین جانتا تھا کہ مجھکو اس طلب سے
کیا پیش آئیگا اور کیا رنج پہونچیگا اب کہ یہ بلا دیکھہ لی اور آفتون کو جان چکا باگ
کھینچ لے اگر تو بعد رنج کے چاہے تو پھر تجھکو نہ لا سکینگے ؎ زنهار دلا چو
آمدی باز مرو ۞ دشوار بود که رفته را باز آرند ۞ جب شیخ کو مریدون کی ملازمت سے

عہ [illegible]

سلوم ہو گیا تو اب وہ کسی طرح روانہ رکھیگا کہ بجز اللہ کے نام کے اور کچھہ زبان سے نکالے اور بجز اس نام کے کچھہ سنے اور بجز اللہ کی مراد کے اُسکی آنکھہ مین آئے اور بجز اللہ کے اُسکے نفس سے نکلے یہانتک کہ وہ استغراق مین ایسا ہو جائیگا کہ اگر اُس مرید صادق سے پوچہین کہ تو کیا کہتا ہے تو وہ کہے اللہ اور تو کہان سے آتا ہے کہے اللہ اور تو کہان جاتا ہے کہے اللہ اور تو کیا کریگا کہے اللہ اُس سے جو کچھہ پوچہین تو وہ کہے اللہ اس نام کا استغراق اُسپر ایسا غالب ہوا کہ وہ خود سے فانی ہو گیا ؎ خصم بسے طعنہ زد دوست بسے پند داد ؛ عقل و دلم بر ربود گوش پریشان نرفت ؛ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این تمام سبق بنویس با فوائد **ایضا** فرمایا کہ واسطے تزکیۂ نفس کے اور تزکیۂ باطن کے یہی **کلمۂ طیب** ہے طیب پاک کو کہتے ہین جسچیز مین اسکا استعمال کرتے ہین اُسکو بہی پاک کر دیتا ہے **ایضا** فرمایا کہ بعض سالکون کو جو فتح باب نہین ہوتا ہے شاید بے وضو سوتے ہین پس سالک کو چاہیئے کہ با وضو سوئے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام الطہارۃ نصف الایمان یعنے وضو آدہا ایمان ہے فرمایا کہ مین نے بیان اس حدیث شریف کا اُس طرف کے محدثون سے عجب سُنا ہے کہ ہندوستان مین نہین سُنا تہا یعنے جسوقت کہ کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو وہ دو چیزون کا ماحی ہوتا ہے ایک تو کفر کو مٹا دیتا ہے دوسرے گناہون کو محو کر دیتا ہے پس مؤمن جبکہ با وضو رہتا ہے اور کفر نہین رکھتا ہے تو وہ سیئات کا

ماحی ہوگا کیونکہ اگر وہ وضو رکہتا ہے تو اس معنی کے بنا پر آدہا ایمان ہوگا جبتک
کہ سالک سے گناہ نہ مٹ جائین گے تب تک اُسکا فتح باب نہوگا کیونکہ مسئی یعنی گنہگار
کسی چیز کو نہین پہونچتا ہے بعد اسکے فرمایا من نام بغیر الوضوء لا یفتح علیہ
ابواب السماء ولا یؤمر بالسجود تحت العرش یعنے جو شخص کہ بے وضو سوتا ہے
تو اُسکے واسطے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاتے اور نہ اُسکے واسطے
عرش کے نیچے سجدہ کرنیکا حکم دیا جاتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردہ فرمودند
فرزند من معنی این حدیث بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ مین نے بیان
اس آیت شریف کا **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالے**
سے عجب سنا ہے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم
ای لکن ینفع یعنے جسدن کہ نفع نہ دے مال اور نہ بیٹے مگر وہ شخص کہ آوے اللہ [illegible]
کے پاس دل دردناک مارگزیدہ لیکر بعد اسکے فرمایا کہ اُسوقت دعاگو روبرو
شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی کے یہ بیت جامع صغیر کی پیش آگئی تو مین نے پڑہدی
بیت تروح وانی قد تعبت بنظمہ ٭ وبت کما بات السلیم مسہدا
یعنے صاحب جامع صغیر دیباچے مین کہتے ہین کہ توراحت کے ساتہہ پڑہتے ہے
اس کتاب کے پس بیشک مین نے رنج دیکہا ہے بسبب نظم کرنے اس کتاب کے
اور مین نے اس طرح شب بسر کی ہے کہ جسطرح دردناک مارگزیدہ رات بسر
کرتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فوائد

سوبس پس سنم **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تھی کہ **اول** اس کام سلوک کا کہ روز بہار عاشقان و نوروز
اسرار صادقان ہے **تجرید و تفرید** ہے تجرید یہ ہے کہ جو کچھ تو آج رکھتا ہے
اُس سے آزاد آئے اور تفرید یہ ہے کہ کل کے خیال مین نہ رہے **ع** امروز
و دیر یرو دی وفردا پا ہر چار یکے بود تو فرد آہ یعنے تو اس سے فرد یعنے تنہا آ
دوسرا کام خلوت ظاہر و باطن ہے ظاہر خلوت یہ ہے کہ مونہہ
طرف دیوار کے لائے اُسوقت تک کہ جان دے اور دنیا کو مع اُسکے اہل کے
چھوڑ دے اور باطن خلوت یہ ہے کہ غیر خدا کے اندیشہ و خیال کو دل سے
دھو ڈالے اور اظہار و اسرار کے غبار کو جھاڑ دے **تیسرا کام** یہ ہے کہ
ایک ذکر اور ایک فکر ہو جائے اور یہ بات قطع علائق سے حاصل
ہوتی ہے کیونکہ دل صاحب علائق کا متفرق ہوتا ہے پس متفرق حق سے
متفرق ہوتا ہے یہ اشارہ ہے طرف اُسچیز کے جو کہ آتی ہے جائے کہ از کار مولے
بر وصنعت وضیعت دیگر نگنجد و در میانے کہ جز فکر افکار دیگر نسنجد از کار اغیار
واز کار اسرار حرام بود **چوتھا کام** کم کہنا کم کھانا کم سونا اختیار کرے اسلئے کہ
یہ تینون کام مددہین واسطے نفس کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تھی فرمایا فرزند من اس سب کو کہ جو مین نے تجھے تربیت
کی علوم ثلثہ یعنے علم شریعت و طریقت و حقیقت سے لکھہ لے کہ تیرے واسطے اور

یاروں کے واسطے دستور ہوگا پس مین نے لکھہ لیا۔

او... وقت ...ن

کے اس ... جب مین نے ... ر لیا تو یہ دعا

کی اللھم ... امولانا وسیدنا

مین نے قدمبوسی کی فرمایا ور یدمن ... وم ... نہ وطرق ثلثہ سب کو

تو ... یہ کرلیا کہہ کہ اب کیا رہگیا اور انمین عامل خود تو ہے لیکن تجھے چاہیے

کر ... ے اور پہونچائے اور اگر کوئی مزاحم ہوئے تو تو میری طرف سے

و ... تو پہنائے مین نے قدمبوسی کی اور یہ مصرع ...

ر ... ن تنہد فرمازا ہو اور حق مین اس فقیر ... ن

آ ... مین درود شریف پڑھا الھی اجعل ولدی المعنوی سید علاءالدین المقرب

الیک والواصلین الیک وان نجعل ... ابرار وان نجعل عاقبتہ الخیر

و ... ن تجعلہ للمتقین اماما ونسبحانہ ... حوائجہ وتحصل

... ان تکفی مھماتہ وان تعافی بدنہ ... الہ

... قہ العفاء والکفاف بفضلک وکرمک یامولانا وسیدنا

... قدمبوسی کی

تم الجلد الاول من اللالی المنظوم ترجمہ ... المحمود